

بہتمام شیخ محمد الدین تاجرت کتب مطبعہ ضلہ لاہور مطبوعہ

فہرست مطالب کتاب موضوعات کبیر مترجمہ

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۴	چھوٹی حدیث بیان کر نیوالا اور منہجی	۲۷	ابوال اویانہ میں اس میں صحیح طبعی ضعیف	۳۱	قولہ پھر بن سید کا سوطا امام مالک میں ہے
۵	یہ بات صحیح حدیثوں سے ثابت ہے	۲۸	ایک بادل تر ہے اور دوسرا دھول کی جگہ پر	۳۲	طلب فقر کی رو سے صدقوں کی یاد کر کے
۶	قصہ بیان کر نیوالے حدیث کا صحت	۲۹	ہو جاتا ہے یہ حدیث من ہے	۳۳	قرض کے یہ حدیث نہیں دیکھی
۷	میں آ یا ہے کہ ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ	۳۰	تہمت کی جگہ پر جو حضرت عمر کے قول کے معنی ہیں	۳۴	روٹی کی تعلیم کرو اسکے سب طرق ضعیف ہیں
۸	زیادہ اسکے لئے سخت مارا اور ضربی قید	۳۱	خضر اور الیاس علیہ السلام میں ہر سال	۳۵	گواہوں کی تعلیم کرو یہ حدیث موضوع ہے
۹	فلان شخص ضعیف اور فلان قوی فلان	۳۲	میں ہوتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں	۳۶	سنی کہا ناحرام ہے یہ حدیث ضعیف نہیں
۱۰	سے حدیث کو اور فلان نے دو غیبت نہیں	۳۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مان بانی	۳۷	ہر سید کہانے کی حدیث موضوع ہے
۱۱	زندہ ہونے کی حدیث موضوع ہے	۳۴	زندانہ ہونے کی حدیث موضوع ہے	۳۸	سنت صاف کر کے جنگل میں سوئے یا نہ سوئے
۱۲	ایک مذہب نے چار ہزار حدیث بنائی تھی	۳۵	سیرت اہل سنت کا اختلاف رحمت ہے رحمت اہل سنت	۳۹	خود یا رکی مدد کرو اس حدیث کا ان غلطوں
۱۳	اور سکور شیعہ نے قتل کا حکم دیا تھا	۳۶	نے کہا ہے کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۴۰	کے ساتھ کچھ اصل نہیں
۱۴	عبدالرحمن پہلی نے حضرت علی کی غیبت	۳۷	حدیث کا کچھ اصل نہیں	۴۱	جو عبادت بہتر اور بہاری ہو وہ بہتر ہے
۱۵	میں ستر حدیثیں بنائی ہیں	۳۸	جیسا کہ قتالہ دنیا کے آسمان کی طرف نمودار	۴۲	اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۱۶	قصہ خوان اور دماغ غیر اور دیا وکی	۳۹	ارادہ کرتا ہے تو اپنے عرش پر بڑا اترا	۴۳	جنت میں اکثر بہتر لوگ جائیں گے حدیث ضعیف
۱۷	سے اور حدیث اور اس کو مانتے ہو جاں بقی	۴۰	ہے اسکے بیان کر نیوالے و جاں بقی	۴۴	اپنے وضو کی تعلیم کرو یہ حدیث موضوع ہے
۱۸	قصہ خوان کے غلط سننے سے لوگ بے وقوف ہو کر	۴۱	جب محبت صادق ہو جاوے تو مشرطین کو	۴۵	زمانہ بن غنقت کی خدا کے کلمہ میں اس
۱۹	و غلطیوں میں بیان کرنا اپنے آپ	۴۲	کی گرجاتی ہیں یہ حدیث نہیں ہے	۴۶	حدیث کا کچھ اصل نہیں
۲۰	کو زجر کرتا ہے	۴۳	جب سایہ ڈیڑھ گز سے دو گز تک ہو تب	۴۷	حجرات کو بوسہ دینا کہ وقت جو عام لوگوں کے ہیں
۲۱	قصہ خوان اللہ تعالیٰ کے عذاب کی نظارتی	۴۴	ظہر کی نماز پڑھو یہ حدیث باطل ہے	۴۸	اور صل علی نبی قبل اس حدیث کا کچھ اصل نہیں
۲۲	کئی حدیث باعتبار لفظ کے موضوع ہے اور	۴۵	چار چیزیں ہیں نہایت سیر متونی میں چار چیزیں	۴۹	بھوکہ کھانے کے وقت چھوٹا ٹھونڈا لے کر آؤ
۲۳	باعتبار سننے کے صحیح اور کتاب و سنت کے	۴۶	بانی سوا عورت متروک اور اگر بے نظر کے	۵۰	باریکہ کا حکم ہوا ہے یہ حدیث ضعیف نہیں
۲۴	موافق ہوتی ہے	۴۷	محکم علم سے یہ حدیث موضوع ہے	۵۱	میں ظلم کا مدینہ ہوں اور علی دروازہ
۲۵	ابو حنیفہ میری امت کا چرانہ ہے (برخلاف)	۴۸	سرا سب طعام کو گوشت پر پیر چاؤ	۵۲	او سکما ہے یہ حدیث منکر ہے
۲۶	اتفاق محدثین موضوع ہے	۴۹	سات زمین ہیں اور ہر زمین سچی ہے	۵۳	میں اللہ تعالیٰ اور میں مجھ میں یہ حدیث کتاب
۲۷	اس امت میں تیس سال بدل ہیں ہر ایک	۵۰	حدیث مردود ہے	۵۴	بلان دان میں شین کی جگہ میں کہتے ہیں
۲۸	ابو ہریرہ بن اسد کی یہ حدیث موضوع ہے	۵۱	زمین مقدس کسی کو پاک نہیں کرتی	۵۵	یہ حدیث حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۴	جب عالم اور تارک دو دن ایک گاؤں پر گذریں	۵۱	برکت چھوٹھی رسولی میں اور نبی سی بن	۷۸	سواک آدمی کی فصاحت کو زیادہ کرتی ہے
۳۵	اللہ تعالیٰ اس گاؤں کے قبر والوں پر جائے	۵۲	اور چوٹی نہر میں ہے یہ حدیث باطل ہے	۷۹	یہ حدیث موصوعہ ہے
۳۶	روز تک عذاب کر دیتا ہے	۵۳	جزیرہ دار و حکم فضا میں جہتیں لای میں ملے	۸۰	عورتوں سے مشورہ کرو اور آدمی مخالفت
۳۷	چوٹی عورت کبھی لہنا چھتی ہے یہ حدیث	۵۴	نہر کی انگوٹھی پہنویہ حدیث صحیح نہیں ہوئی	۸۱	کرو یہ حدیث اس بنا سے صحیح نہیں
۳۸	نہیں ہے	۵۵	ولیم کا تارک نمونہ اور صفا ولیمہ کا نمونہ	۸۲	صاحب جنت کا انداز ہوتا ہے اس حدیث کی بنا صحیح
۳۹	پشت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ رحمت	۵۶	میری امت ستر فزون پر مشرق ہوگی جنت	۸۳	مومن و الصلوٰۃ میں من الزوم سکر یہ کہنا صحت
۴۰	ابا بکر صدیق کی داہری ہوگی یہ حدیث صحیح نہیں	۵۷	میں جائیگے گزندین جنت میں جائیگے	۸۴	وہ تار کہا دوسری حدیث میں من الزوم سکر یہ کہنا صحت
۴۱	خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری عقل کے برابر	۵۸	ہند فزون کی حدیث صحیح ہے	۸۵	روٹی چوٹی کرو اور آدمی نقد دیت کر اسیر
۴۲	گوئی حضرت شرف پدا نہیں کی یہ حدیث موصوعہ	۵۹	جو شخص سوچے چالیس سال کو اور سوچے پانچ سو	۸۶	برکت دی جائیگی اسناد اسکی وہی ہے
۴۳	اللہ تعالیٰ نے غنیدین کی لذت فقیر و ک	۶۰	انہیں سن لیا اوسنے نافرمانی کی اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۸۷	ایک نماز عالم کے چھ پر ہنی چار ہزار
۴۴	طعام میں کی ہو یہ حدیث موصوعہ ہے	۶۱	بلی کے ساتھ محبت رکھنا یہ حدیث موصوعہ ہے	۸۸	سو چالیس دنوں کے برابر ہے یہ حدیث باطل
۴۵	اللہ تعالیٰ نے غنیدین کو وعدہ کیا کہ کھائے	۶۲	باتیں کرنی مسجد میں نیکوین کو کہانی ہیں	۸۹	جب دعا مانگو تو پہلے حضرت علیؓ کو کہنا ضروری ہے
۴۶	چھ سالہ آدمی ہر سال میں چکر کر اگر ان سے	۶۳	یہ حدیث نہیں پائی گئی	۹۰	نماز میں گاتہم یہ حدیث منکر ہے باطل ہے
۴۷	کچھ کر لوگ ہو گئے تو فرشتوں نے پورے چٹائی	۶۴	عالم کی مجلس میں حاضر ہو نا ہزار کھٹ نما	۹۱	ماہ رجب غیر ہنسوں کی فضیلت حدیث موصوعہ
۴۸	اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۶۵	سے افضل ہے یہ حدیث موصوعہ ہے	۹۲	ناخون کٹانے اور اونکی کیفیت میں اور کون
۴۹	اللہ تعالیٰ نے بے کار کو برعادت چیت بنائی	۶۶	الحمد للہ جل کی چار اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۹۳	کی تعین کرنی اونکو حقین کی شہادت نہیں
۵۰	سیت پڑھیں سات دن تک دیر نہ کو کہتی	۶۷	حضرت علیؓ نے دروازہ خیر کا اٹھایا اس	۹۴	حدیث کے سب طرق وہی ہیں
۵۱	یہ حدیث موصوعہ ہے	۶۸	حدیث کے سب طرق وہی ہیں	۹۵	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۲	گلاب حضرت علیؓ السلام کے پیٹ پر ہوا	۶۹	یہ حدیث موصوعہ ہے	۹۶	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۳	یا باریک کے پیٹ پر یہ حدیث موصوعہ ہے	۷۰	یہ حدیث موصوعہ ہے	۹۷	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۴	ایمان عقدا کا کتب اقرار باللسان اور عمل	۷۱	پاک زمین کی خشک ہونا اوکا ہے	۹۸	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۵	بالا کار کا نام یہ حدیث موصوعہ ہے	۷۲	رحمت کریم اللہ میرے سامنے خضر پر اگر تہ زندہ	۹۹	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۶	صحیح کی وقت حدود واسلئے کہ اسکو ملا روئے	۷۳	میری یار دت کرنا یہ دایت مرفوعہ طور پر نہیں	۱۰۰	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۷	نہیں یہ حدیث موصوعہ ہے	۷۴	رحمت کریم اللہ اوس شخص پر جو میرے سامنے کر	۱۰۱	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۸	بجیل میری امت کے درزی ہیں اس حدیث	۷۵	اور کسی دشمنی کے بال و کھاتہ میں ہوں	۱۰۲	یہ حدیث موصوعہ ہے
۵۹	کا کچھ اصل نہیں	۷۶	بے خوف کو کہے جہ جنت کے ہیں کہا	۱۰۳	یہ حدیث موصوعہ ہے
۶۰	بجیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ عالم	۷۷	عسقلانی میں اس پر واقع نہیں ہوا	۱۰۴	یہ حدیث موصوعہ ہے
۶۱	اس حدیث کا کچھ اصل نہیں	۷۸	سلام نبی علیہ السلام پر موصوعہ میں کہا	۱۰۵	یہ حدیث موصوعہ ہے

[illegible]

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۴۰	جو شخص فرہین الم شہج اور الم ترکیف پڑھے اسکی انگلیں سیاہ نہیں ہوتیں	۱۵۱	میرا وحی اور میرے پسیدگی جگہ اور اہل سین میرا خلیفہ اور بہتر اوس سے جسکو میں خلیفہ اپنے پیچھے بناؤں	۱۵۸	اسی علی جب تو توش لے تو بیاڑ نہ بول کہا سخاوی نے یہ محض کذب ہے
۱۴۱	جو شخص رات کے وقت بہت نماز پڑھے دنگے وقت اوسکا مزہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں	۱۵۹	سید پیول میرے پسینے سے پیدا ہوا ہے الخیزہ حدیث موضوع ہے	۱۵۸	اسے علی جو تیان لوہے کی بنا اور علم کی طلب میں فنا کرے حدیث موضوع ہے
۱۴۲	جو شخص شہر غم سے کہیلے وہ ملعون کہنا فودی نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہے	۱۵۹	حدیث مفیض ہے	۱۵۹	قوم کی اہمیت وہ کہے کہ جبریت خوب مشکل ہو یہ حدیث موضوع ہے
۱۴۳	جو شخص قبل ظہر کے چار رکعت پیشگی نہ کرے اسکو میری شفاعت نہ پہونچے گی یہ حدیث موضوع ہے	۱۶۰	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۰	بدہ کا دن ہمیشہ نحس ہے اس کا کچھ اصل نہیں
۱۴۴	جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ بدو پر لعنت کرے یہ حدیث صحیح نہیں	۱۶۱	مشرقی کے پاس مزہ چکنے میں کچھ خوف نہیں یہ حدیث باطل ہے	۱۶۱	دن تہارسی روزی کا غر کا دن ہے
۱۴۵	جو شخص اپنے عیاں پر عاشرہ کے دن فراخی کرے لگا اندھالے اوسپر تمام کج فرائی کرے گایہ حدیث صحیح نہیں	۱۶۲	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۲	جو شخص صحن کی اتنی اتنی رکعتیں پڑھے شتر مینوں کے برابر ثواب پاتا ہے
۱۴۶	مومن زریب کہا جاتا ہے یہ حدیث صحیح نہیں	۱۶۳	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۳	اندر تعالے نے آسمان کو عاشرہ کے دن پیدا کیا ہے یہ حدیث موضوع ہے
۱۴۷	میر کا کلام ہے	۱۶۴	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۴	طعام کہا کہ بیت پھرنے کیلئے پانی نہ پو الخیزہ حدیث موضوع ہے
۱۴۸	آدمی باور شاہون کے دین پر ہیں کہا	۱۶۵	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۵	اپنے دستہ خوان پر ساگ رکھوا سیکے کہ یہ شیطانوں کو ہانکتا ہے
۱۴۹	ہو جاتے ہیں یہ حضرت علی کا قول ہے	۱۶۶	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۶	روغن بنفشہ تمام روغن پر فضیلت رکھتا ہے
۱۵۰	مشت زنی کرنے والا ملعون ہے اس	۱۶۷	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۷	گہنی اور کرفس الیاس الیہ کا طعام ہے موضوع ہے
۱۵۱	جو شخص رات کے وقت بہت نماز پڑھے دنگے وقت اوسکا مزہ روشن ہوتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں	۱۶۸	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۸	ہمیشہ لازم پڑھو کہانا انکو کاسا نہ پڑھے کے موضوع ہے
۱۵۲	جو شخص شہر غم سے کہیلے وہ ملعون کہنا فودی نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہے	۱۶۹	یہ حدیث باطل ہے	۱۶۹	یہ حدیث باطل ہے
۱۵۳	جو شخص قبل ظہر کے چار رکعت پیشگی نہ کرے اسکو میری شفاعت نہ پہونچے گی یہ حدیث موضوع ہے	۱۷۰	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۰	یہ حدیث باطل ہے
۱۵۴	جس کے پاس صدقہ نہ ہو وہ بدو پر لعنت کرے یہ حدیث صحیح نہیں	۱۷۱	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۱	یہ حدیث باطل ہے
۱۵۵	جو شخص اپنے عیاں پر عاشرہ کے دن فراخی کرے لگا اندھالے اوسپر تمام کج فرائی کرے گایہ حدیث صحیح نہیں	۱۷۲	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۲	یہ حدیث باطل ہے
۱۵۶	مومن زریب کہا جاتا ہے یہ حدیث صحیح نہیں	۱۷۳	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۳	یہ حدیث باطل ہے
۱۵۷	میر کا کلام ہے	۱۷۴	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۴	یہ حدیث باطل ہے
۱۵۸	آدمی باور شاہون کے دین پر ہیں کہا	۱۷۵	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۵	یہ حدیث باطل ہے
۱۵۹	ہو جاتے ہیں یہ حضرت علی کا قول ہے	۱۷۶	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۶	یہ حدیث باطل ہے
۱۶۰	مشت زنی کرنے والا ملعون ہے اس	۱۷۷	یہ حدیث باطل ہے	۱۷۷	یہ حدیث باطل ہے

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۸۰	لازم ہو کر تک کو اسلئے کہ اس میں ستر درودوں سے شفا ہے۔	۱۸۱	جو شخص سفید مرغ خریز سے شیطان اور سحر اور سحر کے نزدیک نہیں ہوتا مومن ہے	۱۸۲	جو مسلمان اپنی عورت اس نیت سے حرام کرے کہ اگر اوستی لڑکا پیدا ہو تو نام او کا محمد رکھوں اگر نہ ہو تو اس نیت سے مومن ہے۔
۱۸۳	جب فلان سال ہو گا تو اس میں یہ ہو گا	۱۸۴	جب فلان مہینہ ہو گا تو اس میں یہ ہو گا	۱۸۵	کی سب حدیثیں چوٹی اور اقرام ہیں
۱۸۶	ہر سیدہ بیٹہ کو قوت دیتا ہے صحیح نہیں	۱۸۷	چھٹی کا کہنا تیزی دور کرنا صحیح نہیں	۱۸۸	کبھی آنحضرت کی اولاد کا شکوہ کیا تو اس کا انداز اور پیرا کہانے کا امر کیا صحیح نہیں
۱۸۹	مومن شہاس کو دوست رکھتا ہے	۱۹۰	صحیح نہیں ہے	۱۹۱	اپنی عورتوں کو نفاس کی وقت بھرنے
۱۹۲	کہلاؤ صحیح نہیں ہے	۱۹۳	عوج بن عنق کہلاؤ اس کا تین ہزار تین سو تیس گز کا تھا	۱۹۴	کیشنبہ کے دن اور رات کی نماز اور دو رکعت کے دن اور رات کی نماز آخر ہفتہ تک
۱۹۵	سب حدیثیں چھوٹی ہیں	۱۹۶	جو شخص ایک دن رجب کا روزہ رکھے	۱۹۷	دو رکعت نماز پر سیدہ الخدیجہ صحیح نہیں
۱۹۸	شعبان کی نصف رات میں نماز پڑھنی	۱۹۹	صحیح نہیں ہے	۲۰۰	اسے علی جو کوئی شعبان کی رات میں
۲۰۱	سور کعت نماز پڑھنے ہر رکعت میں قتل ہوا	۲۰۲	شعبان کی نصف رات میں نماز پڑھنی کی حدیث موضوع ہے	۲۰۳	چار چیزوں کا چار چیزوں پر شبانہ
۲۰۴	پہرہ عورت کا مرد سے زمین کا باشر سے الگ یہ حدیث بعض کے نزدیک ضعیف ہے	۲۰۵	ہے اور سفین کے نزدیک موضوع ہے	۲۰۶	حدیث جو لایا ہے اور سوچ اور نہ مار
۲۰۷	اور کسی مہام مصنف کی سب آنحضرت پر کذب ہے	۲۰۸	کبوتر رکھنے کے بیان میں	۲۰۹	مرغی رکھنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں
۲۱۰	اولاد کی مذمت کی حدیثیں سب کذب ہیں	۲۱۱	عاشور کے دن سر نہ لگانا اور زینت	۲۱۲	کرنی الخدیجہ حدیث صحیح نہیں ہے
۲۱۳	قرآن کی سورتوں کی فضیلت کے بیان میں جو مفسر شری اور سفیان وغیرہ نے	۲۱۴	ہیں وہ سب زندقوں کی بناوٹ ہیں	۲۱۵	حضرت ابو بکر کی فضیلت کے باب میں جو مفسر
۲۱۶	حدیثیں ہیں اونکا بیان	۲۱۷	راضیون آنحضرت علی اور اہل بیت کی فضیلت میں تین لاکھ حدیث بناجی	۲۱۸	معاویہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی روایت ثابت نہیں
۲۱۹	ابو حنیفہ اور شافعی کا نام لے کر کذابوں	۲۲۰	ابو حنیفہ من قتب بناجی ہیں	۲۲۱	یہ دیا اور وفیہ اور مروان بن الحکم کی میت
۲۲۲	یہ دیا اور وفیہ اور مروان بن الحکم کی میت	۲۲۳	یہ دیا اور وفیہ اور مروان بن الحکم کی میت	۲۲۴	یہ دیا اور وفیہ اور مروان بن الحکم کی میت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذی انزل القرآن العظیم
 القدیم۔ وبنیہ بالاحادیث الثابتہ
 علی النبی لکریم۔ بنقل الصحابة
 والتابعین واتباعهم من ائمة الذکر
 المجتہدین بطریق القویہ۔ صلے
 اللہ وسلم علیہ وشراف وکرم لذلک
 وعظم من انتسب الیہ اما
 بعد فیقول خادم الکلام
 القدیم۔ ولازم الحمد یشاقق
 علی بن سلطان محمدا لقار
 الراجی عفورہ البادی۔
 ان کلام اللہ محفوظ بفضلہ وکرمہ

سب حمد و صلوات اللہ کے جس نازل کیا تو آن بزرگ
 قدیم کو۔ اور بنیان کیا اس کو ساتھ احادیث نمک کے اور
 نبی بزرگ کے۔ ساتھ نقل صحابہ اور تابعین اور
 تبع تابعین کچھ امامان دین مجتہدین صحیح رہتے
 سید صحر کے رحمت ہوا اللہ کی اور سلام اوپر
 اور شرافت اور شمش بز و یکا اسکے اور عزت
 ہے اس شخص کی جو منسوب ہو اس کی طرف
 بعد حمد اور صلوة کے پس کہتا ہے خادم کلام
 قدیم کا اور ملازمیت کرنیوالا حدیث محکم کا علی بن سلطان
 محمد قاری امیر دار و بخشش ب اپنے پیدا
 کرنے والے کی کا۔ کہ کلام اللہ تعالیٰ کی محفوظ
 ہے ساتھ اس کے فصل اور کرم کے

الواسط عن ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ ہر فوعا
 (من کذب علی متعمداً ادرم شیئاً اھرت بہ فلیتبیوا بیئانی
 جہنم) ولاحد وابی یعلی عن عمر رضی اللہ عنہ ہر فوعا (من
 کذب علی فھو فی النار) ولاحد والبراء وابی یعلی والدار
 والحاکم فی المدخل عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ کان یقول ما
 یتبعہ ان احدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا ینکح
 او عی اصحابہ عنہ ویکفی اشھد لسمعتہ یقول (من قال
 علی کذباً فلیتبیوا بیئانی النار) ولا بی یعلی والطبرانی طحطا
 ابن عیاد اللہ ہر فوعا (من کذب علی متعمداً فلیتبیوا مقعداً
 من النار) وللبراء وابی یعلی والدارقطنی والحاکم
 فی المدخل عن سعید زید بن عمرو بن نفیل انہ علیہ السلام
 قال ان کذباً علی لیس لکذب علی احد من کذب علی
 ستم اقلیتبوا مقعداً من النار) ولاحد وھنا دبر الیسر
 فی الزہد والبراء والطبرانی والحاکم فی المدخل عن ابن عمر
 ہر فوعا (ان الذی یکن بعلی بنی لہ بیت فی النار) و
 لاحد والحادث بن ابی سامة فی مسندہ والطبرانی عن
 معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما ہر فوعا (من کذب
 علی فلیتبیوا مقعداً من النار) ولاحد والبراء وابی یعلی
 والطبرانی عن خالد بن عرفطہ ہر فوعا (من کذب علی متعمداً
 ولفظ الدارقطنی من قال علی ما لقل فلیتبیوا مقعداً
 من النار) ولاحد والحادث بن ابی سامة والبراء والطبرانی
 والحاکم فی المدخل عن یحیی بن میمون الحضرمی انہ
 الفاقی سمع عقبہ بن عامر الجھنی یحشد علی المنبر
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث فقال
 ابو موسیٰ ان صاحبکم ھذا لحاظا وھا لک ان علیہ السلام

اور طین ابی بکر صدیق سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جھوٹا
 جوہر بکریا کرے وہی مجھ پر کڑا کہ جس کا میں نے اسے چاہا ہے
 میں بناؤ اور احمد ابی یعلیٰ میں عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت
 ہے جو کوئی مجھ پر کذب لی وہ آگ میں ہے۔ اور احمد و ابی یعلیٰ میں
 وحاکم سے مثل میں عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کرتے تھے مجھ پر
 حدیث بیان کرتے یہ بات سن نہیں کرے کہ اس کے صحابہوں یا دیگر لوگوں والا
 لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو کبھی نہ جھوٹا شخص مجھ پر
 جھوٹا کہو وہ اپنا گھر آگ میں بنا۔ اور ابی یعلیٰ اور طبرانی میں طحطا
 عبد اللہ سے مرفوع روایت ہے جو کوئی مجھ پر جان بوجہ کہ جھوٹا ہو
 وہ اپنی جگہ آگ میں بنا۔ اور بزار اور ابی یعلیٰ اور طبرانی میں
 میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
 فرمایا ہے جھوٹا بولنا ہے اور وہ جھوٹا بولنے کی طرح نہیں کہ کوئی مجھ پر جھوٹ
 بولی اس سے کہ اپنی جگہ آگ میں بنا اور احمد و سادات بن سیرین نے زمین
 اور بزار اور طبرانی اور حاکم فی مدخل میں ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے جو
 جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اس کا گھر آگ میں بنا یا جائے اور احمد و
 حارث بن ابی سامة اپنی سند میں اور طبرانی سادات بن سیرین ابی
 سفیان رحمہ مرفوع روایت کی ہے جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنی
 جگہ آگ میں بنا۔ اور احمد و بزار اور ابی یعلیٰ اور طبرانی میں خالد
 بن عرفطہ سے مرفوع روایت ہے جو شخص مجھ پر جان بوجہ کہ جھوٹ
 بولی اور دارقطنی کے لفظ میں جو شخص مجھ پر جھوٹ کہتا ہے اس نے
 جگہ آگ میں بنا۔ اور احمد حارث بن ابی سامة و بزار و طبرانی و حاکم
 نے مدخل میں یحییٰ بن میمون حضرمی کہا اس کے ابو موسیٰ قاضی نے
 عقبہ بن عامر جھنی کو حدیث کرتے منبر پر رسول مد صلے
 اس علیہ وسلم سے پس کہا ابو موسیٰ نے تحقیق صاحب
 تمہارا یہ حافظ ہے یا لک ہے تحقیق -

۲
 نہایت
 فہم

الى اهلها اساء فقال ان رسول الله عشي انيكم الضيف
 في امية شفت مكان ينتظرون الساء فاتي رجل منه لني
 عليه السلام فقال ان فلانا اتانا نعلم انك امرنا اني
 اي بيوتنا اننا فقال انك يا فلان اطلق معه ف
 مكنك الله منه فاضرب عنقه واحرقه بالدار
 اوالا الا قد كفيته فنجاءت السماء فصببت فخر جليل
 فليست به اخي فمات فلما بلغ ذلك النبي عليه السلام قال
 (هو في النار) ولا ين قانع في محرم الصغار وابن الجوزي عن
 عبد الله بن ابي في بلفظ من كذب على متعمدا فليتبوا
 مقعدهم من النار) وكذا للهيما عن زيد بن اسد وكذا للهيما
 عن عفان بن حبيب الجوزي قال ابن الجوزي عن رسول الله
 بلفظه (من تغر على ماله اقل فليتبوا بين عيني جحيم)
 ولا بن صالح عن عمار بن زلفظ (من قال على ماله اقل
 فليتبوا مقعده من النار) وللذرقني وابن الجوزي
 عن ابي ايمر بلفظهما (من كذب على متعمدا فليتبوا
 من النار) ولا بن الجوزي عن علي بلفظه من كذب
 على رسول الله فاما يدمت مجلسه من النار) ولا بن
 الجوزي عن ابن عباس رضي الله عنهما قال العباس بن
 الله وان اخذت االك عربيا اتكلم الناس فوقه وبسبه
 فقال (لا ازال هكذا يصيبني عبادهم ويضاؤون عقبه
 حتى يرضي الله منهم من كذب على ففعل النادر) ولا
 عنك حشوية (من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده
 من النار) وكذا لابن خليل عن زيد بن ثابت كذا قال
 عن كعب بن قطيبه وكذا له عن الداء الشراء وكذا له
 هذا ولا بن غنيم عن عبد الله بن رعبه ولا بن غنيم عن جابر

الاحکام وما لاحکم فیہ کا لتغیب التزہیٰ العظمیٰ
وعزیر ذلک من انواع الکلام فکلہ حرام من کبر الکبر
واقیم القباہیہ باجماع المسلمین الذین یحسد بہم
الاجماع الی ان قال وقد اجمع اہل الحجاز والعقد علی
تحريم الکذب علی احاد الناس فکیف من قولہ شیخ
وکلامہ وحی وان کذب علیہ کذب علیہ تعالیٰ عذرا
(ومایطعن عن التھوی ان ہو الا وحی یوحی) قال الشیخ
جلال الدین السیوطی اطلق علماء الحدیث علی انہ لا یجوز
روایۃ الموضوع فی ای معنی کان الا مقروفا بلیا وضع
بجلاول الضعیف فانہ یجوز روایتہ فی غیر الاحکام
العقائد قال ورجحہ بذلك النووی وابن جماعہ و
الطبری والباقین والعراقی قلت وقد صدق فی
عصرہ العسقلانی فی شرح غنۃ وقال لا یفتنی
توعد علیہ السلام بالنار من کذب علیہ بعد ما
بالتبلیغ عنہ ففي ذلک دلیل علی انما امر ان یبلغ
الصحیح دون السقیم والحق دون الباطل لان یبلغ
عنہ جمیع ما روئے عنہ لانه قال علیہ السلام (کفی بالمرء
ان یتحد بكل ما سمع) اخرجه مسلم من بیئہ ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ ثم من وحی عن النبی علیہ السلام
حدیثا وہو شاک فیہ صحیح او غیر صحیح یکون کا حد
الکاذبین لقولہ علیہ السلام من یحدث عنی حدیثا وہو
یری انہ کذب حیث لم یقل ہو یستیقن انہ کذب
للمخبر عن مثل ذلک کما الخلفاء الراشدون والصفا
المتقیون یتقون کثرة الحدیث عن علیہ السلام وکان
ابو جبر و عمر یطالبان من روی لہما حدیثا عن علیہ

احکام میں ہر باغیر احکام میں (مثلاً غریب ترین عظیم وعظمت وغیرہ) احکام میں
کیچرفی نہیں ہیں پس سب جو حد میں ہو گئے ہوں اور بڑی قیم چیزوں میں
اجماع اور مسلمانوں کے ہجکا اعتبار اجماع میں ہر ہا تک کہ کہا نام ہوئے
علماء اہل حجاز اور عقدا جماع کیا ہو کہ کسی آدمی پر کہ نہ لانا جائز نہیں ہے
جائز ہا کہ جسکے کلام شرع ہو اور کلام اوسکی وحی الہی اور پیکر نبی لانا اعتقاد
پر کذب بولنا ہو اور اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہو اور نہیں بولنا یا مینمیر یا بغیر غیر
سے نہیں کلام اوسکی مگر وحی جو اوسکی طرف وحی پہنچے اور حافظ جمال اللہ
سیکھنے فرمایا ہو کہ علماء ائمہ نے کہا ہو کہ نہیں بدل بیان کرنا و است
موضوع کا جس معنی میں ہو مگر ہر طرح کہ اوسکا موضوع ہو یا بھی بیان
ہو یا بر خلاف حدیث ضعیف کہ روایت غیر احکام اور غیر عقائد میں جائز ہے
کہا او جو جن شخصوں سے کہ او پر خبر ہم کیا ہو یہ میں نام نووی وابن جماعہ
طبری و الباقین اور عراقی میں کہتا ہوں حافظ عسقلانی شرح بخیر میں کہ
ساتھ تفسیر کر کے اور امام دارقطنی نے فرمایا ہو کہ انھیں سب و عید یا ہو
اوس شخص کے جو چاہے بولی آپ پر بعد کہ کہنی انھیں کے تبلیغ کا حدیث
اوسکو واسمیں دلیل ہے استیلا پر کہ انھیں سب صحیح حدیثیں ہونچا ہو
ضعیفوں کے اور حق ہونچا ہو سب کا باطل کے نہ کہ جمیع احادیث کا
اسلئے کہ انھیں فرمایا ہو کافی ہے کہ انہی کا گناہ کیلئے ہی ہے کہ انہی
کر ہی جو ادنی شاہد مسلم فی ابی ہریرۃ روایت کی ہے ہر کہ کوئی شخص
روایت بیان کرے جو حسین اوسکو خوشگاہ ہو مت مسلم کا نووہی کہ
وہ کا روایت ہو اسلئے کہ انھیں فی فرمایا ہو کہ انھیں سب صحیح حدیثیں
بیان کرے حالانکہ وہ اسکا کذب ظن کرنا ہو لہذا ہجکا انھیں سب صحیح حدیثیں
کذب نہیں فرمایا ہو یقین کرنا ہو کہ کذب کا اوس پر سب کے کہ لانا عقائد
اور صحابی بزرگ نہ دہمہ اسد علیہم السلام بہت حدیثیں بیان
کرنے سے بچتے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر گواہ طلب
کرتے تھے اس شخص سے جو ایسے حدیث بیان کرے انھیں

لم یسمعاه عنه باقامة البينة عليه انه في ذلك و
كان على من يستحلفه عليه كان بعض المحتاطين من
اليهود ثلث من الصحابة والتابعين كان يقول قويا
من هذا او نحو هذا وشبهه هذا كل ذلك خوفا من
الزيادة والنقصان او السهو النسيان وكان من جملة
في هذا الامر والثبات ابو حنيفة النعمان وقلنا خبرنا
السلام بما يقع في اخر الزمان في امته من الروايات
الكاذبة والاحاديث الباطلة فمنهم من ذلك
خوف ان يقع هالكت هالك فتكذلك (سيكون في آخر
الزمان اناس من امتي يقولون انكم جالتم تصحوا
في آباؤكم فاياكم وياكم) الحديث مسلم من حديث
البحر روى عن النبي صلى الله عليه وآله في الاسناد من الدين
لانه عليه مدار المجتهدين **فصل في الحفاظ**
الدين العراقي في كتابه السيرة بالباغت على الخلاص
من حوادث القصاص ثم انهم يعني القصاص
مدائش عليه القصاص من غير معرفة بالصحيح
السليم قالوا ان اتفق انه نقل حديثا صحيحا كان
آخاف ذلك لانه ينقل ما لا علم له به وان صاد
الواقع كان اثما باقلا ما على الابعيد قالوا ايضا
قالوا لعل لاحد من هو بهذا الوصف ان ينقل حاشا
من الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقره على من
يعلم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحفاظ ابو
بن خبير اتفق العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا حتى يكون عند
ذلك القول صرويا ولو

جو انهن كن في سبي هو اورا به او كخوف ولاقي هي اور حضرت علي و
يستم لم يقره اور بعض حياط والي محدثين صحابه اور تابعين من حيث شد
بيان كرتي يلفظ فرماي قريبا من هذا ونحو هذا وشبهه هذا فان حفاظ
تريب سبي في ش اسكي ياكين مشابا وري بات اس خوف سوي هي كايين
ميرن ذوق اور نقصان يسهو وريان هو اور سوي نفس من له وري
بين عياط كرتي هي اولس نام ابو حنيفة بن نعمان قضي اور رسول
الند على انه عليه وسلم في خبر وري هي كذا خزان من مير عي امت
بين احاديث كاذبة اور روايات باطله پيل جانيش اور انحضرت
اورا كمت كوني ايسه ام بين هلك هو جاد وري سبنا آخر زمان
مير سبي است وري سبي كوني كوني كوني كوني كوني كوني كوني
سبي سبي اور نه تها سبي بايون سبي سبي سبي سبي سبي سبي
كي هي اورا سبي سبي كوني كوني كوني كوني كوني كوني كوني
مجتهدين كوني **فصل في الحفاظ** الدين العراقي في كتابه السيرة
الدين العراقي في كتابه السيرة بالباغت على الخلاص
من حوادث القصاص ثم انهم يعني القصاص
مدائش عليه القصاص من غير معرفة بالصحيح
السليم قالوا ان اتفق انه نقل حديثا صحيحا كان
آخاف ذلك لانه ينقل ما لا علم له به وان صاد
الواقع كان اثما باقلا ما على الابعيد قالوا ايضا
قالوا لعل لاحد من هو بهذا الوصف ان ينقل حاشا
من الكتب بل ولو من الصحيحين ما لم يقره على من
يعلم ذلك من اهل الحديث وقد حكى الحفاظ ابو
بن خبير اتفق العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا حتى يكون عند
ذلك القول صرويا ولو

ولوعلى أقل وجوه الروايات لقوله عليه السلام
 (من كذب على محمد فليتبوأ مقعده من النار) وفي بعض الروايات
 من كذب على مطلقا من غير تقييد
فصل قال الجوزقاني بسنده إلى أبي
 العباس السراج يقول شهدت محمد بن اسمعيل
 البخاري دفع إليه كتاب من ابن كرام يسأله عن الصادق
 عليه السلام في كتابه عن سالم عن أبيه مرفوعا لا يأتينا
 إلا بزين لا ينقص فكتب محمد بن اسمعيل البخاري على ظهر
 كتابه من حديث هذا استوجب له الضرب الشديد
 الحبس الطويل ورمي بالهزيمة في الميزان وفي الميزان
 ايضا قال ابو داود سمعت يحيى بن معين يقول في
 سويد القلابي هو حلال الدم وقال الحاكم انكرني
 سويد حدثني عن عشق وعفت وكنتم وقال يحيى بن
 ما ذكر له هذا الحديث لو كان لي فرس ورجل غرورت
 في الميزان ايضا قيل لابن عتيبة روى علي بن
 الحسن ابن ابي نجيم عن جهايد عن عبد الله قال القنع
 من اخلاق الانبياء فقال ابن عتيبة ان كان علي بن
 هذا الحديث عن ابن ابي نجيم ما لوجه ان يضرب
 واخرهم العقيصا عن عائشة قالت كان رسول الله
 السلام اذا طلع على احد من اهل بيته كذب بك
 لم يزل معروضا عنه حتى يحد الله نوبته واخرج
 انه عليه السلام ابطال شهادة رجل في كذبه قاله عمرا
 ادري ما تلك الكذبة كذب على الله ام كذب على رسول
 الله صلى الله تعالى عليه **فصل** قال الدارقطني

ایک طریقہ سے ہو گیا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص طاعت کرے جو چہرہ بولی ۔ دہائی جگہ آگ میں بنا کر اور بعض وایتین بولے ہے جو شخص چہرہ بولی سو اقدار تمنا وغیرہ کی فصل

جو زقانی نے سند ابی العباس سراج تک بیان کر کے کہا ہے کہا اوس نے میں محمد بن اسمعیل بخاری کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اوس وقت اوکلی پاس ایک کتاب ابن کرام کی طرف سے آئی تھی جس میں اوس نے چند حدیثیں پوچھی تھیں ایک اور یہ ہے جو زہری سالم سے اور سالم اپنے باپ سے سرفروغ روایت کرتا ہے ایمان کی اور زیادتی قبول نہیں پس محمد بن اسمعیل بخاری اوس کتاب کے پر لکھ دیا کہ جو شخص حدیث بیان کرے میں او کیلئے سخت بار اور پستی واجب کہتا ہوں ۔ زہری میزان میں یہ نقل فرمایا اور یہی میزان میں کہ ابو داؤدنی یحییٰ بن سعید بن مسروق کہتے تھے سدا بن ابی حنون حلال ہے اور کہا حاکم نے میں سوید کی حدیث کا انکار کرتا ہوں اوس شخص کے حق میں کہ عائشہ ہوا اور چا اور چبا یا یحییٰ بن سعید جب پاس یہ حدیث ذکر کی گئے فرمایا اگر سیرک پاس گھڑا اور نہ ہوتا تو میں سوید کی جنگ کرتا ۔ اور یہ بھی میزان بن سیمان نے یہ حدیث کہا گیا صلے بن طلحہ ابن ابی نجیحہ کو اسوہ مجاہد اور اسے عبد اللہ بن داؤد نے کہ اوس شخص نے یہنا اذعان انبیاء ہے پس ابن عثیمانی فرمایا اگر حملیہ یہ حدیث صحیح ہے نہ بیان کرتا ہر تو میں اسکی نقل میں کہہ دیتا نہیں کرتا ۔ اور عقیلی نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ طیبہ پر چڑھ کاظن کرتی (کہ شافذان آدمی فی چہرہ بولای) تو اوس عرض کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ اوکے توبہ اوتارنا اور عقیلی نے توبہ کی کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی گواہی اوکے چہرہ کی سبب باطل کر دے مگر کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ کلمہ اوسنے اللہ تعالیٰ بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفضل کہا امام نووی

فان توهم متوهم ان التكلم فمیں ہوں ہی حدیث
 مردود اغیبة له يقال له نيس هذا كما توهمت ذلك
 ان اجماع اهل العلم على ان هذا واجب يانه للدين و
 المسلمين وقد حدثنا القاضي احمد بن كامل حدثنا
 ابو سعيد الطوسي حدثنا ابو بكر بن خلاد قال قلت
 ليعبي بن سعيد القطن اما تخشع ان يكون هؤلاء
 الذين تركت حديثهم خصماء لك عند الله تعالى
 فقال لا ان يكون هؤلاء خصماء احبالي من ان يكونوا
 علي السلام خصمي يقول لم تنذبا لكونك عن حد
 قال واذا كان الشاهد بالزور في حبيب يرافقه
 حقيق يجب كشف حاله فالكاذب على رسول الله
 احق واولى لان الشاهد اذا نذبت شهادة لغير
 كذب به المشهود عليه الكاذب على رسول الله جل
 الحرام ويحرم الحلال ويتبوا مقعد من النار فيكف
 لا يجوز الوقعة فمیں قد تبوا مقعد من النار كن
 على النبي المختار ثم روى عن سفیان الثوري انه
 كان يقول فلان ضعيف وفلان قوي فلان خذ
 عنه وكان لا يرى ذلك غيبة قال وسئل مالك
 سعد وابن عيينة عن الرجل لا يكون يدالك في
 الحديث فقالوا جيمابن امره قال وقيل لشعبة هذا
 لذي نكفي الناس ليس هو غيبة فقال يا احمق
 هذا دين تركه محاباة قال وقد قال محمد بن بند
 بحر جاني لاجل بن حنبل انه ايشد على ان قوله فلا
 ضعيف وفلان كذاب فقال احمد اذا سكنت
 لتي يعرف الجاهل الصحيح من السقيم ومرفقا
 اگر کوئی شخص ریشہ کرے کہ جو شخص حدیث مردود میں کرے
 کلام کرے غیبت ہے تو اسکو یوں جواب دینا چاہیے کہ یہ نیک ناطق ہے
 اہل علم نے یہ بات پر اجماع کیا ہے کہ یہ کام رعایت دین و خیر خواہی مسلمانوں
 کیلئے واجب اور تحقیق حدیث ہے کہ قاضی احمد بن کامل نے اسکو ابو سعید
 نے اسکو ابو بکر بن خلاد نے کہا ابو بکر بن خلاد مینہ یحییٰ بن سید قطان
 سے کہا کیا تو خوف نہیں کرتا اوں شخصوں جنکی توحیدیت چھوڑ
 دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری فحاصم ہو گیا کہ اسکو کا حکم
 ہونا میرے نزدیک بہتر ہے اسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فحاصم ہوں اور کہ میں کہ میری حدیث تو نے کذب کیوں دور کیا کہ
 اسکو اور جب تہوڑی شے بی قدر چھوٹی گواہ ہوں تو اسکا حال ظاہر کرنا
 واجب ہے یہ شخص رسول اللہ پر چڑھ بولیکا تو اسکا کشف حال ہونا
 اولیٰ واجب کا کیونکہ گواہ جب گواہی میں جھوٹ بولے تو اسکا کذب کرنا
 سے بجا و زمین کرنا اور کاذب رسول اللہ پر نہ حال کو حرام اور حرام
 کو حلال کر دیتا ہے اور اپنی جگہ آگ میں بناتا ہے پس کو نکارت سے بھڑکا
 حال جو اپنی جگہ آگ میں اسبب کذب لہو کے نبی علیہ السلام پر پانچ
 ہوا ہمارا کرنا ناجائز ہوگا۔ پر سفیان ثوری سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے
 تھے فلان شخص (ضعیف ہے) اور فلان قوی اور فلان حدیث لو اور
 نہ لو اور اسکو غیبت نہ بجاتا تھا۔ کہا اسو امام مالک اور سعد اور ابن
 سے ایک آدمی کا سوال ہوا جو حدیث میں قوت نہ کرتا تھا پس نے
 سائل سے کہا کہ اسکا احوال بیان کر کہ اسکو اسو شخص سے پوچھا گیا
 کہ جو تو کو کون میں کلام کرتا ہے کیا یہ غیبت نہیں پس کہا اسو احمق
 یہ دین اور چھوڑنا موجب خوف ہے۔ کہا اسو محمد بن بند
 نے احمد بن حنبل سے کہا میں اپنے نفس پر یہ بات کہنی سخت دشوار تھا
 ہوں کہ فلان ضعیف اور فلان چھوٹا پس امام احمد نے کہا جب تو کہتا
 تو جاہل کیونکر تقیم کو صحیح سے پہچانے گا۔ اور روایت کی کہ نبی

الثوری مریجہ لکذاب واللہ لولا انہ لا یجیل
لی انکسکت لکست وعن الشافعی اذا علم الرجل من
الکذاب لم یسبغہ السکوت علیہ لایکون ذلک غیبہ
فان مثل العلماء کالنقاد فلا یسبغ الناقض فی دینہ ان
لایبین الزیوف من غیرہ وكان شعبۃ بن الجراح یقول
تعالوا فنعاتب دین اللہ وکذا روی عن یحییٰ بن
المیزان قال ابن حباص سمعت جعفر بن ابان الصکری علی
ہکثمہ حدثنا محمد بن رحمہ حدثنا اللیث عن نافع
عن ابن عمر مرفوعاً عن رسول اللہ من فقد سراً من
سکرت فقد سراً للہ الحکمیت ویدیاد یوم القیمۃ ابن
اللہ فیقوم سئل المساجد فقلت یا شیخ اتق اللہ و
لا تکذب علی رسول اللہ فقال لست سنی فی حل انتم
تخسرون ولا سداد فلم اذ انہ حق حلف ان لا یخسروا
بجلان خوفاً بالسلطان مع جماعة فقص علی
انہ صلی احمد بن حنبل ویحیی بن معین فی مسجد
الوصاف مقام بین ایدیہم قاص فقال احمد ثنا احمد بن
حنبل ویحیی بن معین قال احمد ثنا عبد الرحمن بن
عزیز عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا اله الا اللہ خلق اللہ من کل کلمۃ منی اطیبا
من حب دیشہ من مرجان واخذ من فضہ نحو اوس
عشرین رقة فجعل احمد بن حنبل ینظر الی یحیی بن یحیی
ینظر الی احمد فقال لہ انت حدثتہ بهذا فقال واللہ
سمعت بهذا الا السماعۃ فلما فرغ من قصصہ اخذ
القطیعۃ ثم قد ینظر بقیۃھا قال لم یحیی بن معین
بیدہ تعالی فحاجستوها لنوال فقال لہ یحیی بن حنبل

تورمی ایک آدمی پر گندمی پس فرمایا قسم اللہ کی یہ کذاب ہر اگر چہ
کرامت نہ ہو تا تو میں پس کرتا۔ اور امام شافعی سے وجہ کوئی شخص کے
مشہدین چہرہ معلوم کرے تو اسکو لوہے چپ کرنا جائز نہیں اور یہ غیبت ہو
اسلئے کہ علماء پر کلمہ والی کے طرح میں ہیں شخص پس دین میں پر کلمہ والا
اسکو گناہ پیش نہیں کہ روی کو کہہ سے بیان نہ کرے۔ اور شعبہ بن جراح
کہتے تھے کہ اویں اللہ میں غیبت کریں اور ایسا ہی ابن عیینہ سے مروی ہے
اور یزید بن میں ہے کہ ابن جراح نے جعفر بن ابان مصری کو کہہ
یہ پڑھتے سنا حدیث کی ہکو محمد بن رحمہ فی اوسن کہا حدیث کی ہکو
فی نافع سے اوسن ابن عمر سے مرفوع بیان کی ہکو جسے مومن کو
ایسا اوسن چھو خوش کیا اور سنی چھو خوش کیا اوسن اللہ کا خوش کیا اللہ
اور سنی حدیث کہتا تھا قیامت کے دن وارہ کیا جائیگا کہ ان میں سے کس کو
سوا مسجد کو کلمہ کی ہو شینہ کہا شیخ احمد زاور رسول اللہ چہرہ
اوسنی کہا نہیں تو مجھے یقین تم میرا نہا کیلئے میرا صد کرتی ہو شینہ
سماعت نہ کی یہاں تک کہ اوسنی قسم کی کہ میں کہیں حدیث بیان نہ کرے
بکہ میں اسکو اسکا تہنیکو بادشاہ کا خوف دایا فصل روایت گئی
اور امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے مسجد میں نماز پڑھی ایک سال تک
بیان کرنا لاکھڑا اور کہا حدیث کے ہکو سماعت حدیث بن یحیی بن معین ان
عبدالرزاق بن عمر اور اوسن قادیانہ اوسن اسن کہا اسن فرمایا ہر کلمہ
فصل اللہ علیہ وسلم جو شخص کہے لا الہ الا اللہ تو اللہ کا اسکو ہر ایک کلمہ ہکو
بیدار تاسی جو چہرہ اسکی ہے اسکو اور اسکی اسکی گائیگی تو اسکو اسکی قسم
میں تو ان کے بیان کے پس امام احمد بن حنبل جو کلمہ دیکھنے لگا اور کہا تو نے
اسکو یہ حدیث بیان کی کہ اوسنی قسم اللہ کی میں نہیں یہ حدیث اس ساعت میں
وہ اپنے قدس فراموش ہوا اور پیسے لیلے اور بیشہ کرماتی ہمدون کی نظر
کرے لگا تو یحیی بن معین نے ہاتھ سے اسکو دبا یادہ بحث شرک
کمان کر کے آیا یحیی نے کہا بخد کو یہ حدیث کس نے بیان کی

هذا الحد فقال احمد بن حنبل ويحيى بن معين فقال
 انا يحيى بن معين وهذا احمد بن حنبل ما سمعنا هذا
 قط في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كان
 لابد من الكذب فعلى غيرنا فقال له انت يحيى بن معين
 نعم قال الم ازل اسمع ان يحيى بن معين احمق ما
 الا الساعة فقال له يحيى كيف علمت انى احمق قال
 ليس الدنا يحيى بن معين احمد بن حنبل غيركما
 كتبت عرسه عشرين احمد بن حنبل ويحيى بن معين
 فوضع احمد مكة على وجهه وقال دعه يقوم فقام
 كالسهم فيهما وعن الطرطوشى لما دخل سليمان بن
 مهران الا عمنش البصرة نظرا الى قاص يقص في المسجد
 حدثنا الاعمش عن ابى اسحق عن ابى وائل فقص
 الاعمش الحلقة وجعل يثقف شعرا بطله فقال لقص
 يا شيخنا لا تستحي نحن في علم وانت تفعل مثل هذا فقال
 الاعمش الذي انا خير من الذي انت فيه قال كيف
 قال لاني في سنة وانت في كذب انا الاعمش فاحدثك
 مما تقول شيئا وقال الذهبي في الميزان قال جعفر بن
 العجاج الموصلى قدم علينا محمد بن عبد الله السمرقندي
 بموصل وحده باحاديث مناكير فاجتمع جماعة من
 الشيوخ وصرفنا اليه لنذكر عليه فاذا هو في خلق من
 العامة فلما ابصرنا من بعيد علم اناجنا لنذكر
 فقال حدثنا قتيبة عن ابن بهيعة عن ابى الزبير
 عن جابر انه عليه السلام قال القرآن كلام الله غير
 مخلوق فلم يخبر ان تقدم عليه خوفا من العامة
 رجعا وعن الشعبي دخلت في مسجد اصيلي فاذا الى

کہا او سنے محمد بن حنبل در یحیی بن معین کہا یحیی بن معین
 بن معین اور یہ احمد بن حنبل کہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 حدیثوں میں یہ حدیث کہیں نہیں سنی اگر تو نے ضرور چوتھی حدیث
 تو ہمارے غیر پر بولنا پھر اس کو کہا تو یحیی بن معین کہا اس کو ان پر کہا
 اس میں ہمیشہ سے سننا تھا کہ یحیی بن معین احمق ہے لیکن اب
 یقین ہو گیا پس یحیی بن معین اس کو کہا تو نے کس طرح معلوم کیا کہ میں احمق ہوں
 اس کو کہا کیا دنیا میں جو آدم دو نوکی اور کئی نام ہیں میں اور احمد
 حنبل نہیں ہیں یہ حدیث سترہ احمد بن حنبل در یحیی بن معین کہی ہے
 یہ نام احمدی استین اپنی منہ پر لکھی اور کہا یحیی کہ چھوٹا سکوا جائی اور کون
 ہٹھا کرتی تھی پٹا اور ترطوشی سے ہے جب میدان ابن مہران عمنش
 بصرہ میں داخل ہوا تو اس کو دیکھا کہ ایک شخص محمد بن قسید بیان کر رہا
 کہ ہمارا اس حدیث کی ہمارا عمنش نے ابی اسحق سے اس سے ابی وائل سے لے کر
 پس عمنش ہم حلقہ کی بیٹھ کر بغیر کے بال او کپڑے شروع کر کے تھے
 جو ان کے عمنش سے کہا یہ شیخ کیا تو شرم نہیں کرتا کہ ہم عامی باقین کر رہے
 ہیں اور تو ایسا کرتا یہ عمنش کہا حکام میں میں غول ہوں تو ہر دوسرے
 کو جبین تو اس کو کہا کس طرح کہا عمنش اس سے کہ میں سنت میں غول
 ہوں تو چوتھ میں کیونکہ میں عمنش ہوں شینہ تیر پاس کہ یہ عمنش بیان
 نہیں کر اور نام ذہبی میزان میں لکھتے ہیں جعفر بن عجاج اس کو کہتے ہیں کہ ہمارے
 محمد بن احمد سترہ حدیثوں میں ابی اسحق کے حدیثیں بیان کرنا ایک جامع حدیث
 کی جمع ہو اور ہم سب گروہ کے طرف چلی گا اور ہر ایک حدیثوں کا انکار کریں
 و کہا تو عام آدمیوں میں بیٹھا ہو چلو سوچو ہمارا دوسرا آئی کہا تو عام آدمیوں میں
 پر انکار کر نیکی لہذا میں تباہ ہوئے یہ حدیث شروع کی حدیث کی کو تو کہتے ہیں
 ابن ابی اسحق اس نے ابی الزبیر اس نے جابر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 انی کلامی مخلوق نہیں ہیں ہم وہ کہنے کی اللہ تعالیٰ ہم کو دیر کی کر کے اور
 واپس چلے گا اور شیخ سے کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا ہوں کیلئے داخل ہوا

فصل فی شرح الحدیث

یہ حدیث صحیح ہے

یہ حدیث صحیح ہے

فترفع في نفسك ثم تقص فترفع في نفسك حتى
تخيل لك انك فوقهم بمنزلة التي يا فيضك الله
تحت قدامهم يوم القيمة بقدر ذلك وروي الطبرانی
بسند جيد عن عمرو بن دينار ان عمي الداری
استاذن عمر في القصص فابان يا ذن له ثم استاذ
فقال ان شئت واسار بیده الذبح قال العرقی فانظر
توقف عمر في اذنه في حق رجل من الصحابة الذين
كل واحد منهم عدل لمؤمن وابن مثل قتيبة في
التابعين ومن بعدهم واخرج ابن عساکر عن
ان عمي الداری استاذن عمر في القصص فقال له عمر
انك تارک تربیة الذبح ما يؤمنک ان ترفع نفسك
تبلغ السماء ثم یضعک الله واخرج ابن عساکر عن
بن عبد الرحمن ان عمي الداری استاذن عمر في القصص
سنين فابان يا ذن له فاستاذن في يوم واحد فلما
اكد عليه قال له ما تقول قال قرأ عليهم القرآن آمهم
بالخير وانها هم عن الشرف العز ذلك الذبح ثم قال
عظ قبل ان اخرج في الجمعة فكان يفعل ذلك يوم
واحد في الجمعة واخرج ابن عساکر عن ابي سهل بن
عن ابيه عن عمي الداری انه استاذن عمر في القصص
فاذن له ثم مر عليه بعد فضربه بالدهة قلت ولعله
علي جلوسه المرة وروى ابن ماجه بسند حسن عن
عمر قال لم يكن القصص حتى زمن رسول الله عليه السلام
ولا زمن ابي بكر ولا زمن عمر ولا ذوا احمد الطبرانی
السائب بن يزيد وروى الطبرانی عن طريق مجاهد
بروهذا عن العبادلة اي عبدالله بن عمرو وعبدالله

بیرافش بلند ہوگا پیر قصہ کہ کیا پیر بلند ہوگا یا نہ کہ
شاید کی طرح انکو اور ہون پس اللہ تعالیٰ تمہارے قدر کی وضاحت
روزانہ کی قدر کو بخیر کہ کیا ہوگا اور طبرانی نے باسند جيد روایت سے
روایت کی ہے کہ تیسم داری حضرت عمر سے وعظ کی بابت ذن کا اذہن
فی ذن ویا پیر اذن مانگا کہا عمر نے اگر تو ذبح ہونا چاہتا ہے تو ذبح کر اور
سے گردن کی طرف اشارہ کیا عمر فی کہتا ہے خیال کہ حضرت عمر سے
مرکز وعظ کا اذن دیا مالا کہ ہر ایک صحابی کو عین عادل درایت اور
کہتا ہے کوئی مثل تیسم البین میں اور کوئی صحیحہ ولون میں۔ اور ابن عساکر
کیسے روایت ہے کہ تیسم داری حضرت عمر سے وعظ کی بابت حکم مانگا اسکو
حضرت عمر نے کہا کیا تو ارادہ ذبح ہونا چاہتا ہے تیری نفس کا بلند ہو جائے
بے غم نہیں کرنا کہ تو اسمان کی کسی چیز پر تھکا دے تھکا کر دیا اور ابن عساکر
نے جدید بن عبد الرحمن روایت کی ہے کہ تیسم داری حضرت عمر سے کہی
سال تک وعظ کی بابت اذن مانگا رہا اور وہ انکار کرتی ہے کہ ایک
روز اوس نے اذن مانگا جب اس وقت کہ وہ کہا تو حضرت عمر نے کہا تو کیا
کہتا ہے کہا اوس نے میں نے وہ قرآن پڑھ لیا اور کوئی بھی حکم کرنا اور
کا مونس کرنا کہ وہ عمر نے ذبح ہونا چاہتا ہے وعظ کر جمع کی روایت سے
یہ جمع کی روایت کہتا ہے اور ابن عساکر ابی سهل بن ابی اسے وہ اپنے
باب سے تیسم داری سے روایت کی ہے کہ تیسم داری حضرت عمر
وعظ کی بابت حکم مانگا اسکو حکم دیا پیر ایک ذرا پس گزری عمر اسکو
روایت مارا میں کہتا ہوں شاید اوس مجلس مقرر ہو یا تو فی
اور ابن ماجہ نے سند حسن سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کہیں
تھے وعظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ
میں اور عمر کے زمانہ میں اور ایسے ہی احمد اور طبرانی
سائب بن یزید سے روایت کی ہے۔ اور طبرانی نے ابی
سے یعنی عبدا صمد بن عمر اور عبدا صمد بن

فانصتوا واشتروا فخرج المروزی عن سائر الاربع
 ۱ بن عمر کان یبغی خارجا من المسجد فیه قوما اخر
 الاستفوا فاصکرو هذا وخرج الصاعون بجهاد جهاد
 یجل قاص مجلس قریبا من ابن عمر فقال له قمرانی
 یقوم فادسل الی هذا الشرط وارسل الیه شرطیا فاذا
 وردک عن الحسن ان القصص بدعته وان رفع الصوت
 بالذعاء لبدعته وان مد الاید بالذعاء لبدعته وان
 اجتماع الرجال والنساء لبدعته ومن اللطائف انه
 کان فی مسجد لکوفة قاص یقال له زرعة فادامت
 ام ابی حنیفة ان تستفیة فی شئ فاقابها ابو حنیفة
 رحمه الله فلم تقبل قالت ما اقبل الامایة ولذکر
 الغاص فاجابها ابو حنیفة رحمه الله الی زرعة فقال
 هذا امی تستفیة فی کذا وکذا فقال انت اهلکم
 وافقه فافهم انت فقال ابو حنیفة قد اقبلتکما کما
 وکذا فقال زرعة القوی کما قال ابو حنیفة فرفضت
 انصرفت وخرج ابن عمر عن الحسن الکرسی قال
 کان یفقد قاص یقال له ابو مرحوم القاص یفقد
 الناس الیه فقال یوما سلونی عن القاص یفقد
 القاص یفقد قاص من ویراهما الذین فقال یا ابا
 مرحوم اصلک الله فقال اطعنه با بن الفاعلة
 فقال لرجل دعاه ثم تقول له مثل هذا المقالة
 فقال نعم المسمع قوله الله تعالی ان الذین ینادون
 من وراء الحجاب اکثرهم لا یعقلون فقال ماذا
 تقول فی الغرابة والمخافة خالق الثیاب عند السماء
 والمزبلة ان یتیم اطفال السم زبونا **فصل**

توجیه یا لوگون کو پالندہ اور مردی سالم ت نقل کیست کہ بعد
 عمر خارج مسجد کو کام کرتا تھا تو اوس کے پاس سے گزرا تو اس نے
 نکال دیا اور اوس نے مجاہد سے بھی نقل کیست کہ ایک دینی قصہ بیان آیا
 عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا عبد اللہ کا ہاتھ تھا تو اوس نے کہا
 انکار کیا پیر اوس کے حاکم کی طرف آدمی بھیجا اور اس نے سیاہی بھیجا کہ اوس کو
 دیا جس نے بھی روایت ہو قصہ غالی بدعت میں اور دعائیں دینی اور کرا
 بدعت ہو اور بنی ہاتھ کرنی بدعت میں اور برون روو کا معہ وہاں
 اور اول طیفیر کہ مسجد کو زمین کے اندر داخل تھا اوس کا نام زرعة تھا اس نے نام
 ہو وہ غیفر حنی فی ارادہ کیا کہ کسی ماوراء میں سند پوچھو نام اس کے نام
 فتویٰ یا اوس سے قبول کیا اور کہہ گئی میں نہیں قبول کرتی کہ جو
 کہیے کا میں امام صاحب اپنی مامی صاحبہ کو نیکو زوکی یا اس کو اور کہا
 کہ یہ میری ماں ہے تجھے غالی ماوراء میں سند پوچھتی ہے میں نے
 کہا آپ مجھے یاد کاظم اور زیادہ فقیر ہو آپ فتویٰ دیجئے امام صاحب
 فرمایا میں نے اوس کو طرح فتویٰ دیدیا تو زنی کہا اس طرح جسے
 طرح امام صاحب فرمایا یہ وہ راضی ہو گئی اور اس نے بھی حسین کے پاس
 سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے خطا کا نام ابو مرحوم تھا اور
 پاس آدمی جمع ہو گئے ایک وزاوس کے کہا مجھے فقیر ہو چوہو فقیر کے
 فقیر پیر کیا آدمی نے کہہ دیا کہ یہ فقیر ہو اور کہا یا ابو مرحوم فقیر
 نیز اعلیٰ چاہے کہ ابو مرحوم کو سکھو حرام زادہ کا حکم طعن کیا پیر کو
 کسی آدمی سے کہو اس نے تو تجھے دعا دی ہے اور تو اوس کو کہتا ہے
 کہا مان کر سنو میں سن رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تحقیق یہ
 لوگ تم کو جو واثق پیچھے سے کو اور تو تم میں اکثر لوگ بی وقوف
 میں پیر کیا اوس نے خط قرمز اور قلم کا لکھتے پھرتے کیا کہنا ہے
 محافل یہ ہے کہ لا نوک فتو کیسے کہہ پرائی کہ نے لڑنے کے لئے
 مسلمان کو برا نام کہی (طریق گو و نو لفظوں کے معنی تو سن غلط کہی)

عمر خارج مسجد کو کام کرتا تھا تو اوس کے پاس سے گزرا تو اس نے نکال دیا اور اوس نے مجاہد سے بھی نقل کیست کہ ایک دینی قصہ بیان آیا

تلمیذ السخاوی فی مختصر مقاصدہ والمشہور كما قال
العسقلانی فی امثله العربی خالداً واء الکی **تحد**
آیہ من کتاب اللہ خیر من محمد وآلہ قال العسقلانی
لما ائقت علیہ حدیث الانبیاء قاده والفقہا سیاذ
وہما الستم زیادۃ موضوع علامہ فی الخلا **تحد**
ابو حنیفہ سر لہ امتی موضوع بافتاق الحدثنین +
تحد ابی اللہ ان یصح کتابہ قال السخاوی اگر اعدہ
حدیث الابدال من لا یدلہ علیہ طرق حدیث
مرفوعہ بالفاظ مختلفۃ لعلہا ضعیف ذکرہ ابن الدبیج
عن ابن الصلاح اخوی مارونانی لا یدل فی حدیث علی
بالشام یکن الابدال واسا الادباء والنحباء فقد ذکر
بعض مشائخ الطریقہ ولا یثبت ذلک قلت قال
الزم کشی فی سند احمد سند حدیث عبادہ بن الصامت
مرفوعاً لا یدل فی ہذا الامۃ ثلاثون مثل ابیہم
خلیل الرحمن کما مات رجل یدل اللہ مکانہ رجلاً وھو
حسن لہ شاهد من حدیث ابن مسعود عن النخعی قال
السیوطی لہ شولہ کثیرۃ ینتہا فی التعقبات علی
الموضوعات ثم افرحتہا بتأیید مستقل **تحد**
اتخذ واعنہ لفقوہ ابدی فان لہم د ولہ یوم القیمۃ
فاذا کان یوم القیمۃ نادى مناد سیر والی الفقراء
فیعتد رالیم کما یعتد راحد کما الی اخینہ فی الدنیا
قال العسقلانی لا اصل لہ وقال السخاوی بعد ايراد
احادیث بمعنہ وکل ہذا باطل وسبق المحکم بن
الذہبی وابن تیمیہ وغیرہما ذکرہ ابن الدبیج
قال شیخ مشائخنا الحافظ جلال الدین السیوطی

شاکر سخاوی اپنے مختصر مقاصد میں کہا ہے اور مشہور یہ ہے کہ
عسقلانی کہا ہے عرب کی مثال ہے حمزہ واو کا داغ ہے حدیث
ایسی آیت کلام اللہ بہتر ہے محمد سے اور او سکی آل سے کہا عسقلانی
میں اس پر واقف نہیں ہوا حدیث انبیاء کہنے والی میں ائمہ
سرخار میں اور او کی مجلس علم زیادہ کرتی ہے خلاصہ میں ہے کہ یہ
موضوع ہے حدیث ابو حنیفہ سر است کا چرغ ہے بافتاق حدیث
موضوع ہے حدیث انکار کیا کہ اگر اپنی کتاب کو صحیح کہہ لیا
فی من اسکو نہیں بچا تا حدیث ابدال دلیا ان میں بہت طرق
ان سے مرفوعہ و سی اس کے سب ضعیف ہیں اسکو باوجود کہ
ہے اور ابن صلاح سے ہے تو نیز طریقوں سے جو ابدال کی باب میں بیان
میں علی کا قول ہے کہ شام میں ابدال سمجھتے ہیں و لکن ابو حنیفہ
بعض شایخ فی انہ طرق بیان میں اور او ثابت کوئی نہیں نہیں
کہتا ہوں نہ کسی نے کہا ہی کہ نہ امام احمد میں عبادہ بن صامت سے
روایت ہے اس است میں تیس ابدال میں ہر ایک شعلی ابیہم علی
کہ جب ایک آدمی مرنے لگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جانب سے کہہ کر دیتا ہے یہ
حدیث حسن ابن مسعود حدیث جو جلیلہ میں اسکی شاہد امام بیہ
فی کہا ہے اسکی بہت شاہد ہیں منہ تحقیقات علی الموضوعات میں بیان
ہیں یہ مینے ایک سال اس باب میں متعل کہلے حدیث
کہ تو تم فقیر و کے نزدیک نہیں کیونکہ او کی لئے قیامت دن کی ہے
پس جب قیامت آوے گا تو انہ کہہ کر دے گا کہ یہ فقیر و کی طرف مینا
ہر ایک آدمی طرف عذر کرے گا کہ یہ ایک تم میں دنیا میں ہوا کی طرف
کہتا ہے کہ عسقلانی اسکا کہہ اصل نہیں سخاوی نے پھر لانی اون مادہ کی
جو اس کے سن میں ہیں کہا ہے سب باطل میں ابن الدبیج ذکر کیا ہے
کہ یہی ابن تیمیہ اس باب میں اسکا حکم کر فی من سبقت لہ گئے ہیں
میں کہتا ہوں ہر شایخ شیخ حافظ جلال الدین السیوطی فی فرمایا

روی ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی موسیٰ صدیقہ
 وھراخذ و عند الفقراء ایدی فان لهم دولة
 یوم القیمۃ حدیث اتقوا البرد فانہ قتل اذاکم
 ابالدواء قال السخاوی لا اصل له فان کان واردا
 فیحتاج الی تاویل فان ابالدواء عاش بعد علیہ
 السلام دھرا قال السنونی ویکون تاویله فانہ علیہ السلام
 عبر عن المصارع بالماضی لتحقق وقوعہ باخبار الصحابہ
 حدیث اتقوا العاصات قال السخاوی لا واقف علیہ
 بهذا للفظ حدیث اتقوا مواضع التحکم ہو معنی
 قولہ عن من سالت مسالت التہم انہم رواہ الخزاز
 فی مکارم الاخلاق عن عمرو موقوف بلفظ من قام بنفسہ
 مقام التہم فلا یلو من اساء الظن بہ حدیث
 اتقوا شر من احسن الیہ قال السخاوی لا اعرفہ ویشہر
 ان یکون من کلام بعض السلف و فی الجمالۃ للامام
 عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ موقوفاً بالکرم یلین اذا استعمل
 للنعیم یفسوا اذا لطف یخذل اذا صغر الوجہ فان
 ان لم یکن من علی قلوبہ وفانہ من عمل فی قلوبہم
 اور مرہ الدلیلی فی مسندہ عن ابن عباس قال العسقلانی
 لا اقف لہ علی اصل وان ذکرہ ابن القیم فی الطب التبری
 لہ فذلک بخیر سند حدیث اجتماع الخضر الیہ
 علیہما السلام فی الموسم کل عام قال الحافظ العسقلانی
 لا یتثبت فیہ شیء اقول لعلہ ارادہ عدم الصحۃ و
 الا فقل خرج العقیل والدرا قطنی فی الافراد وابن
 عساکر عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام قال یلتقی
 الخضر والیاس کل عام فی الموسم فیخلق کل واحدہما

ابتداء اس حدیث کا ابو نعیم فی حلیۃ میں ابو موسیٰ اس طرح بیان کیا کہ
 اور ان لوگوں نے فقیر و کمپاس نہیں بن کر کیونکہ ان کا غلبہ ہے
 قیامت کے روز حدیث پر سرسبز کر کے ان کو اس سے تہا کر بایا ابالدواء
 کو قتل کیا کہ اس کا سوا کسی اسکا کچھ اصل نہیں اگر یہ ان حضرت کتابت ہوئی
 تو تب مجھ تاویل کے حاجت تھی کیونکہ ابالدواء ان حضرت کے بعد بیت
 زندہ رہا سنو فی کہ ابی اسکی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ ماضی کو مضائقہ بیان کیا کہ کیونکہ انجا را غضبت و قوت
 ہوا یقینی الثبوت حدیث پر آفتون کہ اس کا سوا کسی میں ان لفظوں کو
 اس پر واقف نہیں ہوا حدیث بہت کی جگہ ہے یہ حضرت عمر کے
 قول کی معنی ہیں یہ ہے جو شخص تہمت کی رہتو پھر چلیکا متہم ہو گا نہ الظم
 اس کا م الاخلاق میں عمری موقوف ان لفظوں کو ساتھ قرار کیا کہ جس شخص
 اپنے نفس کو مقام تہمت میں بہر اپنا پیش ملاست کرے اس کو جس اور کسی کو
 میں اظن کیا کہ حدیث پر اس کے شر سے جسکی طرف تکی کی کہ یہ کہا تھا
 فی میں اس کو نہیں پہچانا اور بعض سلف کی کلام مشابہ اور مجاہد السدی
 میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ موقوف وایت ہو کر یہ نرم ہوتا ہے جب
 اسکی طرف کوئی تکی کرے اور بغیل سخت ہوتا ہے جب تکی کی حدیث زندہ
 والو خوف کرے کیونکہ زندہ و بیداری اور پاکیزہ نہیں بلکہ اس کے ہر کام کو
 سلا تو کر زبیب تیار و ملی اس کو پر سند میں ابن عباس لایا کہا تھا
 نے میں اسکی اصل پر قنہ نہیں ہوا اگرچہ ابن قہر فی اس کو طب نبوی میں کر
 کیا ہو وہ ہی بد اسناد حدیث خضر اور الیاس علیہم السلام جمع میں ہر
 سال جمع ہوتے ہیں حافظ عسقلانی کہا کہ اس میں کوئی شہر ثابت نہیں ہے
 میں کہتا ہوں شاید اس کی اصل سے عدم صحت کا ارادہ ہو گا لیکن اس
 باب میں کوئی صحیح حدیث نہیں) و کرۃ عقیلہ اور واقطنی نے افراد
 میں ہوا میں عساکر فی ابن عباس اس کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت ہے کہ طے میں خضر اور الیاس ہر سال جمع میں ہر ایک

رأس صاحبہ وغیرہ عن هؤلاء الکلمہ کجیم اللہ ما
 شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصوت
 الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمہ فن اللہ ما شاء اللہ
 لاحوال ولا قوۃ الا باللہ الحدیث ذکرہ السیوطی
 اجتماعوا وارفوا یدیکم فاجتبعنا وارفنا یدینا
 ثم قال اللهم اغفر للعلمین ثلاثا کیلا یدھب لقرآن
 واعز العلماء کیلا یدھب الدین موضعہ وکذا اللهم
 اغفر للسلیین اطل اعمارھم وبارک لھم فی کسبهم موضع
 کذا فی الثلث حدیث احیاء ابویہ علیہ السلام موضع
 كما قال ابن حبیہ وقد وضع فی هذه المسئلة رسالة
 مستقلة حول بیث اختلافات امی دحیة ورم کثیر
 الاثمة انه لا اصل لکن ذکرہ القرطبی غیر علی الحدیث
 مستطردوا واشعربان له اصلا عنده وقال السیوطی
 نصر القندی فی الحجۃ والبیہقی فی الرسالة الا شعری
 بغیر سند واورمہ الحلی والقاضی حسین امام
 وغیرہم وعلیہ خرج فی بعض کتب الحفاظ التی لم یصل
 الین واللہ اعلم اتی وقال الزرکشی لخرجه فصل القندی
 فی کتاب الحجۃ مرفوعا والبیہقی فی المدخل عن القام
 بن محمد قوله وعن عمر بن عبد العزیز قال قاله ما سئل
 لوان اصحابنا محمد لم یختلفوا لانهم لولم یختلفوا لم
 یکن خصۃ قال السیوطی وهذا یدل علی ان المراد اختلاف
 فی الاحکام وقیل المراد اختلاف فہم فی الحروف الص
 ذکرہ جماعة فنبھا من قام العباد فیما اراد وفی مسند
 الفزدوس من طریق جویہ عن الفضال عن ابن عباس
 اختلاف اصحابنا لکن دکر ابن سعید طبقاتہ عن

آپس میں تفرق کرنا ہو اور یکساں کہہ کر ہر حق میں شروع کرنا ہو تاکہ
 نام اللہ جو اللہ چاہے ٹکے کرنا اگر اللہ چاہے اور نہیں ہے پھر چاہے کو اگر اللہ چاہے
 وہ چاہے جس قدر نعمتیں ہیں انہی میں نہیں ہیں اگر اللہ چاہے اور نہیں
 طرف نیکی کرنا تہ مد اللہ تعالیٰ اس حدیث کو سیوطی فی ذکرہ کیا ہے
 حدیث جمع ہو جو اور ہاتھ اور ہاتھ ہیں ہم ہم ہو اور ہاتھ اور ہاتھ ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قرآن فو فرمایا یا اللہ بخشش و مسلمانوں کو
 تاکہ قرآن مجید رفع ہو جا اور علماء کو عزت تاکہ دین رفع ہو جا موضع
 اور یہ موضع ہے یا اللہ بخشش مسلمانوں کو اور دینی عین لہی کر اور دینی
 برکت و ہدایا فی قرآن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مان
 باب زائد ہذا موضع ہے جیسا کہ ابن حبیہ کہا ہے اور میں اسباب شغل
 رسالہ کیا ہے حدیث سیرت کثافت محبت اہل بیت امیر
 کہا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں لکن قرطبی فی السکوہ بیت میں شاریک
 اور کہا کہ اسکا کچھ اصل ہے اور کہا سیوطی فی نصر مقدسی اسکو محبت میں
 اور یہ بھی سالہ شریعہ میں بغیر سند کی ہدایا ہے اویسی اور تھنی حسین
 اور امام الحرمین وغیرہ سکولاسی ہیں یا بعض کتب حفاظین اسکی سند
 ہو جو ہم کو نہیں ملین ہو اور حدیث جانی و الایہ انتہی کہا زکشی
 نے نصر مقدسی کتاب المحبت میں مرفوع اور یہ بھی مدخل میں قلم نہ
 محمد کا قول ہاں ہے عمر بن عبد العزیز سے ہے کہ کہا اوس نے مجھے کوئی
 شے خوش نہ لگتی اگر اصحاب محمد کے اختلاف نہ کرتے کیونکہ اگر وہ
 اختلاف نہ کرتے نہ ہوتے نہ ہوتے کہا سیوطی فی قولہ یہ آلات کرنا
 ہے کہ مراد اختلاف ہے اختلاف فی الاحکام ہے اور بعض لوگ کہا ہے
 مراد اس اختلاف حدیث اور فقہانی ہے اسکو جماعت فی ذکر کیا ہے پھر
 ہے وہ ذات جس نے اپنی بدعت کو قائم کر کہا ہے پھر سکا ارادہ اور
 فردوس میں جو سیرت حسنہ صفا ہے اوس نے ابن عباس سے مرفوع ہے
 کہ ہے سیرت اصحابنا کا اختلاف تھا ہی لئے حجت اور ابن سعید فی طبقاتہ

القاسم بن محمد قال کان اختلاف اصحاب محمد راجعاً
 للناس قلت ومفهومه ان اختلاف غیر هذا لانه
 زحمة ونقمة ومما یؤید معنی وان اختلفت مبنی تحد
 لا یجتمع امتی علی ضلالة رواه ابن ابی عاصم فی السنن
 من حدیث انس واه الترمذی من تحد ابن عمر یلفظ
 لا یجمع الله هذه الامة علی ضلالة ابداً فی مستدرک
 الحاكم عن ابن عباس رفعه لا یجمع الله هذه الامة
 علی ضلالة ویل لله مع الجماعة ردوا الحدیث مستدرک
 والطبرانی فی الكبير عن ابی صرة الغفاری مرفوعاً فی
 تحد فیه سالت ربی ان لا یجتمع امتی علی ضلالة فان
 حدیث لغزوهم من حیث آخرهن الله یعنی
 الفساد فی الهدایة حدیث مشہور قال ابن اللہام لا
 رفعه ضلالة عن شهرته والیصیحمانه موقوف علی
 ابن مسعود تحد اخفوا الخطان واعلنوا النکاح
 قال السیاحی لا اصل للاول وقد وردت احادیث
 تنهد للاعلان بالمختان حدیث اذا اردت
 ان
 اخرجک لدینا بدلت بیتی فخرت به ثم اخرجک لدیننا فاف
 العراق فی تحریف الاحیاء لا اصل له حدیث اذا
 الله ان ینزل الی السماء الدنیا نزلاً عن عرشه بذا
 محمد انه دجال حدیث اذا اختلفوا فاضلوا ترجع
 السحابة ولو یتکلم علی قال ابن الدبیج وسای غیره
 من شربه علیہ السلام الفضل من اللبن وکذا سلت
 القصعة فی الصمیم یرده قلت لکن یوافقه قد
 لا خیر فی طعام ولا شراب لعل له سؤد وتحد اذا
 فاستقروا ذکرها عیاض بن ابن الاثیر الثانی والیجمع بان

قاسم بن محمد ذکر کیا ہے کہ کہا اسکی اختلاف اصحاب محمد کا اور
 کے لئے رحمت تھیں میں کہتا ہوں مفہوم اسکا یہ ہے کہ اختلاف غیر اس
 است کا نہ تھا بلکہ موجب اب اور اسکی یہ حدیث باعتبار معنی کے
 تائید کرتی ہے اگرچہ مبنی میں مختلف ہے میرا است مگر اسکی یہ جمع نہ ہو
 ابن ابی عاصم فی سنن میں انس سے روایت کی ہے اور ترمذی انس
 سے ان لفظوں کے لایا ہے نہ جمع کر گیا اور علی گزری پر حدیث اور مستدرک
 حاکم میں ابن عباس سے مرفوع روایت ہے نہ جمع کر گیا اور تھاکر اس است
 مگر اسکی پر اور ابتر اندک جماعت کے ساتھ روایت کیا احمد مستدرک
 اور طبرانی فی الكبير میں ابی صرہ غفاری سے مرفوعاً ہی حدیث میں لایا ہے
 سوال کیا میں نے اپنے رب کے میری است مگر اسکی یہ جمع نہ ہو پس حدیث
 میرا سوال قبول کیا ہے حدیث پیچھے کر دو کر تو کہو جو کچھ
 او کہو اور حدیث پیچھے کیا ہے یا میں نے کہ یہ حدیث مشہور ہے کہا ابن اللہام
 اسکا مرفوع ہونا ہی ثابت نہیں ہے چنانچہ کہ مشہور ہو چکا ہے کہ ابن
 مسعود پر موقوف ہے حدیث فخرت بوشند کرد اور نکاح کو مشہور کرد
 کہا اسنادی پہلے کا کچھ اصل نہیں ہے بلکہ بعض اسی میں جو حدیث کی تھی
 کے شام میں حدیث جب میں راہ راہ تباہوں کو دنیا کو خراب کر دیا
 تو اپنے گھر کو شرم ہوتا ہوں پس خراب کرتا ہوں چہ خراب کرتا ہوں
 دنیا کو کہا عراقی نے تخریج الاحیاء میں اسکا کچھ اصل نہیں ہے حدیث
 جب اللہ تک آسمان نیکی طرف نزول کا ارادہ کرے تو اسے تاج عرش ہے
 بلکہ تاج اس کے بیان کیو حال میں حدیث ہے جب ہم کہا کہ تو کہو ضلال
 اسنادی کو سکویاں کیا اور اس پر کچھ کلام نہ لایا کہا میں میری یہ حدیث
 میں آنحضرت کا دودھ کا پس لاندہ پینا اور پیا کہ چھٹا ثبوت ہے کہ
 رو کر تباہوں میں کہتا ہوں مکن یہ حدیث اسکی موافقت کرتی ہے تھاکر
 تھاکر اس طعام اور پانی میں جب کا جو تباہاں دودھ شامی سے موافق ہے
 پانی میں جو تباہاں دودھ شامی سے موافق ہے اسکا ذکر کیا ہے کہ اسکی

ترجمہ

بجواز استنقاؤہ والا فضل ایقاؤہ بقدر ما ینفع بہ
 غایہ والا فضل انقاؤہ کما یقال بقوا و انقوا
حدیث اذا اجت یا معاذا یرض الخصب یعنی
 من العین فخر لہ فان فیہا الجود العین قال السخا
 لا عرفہ وقال السنونی بل الحکم علیہ بالوضع ظاہر
حدیث اذا جلس لمنقام بین یدک العالم فقم
 علیہ سبعین بابا من الرحمة ولا یقوم من عنده
 الا کبریم ولدته امہ واعطاه اللہ بكل حرف ثواب
 شہید وکتب اللہ بکلمتہ عبادۃ سنۃ موضوع
فی الذیل حدیث اذا حضر العشاء والعشاء
 فابدأ بالعشاء قال العراقی لا اصل لہ وکتب الحدیث
 بهذا الفاظ واصل الحدیث فی التفق علیہ بالفظ اذا
 وضع العشاء واقیت الصلوۃ فابدأ بالعشاء واما
 السیوطی وہم من عزاء المصنف ابن ابی شیبہ و
 سبق بہ العسقا فی فی فہم البادی حیث قال لفظ
 ابی شیبہ وحضر الصلوۃ کما اخرجہ فی مسندہ لا
 انه فی المصنف بل حفظ حضر العشاء کما توہم بخلاف
 اذا ذکر الصالحون فحضر لا مجرد ذکر علی اکمال
 من قولہ ابن مسعود وکذا القرطبی وابن الاثیر وظاہر
 كلام العراقی فی الذخیرۃ فی باب الاذان انه حدیث
 واصلہ اراد بہ حدیثا موصوفا **حدیث** اذا
 لیت القاری یلوذ بالسلطان فاعلم انه اصل اذا
 لایتہ یلوذ بالاعنیاء فاعلم انه ہراء وایا کانت
 ویقال برودہ مغالطۃ ویدفع عن مظلوم فان ہذا
 حدیث عنہ نہیں لکن ہذا الصراہا سلما من قولہ الثور

سماقت ہو سکتی ہے برتن کا صاف کرنا جائز ہے اور کچھ باقی چھوڑنا توکل
 ہے اور سن کہ اوس دوسرا دوسری نفع اٹھا دے اور کچھ باقی چھوڑنا توکل
 کیا باقی چھوڑنا تھا کہ حدیث ایسا وجہ ہیں زمین شکر یہ کوئی
 تو ملے گی کہ کوئی کہ نہیں جہاں کہ شادہ چشم والی ہیں کہا سنا دوسری میں اوس
 پہچانا اور کہا سنونی فی وضع کا اوسپر علم کرنا تھا اس حدیث جب
 اوستا کی رو پر مٹھایا تو اسد کا اوپر سر تر درازی حمت کی کہو
 ہے اور جب اس کھڑا ہوا تو ایسا ہوا کہ جیسا اوسکو پہنچا کر
 اللہ تعالیٰ اوسکو ہر ایک حرف کی بجو ساتھ شہید کا ثواب تیار اور ہر ایک
 حدیث کے بدلے ایک برس کی عبادت کا ثواب کہہ دیتا ہے یہ حدیث موضوع
 جیسا کہ ذیل میں حدیث جب نازع شاعر اور کہا نا حاضر ہو جاؤ تو
 پہلے کہا نا کہا و کہا عراقی فی کتبہ میں ان لفظوں سے اسکا اصل
 ہے اور بخاری سلم میں اسکا اصل ان لفظوں سے ہے کہ نا کہا نا اور
 کہری ہو جاؤ تو پہلے کہا نا کہا نا کہہا بیوی نے جس شخص سے اسکا
 ابن ابی شیبہ کے طرف منسوب کیا ہے وہم کیا ہے اور عسقلانی نے اسکا
 سبقت کی ہے جیسا کہ فہم الباری میں اوس کہا ہے لفظ ابن ابی شیبہ
 یہ میں اور حاضر ہو نا جیسا کہ اوس میں ابی حسن میں نقل کیا ہے الفاظ اور
 میں نہیں حاضر ہو کہا نا جیسا کہ بعضوں نے تو ہم کیا ہے حدیث جب
 ہو کر کیا جاوے تو عمر کی طرف آئے اور کہا و کر بھی کہ عیاض کمال میں
 قول ابن مسعود کا بیان کیا ہے اور ایسا ہے قرطبی اور ابن الاثیر نے بیان کیا
 اور ظاہر کلام اسی کی ذخیرہ میں بالاذان یہ کہ یہ حدیث شاذ اور
 حدیث سے حدیث معروف کا ارادہ ہوگا حدیث جب قاری کو
 دیکھے کہ وہ سلطان بنامہ پڑتا ہے پس جان کہ وہ چوہو اور چوہو کو غلطی
 سے پس جان کہ وہ ریاکار ہے اور سچ فریب کہا نہیں اور کہا جا
 ہے کہ ظلم کو رو کر تاسے اور مظلوم سے دفع کرتا ہے پس مختصر
 و شیطان کا فریب اسکو فادہ میں شیہری بنالیا اور قول ثور

وَكَيْدًا فَوَلَمَّا لَقِيَ الرَّجُلَ ابْنُصْنَهَ فَيَقُولُ كَيْفَ
 اصْبَحْتَ فَيَلْزِمُهُ قَلْبِي فَكَيْفَ بَنَ كُلُّ ثَرِيدٍ هَمْ قَدْ
 بِسَاهُمْ وَمَنْ تَعُدُّوهُ لَتَقْبَلَ الْعَاجِزُ عِنْدَ نَعْتِهِ
 بِرِغَاءِ قَلْبِي وَقِيلَ مَا أَقْبَمَ انْطَلِبَ الْعَالِمُ فَيَقَالُ هُوَ
 الْأَمِيرُ وَقَدْ قِيلَ بَشَرُ الْفَقِيرِ عَلَى بَابِ الْأَمِيرِ وَنَمَّ بِه
 بِبَابِ الْفَقِيرِ **حَدِيثُ** شَا ذَا مَتَدَّ الْحَبَّةُ سَقَطَتْ
 شَرْطُ الْأَدَبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ لَيْسَ حَدِيثُ قُلْتُ بَلْ هُوَ
 مِنْ كَلَامِ الْجَنِيدِ كَمَا فِي الرَّسَالَةِ الْفَتْوَى بِهَذَا لَفْظُ سَقَطَتْ
 شَرْطُهَا وَيُقَالُ سَقَطَ الْأَدَبُ **حَدِيثُ** شَا
 حَلِيَّتُمْ عَلَى فَمَوَايَ دَخَلُوا الْأَنْبِيَاءُ مَعِيَ رَأَى وَهَذَا
 قَالَ السَّخَاوِيُّ لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ هَذَا اللَّفْظُ **حَدِيثُ** شَا
 إِذَا كَانَ الْغَيُّ ذُرَاعًا وَنُصْفًا إِلَى ذُرْعَيْنِ فَصَلُّوا عَلَيْهِمْ
 بِأَطْلَحَ **حَدِيثُ** شَا أَذْكَرُ وَلَدًا وَلَوْ أَنَّ لِي بَيْتٌ
 اللَّفْظُ وَهُوَ مَعْنَى خَدَّ أَوْ مَرَحَ الطَّبْرُ فِي الْأَوْسَطِ وَلَوْ أَنَّ
 وَالذَّرْطُ مَعْنَى مَرُوعًا وَالْوَلَدُ سَبْعُ سَنِينَ سَيِّدٌ لَمِيرُ
 سَبْعُ سَنِينَ أَوْ وَزِيرٌ فَارْضَيْتُ مَكَانَهُ وَلَا فَاضَرُ
 عَلَى حَبْنِهِ فَقَدْ عَذَرْتُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ وَسَدَّ
حَدِيثُ شَا إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْتُبُ عَلَيْهِ فَا
 اسْمَ شَيْطَانٍ لَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ اللَّهُ مَوْضِعَ كَمَا فِي الْأَلْفَا
حَدِيثُ شَا إِذَا كُنْتَ عَلَى الْمَاءِ فَلَا تَجْزِلْ بِالْمَاءِ قَالَ الشَّافِعِيُّ
 لَمْ أَقِفْ عَلَيْهِ **حَدِيثُ** شَا إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ أَذًا لِحَدِّكَ
 فَامْضِ عَلَيْهِ وَامْضِ عَلَيْهِ وَامْضِ عَلَيْهِ فَتَضَعُ مَوْضِعَ
 عَلَيْهِ مَا فِي الْخَرْبِ **حَدِيثُ** شَا أَرْبَعٌ لَا يَشُبُّ بَعْضُ مِنْ
 أَرْبَعٍ مِنْهُمْ مَنْ مَطَّرَ وَاقْتَرَفَ مِنْ دُكْرٍ وَعَيْنٌ مِنْ نَظَرٍ
 عَالَمٌ مِنْ عِلْمٍ مَوْضِعٌ كَمَا ذَكَرَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ قَالَ السَّخَاوِيُّ

تو یہ بات وار ہوئی ہے یا نہ نہ کرنا کر کیلئے سیر پاس نعمت کر
 رعایت کر کر و سکی دل سیر او کہا گیا کہ کسی سے قیم بات کہ ملک کا
 عالم کو اور دیکھ کر وار نہ پڑا کہ کہا گیا کہ ہر پاس فقیر وار ہو کر ہو گیا ہے
 اور در فقیر پر حدیث جب محبت صادق ہو جا تو شرطین کے ایک کر
 میں کہا ابن ہر فی یہ حدیث میں کہ کہتا ہوں کہ یہ حدیث کا نام یہ ہے کہ
 سال فقیر میں ان لفظوں کے اور کہ کو یک شرطین جاتی ہیں کہا جاتا ہے
 کہ جاتا ہے حدیث جب تجریر ہو پس عام کو معذور کر دیا کہ
 سیر آل اور اصحا کو میر ساتھ میں مل کر کہ کہتا ہوں میں ان لفظوں
 ساتھ یہ حدیث نہیں حدیث جیسا کہ ذکر ہو کر تاکہ نظر نہ کرنا
 پڑ ہو باطل ہے حدیث جب ہر مٹا سیر اور اس کو سنا بنا۔ ان لفظوں
 میں کسی کی جہ سے لفظوں میں طہارتی اور طہارتی میں ہر اور ان میں
 دار قلمی مرفوعہ میں اس کا سا برس کر اور اس کے اور سات برس کا غار
 اور اس کے اور سات برس کا ہائی اور وزیر اگر تو اس کی مرتبہ پر نہ ہو تو ہر
 اس کے طرف پر تو اس کی عذر کو جو دین تیری اور اس کے پہنچ گیا ہے
 جب کہ کوئی تم میں تو اس میں کہ لفظ نہ کہے کیونکہ یہ شیطان اس
 لیکن اس میں کہہ۔ مَوْضِعُ ہے جیسا کہ لائی میں ہے حدیث
 جب پانی پر ہو تو پانی کے ساتھ جمل مت کر کہ کہتا ہوں میں
 وقف نہیں ہوا حدیث جب کہ کسی کے برتن میں اگر
 تو اس کو غوطہ دو۔ صحیح ہے لیکن غوطہ دو پیر کا لویہ الفاظ میں
 میں جیسا کہ مغرب میں ہے حدیث چار چیزیں نہیں
 ہوتیں چار چیزیں پانی سے اور عورت سر کا اور ان کے نظر سے اور
 علم سے مَوْضِعُ ہے۔ جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا

اور اس میں یہ قول اور کما میں اس پر آدمی کو کہتا ہوں جب کو میں
 جانا ہوں پس میرا کہ اس طرح تو فی صبح کی تو میرا دل تم ہو جا کر
 پس اس طرح حال ہو اس شخص کو جو ان کا شریک کہا ہے اور ان کی بچاؤ پیش
 ہو اس پر یہ بات وار ہوئی ہے یا نہ نہ کرنا کر کیلئے سیر پاس نعمت کر
 رعایت کر کر و سکی دل سیر او کہا گیا کہ کسی سے قیم بات کہ ملک کا
 عالم کو اور دیکھ کر وار نہ پڑا کہ کہا گیا کہ ہر پاس فقیر وار ہو کر ہو گیا ہے
 اور در فقیر پر حدیث جب محبت صادق ہو جا تو شرطین کے ایک کر
 میں کہا ابن ہر فی یہ حدیث میں کہ کہتا ہوں کہ یہ حدیث کا نام یہ ہے کہ
 سال فقیر میں ان لفظوں کے اور کہ کو یک شرطین جاتی ہیں کہا جاتا ہے
 کہ جاتا ہے حدیث جب تجریر ہو پس عام کو معذور کر دیا کہ
 سیر آل اور اصحا کو میر ساتھ میں مل کر کہ کہتا ہوں میں ان لفظوں
 ساتھ یہ حدیث نہیں حدیث جیسا کہ ذکر ہو کر تاکہ نظر نہ کرنا
 پڑ ہو باطل ہے حدیث جب ہر مٹا سیر اور اس کو سنا بنا۔ ان لفظوں
 میں کسی کی جہ سے لفظوں میں طہارتی اور طہارتی میں ہر اور ان میں
 دار قلمی مرفوعہ میں اس کا سا برس کر اور اس کے اور سات برس کا غار
 اور اس کے اور سات برس کا ہائی اور وزیر اگر تو اس کی مرتبہ پر نہ ہو تو ہر
 اس کے طرف پر تو اس کی عذر کو جو دین تیری اور اس کے پہنچ گیا ہے
 جب کہ کوئی تم میں تو اس میں کہ لفظ نہ کہے کیونکہ یہ شیطان اس
 لیکن اس میں کہہ۔ مَوْضِعُ ہے جیسا کہ لائی میں ہے حدیث
 جب پانی پر ہو تو پانی کے ساتھ جمل مت کر کہ کہتا ہوں میں
 وقف نہیں ہوا حدیث جب کہ کسی کے برتن میں اگر
 تو اس کو غوطہ دو۔ صحیح ہے لیکن غوطہ دو پیر کا لویہ الفاظ میں
 میں جیسا کہ مغرب میں ہے حدیث چار چیزیں نہیں
 ہوتیں چار چیزیں پانی سے اور عورت سر کا اور ان کے نظر سے اور
 علم سے مَوْضِعُ ہے۔ جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا

وذكره الحاكم في تاريخه نيسابور و ابو نعيم في الحلية
من تحت سليمان التيمي عن محمد بن الفضل بن عبيدة
انهم بالوضع والكذب قالوا لركشي و رواه ابو عبد الله
من حديث عائشة و قال منكر و قال المنوق ^{الاشبه}
ما في المشهور انه كلام الحكماء **حديث** الارز
ليس ثابت ذكره ابن الدبيع قلت قد اخرج ابو نعيم
في الطب النبوي عن علي مرفوعا سيد طهام الدنيا
الهم ثم الارز و كذا رواه الدبلي **حديث**
الارض في البحر كالاصطبل في البر لم يوجد له اصل
حديث الارضون سبع في كل ارض بنى كعبكم
برو عن ابن عباس قال ابن كثير بعد عزوه لابن جرير
وهو محمودان صح نقله ابي عن ابن عباس رضي الله
عنه انه اخذ من الاسرائيلية و ذلك مما لا اذا
لم يصح سند الى مصوم فهو مرد و علي قاله تحت
الارض المقدسة لا تقدس احدا اغايقدس الانسان
عمله او امره و ما الملك في الموطن عبيد بن سعيدان
بالدعاء و كتب علي سلمان هلم الى الارض المقدسة
فكتب اليه سلمان ان الارض الحرة و ذكره وهو مع كونه
موقفا منقطع وقد ذكر ابن الملك في شرح خطبة
لشارق كان والدي يقول حاكيا عن مشايخه ان
من دفن بمكة ولم يكن لا يقابها ينقله الملك و
لكني لم اجد فيه رواية تحت استفتحوا بالقدس
و بقضاء الدين يد على الاسنة و لم اجد هذا
لفظ ذكره ابن الدبيع **حديث** امجد للقرن
ما رواه ابو نعيم في الحلية عن طاوس قال كان

حاكم في تاريخه نيسابور و ابو نعيم في الحلية
من تحت سليمان التيمي عن محمد بن الفضل بن عبيدة
انهم بالوضع والكذب قالوا لركشي و رواه ابو عبد الله
من حديث عائشة و قال منكر و قال المنوق ^{الاشبه}
ما في المشهور انه كلام الحكماء **حديث** الارز
ليس ثابت ذكره ابن الدبيع قلت قد اخرج ابو نعيم
في الطب النبوي عن علي مرفوعا سيد طهام الدنيا
الهم ثم الارز و كذا رواه الدبلي **حديث**
الارض في البحر كالاصطبل في البر لم يوجد له اصل
حديث الارضون سبع في كل ارض بنى كعبكم
برو عن ابن عباس قال ابن كثير بعد عزوه لابن جرير
وهو محمودان صح نقله ابي عن ابن عباس رضي الله
عنه انه اخذ من الاسرائيلية و ذلك مما لا اذا
لم يصح سند الى مصوم فهو مرد و علي قاله تحت
الارض المقدسة لا تقدس احدا اغايقدس الانسان
عمله او امره و ما الملك في الموطن عبيد بن سعيدان
بالدعاء و كتب علي سلمان هلم الى الارض المقدسة
فكتب اليه سلمان ان الارض الحرة و ذكره وهو مع كونه
موقفا منقطع وقد ذكر ابن الملك في شرح خطبة
لشارق كان والدي يقول حاكيا عن مشايخه ان
من دفن بمكة ولم يكن لا يقابها ينقله الملك و
لكني لم اجد فيه رواية تحت استفتحوا بالقدس
و بقضاء الدين يد على الاسنة و لم اجد هذا
لفظ ذكره ابن الدبيع **حديث** امجد للقرن
ما رواه ابو نعيم في الحلية عن طاوس قال كان

او وقت التسبیح فی السجود قد یكون مات قبل التین
 بکثر فیصنونه عند الکعبة حتی یصل الصبح الصبح
 ثم یصلی علیه قال الخطابی ولقد صد رحمه الله
 انکاذک وقد کان ینکر ذلک علیهم شیخنا العلاء
 بالله محمد بن عراق قلت وقد یعتقد لاهل مکة فی
 تأخیرهم لانه لاجل اجتناع المساکین الصلوة وتشیع
 الجنازة لاسیما فی الازمنة الحارة والله اعلم العلاء
 الحسنه والبدع المستحسنة وقد صرح عن ابن
 مرفوعاً وموقوفاً ما رواه الله امون حسناً فهو عند
 حسن حدیث اکرموا الخبز له طرق کلها ^{مضطر}
 وبعضها استد فی الضعف من بعض قال السخاوی
 ولا یتهیأ علیه الحکم بالوضع لاسیما فی المستدرک
 للحاکم عن عائشة رضی الله عنہا ان النبی علیہ السلام
 قال اکرموا الخبز وقال المسقلانی فهذا شاهد صالح
 قلت فکذا خرجه البغوی فی مجمعه الصحابة زیادة ^{فان}
 الله انزله من برکات السماء حدیث اکرموا الخبز
 فان الله یتخرج بهم المحقوق ویدفعهم الظلم ^ل
 العقیل انه غیر محفوظ بل صرح الصحابة منه ^{فان}
 ولم یستدل ذلك لمرقی وقال السیوطی رواه التلمیذ
 عن ابن عباس قلت قد قال الحاکم صحیح لاسناد ذکره
 عنه العرق فی تخیریم احادیث الاحیاء والسیوطی
 الاحادیث التي رد علی ابن الجوزی فی الموضوعات
 وسکت عنه الذهبی لمد یعقبه علی الحاکم
 حدیث اکل الطین حرام علی کل مسلم قال البیهقی
 روئی تخریجه لحدیث لا یصح منه شای

اور وقت صبرگی حالانکہ وہ بیشتر پہلے اس سر پہ تاہی اور گو کہ یہ پاس
 کہ بہ چوٹلی میں صبح اور عصر کی نماز پڑھ کر پیر اور سن جنازہ پڑھتے ہیں
 کہا خطابی فی جو سخاوی اہل مکہ پر انکار کیا ہے سچ کیا ہے اور لو کہ پیر
 شیخ عارف باشد محمد بن عراق اسپر انکار کرتا تھا اور کہی اہل مکہ
 کے تاخیر سے یہ عذر کرتا تھا کہ مسلمان نماز میں بہت جمع ہوئی اگر
 اور شہو ہو جائے جنازہ خاص کر گرمی کے دنوں میں اور اندیشہ
 جلتہ والا ہے موصوفہ کو راجحی بدعتوں کو اور ابن عباس سے مرفوع
 اور موقوف روایت قرأت ہو چکا ہے کہ جو مسلمان نیک سمجھیں
 اس کی نزدیک نیک حدیث روئی کی تطہیر کرو۔ اس کے بہت
 طرق ہیں جس کے سببنا اور مضطربین اور بعض بعض سے زیادہ
 ضعیف ہیں کہا سخاوی اسپر حکم وضع کیا کہ نہیں باسکا کیونکہ
 مستدرک عالم میں ثالث سوری کہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 اکی تطہیر کرو اور کہا اعتدالی فی یہ شاہد صالح ہے میں کہتا ہوں
 اسکو بغوی نے صحیح صحابہ میں اس زیادتی سے نکالا ہے کیونکہ
 نے اسکو آسمان کی برکتوں سے نازل کیا ہے حدیث
 گو امون کی تطہیر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے حقوق کو نکالتا ہے
 اور سبب انکی ظلم کو دفع کرتا ہے۔ کہا عقیلی نے یہ غیر محفوظ ہے
 بلکہ صفائی تصریح کی ہے کہ یہ موضوع ہے اور عراقی نے اسکو
 نہیں پایا کہا سبجوطی نے اسکو ویلے فی ابن عباس سے روایت
 کے زمین کہتا ہوں ماکہ فی اسکو معیم الاسناد کہا ہے اس سے حرام
 نے تخیریم احادیث الاحیاء میں درمیوطی نے اون حادیت میں جو
 ابن جوزی پر موضوعات میں رد کیا ہے ذکر کیا ہے اور کہا
 اس سے ذہبی چپہ ہست مجھے ماکہ پر کچھ تعقب نہیں کیا
 حدیث مٹی کا کہنا حرام ہے ہر مسلمان پر کہا جیسی ہے
 ایسے بہت حدیثیں مردے ہیں لیکن صحیح السنہ کوئی نہیں

وہ بعد میں کہ وہ کذا ذکرہ السعوی
 وقال الزمری حدثی حدیث اکل الطین وخرقہ
 فیہ جزء واحدیتہ لا تقسم قلت لا یلزم من حدیث
 صحیحہ نفی وجود حسنہ وضعفہ فقد ذکرہ السعوی
 فی جامعہ الصغیر من روایۃ الطبرانی ابی ہریرۃ
 رضی اللہ عنہ مرفوعاً من اکل الطین کما اذا اعدان
 علی اقل نفسہ حدیث مشاہیر اکل الطریۃ فی المختصر
 سکوت ابی جبریل عن معنی من الوقایع قدائی علی الطریۃ
 وفی روایۃ فاہونی باکل الطریۃ ضرفۃ مرفوعاً
 قبل ضعفہ واما قول معاذ ذہل انیت یا رسول اللہ
 بطعام من الجنة قال نعم انیت جبریل فاکتھا فو
 فی فوق قیۃ اربعین فی کما فی کما اربعین کان
 لا یعمل طعاماً الا بالی بالطریۃ فقد وصفہ ہون بن
 الحوام الخ وفان متاھرہ عن الالب طریق الحسنیۃ
 بن علی مرفوعہ منہ کذا ہون قبل وہ طریق آخر فی
 البراہیم قال الارادی ہو ما قذف عنہ فی مخرج الحج
 المکی لثعلب الترمذی ان طیاراً رقی الاوسطان
 جبریل اطعمہ الطریۃ بشد بہا ظہر لقیام اللیل
 ویرد بانہ معنی حدیث مشاہیر اکل الطریۃ وقد فی
 البریۃ لیس حدیث کما ذکرہ الدبیج حدیث اصل
 کلہ انہ الرضاء عن النفس من کلام السلف لیس حدیث
 کما قالہ ابن الدبیج حدیث مشاہیر اکتھا الشارح الاصل
 بہا للفظ وکن قولہ المشتري معاذ کواہ ابن الدبیج
 اعوذ باللہ من عامۃ صحابہ الاصل لہ کما قالہ السیوطی
 بخلاف تصحیح او اصطلح ہو من الامثال السازۃ ولفظ

اور اس میں اور لوگ بھی اسکی تابع ہوئی ہیں اور ایسا ہی سخاوت
 ذکر کیا ہے اور کہا کہ کئی حدیث میں بھی کہا ہے کہ میں اور اسکی حرمت
 میں ایک کتاب تصنیف ہو چکی ہے اور حدیث میں بھی صحیح نہیں ہیں
 میں کہا میں علم محبت نفی وجود حسنہ اور تصنیف اسکی لازماً
 نہیں ہے سیوطی نے جامع صغیر میں طبرانی کی روایت ابو ہریرہ مرفوعاً
 ذکر کیا ہے جس شخص نے اسکی کہاں گویا وہ اسکی اپنے نفس پر دیکھ کر
 علی کہا کہ یہ شخص میری تصنیف تمام کی تکلیت جبریل علیہ السلام
 سے کی ہیں وہ جسے علی کے کہاں کی طرف راہ بتلائی ایک حدیث
 میں ہے کہ جو حکم کیا علی کے کہاں کا اسکے طرق موضع میں اور
 بعضوں کا کہا کہ تصنیف میں لیکن قول معاذ کا کیا یا رسول اللہ
 کا طعام ذکر کئے میں مسخر یا مان یا کیا ہون طریۃ اور کہا یا
 اوس میری قوت میں پائیں مردکی قوت زیادہ کی اور میری قوت
 جبریل سے کہ کما اور معاذ کا طعام تھا لیس ہون طریۃ اسکو محمد بن
 انحنی نے بتایا ہے اور وہ صاحب تھا اور اکثر طرق حدیث میں اسکی دو
 کونے ہیں اور اسکی کا زون ہے چورنگی کہ کہا گیا ہے کہ طریقہ ترمذی
 ہے کہ حدیث کہا از زون و کما سراج قطعہ اور ابن جریر کی حدیث
 شامل ترمذی میں کہا کہ طبرانی نے اسکو طریقہ ترمذی سے روایت کیا
 علیہ السلام فی مجھے علو او ایس سے میری حدیث کی روایت کی ہے
 اور کہا کہ یہ موضع ہے حدیث مشاہیر حدیث کریمہ کو اور دیگر طرق
 حدیث نہیں جیسا کہ ویس نے ذکر کیا ہے حدیث اصل ہزار کا
 رضا نفیس ہے پہلون کی کلام اور حدیث نہیں جیسا کہ ابن دبیج
 کہا ہے حدیث فرید کی ذکر کواہ ان لفظوں کے صل نہیں ہے
 اور ایسا ہی قول کا کہ اصل نہیں مشتق دیکھا جاتا ہو سکوا میں نہیں ذکر کیا
 ہے حدیث بنا گئے میں اس سے بڑھ کر عاویہ کا کہ اصل میں جیسا کہ
 فی کہا ہے حدیث تصحیح کو اصل کو یہ مثال ہے کہ ہے اور حدیث نہیں

حدیث متعدد وکن افاد شیخنا البیدر الشافعی فی بعض جماعیہ عن الجمال الکازرونی انه لما اخی علیہ السلام بین المهاجرین والانصار بالمدینۃ فغیبت انس بن مالک ونقدم عثمان لذلیک کان صدہ مکشفا فتاخرت الملتکہ حیاء فامرہ علیہ السلام بتعطیۃ صدہ فعدا والی مکانہم فسالہم علیہ السلام عن سبب تاخرہم فقالوا حیاء عثمان حدیث اکثر اهل الجنة البلبہ رواہ البزار مضعفا والقرطبی صححہ کذا فی المقاصد مروی زیادۃ وعلیون لذوی البلبہ وہی لبس لہا اصل کما قالہ العراقی بل ہی مدحجۃ من کلام احمد بن ابی الحواری قال العراقی اخرجه البزار و مضعفہ والقرطبی فی التذکرۃ ولبس کذا لک فقد قال ابن عدہ انہ منکر ثم قبل المراد الابلہ فی دنیاہ و ان فی دین مولاہ عکس اباب الدنیا یعلمون ظاہر من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرة هم غافلون و سهل التستری بانہم الذین فہت قلوبہم ثم شغلہ باللبہ انہی لا یخفی انہ لا یناسب الا کثیرۃ والا ظہر ما قالہ بعضهم من ان البلبہ کالعیان والبلبہ و امثالہم ممن صلبوا فی جنہم وبتوا ولم ینزلوا علی بقیہم قال بعض المحققین من الصوفیۃ ہم الذین قعدوا بالجنۃ و ما فیہا من المحجور والعقور و انواع السور والحبوب عن اللقاء فی مقام الشاہدۃ والحضور فی المنادۃ ان البلبہ جمع الابلہ وهو الغافل عن الشر الطبیع علی الخیر وقیل ہم الذین غلبت علیہم سلامۃ الصلۃ وحسن الظن بالناس لا فہم عفلوا امر دنیاہم

حدیث سہتر و اذقت نہیں ہو یا ہا لیکن شیخنا البیدر الشافعی بعض تصانیف میں جمال کازرونی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی درمیان انصار اور مهاجرین کے مدینہ میں آکر انس بن مالک کے ہاں ہونیکے وقت کراوی اور حضرت عثمان پیش ہوئے تو انکا سہ مبارک کھانا تو نہ شتر حیا کی ماری پیچھے ہٹا کہ اسوقت آنحضرت انکو سیدۃ فانیہ کا حکم کیا تب فرشتے اپنی مکان کی طرف لوٹا کر آنحضرت کی انوسر پیچھے ہٹنے کا سبب پچھا تو اوہنوں نے جواب دیا کہ بکوعثمان حیا آیا حدیث اکثر اهل جنت کی پہلو لوگ میں اسکو درشت مضعف توات اور طبعی صحیح سند اور ایام ہر قصاص میں اس کا دیکھ مروی اور علیون صاحب دانی کیلئے میں نے لکھا کہ اصل نہیں جیسا کہ عثمان کہا ہے بلکہ یہ بخند ابی الحواری کے کلام درج کی ہوئے ہے کہا عثمان نے اسکو برائی خارج کیا اور مضعف کیا ہے اور دوسری تذکرہ میں صحیح کیا ہے حالانکہ طرح نہیں کیونکہ ابن عدہ نے اسکو منکر کہا ہے بعضوں نے کہا ہے مراد البلبہ وہ لوگ ہیں جو دنیا پر پہلو ہوں اور اللہ کو دین میں در فقیہوں نیکہ لوگوں کا عکس (ظاہر) حیاتی دنیا کہ جاتی ہیں اور ذہن غافل (من) اور سهل تستری نے انکو تفسیر کر کے کہ وہ لوگ ہیں جنکے دل دنیا پر باز رہا کہ اسکا ہاتھ مشغول ہے میں اتنی بوریہ نہیں کہ پسنے اکثریت کی سانس نہیں میں اور ظہر وہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ وہ لوگ ہیں جو نسل جنکی متحکم ہوں اور بلا اور مثال اوکو ان لوگوں میں جو اپنی دین میں متحکم اور مضبوط ہوں اور اپنی نفس دنیا اور بعض محققین صوفیہ نے کہا ہے وہ لوگ ہیں جنکو دنیا پر دل نہ کرنا اور حضور کے راضی کو رجب اور جو لوہیں اور او محل ارفیقین خوشی اور توبہ کی بوسے ساتھ قناعت کی اور دنیا میں ہر صبح ابلہ کے ہر اور اسکا سنے یہ میں جو غافل ہو شتر سے اور نیکی پر بالطبع مائل ہو اور کہا گیا ہے وہ لوگ ہیں جن پر سسینہ کا سلامت رہنا اور حسن ظن لوگوں سے غالب ہو کیونکہ وہ دنیا کے کاموں سے + +

تخطوا الکلمتین وجمعوا العبارتین لمحصل من المتکلم
 هذا الفساد والله رؤف بالعباد وینبغي ان یحتمل
 الالفاظ عند من قال به علی حسن الظن بالمتکلم
 لا یرید به ما یتبادر الی الفهم فانه صریح فیتعجل قبل ان
 جملة مستانفة عن قوله علیه السلام فی خطبة حجة
 الوداع هل بلغت قالوا نعم قال اللهم فاشهد قال
 عنهم فی اثناء کلامه وتوجه الی الله لتتام مراده ولا
 یجعل صفة تنبی لما قبل من ان شرط الالفاظ ان
 المتحدث عنه احد فامل فانه موضع ذلل والظاهر
 فی دفع الخلل ان یقدر مضامینا قبل بنیدک
 حد امان العباد ما قال بنی للمهام لا یعرف له اصل
 حدیث امرت ان احکم بالظاهر والله یتولی السرائر
 اشتهر بین الاصولیین الفقهاء الاکابر بل وقع فی شرح
 مسلم للنووی قوله علیه السلام انی لم اوهرازا فبق
 عن قلوب الناس الحدیث ای فقتلوا وجوده وکذب
 الحدیث المشهورة ولا الاجزاء المنشورة وجزم العراقي
 بانه لا اصل له وكذا انكره المزني وغيره وعن انكره الحافظ
 ابن الملقن فی تحریج البیضاوی قال الزرکشی لا یعرف
 هذا اللفظ وقال السیوطي هذا من كلام الشافعي فی الرواية
 وقال الحافظ عماد الدین بن کثیر فی تحریج احادیث التخصیر
 له اختلفه علی سند حدیث امرنا بتعظیم اللقب
 فی الاكل وتدقيق المصنع قال النووي لا يصح حد
 امیر الغل علی لاصل له ذكره ابن الدبیع وفیه ان
 الدیلمی رواه عن الحسن بن علی قال علی رضی الله عنه
 یعشوا المؤمنین ورضعوا الی النبی علیه السلام انه قال

یس فیہون فی دود کلمی طارحی اور دو دو عبارتوں کو جمع کر دیا تو اس
 تراخل سے یہ فساد حاصل ہوا اور اسے کلام بنان پر ساتھ ہی نہ دیکھو اور
 شخص کے نزدیک اسکو کہتا ہے التفات چل کر اچا پھر سبب حسن ظن کے
 ساتھ مسلمان کیونکہ وہ چہ بتباد الفہم ہی نہیں اسلئے کہ وہ کفر
 صریح ہے پس ہم لفظ قبل کہ جملہ مستانفہ کرتی ہیں جیسارہ تو ان حضرت
 کا خطبہ حجة الوداع میں ہے تحقیق میں ہو چکا یا کہا لوگوں میں مان فرمایا ان
 حضرت یا اللہ تو گواہ رہے سجدہ حضرت کثرتا کلام میں ان التفات کر کے
 اسے کما کی طرف توجہ کیا وہ سطر تمام کرتی تھو کی اور صفت نبی کی نہیں
 کرتی کیونکہ شرط التفات یہ ہے کہ سبکی بات کجا ہو وہ جگہ پر دہرنا چاہیے فکر
 کیونکہ یہ کان میں کایا دیکھ کر غم غل میں ہے کہ مشتاقہ کرا چاہا پس اس کا
 پہلے نبی کی حدیث امانت بنکر امانت ہو گیا ابن ہاشم کا اصل ان
 معلوم ہوا حدیث مجاہد حکم ہوا کہ لفظ قول لیس لفظ حکم کو ان اور ان کا
 والی ہوا راون کا ان کا بقیہ ہوں اصولیین میں شہوہ ہو کہ شہر سلم نوین
 حضرت کی اس قول میں واقع ہوا ہر جہر اویسویک دون تھیں کا حکم
 نہیں ہوا الحدیث مشہورہ کتب حدیث میں وایز ان مشہور میں اسکا
 وجود نہیں ہوا عراقی فی العین کیا ہے کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہوا اور اسکا
 مزنی وغیرہ فی اسکا انکار کیا ہے اور جنہوں نے انکار کیا ہے اسکی ایک قیافہ
 ابن الملقن تحریج بیضاوی میں کہتا ہے اور کہا زکشی فی ان لفظ
 معلوم نہیں ہے اور کہا سیوطی فی یہ کلام شافعی کی ہر رسالت میں اور
 کہا حافظ عماد الدین بن کثیر نے تحریج احادیث التخصیر میں اسکی
 پر واقع نہیں ہے حدیث معلوم کیا ہے کیوقت جھوٹا لفظ کا
 اور چاکر باریک کہ کیا حکم ہوا ہے کہا نووی نے بھی نہیں ہے حدیث
 کہیوں کا اسیر علی بن یحییٰ بن ذکریا کہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور
 فی حسن بن علی سے روایت کی ہو کہ اسکا علی بن مین سردار موند ہوں
 اور اسکو حضرت کی منسوب کیا ہے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم فی

یا علی انک لسید المسلمین یسوی المؤمنین و
 یعنوا امیر النخل علی صافی القاموس و رواه الطبرانی
 من تحدیانی ذرذره الزمر کثیفی مروا به ابن عساکر
 حدیث سلمان قاله السیوطی **حد** انا افصح
 نطق بالصاد معناه صحیح و لکن لا اصل له فیئنه
 كما قاله ابن کنیر و قال ابن الجوزی فی نضه والحد
 المشهور علی الالسنه انا افصح من نطق بالصاد
 لا اصل له ولا یصح قلت العجب من الجلال المحض
 جلاله محله ذکره فی شرح جمع الجوامع من غیر
 و لکن ذکره الشیم و کرانی فی شرح المقدمة الجوزیه
حد انا افصح العرب بیدانی من قریب
 السیوطی و شرحه اصحاب الغرائب لا یعلم من خرجہ ولا
 اسنادہ **حد** انا عند المنکسره قلوبهم من حدیثی
 الصحیح و ذکره الغزالی فی البدایہ السنی و لا یخفی ان الکلام
 فی هذا المقام لم یبلغ الی غایه قلت و قامہ انا عند
 المسند رسته قبورهم لاجلی و لا اصل لهما فی الرفع **حد**
 انا مدینه العلم و علی یا بهار و اه الترمذی فی جامعہ
 قال انه منکر و کذا قال السیوطی و قال انه لیس له وجہ
 و قال ابن معین انه کذب اصل له و کذا قال ابوجامع
 یحیی بن سعید و امره ابن الجوزی فی الموضوعات و
 او فقه الدعیم و غیره علی ذلک و قال ابن دقین الیحد
 هذا الحد لم یثبت و قیل انه باطل و قال الدارقطنی
 غیر ثابت و سئل عنه الحافظ العسقلانی فاجاب بانہ
 حسن لا صحیح كما قال المحاکم و لا موضع كما قال ابن الجوزی
 ذکره السیوطی و قال الحافظ ابوسعید الخلالی الصواب

ابو علی و تروا المسلمون کما ہر اور یسوی سونوں کما ہر اور قاسوس میں ہر
 کما یسوی کے معنی امیر کہ سونوں کہ ہر در زکشی فی ذکر کیا کہ ہر طبرانی نے
 ابو ذری روایت کی ہر اور سیوطی نے کہا ہر ابن عساکر نے اسکر سلمان سے
 روایت کی ہر حدیث میں زیادہ فصیح ہوں اور نہ جو خدا و بولتے ہیں۔
 اسکے صحیح میں لیکن جس چیز پر اسکی بنا ہر اور کا کچھ اصل نہیں جیسا کہ
 ابن کنیر نے کہا ہر۔ اور کہا ابن جوزی نے حدیث جو ناوہ شہوت ہر
 فصیح ہوں اور ک جو خدا و بولتے ہیں اسکا کچھ اصل نہیں اور نہ میں صحیح
 ہو سکتی اور بدل الدین محلی ہر اور جو دیگر ائمہ تہذیب الہیہ تعجب کیا کہ
 اس حدیث کو شرح جمع الجوامع میں سکا قبیلہ کی (کہ یہ کیسی ہے) انم کر کیا
 اور ایسا ہی شیخ زکریا فی شرح المعمرۃ الجزائیه میں ذکر کیا ہے **حد**
 میں زیادہ فصیح ہوں عربی بعد اسکے کہ میں قریش سے ہوں۔ کہا
 نے اسکو صحاح غرائب میں اسکی سند اور اسکا مخرج معلوم نہیں حدیث
 میں انکی پاس نور چنگول میری نحو ٹوٹی ہیں کہا سخاوتی اسکو غزالی
 نے ہر میں ذکر کیا ہے تہذیب اور پوشیدہ نہیں کہ کلام اس مقام میں
 کہ نہیں پہنچی اور تمام اسکا ہر میں انکی پاس میں جنکی قبر میں
 لئے کہتے ہوئے ہیں ان دو نو کا اصل مرفوع نہیں مٹا حدیث
 میں علم کا مدینہ ہوں اور علی دروازہ اور اسکا ہر ترمذی جامع میں
 روایت کی ہے اور کہا کہ منکر ہر اور ایسا ہی سخاوتی کہا ہر اور کہا کہ
 اسکے دیکھ کوئی وجہ نہیں ہے اور کہا ابن معین نے کذب ہر اسکا کچھ اصل
 اور ایسا ابوجامع اور سجی بن سید کہا ہر اور ابن زہر اسکو مہر عاتین لایا ہر اور
 زہری غیر فی ہر یوقوف کیا ہر اور کہا ابن دقین العینہ اس حدیث کو محمد بن
 علی ثابت نہیں کیا اور کہا لایا ہر اور کہا ابن دقین ثابت نہیں ہے حافظ
 عسقلانی سوال ہر جواب یا کہ حسن ہے صحیح نہیں جیسا کہ حاکم نے کہا
 ہے اور موصنی عجب نہیں جیسا کہ ابن جوزی نے ذکر کیا ہے
 اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہر اور کہا حافظ ابوسعید الخلالی نے صواب

یہ کہ جس سے باعتبار کثرت طرق کی صحیح و ضعیف ہو جاوے کہ موضوع ہو عیسا کہ زکریا بن زکریا پر حدیث میں مدنیوں اور دیگرین میں کہا عسقلانی نے کذب سے مختلف فیہ پر اور کذب زکریا نے یہ ظہور ہوئی اور کہا ابویہ زکریا نے ضعیف ہو وہ دلیلی کے پاس بلا سنا و عبد اللہ بن جراحہ مرفوع میں سند ہوں اور مومن مجاہد میں جن مومن کو ایذا دی اوس نے چھکوا یا دی حدیث منصف ساتھ ہی کی ہے جو اقرار کرے کہ اسناد صحیح میں اسکو نہیں جانتا حدیث خیر کہ اپنی جیب دیکھا چھکوا غیب سے اسکا کچھ صل نہیں لیکن سننے اسکی صحیح میں عیسا کہ اسد تعالیٰ فی خرابا ہے (اور جو تم پرچم کو کوسے پرچم سے پسند ہے اسکو) اور حدیث متفق علیہ میں یہ خیر کہ میں تجھ پر خیر کر دیکھا لیکن کوگون کا یہ قول کہ ابو بکر نے حسنہ کیا جو کچھ اس کے پاس تھا تاکہ اوس کے گودڑی کو ٹانگا لگایا یہ مرفوع نہیں ہے لیکن معنی اسکی ہیں حدیث زمین اونٹ کی ہول سے چالیس دن تک بید رہتی ہے اسکی سند میں راوی جو وضع ہے حدیث بلال زان میں شین کیجا کہ میں کہتا تھا کہ ہر ان سفاسی مرنے کی خبر کو کہ حدیث عوام الناس کی زبانوں پر مشہور ہے اور کتب حدیث میں بھی اسکو کہیں نہیں دیکھا حدیث سورج حضرت علی پر دو لگایا تھا کہا امام احمد نے اسکا کچھ صل نہیں اور ابن جوزی نے دعویٰ کیا کہ یہ موضوع ہے مگر سیوطی نے کہا ہے کہ ابن مندہ اور ابن شہین و ابن مردودہ اسکو اپنی کتاب میں راوی میں در طحاوی اور قاضی عیاض نے اسکی تعظیم کی ہے اور شاید امام احمد وغیرہ نے نفی امر علی کی کہ ہے اور اور ثقیف حضرت کی دعا ہے اسکی تفصیل کتب میں ہے حدیث شیطان کی خون کی جگہ میں کہ میں نے اس کے گسنے کیجا ہو کہ ہے تنگ کر وہ یہ حدیث جہا میں مذکور ہے کہا عراقی نے یہ حدیث ضعیف کی روایت متفق علیہ ہے سوا اس قول کی اسکی جگہ پر تنگ کر

الہ حسن باعتبار طرقہ لا صحیح ولا ضعیف فضلا عن ان تكون موضوعا علی ما ذکرہ بالزکریا حدیث اناسن الله والمؤمنون موقال العسقلانی انه کذب مختلف فیہ وقال الزکریا لا یعرف وقال ابویہ موضوع وقال السخاوی هو عند الدلیلی بلا سند عن عبد الله بن جراحہ مرفوعا اناسن الله والمؤمنون فن ذی مؤمنه فقد اذانی حدیث انصف بالحق من اعترف قال السیماوی لا عرفہ حدیث انفق ما فی الجیب یا نکت ما فی العین اصل لبناء ولكن یصح معناه لقوله تعالیٰ (وما انفقتم من شیء فهو خسر) ولقد التفت علیہ انفق علیک اما قولهم ابو بکر رضی الله عنہ ما معہ حتی یقتل بالعباء فلیسر المرفوع لکن معناه صحیح حدیث ان الاصل التفت من بولہ لا عبر اربعین یوما فید داود الوضاع حدیث ان بلا لکان یبک الشیخ الاذان سینا قال الزکریا فیما نقلہ عنہ البرهان السفاسی انه اشتہر علی السنۃ العوام ولم نہ فی شی من الکتب حدیث ان التمرحہ علی بن ابی طالب قال احمد لا اصل وادعی ابن الجوزی انه موضوع لکن قال الشیخ الخرج ابن مندہ وابن شاہین ابن مردودہ وصحیح الطحاوی و قاضی عیاض اقوال ولعل المنفی ردھا بامر علی الثبت بدعاء النبی علیہ السلام و تفضیلہ فی السیر حدیث ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم فضايقوا مجاریہ بالجووع ذکرہ فی الاحیاء قال العراقی متفق علیہ من حدیث ضعیفہ دون قوله ضعیفوا مجاریہ

بالجوع یعنی فنانہ مندرج من کلام بعض الضم
حدیث ان شیطانا بین السماء والأرض قال
 له الویھان معه ثمانية امثال ولد آدم من
 الجنود وله خليفة یقال له حزب قال ابن الجوزی
 موضوع **حدیث** ان العالم والمتعلم اذ لم
 علی قریره فان الله تعالى یرفع العذاب عن مقبر
 تلك القرية اربعین یوما فقال الحفاظ للجلال
 لا اصل له **حدیث** ان العبد لیفتقر له من
 التناء بین المشرق والمغرب ما یرن عند الله جاک
 بعوضة کذا فی الاحیاء وقال العراقی لم اجده هکذا
 فی الصغیرین من تحت ابی هريرة رضى الله عنه انه
 لیا فی الرجل العظیم السمین یوم القيمة لا یزید
 الله جناح بعوضة **حدیث** ان القصیر قد
 تطیل امی تلک ولدا طویلا ذکره الجوهری فی
 صحاحه وقال صاحب القاموس انه مثل ولس
 بحدیث کما وهم فیہ الجوهر **حدیث**
 ان لابرهم الخلیل ولا یمکر الصدیق لحنه
 فی الجنة لم یصم ولا عرف ذلك فی شی من کتب
 الحدیث المشهورة ولا الاجزاء المنشورة قال
 العسقلانی قال شیخنا وکذا ما ورد فی الطب
 من ان اهل الجنة جردہود الاموی علی السک
 ففیہ لحنه یضرب الی سرتہ وکذا ما ذکره
 القریطی ان ذلك ورد فی حق ہرون اخیه و
 روایت یحییٰ بعض اهل العلم انه ویرد فی حق آدم
 ولا اعلم شیئا من ذلك ثابت **حدیث**

یعنی یہ صوفیہ کی کلام ہے حدیث شیطان آسمان اور
 زمین کے درمیان ہے نام اسکا دلہان ہے آٹھ قسم کے آدمی
 اس کے ساتھ اسکا لشکر ہیں اور ایک اسکا خلیفہ ہے جبکہ نام
 حزب ہے کہا ابن جوزی فی موضوع ہے حدیث جب عالم
 اور شاگرد دونوں ایک دن پگھڑیں تو اللہ تعالیٰ اوس کا وزن کے
 قبروں سے چالیس ذر تک عذاب روک دیتا ہے۔ کہا حافظ جلال
 نے اسکا کچھ اصل نہیں ہے حدیث قیامت کی روز بعض
 آدمیوں کی ثنا مشرق اور مغرب کے درمیان منتشر کے جائیگے
 مالا مال اللہ کی نزدیک پھر کعبہ پر نہیں ہوگی۔ ایسا احیاء میں
 کہا عراقی نے میں نے اسکو سطر ح نہیں پایا اور صغیرین میں اب
 سے ہر البتہ لایا جائیگا ایک آدمی بڑا موٹا قیامت کی روز اللہ کے
 پاس پر پھر ہر کے پڑا اور اس کا قدر نہ ہوگا حدیث چوٹی
 کیسے لہنا بچھتے ہے جوہری نے صحاح میں ذکر کیا ہے اور
 کہا صاحب قاموس نے یہ مثال ہے حدیث نہیں جیسا کہ
 جوہری نے فہم کیا ہے حدیث جنت میں ابراہیم
 خلیل اللہ کے اور ابوبکر صدیق کے داہڑی ہوگی صحیح میں
 ہوئی اور کتب مشہورہ حدیث میں اور اجزاء منشورہ میں
 اسکو نہیں پہچانا کہا عسقلانی کہا ہدی شیخ نے جو طبرانی میں
 ہے کہ (اہل جنت بی ریشی ہونگے مگر سوسے علیہ السلام
 اونکے لئے داہڑی ہوگی ناف تک) ایسے بے ہے اور
 ایسا ہی ہے جو قرطبے نے ذکر کیا ہے کہ یہ مارون
 علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہے اور میں نے
 بعض عالموں کے خط کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یہ حدیث
 آدم علیہ السلام کے حق میں وارد ہوئی ہے اور
 کوئے نے اس سے ثابت نہیں حدیث

ان الله لما خلق العقل قال له اقبل فاقتل ثم قال له
ادبر فادبر فقال وعزته وجلالي ما خلقت خلقا
استوف منك فلأخذ وبك اعطى قال ان تمية
وتبعه غيره انه كذب موضوع باتفاق كذا في
المقاصد لكن ذكره في الاحياء قال العراقي اخرجه
الطبراني الكبير والوسط وابو نعيم باسنادين
حديث ان الله لا يقبل دعاء ملحوظا انت و
التقى السبكي والاطهر ان المراد بالملحوظ الخطافي
الاعراب البناء وقيل المراد به الدعاء بغير حق
تحد ان الله جعل لذة الاغناء في طعام نفقار
حكمه على العقلاني بالوضع وذكر الحلال السيطوني
آخر كتاب الموضوعات انه سئل عن تحد ان الله نقل
لذة طعام الاغناء الى طعام الفقراء فاجاب انه
حديث ان الله تعالى اخذ الميثاق على كل مؤمن
ان يبغض كل منافق وعلى كل منافق ان يبغض كل
مؤمن لم يوجد **حديث** ان الله تعالى وعد
هذا البيت ان يحجه في كل سنة سقاة الفان
نقص كلهم لله بالملك وان الكعبة تحتها العود
المرقونة كل من جها بتعلق باستادها يسعوج
حق تدخل الجنة فيد خلوا ما كان في الاحياء و
قال العراقي لما اجده اصالا **حديث** ان الله
يجب لرجل الشعر في ذكره المرأة الشعرانية قال عبد
العاف القارسي في جمع العرايب في الحديث ان الله
يجب لرجل الارزب يبغض المرأة الا ذبا والا
الخير الشعر كرا السيطو وسكت عليه **حديث**

ان الله تعالى لما خلق العقل کو پیدا کیا کہا اوس کو منکر میں اوس سے
سہ کیا پیر کہا اوس کو پیٹہ کریں اوس نے پیٹہ کے کہا اسد تعالیٰ
نے قسم ہے جھو میری عزت اور بزرگی کی میں نے کوئی پیش
نہجے اشرف پیدا نہیں کی تیری سب سے عذاب کردن کا اور
سب بخشش کرونگا۔ کہا ابن تیمیہ وغیرہ نے اتفاقا کذب
موضوع ہے ایسا ہی مقام میں ہے لیکن اسکو احیاء میں ذکر
کیا ہے کہا عراقی طبرانی کبیر ووسط میں ابو نعیم و ہسانہ وغیرہ
سے لای ہیں **حدیث** اسد تھا نہیں قبول کرادعا جو لجن سے ہو
ثابت کیا اور رو کیا اسکو اتقی اسکے نے اور انہر ہے کہ لجن کو
خطا عراب اور نامراد ہو اور کہا گیا ہے کہ مراد اس دعا ہو جو احیاء
ہو **حدیث** اسد تھا فی غنیوں کو لذت فقیروں کی طعام کی ہے
عقلانی سپر وضع کا حکم کیا ہے اور جمال الدین سیوطی نے امر کیا
موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ مجھ پر اس حدیث کی بابت سوال ہوا نقل
کی اسد تھا لذت طعام غنیوں کی فقیروں کی طعام کی طرف میں جو اب
کہ یہ موضوع ہے **حدیث** اسد تعالیٰ نے ہر شے میں عید کیا ہے کہ ہر منافق کو
دشمن کہے اور ہر منافق سے عید کیا ہے کہ ہر مؤمن کو دشمن کہے۔ نہیں ٹائی گئے
حدیث اسد تھا فی غنیوں کو لذت فقیروں کی طعام کی ہے کہ اسکا چلا کہ آدمی سال میں
بج کریں اگر اسے کوئی کم ہوگا تو اسد تعالیٰ فرشتوں پر راکر گا اور تعالیٰ
کعبہ شریف کو لہن شکی اور ہائی گا جس شخص اسکا حج کیا ہوگا اسکا
بڑوسہ متعلق ہوگا اوسے گردن و دین و جنت میں اعل ہوگا اسکو
وہ لوگ بھی اعل ہوئے ایسا ہی احیاء میں کہا عراقی میں اسکا اصل
ایا **حدیث** اسد تھا مردیت بال الی کو دوست کہتا ہے اور عورت بہت
بال کو برا جانتا ہے کہا عبد الغفار سی جمع العرايب میں مذکور
ہے اسد تعالیٰ مرد کو کثیر الشعر کو دوست کہتا ہے اور عورت کثیر الشعر کو
دشمن کہتا ہے اسکو سیوطی نے ذکر کیا ہے اور یہ ہے **حدیث**

ان الله يكره الرجل البطال قال النور كشي لم اجده
 قال السيوطي وفنداني عك من حدثن ابن عمر بن عبد
 متروك ان الله يحب المؤمن المحترف وللدالي من
 حدثن علي ان الله يحب من عبده يتبعني طلب الحلال
 انتهى ولا يخفى ان هذا اخذ من مفهوم المعنى الصريح
 السني ولا اظن ان احدا يقوله من المحدثن لان
 يقال مراد السيوطي انه صحيح معناه واقرى وصحة
 صباه ما في سنن سعيد بن منصور عن ابن مسعود
 سويوفا في لا كره ان اري للرجل فارغ لاني عمل الدنيا
 ولا في عمل الاخرة **حديث** ان الله يكره الرجل
 قال السخاوي لا اعرفه كذلك لكن ثبت حدثن بعض
 الحلال الى الله الطلاق وحديث لا احب الله واقرب
 والذواقات **حديث** ان الله يكره العبد المقتدر
 على اخيه قال ابن الدبيح لا اعرفه قلت في جزء عماد
 العقل الشريف لا في الامين ابن عساكر مر في النسخ
 عليه السلام قال وذكر قصة ان الله يكره من عبد
 ان يراه متميزا على اصحابه **حديث** ان الله يكره
 تنقل بالامور قال السخاوي لا اصل له وقد تقدم
 عن عبد الملك مثله **حديث** ان الله يكره
 ما بين شفرى عينيه مسيرة خمسمائة عام لم
 يوجد له اصل **حديث** انكم في زمان المهتم
 فيه العمل وسيأتي قوم يلهو بالجدل ذكر في الامور
 وقال اخر في له اجد **حديث** ان من اقل ما
 اوتيتم البغاس وعزيمة الصبر ومن اعطى حظه
 منها لم يميل سافاته من قيام الليل وصيام النهار

ان الله تعالى آدمي بي كركو بر جانا في كركو
 اور کہا سید طی فی ابن عبدی حدیث ابن عمر سے یہ ہے کہ جو عین کی راہ
 متروک کر لایا جو اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہے مومن صاحب کرم کو اور دلیلی میں
 ہے ہر اللہ تعالیٰ دوست کہتا ہے کہ دیکھو یہ بڑی نیکوئی کو طلب حال کی سختی میں ہے
 اور پوشیدہ نہیں کیا ہے اس سبب صحیح حدیث کی سند ہے کہ جو بڑی اور بڑی
 اظن کرنا کہ کوئی محدث ہے اس کا قائل نہیں کہ کہا جائے مراد سیوطی کی یہ ہے کہ
 معنی صحیح میں اور اس کی بنا کی صحت کیلئے وہ روایت جو حسن عبد
 بن منصور میں ابن مسعود موقوف ہے وہی قوی میں کر وہ جانا
 کہ مراد کو فارغ دیکھو دنیا کی کام میں ہوا ورنہ آخرت کی کام میں حدیث
 اللہ تعالیٰ کر وہ جانا ہے روایت طبری نے والی کہا سخاوی میں اسکو طرحر
 نہیں جانا لیکن یہ حدیث ثابت ہے غصہ لانی والی سلال سرون سے
 اللہ تعالیٰ کو طلاق اور یہ حدیث میں نہیں دست کہتا مزلت کی روٹی کے
 کو اور عورت لذت پکڑ لینا کی کو حدیث اللہ تعالیٰ کر وہ جانا ہے ورنہ
 آدمی کو جو اپنے میں متمیز ہو کہا ابن دبیح نے میں اسکو نہیں جانا میں کہتا
 ہوں اور جزو مثال العقل الشریف میں ہے جو ابی الیمین ابن عساکر کی
 سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا آدمی نے اس حدیث کی فقہ بیان
 فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو کہ وہ جانا ہے جو بڑی دوسرے حدیث میں متمیز ہو
 اللہ تعالیٰ کی فرشتی میں مراد کو نقل کی ہیں کہا سخاوی اسکا کلمہ اصل میں
 عبد الملك سے اسکی مثل گزیر چکا حدیث اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے
 جسکے دونوں کانوں میں فرق پانچ سو برس کے فاصلے کا ہے ہر ایک اسکا اظہار
 پایا گیا حدیث تم ایسے زمانہ میں ہو کہ تمہارا طیف عمل الہام کیا گیا ہے
 اور آج کی قوم جو تمہارے کا الہام کی جائے گی۔ احیاء میں نہ کہتے اور انما
 عراقی نے میں اسکو نہیں پایا حدیث کہی جو قدیم دلی ہے ہر بیس سے
 اور صبر محکم اور جو شخص کچھ حصہ اسکا دیکھ نہ کرے کہ اس
 چیز کی جواد کو قیام رات سے اور صوم دن سے فوت ہوئی ہے

ان الله يكره الرجل البطال

کذا فی الاحیاء وقال العزائم افقت له علی اصل درو عبثاً
من حدیث معاذ ما انزل الله شیئاً اقل من الیقین قلت
وهو مستفاد من قوله تعالی (وما اوتیتم من العلم الا
قلیلاً) واما عزیمۃ الصبر فی العمل فکذا قلید کما
قال الله تعالی (ان الذین آمنوا وعلوا الصالحات وقلید
ما هم) **حدیث** ان من الذنوب نوباً لا یقفرها الا
الوقوف بعرفة ذکره فی الاحیاء وقال اسند جعفر بن
محمد الی رسول الله علی السلام وقال العزائم اجد له
حدیث ان من العصمة ان لا یقتل من کلام الصوفیة
وهی جملة ما عجبت لافیه من کلماتهم عن عبد
ابن احمد فی زوائد الزهد عن عوف بن عبد الله
کان یقول ان من العصمة ان تطلب الشی من الدنیا
فلا تجد ذکره السیوطی **حدیث** ان المسافر ما
له علی قلته یفقد القاف واللام والثلاث انفوقته
هلاک قال النوفی هذیبہ لیس هنا خبر عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم واما هو من کلام بعض السلف
فقیل انه عن علی کرم الله وجهه و ذکر ابن السکیت
الجوهری انه عن بعض الاعراب انتی وقد ورنو
علم الناس رحمة بالمسافر لا یعلم الناس هم علی سفر
ای المسافر ورحله علی قلته الا ما فی الله واهل البیت
عن ابی هريرة مرفوعاً بل اسند وکذا ابن الاثیر فی
النهاية وهو ضعیف وللدیلمی سند عن ابی هريرة
یرفعه لوعلم الناس بالمسافر لا یصبحوا هم علی
سفر ان الله بالمسافر لرحیم وهو ضعیف ایضاً فی
النجاة ثابت غیور موضوع **حدیث** ان من

ایسا ہی اجایس کہ اور کہا سر اقی بن کاصل پر وہ نہیں ہو اور عبد البر نے
معاذ روایت کی کہ جو اللہ تعالیٰ کی کسی شے یقیناً نہ کیا میں نہ کیا
ہوں یہ قول اللہ تعالیٰ پر مستفاد ہے (نہیں) یا کیا تم کو علم قلیل (لیکن)
صبر عزیم علی میں وہ بھی کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے (جو لوگ ایمان لا
اور نیک عمل کرو اور وہ کہ میں **حدیث** بعض کفارہ الیہی میں کہ
ان کا کفارہ سو اوقوف عرفی اور چیز کئی نہیں اجایس نہ کہ وہ
اور کہا اسکو جعفر بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مسند کیا ہے
اور کہا عراقی نے میں اسکا اصل نہیں پایا **حدیث** پاکی سے کہے
(آدمی کسی چیز پر) قاف و لام۔ صوفیہ کے کلام سے ہے یہ ان حملوں سے ہے
حسن شافعی متعجب ہے اجد اسد بن احمد کی کتاب وائد الزہد میں اسکو
بن عبد الله کہ وہ کہتا تھا تیری پاکی سے تم کو جس چیز دنیا کو طلب کی
پہر اسکو نہ پائی۔ اسکو بیٹے نے ذکر کیا ہے **حدیث** تحقیق مسافر کو
اوسکا مال ہلاکت پہر کہا تو سچی تہذیب لاسامین کہ یہ خبر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں ہے لیکن یہ بعض سلف کی کلام ہے
بعضوں نے کہا کہ علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابن اسکیت اور
جوہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ بعض اعراب سے ہے انتہی
اور وار دہو ہے اگر جان لین آدمی اللہ کی رحمت جو مسافر
پر ہے تو سب آدمی سفر پر ہی صبح کرین ایسے مسافر اور اسکا
باب ہلاکت پر ہے مگر جب کو اللہ گاہ رکھے و دلیلی نے ابوہریرہ
سے مرفوع بلا سند روایت کی ہے اور ایسا ہی ابن الاثیر
نہایہ میں اور وہ ضعیف ہے و دلیلی میں ابوہریرہ سے
مرفوع سند ہی ہے اگر معلوم کرین آدمی جو مسافر کے
لئے ہی البتہ صبح کرین حالانکہ وہ مسافر نہیں اللہ تعالیٰ مسافر
کے ساتھ رحیم ہے اور یہ بے ضعیف ہی الحال کہ یہ حدیث
ثابت ہے موضوع نہیں **حدیث** آدمی کے تمام

ایمان العبدان یشتتنی فی کل حدیث منکر **حدیث**
 ان الیتیم والناس فی بیتہ سبعة ايام قال البیهقی
 فی مناقب احمد سئل عنہ احمد فقال باطل لا اصل
 له قال السخاوی وینظر معناه قال النووی فی منہ
 مظلم وواضعہ مجرم فیم الله من وضعہ ولا برء
حدیث ان نسبة الفائدة الى مفیدہا من
 الصدق فی العلم وشکرہ ان السکوت عن ذلك من
 الکنب العلم وکفرہ من کلام سفیان الثوری کہا
 ذکرہ ابن جماعة من منہ کہ الکبیر قلت من الفائدة
 فی الامتداد الى صفا الفائدة من زیادة العائد ما
 قبل علمان خیر من علم واحد مع ما فی الاضافة
 براءة من المخافة **حدیث** ان الورد خلق من
 عرف النبی علیہ السلام اوس عرف البراق قال الثوری
 لا یصح وقال العفلا موضوع وسبقہ لذلك
 ذکرہ السخاوی قال الزرکشی له طرق فی مسند
 الفردوس و کتاب الریحا لابن فارس **حدیث**
 ان کان الکلام من فضة فالصمت من ذهب من
 قول سلیمان ولیمان لایہ کا ذکرہ ابن الدبیع قال الثوری
 وهذا محمول علی ما لیس فائدة شرعیة والافتقار
 بکون النطق فی بعض المواضع واجبا فی بعضہا نداء
 اقول فی کل حدیث من صحت علی الاول کما
 بشیر الیہ حدیث من کان یؤمن بالله والیوم الآخر
 فلیقل خیرا اولی صحت فیہ تنبیہ نبیہ علی ان
 الخیر خیر من السکوت عن الشرفان نفع الاول
 متعدد الثاني فاصبر کما فی النبی عن المنکر **حدیث**

ایمان سی یہی کہ اپنی سب کلاموں میں استغاثہ کی شکر ہے **حدیث**
 میت اپنی گہرین ساتوں تک دمیون کو دیکھتی ہے کہا سہتی ہے
 امام احمد کی مناقب میں انسی اس حدیث کی بابت سوال ہوا جو آیا کہ
 ہے اسکا کچھ اصل نہیں کہا سنا دینی اسکے معنی دیکھی جانی میں کہا نووی
 اسکے متن میں بڑی کلام اسکا وضع مجرم کر کے اسکا کے واضع کو اور
 اسکی خواگاہ کو سر نہ کرے **حدیث** فائدہ کو منسوخ کرنا اس شخص کے
 طرف جہ فائدہ یا ہی آدمی کی صدق اور شکر پر دلالت (یعنی نسبت کرنا)
 صادق و شاکر ہی اور اس سے کہ نہ او سکے کذب و ناشکر ہی پر دلالت ہے
 یہ کا ذکر نہ شاکر ہی سفیان ثوری کہ امیر جماعہ کے اسکے
 سے بیان کیا میں کہتا ہوں فائدہ کو صفا فائدہ کی طرف نسبت کرنا اس
 علم کا فائدہ ہی جیسا کہ کیا گیا ہے دو علم بہترین ایک علم ہی باوجود کہ
 میں خون ہر رات ہے **حدیث** کلاب حضرت کی پسینہ سے بہا ہوتا
 یابراق کی پسینہ سے کہا نووی فیہ بیانی اور کہا عقیلائی موضوع
 ہے اور اس میں ابی عسا کہ سبقت لی گیا ہے اسکا و سخاوی ذکر کیا
 ہے اور کہا زکشی نے مسند فردوس میں اور کتاب الریحا ابن
 فارس میں اسکے بہت طرق ہیں **حدیث** اگر بولنا چاندی
 جیسا ہے تو چپ کرنا سونی جیسا ہی یہ کلام سلیمان کی القمان کے
 اپنے بیٹے کو ہے جیسا کہ ابن ربیع فی ذکر کیا ہے کہا خطابی نے
 یہ بہر محمول ہے جس میں فائدہ شرعی نہ ہو ورنہ بولنا بعض جگہ میں
 کہیے واجب تلے ہے اور کہیے مستحب میں کہتا ہوں یہ حدیث جبر
 چپ کی اوس نے نجات پائی اسکو پہلی بات پر عمل کرنا چاہیے
 جیسا کہ اسکے طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو شخص اس اور آخرت
 کے ساتھ ایمان رکھتا ہے چاہے کہ نیک بات کری یا چپ ہی اور اس
 میں تمیز ہے کلام خیر شر کے سکوت سے بہتر ہے کہ کہ پہلی کہت
 متعددی ہے اور دوسرے کا قاصر ہے جیسا کہ ابی ہاشم نے ذکر کیا ہے **حدیث**

ان لم یکن العلماء اولیاء اللہ فلیس ولی قالہ ابو حنیفہ
 والشافعی قد قیل من اطلق لسانہ فی العلماء بالتلک العیبت
 وقال بعضهم غیبة العلماء کبیرة وقیل لہم العلماء ثم
قُد فی لاجد نفس الرحمة من قبل الین و من
 الین قال العزائم اجلہ صلاح حدیث اول ما
 اللہ العقل تقدم فی ان اللہ لما خلق العقل الحدیث
 ابن داود المحبر قال السیوطی بن المحبر کذا با وقد
 شیخنا یضی السقلا فی الوارد فی اول ما خلق اللہ
 وهو اثبت من حدیث العقل **حدیث** ایاکم و
 الدمن اخرجه الدارقطنی فی الافراد والعسکری
 حد الراقد وقال لا رطل لا یصلح من ذکره ابن الدبیج
 قال السیور واه الدبلی عن ابوسعید قلت فلا یكون
 موضوعا سو یكون موقوف او مرفوع او ذکره ضالحق
 العروس عن عمر موقوف او لفظه ایاکم و خضر الد
 فانها تلک مثل اصلها وعلیکم بذات الاعراق
 فانها تلک مثل ایها وعمها واخیها ثم الدمن بفتح و
 جمع دمنة بکسر الدال المحلة وهی البعریة شہد اللة
 الحسنة الفاسدة بالکلمات ینبت علی البعری الموضع
 الخبیث فان ظہرہ حسن و باطنہ فاسد الاعراق
 جمع عروق والمراد به الاسل **قُد** ایاک والسمیع یا
 ابن داود کن فی الاحیاء قال العراقی لم جدہ هکذا
 و فی کتاب لریاضة لابن السنی و ابی نعیم فی الحلیة من
 حد عائشة فاسناد صحیح انها قالت للک ایاک
 السمع فان النبی علیہ السلام و اصحابہ کانوا لا یسمعون
 و لکن حیث واجتنب السمع فی التجرار کخوه من قولہ

اگر علماء اولیاء اللہ نہیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی نہیں ہے۔
 اسکو امام ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور کہا گیا ہے جس نے علماء کی صحبت میں
 کی زبان کہولی اوس کو اللہ تعالیٰ نے دل کی موت ازایا کر
 کرنا ہے اور بعضوں نے کہا ہے علماء کی غیبت گناہ کبیرہ ہے اور کہا گیا ہے علماء کا
 گوشت زہر قاتل ہے حدیث میں رحمت کو بین طرف پر پاتا ہوتا
 کہا ہے اگرچہ میں نے اسکا اصل نہیں پایا حدیث پہلے اسد ثانی عقل
 کو پیدا کیا۔ اسکا حال اس حدیث (ان اللہ لما خلق العقل) میں چکا
 ہے کہ ابن داود المحبر روایت کیا ہے کہا سنا ہے ابن الجوزی نے نہیں سنا اور
 کہا ہے شیخ عقدا فی اس حدیث کی جگہ یہ حدیث زیادہ ثابت ہے پہلے سے
 اسد فلم کو پیدا کیا اور حدیث عقل زیادہ ثابت ہے حدیث جو ترمذی
 حسین نے ثابت ہے۔ اسکو دارقطنی نے بھی روایت کیا ہے اور دارقطنی
 فی کبریٰ جو صحیح نہیں اس کو ابن دبیج نے ذکر کیا ہے اور کہا سنی اسکو دبیج نے
 ابوسعید روایت کی ہے میں کہتا ہوں موضوع نہیں ہو سکتے خواہ موقوف
 ہو یا مرفوع اور صاحب العروس نے عری موقوف وایت کی ہے اوسکی الفاظ
 میں جو ترمذی نے حسین نے ثابت ہے کیونکہ وہ اپنی اصل کی مثل ضعیف ہے
 لازم کو بڑھادیل عورتوں کو کیونکہ وہ اپنی باپ چچا اور بھائیوں کی صحبت میں
 دمن بغیر وال بکسر ال حم و منہ بکسر ال کی ہر سنے اسکی بکیر عورت حیوان
 کو انکو سنی تشبیہی گئی ہے جو غیبت جگہ پیدا ہوا سنے کا ظاہر اسکا
 اپنا ہے اور باطن کا فاسد اور عراق جمع عروق کی معنی اسکی اصل کے
 ہیں حدیث امی ابن داود کی صحیح ہے پھر ایسا ہے احیاء میں اور
 میں نے اسکو اس طرح نہیں پایا اور ابن السنی کی کتاب الریاضة
 میں اور ابو نعیم کے طریق میں عائشہ صحیح سنا دے روایت ہے
 اوس نے کہا سائب کو بچ تو سب سے صحیح ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور اس کے اصحاب سب نہیں بولتے تھے اور ابن جابر
 میں ہے یہ ہمیشہ سب سے اور حسناری میں ہے

بعض الحفاظ انه من صنع الزنادقة وقال الزركشي
وقد يلحق به العوام حتى سمعت قائلًا منهم يقول هو
اصح من تحفة ماء زمزم لما شرب له وهذا خطأ
فقيم وكل ما يروى فيه باطل قال السيوطي ولم اقف
على اسناد الا في تاريخه ولم وهو موضوع وفي الفتاوى
الحديثية له ان هذا القائل عظمى اشد الخطا
فان خذ الباذنجان كذب باطل موضوع باجماع
الحديث عليه على ذلك ابن الجوزي في الموضوعات
الذاهبي في الميزان وغيرهما وحديث ماء زمزم
مختلف في فضل صحيح وفضل حسن قيل ضعيف لم يقبل
احدا له موضوع حديث باعد ابن نفاس
الرجال والنساء غير ثابت وانما ذكره ابن الحاج الحلبي
في صلوة العيدين وذكره ابن جماعة في منسكه في طو
وله نسخة ويرد عن النبي عليه السلام باعد وابن النضر
الرجال والنساء حديث الباقلا ليس له اصل
ابن الديبع وقال الزركشي احاديث الباقلا والعد
باطلة حديث باكر وابالصدق لان الباقلا لا
يخطأها قال ابن الجوزي هو موضوع وقال العسقلاني
لكن لا يثبت انه كذلك وقال السيوطي رواه الطبراني
الاوسط من تحفة علي وابو الشيخ من حديث ابن
حديث بخلاف امتي الحياطون قال السخاوي لم ا
عاب قال ابن الدج بل اصله فان حديث عمل الابرار
من الرجال للحياطة وعمل الابرار من النساء الغزو
لذي يرواه تمام في فوائد وغيره عن سهل بن سعد
تحديث البخيل عند الله ولو كان راهبا لا اصل له

اور بعض حفاظوں نے کہا یہ بعض زندقوں نے بنائی ہے اور کہا زکشی نے
یہ عوام الناس کے آواز ہی تاکر میں ایک قائل کہ یہ کچھ سنا ہے کہ ایس حدیث
سے صحیح ہے (بانی زرمز کا سنی اسٹیجی ہر جس کے لئے پایا جائی) اور
سخت خطا ہے اور جو اس باب میں روایت ہے وہ باطل ہے اور کہا سیوطی
فی میں اسکے اسناد پر وقت نہیں ہوا مگر تاریخ میں جن اور وہ ہے
موضوع ہے اور قادیانی حدیث میں ہے کہ اس قائل نے بہت سخت خطا ہے
کیونکہ حدیث بخیل کذب باطل موضوع اجماع اہل حدیث ہے یہ
ابن جوزی فی موضوعات میں اور ذہبی میزان میں اور غیر
نے لکھا ہے اور حدیث پانی زرمز مختلف ہے بعضوں نے کہا ہے صحیح
اور بعضوں نے حسن اور بعضوں نے ضعیف زکشی فی موضوع نہیں
حدیث عورتوں اور مردوں کے بیچ فرق کر ثابت نہیں ہے
اسکو ابن حجاج فی مدخل میں صلوة العیدین میں ذکر کیا ہے اور ابن
نضر میں طواف النسا میں ذکر کیا ہے اور الفاظ حکیمین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا ہے آدمیوں میں یعنی عورتوں اور
مردوں میں فرق کر دو حدیث لوبیا اسکا کچھ اصل نہیں اسکا
ابن دبیح ذکر کیا ہے اور کہا زکشی نے حدیثین لوبیا اور سوکی باطل
ابن حدیث صبح کے وقت صدقہ دے اسلئے کہ سکھو بار ویک
نہیں۔ کہا ابن جوزی نے موضوع ہے کہا عسقلانی مجھے اب معلوم
نہیں ہوتا اور کہا سیوطی طبرانی فی الاوسط میں علی روایت کی
اور ابوالشیخ فی التریح حدیث بخیل میری اس کے درزی میں
کہا سنا وکی میں اس پر واقع نہیں ہوا کہا ابن رجب فی کلمہ
اصل کچھ نہیں کیونکہ یہ حدیث مسکورہ کہتی ہے عمل نیک مرد
کا سینا ہی اور عمل نیک عورتوں کا کتاب ہے روایت کے
اسکو تمام نے فوائد میں اور غیر میں نیجسہل بن حدیث
حدیث بخیل دشمن اہل کابہ اگرچہ ہو اسکا کچھ اصل نہیں

وَكذلكَ الْفَظُّ الْبَخِيلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَوْ كَانَ عَبْدًا وَ
 السَّخِيَّ لَا يَدْخُلُ النَّارَ وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا **حديث**
 البرود عد والدين ليس بحديث بل هو من كلام سعيد
 عبد العزيز الدمشقي الامام الكبير **حديث** البر
 باهله من كلام العامة واهله ما خوصم تقد على
 البصري قوله تكا (هو الذي يسير كم في البرود البحر)
 من قوله سبحا وتعالى (المرجعل الارض كفافا) و
 واموا (اي منامة كصم لام اولادها كما يشيرون
 قوله تعالى (منها خلفناكم) **حديث** البركة
 في البنات قال السخا وعن ابن عباس ان رجلا دعا
 على مائة بالموت فقال عليه السلام لا تدع فان البركة
 في البنات وفسدها من انهم بالوضع وهو لا ياتي
 ان موالاتها من الكرمات فان الحالات تختلف
 المقامات فتعدو الطبر في الكبير والوسط و
 غيرهما عن ابن عباس رضي الله عنهما النبي عليه
 السلام لما عزي بابنة رقية قال الحمد لله دفن البنات
 المكرمات في رواية البراد من البنات هو غريب
 لابن ابى الدسيا عن ابن عباس رضي الله عنهما
 سالت له ابنة فاقاه الناس بعزونه فقال لهم عو
 سترها الله ومؤنة كفاهها الله واجرساقه الله
 اجتهد المتأخرون ان يزيدوا فيها حرافا فمادوا
 كذا في المقاصد واقره يمكن ان يقال ان المراد
 امرضاه الله لاحول لاقوة الابا **حديث**
 البركة في صغر القرم وطول الرشاء وصغر الجرد
 هذا ما ذكره السخا في المقاصد في حديثه

اور ايسا ہی اسکا بھی کہ اصل نہیں بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا اگرچہ
 ہو اور سخی آگ میں داخل ہوگا اگرچہ فاسق ہو ترجمہ بخیل جزاکا (بخیل) و
 بودا و عجز و برہمنی بنانہ حکم خبر **حديث** سرور میں کے تیسرے
 یہ حد نہیں ہے بلکہ امام کبیر عبد بن عبد العزیز دمشقی کی کلام **حديث**
 خشک انہ کے بہت لائق ہے عوام الناس کے کلام شاید اس سے
 مانو جو جہنم کا لفظ جو برصقام (اللہ تعالیٰ ايسا ہی جو بخشک اور زمین
 سیر کرتا ہے) اور اس میں سے (کیا نہیں کیا ہے) و طوطی ہر کبک بکاش کارند
 اور مرہ یعنی ملائی و کامیسا کہ مان اپنی اولاد کو ملائی ہو جیسا کہ قول اللہ
 کا اسکی طرف اشارہ کرتا ہے (اس سے منکر ہو گیا) **حديث**
 بیٹوں میں بکت ہے کہ اسخا و سخی ابن عباس کے کہ ایک می فی اپنے
 بیٹوں پر موت کی دعا کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعائے
 کیونکہ برکت بیٹوں ہے اسکی سند میں ایک شخص سے جسکو وضع کی تہمت
 اور یہ وایت اسکو نہ نہیں ہے بیٹوں کے موت بزرگیوں ہے کیونکہ حالات
 تفاوت مقامات کی مختلف ہوتی ہیں طبری فی کبیر اور وسط میں
 اسکو نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب آنحضرت فی اپنی بیٹی رقیہ کو دفن
 کیا فرمایا الحمد للہ کی بیٹوں کا دفن کو ظفر لگیوں ہے اور بزرگی وایت
 دفن کیجئے موت کا لفظ ہے اور یہ روایت غریبہ اور ابن ابی ثنی
 ابن عباس سے کہ آنحضرت کی وصتا رادی فوت ہوئی اور آدمی ماتم سے
 کیلئے آئی فرمایا آنحضرت فی او کو یہ موت ہے اللہ تعالیٰ فی اسکو واپس
 لیا اور تکلیف ہے اللہ تعالیٰ اسکو کافی ہو اور اجر ہے چلایا اسکو اللہ اور
 ستارہ میں سبب میں کشش کے کہ زمین کوئی لفظ زیادہ کر لیکن وہ ق
 نہ ہو ايسا ہی مقاصد میں میں کہتا ہوں شاید یہ جسٹہ امر سے
 ہدفی اسکو پڑا کیا نہیں قیامت ہنر کی گناہ ہے اور نہیں فوت نیکی کے گر
 تو فی اللہ **حديث** برکت چھوٹی روٹی میں ہے اور بڑی سے میں اور چھوٹی
 نہ زمین سخا و سخی مقاصد میں اسکو ذکر کیا اور ایک میں ہے چھوٹا رو

الخبر وقال انه باطل وكأنه تبع النسائي فيما نقل عنه
انه كذب قلت لا اخذ حديث البركة قد ذكره السيوطي
في جامع الصغير عن ابي الشيخ في الثواب عن ابن
عباس رضي الله عنه والسلفي في الطيور ياعن ابن
واما تحت صفروا فسيأتي عليه الكلام في محله
تحد برمه الشرع لا تفور ليس بحديث كما قال
ابن الدبيع **حديث** البشارة خير من القرآن
اي الصياغة قال السخا ولا عرفه **حديث** بشر
الغائل بانقل قال السخا ولا اصل له **حديث**
البطيم وفضائله صنف فيه ابو عمر التوفاني جزء
احاديثه باطله ذكره ابن الدبيع وكذا قال الزركشي
قلت ما فضائله فكذلك واما ما ورد فيه انه عليه
السلام اكله فتانت لا سيما مع الرطخ في شمائل
الترمذي وغيره **تحد** البطنة تذهب الفطنة
ليس له اصل في مبناء وهو عن عمر بن العاص وغيره
الصحابه فمن بعد بمعناه **تحد** بن الدين النفا
ذكره في الاحياء وقاله في جلد ذكره ابن الدبيع
قلت لفظه لم اجد هكذا وفي الضعفاء لابن جابر
من حديث عائشة تنظفون ان الاسلام نظيف و
للطبراني بسند ضعيف جلد من حديث ابن مسعود في النظافة
ذكره في الايمان انتم قال السيوطي واقر بما اخرج الترمذي
عن سعد بن ابى قاص هو فوعان الله نظيف يحسن
تنظفوا فانيكم انتهى رواه الترمذي من تحت سعد
وقاص الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة
كريم يحب الكريم جواد يحب الجود فظفوا قالوا فانيكم

رويون كواور کہا کہ یہ باطل ہے گویا کہ یہ ساجی کا تابع ہو چکی اس
سے منقول ہے کہ یہ کذب ہے میں کہتا ہوں منبرت کی حدیث کو سیوطی
فی جامع صغیر میں ابی الشیخ سے ثواب میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے
اور سلفی فی الطیور یا عن ابن
میں اسکی جگہ پر کلام ہوگی حدیث مشرک کی ہانڈی جوش
نہیں ہائی۔ ابن بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث نہیں ہے **حدیث**
بشارت جہر کی اچھی صیغہ ہے کہ اسخا وخی میں اسکو نہیں جانتا
حدیث قاتل کو قتل کے خوشخبر ہے دی کہ اسخا وخی اسکا اصل
نہیں ہے **حدیث** تربوز کی اسکے فضائل میں ابو عمر توفانی ایک
کتاب تصنیف کی ہے ابن دبیع نے ذکر کیا ہے کہ اسکی تمام حدیثیں
باطل ہیں اور ایسا ہی کہا زکشی نے میں کہتا ہوں فضائل کے
اور لیکر بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہا یا ہے
ثابت ہے بلکہ مجبور تر کے جیسا کہ شامل ترمذی وغیرہ میں ہے
حدیث زیادہ گفتگو عقل کو لے جاتی ہے۔ اسکا اصل ثابت
نہیں اور عمر بن عاص وغیرہ صحابہ سے اسکے معنی ثابت
حدیث دین پاک پر بنا لیا گیا ہے۔ احیاء میں مذکور ہے کہ
کہا کہ میں نے عمر بن نہیمن یا ہی اسکو ابن دبیع نے ذکر کیا ہے
میں کہتا ہوں اس طرح تو معلوم نہیں ہو لیکن ضعف ابن جابر
میں عائشہ کی طرح مروی ہے پاک کر دینا کہ اسلام پاک ہے
پھر میں بہت ضعیف سند ابن مسعود کی پاک یا ان کی طرح
ہے۔ انتہی کہا سیوطی نے جو ترمذی حدیث میں ابی قاص عرفہ روایت کی ہے
وہ ذکر کیا ہے قرینہ اللہ پاک ہے پاک کو ذکر کیا ہے تم سے انہی کا نون
ایک کہو انتہی اور ترمذی سعد بن قاص روایت کی ہے اللہ تعالیٰ صاف ہے
روایت کہتا ہے معافی کو پاک ہے روایت کہتا ہے پاک کو پریم ہے روایت کہتا ہے
کو سخی ہے روایت کہتا ہے غناوت کو سخی ہے گد و سکا کہتا ہے میں ان ہوں گد یا کہ گد

وقی رواية اخبرنيكم ولا تشبهوا باليهود وذکر لعل
فی شرح اسماء الحسنی انه رواه البزار فی مسنده ولعمرو
الرافعی یسند عن ابی هريرة رضی الله عنه تظنوا کل
ما استطعتم فان الله بنی الاسلام علی النظائر ولین
یدخل الجنة الانظیف **حدیث** البلاء موکل
بالقول اورده ابن الجوزی فی المصنوعات من حدیث
ابی الدرداء وابن مسعود قال الربیع وهو عند النخعی
تاریخہ عن ابن مسعود بلفظ البلاء موکل بالنطق فلو
رجلا غیر رجلا برضاء کتبه لرصعها قال السخاوی
وهو ضعیف قلت لفظ الزکشی بالنطق وقال
رواه ابن لال فی مکارم الاخلاق من تخد ابی
والدیلی من حدیث ابی الدرداء قال السیوطی والدیلی
ایضاً من حدیث ابن مسعود ثم فوجعا واحداً لیه
موقوفاً وابن السخاوی تاریخہ من تخد علی صنوع
حدیث بیت المقدس طشت من ذهب مملو
عقارب لیس یخمد بل هو مما یمیت التوراة **ف**
التاء المثناة من فوق حدیث
نجية البيت الطواف قال السخاوی لعله بهذا اللفظ قلت
المراد بالبيت هو الکعبة وهو بیت الحرام ومعناه
صحیح کما فی الصحیح عن عائشة اول شئی بدأ به النبی
صلی الله علیه وسلم حين قدم مكة انه توأما ثم طاف
الحمد وذلك لان کل من یدخل المسجد الحرام لیس
ان یبدأ بالطواف والا یأتی بصلوة نجية
المسجد الا اذا لم یکن فی نیتہ ان یطوف ليعذر او
لغيره ولیس معناه ان نجية المسجد ساقطة عن هذا

اور ایک حدیث میں ابن جرمون کو اور شاہت یہود سے کرواوا
قرطبی نے شرح اسماء الحسنی میں ذکر کیا ہے کہ اسکو بڑا اپنی مسند میں
روایت کیا ہے اور رافعی فی ابوابہ سے اسناد کی ساتھ بیان کیا ہے ابی هريرة
کی جس قدر تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کی پاکی پر بنایا ہے
اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر پاک آدمی **حدیث** بالقول کیساتھ
سیر کی گئی ہے۔ ابن جوزی اسکو مصنوعات میں ابی الدرداء اور ابن مسعود
لا یلے ہے کہ ابی ربیع فی تاریخ خطیب میں ابن مسعود ان لفظوں سے روایت
کی ہے بلا کلام کی سیر کی گئی ہے اگر کوئی آدمی کسی کو کہے کہ دوہو پیڑ
عقب لگاؤ گا البتہ وہ بھی ضرور پی کا۔ کہاسماوکی یہ ضعیف ہے۔ میں
کہا ہوں کہ کئی کے لفظ یہ ہیں کلام مجاہد لفظ ہے جسکے معنی بولنا ہے
کہا کہ اسکو ابن لال فی مکارم الاخلاق میں ابن مسعود اور دلیلی نے روایت
سے روایت کی ہے کہ اسکی طوطی دلیلی سے ابن مسعود سے مرفوع روایت
احمد زہد میں اوسکی مسودت روایت نقل کی ہے اور ابن سعالی نے تاریخ
میں علی سے مرفوع روایت کی ہے حدیث بیت المقدس کوئی کا
ہے بھٹون سے پہنچی۔ یہ حدیث نہیں مگر یہ کلام توریت کیساتھ
منسوب **حرف تاء**۔ حدیث گھر کا تحفہ طواف
اس کا ہے کہ اسکا خودی نے سینے سے لکھوا ان لفظوں سے نہیں دیکھا
میں کہتا ہوں مراد گھر سے فار کعبہ ہے اور معنی صحیح میں جیسا
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اول بیت جب کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میں آتی ہے شروع کیا تھا یہ تھا کہ وضو کیا
پہر طواف کیا الحدیث اس طرح کوئی مسجد حرام میں داخل ہو
اس کو سنت ہے کہ ابتدا طواف سے کرے خواہ نفل ہو
یا فرضی اور غارتجیت المسجد کی شروع کرے مگر جب کہ
اسکا ارادہ طواف کا نہ ہو عذر سے یا لما عذر اور یہ
معنی نہیں میں کہ نجیۃ المسجد اس مسجد ہی ساقط ہے

عقیدہ کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ صرف قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔

السجد كما تهم بعض الاغبياء من مفهوم هذه
العبارة الصادرة عن الفقهاء وغيرهم **حد**
تحتوا بالزبرجد فانه يسر ولا عسر فيه قال العسقلاني
موضوع واما التخم بالياقوت ينفي الفقر ويدل ان
ذهب اليه باعه فوجد فيه غنى والاشبه ان صح
التخذه ان يكون لخاصة فيه كما ذكره السيوطي مختصرا
النهاية **حديث** تختموا بالزمرد فانه ينفي الفقر
اورده الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما ولا يصح
ايضا كما ذكره ابن الديبع **حد** تختموا بالعقيق
طرق كلها واهية كما قاله ابن الديبع لكن رواه
الديلمي من **حد** الحسن وعمر وعلي وعائشة رضي الله
عنهم باسناد متعددة فيدل على ان **التخذه** له اصل
وفي ايقوت المطرزي ان ابراهيم الحربي سئل
فقال صحيح قال يروى ايضا بالياء التحتية اي اسكنوا
بالعقيق واقصوا به ذكره الزركشي وقال سيعو عند
عبد بسند ضعيف من **حد** عائشة مرفوعا تختموا
بالعقيق فانه مبارك **حديث** تارك الوتر ملعون
وصا الوتر ملعون باطل اصل **حد** ترك العادة
عداوة لا اصل له كما ذكره ابن الديبع **حديث** ترك
العشاء مهراى مظنة للهرم قال القتيبي هذا الحديث
جارية على السنة الناس لسد اوسول الله
عليه السلام ابتداء ما كانت تقال قبله كذا في التمهيد
وكانه عقلة عن **حد** تشوا ولو بكف من حشف
ترك العشاء مهرومة اخرج الترمذي قال هذا
منكر انتهى ففي الجملة له اصل كما لا يخفى **حد**

جیسا کہ بعض نا فہم و شہ مضمون اس عبارت سے جو بطی بڑی فہم و
اور غیر فہم و شہ مضمون سے صادر ہوئی ہے سمجھی ہیں **حدیث** زبرجد کے
انگوٹھی پہناؤ کیونکہ اس میں آسانی ہے تکلیف نہیں کہ با عسقلانی
یہ موضوع ہے لیکن یہ حدیث انگوٹھی یا قوت کی فکر کو دور کرتی ہے
مسناسکی یہ ہیں جبکہ وہی کامل و دور ہوگا تو اسکی پیچ کرنا حاصل
کر سکتا ہے اور اگر یہ حدیث صحیح ہوگا تو شاید اس میں خاصہ ہو گیا
اسکیونی مختصر نہایت میں فرمایا ہے **حدیث** مکر انگوٹھی پہننے کیونکہ
یہ فکر کو دفع کرتی ہے۔ یہ بلخی ابن عباس لایا ہے اور صحیح نہیں بلکہ
ابن زبجی نے ذکر کیا ہے لیکن اسکو ویلی نہایت سند و اسل و عمار
علی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے
کہ اسکا کچھ اصل ہے اور یقوت مطرزی میں کہ اگر اس میں
سے اسکی بابت سوال ہوا کہ یہ صحیح ہے یا نہیں کہا کہ یہ لفظ یا بکار
سے بھی مروی ہے یعنی قرار کیا و ساتھ عقیق کے اور حکم
رہ ساتھ کے ہکوز رکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے اسکو
نے ابن عدی میں سند ضعیف سے عائشہ سے مرفوع روایت ہے
انگوٹھی پہننے عقیق کی کیونکہ اس میں برکت ہے **حدیث** طیف
کاتارک ملعون ہے اور صاحب طیفی کا بھی ملعون ہے باطل ہے
اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** عادت کا چوڑا نافس سے
رشتہ منی ہے۔ اس کا کچھ اصل نہیں جیسا کہ ابن دبیع نے
ذکر کیا ہے **حدیث** کہا نیک چوڑا نصف پیدا کرنا ہے۔ کہا
تہتمی نے یہ کلمہ لوگوں کے زبان پر جاری ہے اور میں نہیں جانتا کہ یہ پہلے
سے اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا یا انحضرت سے پہلے تھا ایسا نہیں
ہے کہ غفلت کا موجب اس حدیث سے کہا ناگاہ اگر چاہے چلو ہو گویا
کیونکہ کہانی کا چوڑا نصف کرنا ہے ہکوز مذہبی نے فرمایا ہے کہ
سکر ہے اتہو۔ حاصل یہ کہ اسکا کچھ اصل ہے جیسا کہ پیش نہیں **حد**

تسلیم الغزاة اشتر علی الاسنة وفي المدايح
 النبوية قال ابن كثير وليس له اصل ومن ضمه الى
 النبي صلى الله عليه وسلم فقد كذب كره ابن النجاشي
 ذكر القسط لمقول ابن كثير ثم قال لكنه ورد في
 الجملة في عدة احاديث يتقوى بعضها ببعض او في
 شيخ الاسلام العسقلاني وذكره ابن السبكي تسليماً
 الغزاة رواه الحافظ ابو نعيم الاصفهاني والبيهقي
 في دلائل النبوة قلت كذا رواه الدارقطني والحاکم و
 ابن عدي كما ذكره الدمشقي في حيوته الحيوان والله اعلم
حديث تعداد الصلوة من قد لا يهتدي من
 النووي في شرح خطبة مسلم انه تحد ذكره البخاري
 في تاريخه وهو حديث باطل لا اصل له عند اهل
 الحديث **حديث** يفتقر امتي على سبعين
 كلهم في الجنة الا فرقة واحدة قالوا يا رسول الله
 قال لا فرقة وهم القدية قال في اللآلئ بهذا اللفظ
 والا فحديث يفتقر الامة على ثلاث وسبعين
 اخرجه ابو داود والترمذي وقال حسن صحيح وابن
 وابن جبار والحاکم في صحيحه وقال الحاکم انه
 تحد كبير في الاموال قال الزركشي وراه البيهقي
 صحيحه من تحد ابى هريرة وغيره قلت ورواه
 الاربعة عن ابى هريرة رضي الله عنه لفظه فتر
 اليهود على احد وسبعين فرقة وتفرقت لثلاث
 على اثنين وسبعين فرقة وتفرقت امتي على ثلاث
 وسبعين فرقة كما في الجامع الصغير للسيوطي
 روية للترمذي عن ابن عمر بلفظه ان بني

بن كاسلام کرنا یہ زبانی مشہور ہے اور دایم نبوی میں کہ کہا ہے
 کثیر فی سکا کچھ اصل نہیں اور جس کو نخصت کی طرف منسوب ہے
 اس کے جھوٹ بولایا ابن دبیج فی ذکر کیا ہے قسطلانی ابن ابی کثیر
 ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث بہت طرق سے آئی ہے بعض کو بعض
 تقویت ہوتی ہے اس کو شیخ الاسلام عسقلانی ذکر کیا ہے
 اور کہا ابن سبکی فی اس حدیث کو حافظ ابو نعیم اصفہانی اتذکر
 نے دلائل النبوة میں روایت کی ہے میں کہتا ہوں ایسا ہی
 دارقطنی اور عالم اور اسکے شیخ ابن عدی روایت کی ہے
 جیسا کہ میری نے حیات الحيوان میں ذکر کیا ہے **حديث**
 لو ثاؤنا ذکوا یک درہم خون سے۔ کہا نو دینی سلم کی خطبہ کی
 شرح میں اس حدیث کو بخاری اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے یہ حدیث
 باطل ہے سکا کچھ اصل اہل حدیث کی نزدیک نہیں ہے **حديث**
 میری امت ستر فرقة متفرق ہوگی سب جنت میں جائیں گے مگر
 ایک **فتیر** کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ کوئی کہا مذہب اور
 قدر یہ ہیں۔ کہا لا لی میں ان لفظوں سے در نہ یہ حدیث متفرق
 ہوگی امت میری تہتر فرقة ہو سکے ابو داود اور ترمذی (اور کہا آدھ
 یہ حسن صحیح ہی) اعدا بن ماجہ اور ابن جبار اور عالم نے
 اپنی صحیحوں میں روایت کیا ہے اور کہا حاکم نے یہ حدیث قبول
 میں بہت ذکر کرتی ہیں کہا زکشی فی اسکو پہنچی فی تذکرہ کیا ہے اور
 لوگوں نے ابو ہریرہ وغیرہ کی صحیح کی میں کہتا ہوں اس کو ستر
 اربعہ والوں ابو ہریرہ کا روایت کیا ہے اور اس کی یہ لفظ میں
 متفرق ہوگی یہود اکثر فرقة اور متفرق ہو گئے انصار
 بہتر فرقة اور یہ متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقة جیسا
 کہ جامع صغیر سیوطی میں ہے اور ترمذی کے ایک حدیث
 میں ابن عمر سے ان لفظوں سے یہ تحقیق متفرق ہو گئی ستر

تفرقت علی اثنتین وسبعین ملة کلہم فی النار
 الاملة واحدة قالوا من ہی یا رسول اللہ قال اما انما
 واصحابی وفي رواية احمد وابی داود عن معاوية
 اثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وھی
 والحديث فی مشکوٰۃ وشرحہ المرقاۃ **تحد**
 تقعہ ما قبل ان تسودا من قولہ عمر قیل معناه
 قبل ان تزوجا فقصیر وارباب بیت وخدام
 قیل صناع العلم فی افخاذ النساء وقال الثوري
 اسرع الرویاسة اضربکثیر من العلم ومن لم یستع
 ثم کیت ثم کیت وهذا المعنی اعم والله سبحانه
 اعلم **حديث** تفکر ساعتین من عبادة سنة
 ذکرہ الفا کہانی بلفظ فکر ساعة وقال انه من
 السر السقطه وقال ابن عبا وابو الداء فکر ساع
 خیر من قیام لیلۃ نقلہ الخطابی ذکر السیوطي
 الجامع بلفظ فکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة
حديث التکبر علی التکبر صدقہ قالوا لا ہو کلام
 مشہور قلت لکن معناه ما نورد **تحد** التکبر جزم
 السخا ولا اصل له فی الرفع مع وقوعہ الرافعی وانما
 هو من قولہ ابراهیم النخعی حکاہ الترمذی فی جامعہ
 عندہ فقال مروی عن ابراهیم النخعی انه قال التکبر
 والتسلیم جزم وقال السیوطی رواہ شعید منصور
 فسندہ عن ابراهیم النخعی قوله التکبر جزم والقراء
 جزم واخر جزم من جهة آخر عنہ قال کانوا یجزمون
 التکبر المراد عدم القطیط والتزديد قولہ ولا
 انه اراد بالجزم الوقت دون الوصل عابدة

بہتر فرقہ پیر اور میری است بہتر فرقہ متفق ہوگی سبک
 کو ایک فرقہ کہا لوگوں کو وہ کون ہے یا رسول اللہ کہا جزم میں ہوں
 میرے اصحاب ہیں اور ایک میت احمد اور ابن داود میں معاویہ پر بہتر
 ناری میں اور ایک ضعیف اور وہ اہل سنت جماعت میں تودہ
 مشکوٰۃ میں اور شرح اسکے مرقات میں ہے **حديث** فقہات
 سیکھو پیر سرار بہتر سے یہ قول عمر کا ہے بعضوں نے کہا ہے معنی کے
 یہ میں پہلی است کہی کہ نکاح کرو میں ہو جاؤ تم تاکہ گہروں اور خادموں
 کے اور اسیدوں کو کہا گیا ہے صنایع ہو گیا ہے علم عورتوں کو جو تیرہ دینوں کہا
 تو رنجی جو شخص جلدی کرے ریاست کو اسے نسبت علم ضائع کیا اور
 جسے جلدی نہ کی تودہ کیسا ہی بہر کیسا ہی اور یہ معنی عام ہیں
 اللہ پاک بہت جانی دلا ہے **حديث** ایک گہری فکر کرنا ایک
 کے عبادت سے بہتر ہے سکو فکائی فی ان لفظوں کے ذکر کیا ہے اور کہا یہ کلام
 سری السقطہ کی ہے اور کہا ابن عباس اور ابو الداء فکر ایک گہری کا
 رات کی گہرائی میں بہتر ہے سکو خطابی فی فتنل کیستہ و ستونی عام
 میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے فکر ایک گہری کا سا شہد برس کے عبادت سے بہتر
حديث متکبر کے اور تکرار ناصدقہ کی کہا راجحی یہ کلام مشہور میں
 کہتا ہوں لیکن معنی اس کے مروی میں **حديث** تکبر جزم ہے کہ اس کا
 فی کتاب جزم اصل نہیں باوجودیکہ رافعی میں واقع ہوئی ہے اور یہ قول
 ابراہیم نخعی کا ہے یہ حدیث صاحب جامع نے ترمذی سے
 نقل کی ہے کہا اوس نے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ اوس نے کہا تکبر جزم ہے
 اور سلام جزم ہے اور کہا سیوطی نے اسکو سعید بن منصور
 نے سنن میں ابراہیم نخعی طرح روایت کیا ہے تکبر جزم ہے اور
 قراءہ جزم ہے اور اوس نے وجہ دوسرے اس روایت کی ہے کہ وہ لوگ
 جزم کرتی تکبر پر اور اس سے یہ کہ نہ غلاما (ایک کو دوسرے سے) کہتا
 ہوں اظہر یہ ہے کہ مراد جزم سے وقف ہے سو اوصل کے اپنی تائید سے

علیٰ انہ کلام تام وکذا الحكم فی القراءة فان المستقر
 فیہا هو الوقت علی الفواصل **حدیث** التکلف
 حرام قال ابن الدبیج لا اعلم بهذا اللفظ بل فی معجم
 البخاری عن عرفان طینا عن التکلف قلت والحال
 ان معناه ثابت ویؤید ما أخرجه ابن عساکر فی
 تاریخہ عن الزبیری عن العوام بلفظ اللهم فی وصلی
 براہ من التکلف وأخرجه ایضاً بلفظنا ووافی بآ
 من التکلف عن الزبیری عن ابی ہالہ وھو ابن خذ
 زوج البنی علیہ السلام وقد یقتبس لك من قوله
 تعالیٰ (وما انا من التکفیدین) **حدیث** تمکث
 احدیکن شطراً علیہا لا تفضل ولفظ الزکر کنشی شطر
 دھڑ قال ابن منذر لا یتثبت وقال ابن الجوزی لا یر
 وقال النووی باطل وقال البیہقی طلبتہ فلم یجد له
 اسناداً والحاصل انہ لا اصل له بهذا اللفظ من
 مبناہ ولا یقرب من معناه ما انفق علیہ الشیخ
 من حدیث ابی سعید مرفوعاً الیہ فی احاضت لم یصل
 ولم یصل من یقضایہا **حدیث** تناسل
 ابابھی بکرم یوم الفیمة جاء معناه عن جماعة من الصحابة
 وبنی ابی داؤد والنسائی والبیہقی وغیرہم من حدیث
 معقل بن یسار مرفوعاً تزوجوا الولود فانی ما کثر
 الامر ولا احد والبیہقی عن انس كذلك وصحیحة ابن
 والحاکم **حدیث** التوکل علی العصا من سنة
 الانبیاء کلام معجم ویسأل اصل صریحاً وانما یتفاد
 من قوله تعالیٰ (ما تذلک بمینک یا موسیٰ) ومن غل
 یقیناً علیہ السلام فی بعض الاحیان کما بینتہ فی رسالہ

اسلئے کہ یہ کلام تام ہے اور ایسا ہی حکم ہے قرأت میں کیونکہ ان میں
 کرنا فاصلہ نہیں سمجھتے **حدیث** تکلف حرام ہے کہ ابان بیجے لیکن
 ان لفظوں میں نہیں جانتا بلکہ صحیح بخاری میں اسے اس طرح ہے کہا کہ ہم نے
 گئے ہیں تکلف سے کہ ہم نے حاصل کیا ہے اس کے ثابت میں اولاً اس کا
 ہے جو کہ ابان عساکر نے تاریخ میں نہیں عوام سے ان لفظوں کے روایت
 ہے یا اند میں اور میری است کی صالحین کے میں تکلف ہے اور ان لفظوں
 ہے اس کے میں اور میری است ہی اس کے تکلف سے زیر میں ابی ہالہ
 سے ہے جو خدیجہ آنحضرت علیہ السلام کی بیوی کا لڑکا ہے اور یہ
 قول اللہ تعالیٰ سے بھی اقتباس ہو سکتی ہے (اور نہیں ہوں تکلفیہ)
حدیث نہیں ہے بعض تم سے نصف عمر تک اس حالت پر کہ نا
 نہیں پڑتی۔ اور لفظ زکر کنشی کے نصف نانہ تک میں کہا ابن منذر
 نے یہ ثابت نہیں ہے اور کہا ابن جوزی نے یہ معلوم نہیں ہے اور کہا نووی
 نے باطل ہے اور کہا بیہقی نے منکر کو طلب کیا اور اس کے کوئی سند
 پائی اور حاصل یہ ہے کہ اس کا ان لفظوں کے کچھ اصل نہیں ہے اور قرآن کے
 معنی کی ہے چہرہ شہان ابی سید اتفاق کیا ہے کیا نہیں بات
 کہ جب عورت عائشہ ہوں نہیں ناز پڑتی اور نہیں روزی کہتے
 یا اس کے دین کا نقصان ہے **حدیث** نسل بڑا دین قیامت کی
 دن سے فکر کروں گا۔ اس کے معنی نہایت صحابہ کے مروی ہیں اور
 ابی داؤد اور نسائی اور بیہقی وغیرہ میں متفق ہیں لیکن اسے مرفوع روایت
 ہے نکاح کرو جنسہ والیوں کو کیونکہ میں تم سے کسی اور میں نہیں فکر کروں گا
 اور احمد اور بیہقی میں اسے ایسا ہی ہے اور ابن حبان اور حاکم
 اس کی تصحیح کی ہے **حدیث** لا ہٹی پر کچھ لگا یا نہیں دین کی سنت ہے
 کلام معجم ہے اور اس کا کچھ اصل صحیح نہیں ہے لیکن معنی اس کے قول
 اللہ تعالیٰ سے استفادہ ہو سکتے ہیں (کیا ہو تیری داہنی ہاتھ میں جو کہ
 اور آنحضرت علیہ السلام کے معیار کے معنی لکھا کہ میں جان گیا ہے

واما محمد من بلغ الأربعين لم يسلك العصا
 عصي فليس له اصل **حديث** التهنية بالشهر
 الاعياد وما اعتاده الناس في بعض البلاد لم يرو
 شيء صريح في هذا النبي لكنه صحيح في المعنى
 لقى خالد بن معدان ائمة بن الاسقع في يوم عيد
 فقال تقبل الله منا ومنك فقال نعم تقبل الله
 ومنك واستند النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الا
 فيه الوقت وقد ثبت ان آدم لما حج بيت الله
 قالت الملائكة برحمتك قد حججنا قبلك في هذا الشهر
 طمحة الكعب تهنية بتوبة الله عليه وروى في حق
 الجار من المرفوع ان اصابه خير هناء او مصيبة
 عزاه الى غيره ما هو في مبناه ومعناه **حرف**
الثلاثة - حديث الثقة بكل احد
 قال السخاوي لا عرف بهذا اللفظ قلت معناه
 اذ لا ينبغي لاحد ان يشق بغير الله فان من توكل
 عليه كما ومن تعذر بالعباد له الله وفي المثل لا
 مله وهو بنت ضعيف ولا حول ولا قوة الا بالله و
 يقويه حشد الخرم سوء الظن **حديث** ثلاث
 لا يركن اليها الدنيا والسلطان المرأة كلام صحيح
 معناه وليس حديث في مبناه **حرف الجمل**
جمل الجار الى ربيعين المعروض ما رواه البخاري في الادب
 المفرد انه من قول الحسن البصري وقد سئل عن الجمل
 فقال ربيعون دار امامه واربعون خلفا واربعون
 عن يمينه واربعون عن شماله وكذا جاء عن الاوزاعي
جمل جبل القلوب على حب من احسن اليها

الثلثة

ليكن به حديث جو شخص هو نجا ياليس سال كذا اور اسنى لا طمى كذا
 نہیں مس کیا اور اسنى نافرمانی کی۔ ہر کجا کہ اصل نہیں **حديث** سال
 بعض مہینوں میں اور بعد دوں میں جیسا کہ عادت پر ہوتی ہو گو کوئی
 بعض شہر دن میں۔ ہمیں کوئی شئی دار نہیں ہوئی لیکن بڑے عین
 صحیح ہے اس لئے کہ خالد بن معدان دہلہ بن اسقع کو عید کے دن ملا اور
 کہا قبول کری اللہ تمہارے اور تم سے اسنے کہا ہاں قبول کرے
 اللہ تعالیٰ ہم سے اور اسنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 منسوب کیا لیکن وقف ہمیں شہر اور ثابت ہو چکا کہ کجا اور علم
 اسلام بیت المدج کیا تو فرشتوں نے کہا اچھا ہوا حج تیرا ہم سے ہے
 پہلے حج کیا ہو اور صحیح میں ہے کہ ہر اس ناطق کا کعب الہی اور اسکو مبارک
 دینی ساتھ تو رہا اللہ کی اور حقوق ہمایہ میں مرفوع روایت ہو اگر شیخ
 اسکو نیکی مبارکبادی دے کہ کو اور اگر پہونچی سکے مصیبت تو یہی کچھ
 اسکو وہی حدیثیں اس میں ای ہیں **حرف ثا - حديث**
 اعتماد کرنا ہر ایک پر سبب کا ہے۔ کہا سخاوی میں سکوان لفظوں سے
 نہیں جانتا میں کہتا ہوں کے معنی صحیح ہیں اس لئے کہ کسی کو لائق ہونے
 کہ اعتماد کرے اور جو شخص کسی پر کیونکہ جو شخص کوکل کرے اور پھر
 اسکو کافی ہو اور جو شخص کسی کو اعتماد کرے تو اللہ کا اسکو ذلیل کرے گا
 اور شے پناہ پر ہوتی اس کے کرمی کے سماعت ایک قسم کی ضعیف نگہ پر ہے
 نہیں ہونا لگتا ہے اور نہیں قہنگی کی گرسا تہم را کہ او یہ خدا کی تعجب کرے
 ہم محکم کرے ایک کام پر بر لظن (اللہ) حدیث میں جبرین ہیں ان کی طرف سے
 ہونا رشاہ و عورت کا کام نہیں صحیح ہے و شہائیں **حرف جیم - حديث**
 ہمایہ چالیس گز تک ہے۔ شہر ہو یہ جو نجاتی ادب مغرو میں دایت کی ہو
 کہ یہ قول حسن بصری کا ہے اور اس سے ہمسائی بابت سوال ہوا جواب یا چالیس
 گز کی ہے اور چالیس پیچے اور چالیس میں اور چالیس میں اور یا چالیس
 سے آیا یہ حدیث پیدا کرے میں بل محبت اس شخص جو لو کی طرف سے کرے

کافر لا یرحم علی صاحبہ فی حالہ وفاقہ من اهل الجنة
ای دفع من مسلم مضطر من اهل الجنة فنعناه یحکم
واما بناء فکما قال ابن الدبیع انه کلام یدخل الاسواق
ولیس بحديث **حديث الجيرة** روضة ومصر
الله فی رصنه قال العسقلانی کذب موضع وفي التثنية
ان الجيرة بکسر الجیم وسکون الیاء قرية قبالة مصر
على النيل **حرف الحاء الملهمة - حديث**
حاكو الباعة فانه لا رمة لهم کذا ذکره ابن الدبیع
انکاف مدغما ولفظ السیوطی حاکوا بالفک وقال
اصل له وفي سند ابی یعلی من تحت الحسین بن علی
مرفوعا المعنون لا مأخوذ ولا حمود واخرجه ابوالقاسم
البغوی من طریق کامل بن طلحة عن ابی هشام القتات
قال کنت احمل المتاع من البصر الى الحسین بن علی بن
ابی طالب فکان یماکنی فی فعلی لا اقوم عنده حتی
عالمته قلت یا ابن رسول الله جئتک بالمتاع من البصر
فما کسني فی فعلی لا اقوم حتی تهب عالمته فقال ان
حدثني یرفع الحدیث الی ابی النبی علیه السلام قال المعنون
ما یور ولا حمود قال البغوی لو هم من کامل ورو غیره
عن ابی هشام قال کنت حمل المتاع الی علی بن الحسین
قال العسقلانی ومرو بسند ضعیف بلفظ ما کسوا
الباعة فانه لا خلاق لهم قال ورو بسند قوی عن
الثوری نقل کان یقال ما کسوا الباعة فانه لا خلاق
لهم **حديث** جب من دینا کم ثلاث الطیب
النساء وجعلت قرعة منی الصلوة قال الزکشی روا
التثنية والحاکم من تحت انس بن لفظ ثلث وقال

کافر ہے اپنی صاحب کسی حال میں ہم نہیں کرتی اور اس کا قاتل ہل
جنت سے ہے یعنی فر کر نیو لایہ کہہ کر و سلمان فرار سے اہل جنت سے ہے
سے اس کے معنی ہیں لیکن بنا کے ایسی ہر جیسا کہ ابن دبیع فی خزانہ
ی کلام بازار دن میں پیر ہی ہے حدیث نہیں حدیث جیرہ ماغ
اور شہر مصر سے کما کا خزانہ ہی زمین میں کہا عسقلانی نے کذب سے منوع
ہے اور نہ ہی میں جیرہ کسیرم اور سکون یا سو نام کاؤں کی قریب کر
نیل پر **حرف حاء - حديث** سختی کر دیتے پھر والو سے اس نے
کہ یہ ان کو لازم ہے - ایسا ہی اس کو اس وسیع ذکر کیا ہے تشدید
اور سیوطی کا کاف اذ عام سے ہے اور کہا کہ اس کا کچھ اصل نہیں ہے اور سند
ابی یعلیٰ میں حسین بن علی سے مرفوع روایت ہے معنیوں نامور
ہے اور نہ محمود اور اس کو ابوالقاسم بغوی نے طریق کامل بن
سے اوس ابی ہشام القادیسی روایت کی ہے کہا اوس بن
بصرہ سے استبا حسین بن علی بن ابی طالب کی طرف لانا تھا وہ
مجھے اوس میں کم دیتا تھا اور میں اس کے پاس سے نہ کھڑا ہوتا تھا
وہ تمام اسباب بخش دیتا میں کہا اے بیٹے رسول اللہ کے
کیا میں لایا ہوں تیری پاس اسباب بصرہ سے تو مجھ کو اس میں کم دیتا
اور میں نہیں کھڑا ہوتا تاکہ تو تمام بخش دیتا ہے کہا مجھے میرے پاس
مرفوع روایت کی ہے کہ معنیوں نامور ہی اور نہ محمود کہا بغوی وہ کامل
سے ہے اور غیروں نے ابی ہشام سے روایت کی ہے کہا اوس بن ہشام
تھا یا ابی بن حسین کی طرف اور کہا عسقلانی نے یہ سند ضعیف ان
سے وار د ہے مگر یہ نقصان کرنا لایہ کہ یہ نصیب نہیں ہے کہا اوس
قوی سیفان ثوری سے مروی ہے وہ کہتا تھا بیع کے نقصان کر نیو لایہ
کیسے کہ نصیب نہیں ہے حدیث مجھ تھا وہ دینا سے تین چیزیں پسند
میں خوش اور عورتیں اور تیرے کما آرام نما زمین کیلے لیا ہے کہا کشتی
نے روایت کیا اس کو نسائی اور حاکم نے انس سے لفظ میں لایہ

السجود لم افق على لفظ ثلاث الا في موضعين
من الاحياء وفي تفسير العمران من الكشاف ما رواه
في شئ من طرق هذا الحد بعد مزيد التفتيش قال
وزيادته مختلفة للمعنى فان الصلوة ليست الدنيا
قلت وصحته من جهة البني فقد لا السيو في تخريج
احاديث الشفاء لكن عند احمد من حديث عائشة
كان يعجبني الله من الدنيا قلنا انشاء النساء و
الطيب الطعام فاصفاً اقتبس ولم يصب احداً من
النساء والطيب لم يصب الطعام قال اسناد صحيح
ان فيه رجلاً لم يصب في صمد اسناد حسناً
صحته من جهة المعنى فلو وقع عرقه في الدنيا
حصل لانه منه لوفيقه ما جلد في رواية الطيب لانه
وقر عيني في الصلوة وهل المراد بالصلوة العباد
الموضوعة لساناً لانام والصلوة عليه السلام
حبك الشئ يعم ويهم رواه ابو داود وقد بالغ الصفا
فيه وحكم بالوضع عليه قال السجود وكيفنا سكوت
ابو داود علي فليس موضع ولا شديد الضعف فهو
قلت ذكر الزركشي عن ابى الدرداء وقال لا لوقف
وروع معارفين ابى سفيان ولا يثبت سكوت عليه
السيوطي مع انه ذكره في الجامع الصغير وقال رواه احمد
البخاري في تاريخه وابو داود عن ابى الدرداء في
في اعتلال القلوب عن ابى هريرة رضي الله عنه ابن
عساكر عن عبد الله بن ابيس انتهى في الحد اما صحيح
لذا انه اوسع في تقي عن درجة الحسن لانه اكثر
وقر صفاته حديث الحبيب يعذب بجميه

سجود في بين لفظين برواقت بنين هو احياء في دو جلد بين اور
اشاف كل تفسير آل عمران من اور بنين اور نو کو کسی جہد اس حدیث
طریق میں نہیں دیکھا مالا کو بہت تلاش کے یہ کہا اور سن زیادتی
اسکے معنوں کو مختلف کرتی ہے کیونکہ نماز دنیا سے نہیں ہے میں کہتا ہوں
صحیح اسلے معنی کی جہت سے یہ کہا سیوطی نے تخريج احادیث ثغاب میں
لیکن احمد کی نزدیک عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ کو دنیا سے تین چنیز
پسند آتی تھیں عورتیں اور خوشبو اور طعام آنحضرت کو دو
چیز بن ملین اور ایک ملی آنحضرت کو عورتیں اور خوشبو
اور نہ ملا طعام کہا اور اس اسناد اسکی صحیح ہے مگر اس میں ایک حدیث
ہے اسکا نام معلوم نہیں میں کہتا ہوں اسناد اسکی حسن ہو گے
لیکن صحت سے جہت سے اس طرح ہے کہ آرام انگوٹھا دینا سر گویا
اسی ہوا اسکی تائید روایت کرتی ہے خوشبو و عورتیں اور آرام انگوٹھا دینا اور
مرا و صلوة سے عبادت ہو جو تمام خلقت کے لئے بنائی گئی ہے اور وہ آنحضرت پر
ہو اللہ تعالیٰ کی اس پر حدیث محبت تیری کسی شے سے تجھ کو
اور ہر کرتی ہے روایت کیا اسکا ابو داؤدی اور صفائی اس میں بالذکر کے
اس پر منع کا حکم کیا کہا سنا ہے کہ اس پر ابو داؤد کا چپ کرنا لغایت کرنا ہے
پس منع نہیں ہے اور سخت تنبیہ حسن ہے میں کہتا ہوں کہ
ابی الدرداء ہی نہ کر گیا ہے اور کہا ہے اچھا اور معارفین روایت
کی گئی ہے اور ثابت نہیں ہے اور سیوطی نے اس پر چپ ہے باوجود
وہ جسے اسکو مباح مضمون ذکر کیا ہے کہ کہا روایت کیا اسکو احمد و بخاری
نے اس میں اور ابی داؤدی ابی الدرداء اور خالطی نے اعتلال القلوب
میں اسے ہریرہ ابی اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن ابی سے
سننے ہیں حدیث یا تو صحیح لوازہ ہے یا غیرہ درج حسن لہذا
سے بڑھ کر ہے بسبب کثرت روایات کی اور تحت صفات
حدیث دوست نہیں عذاب دینا دوست کو

انا کتبنا علیہم) فانه دل علی جہم و طہم مع عہد
تلبسہم بالایمان اذ ضمیر علیہم للمنافقین و تعبیر
بعضہم بانه لیس فی کلامہ انه لا یحب الوطن المؤمن و
انما فیہ ان حب الوطن لا ینافی الایمان انتہی و لا یخفی
ان معنی الخشہ حب الوطن من علامۃ الایمان و
لا ینکون الا اذا کان الحب مختصا بالمؤمن فاذا وجد
فیہ و فی غیرہ لا یصلح ان یکون علامۃ قبولہ و معنہ
صحیحہ نظر الی قولہ تکا حکایۃ عن المؤمن (و مالنا
الا نقول فی سبیل اللہ و قد اخرجنا من دیارنا) فضح
معارضۃ لقولہ قتالی (ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا)
نشا لظہر فی معنی الخشہ ان محم مبنہ ان یجمل علی
المراد بالوطن الحجة فانہا السکن الاول لابن آدم
علی خلاف فیہ انہ خلق فیہ و دخل بعد ما کمل و تم
او المراد بہ مکہ فانہا ام القری قبلۃ العالم الاول
الی اللہ تکا علی طریقۃ الصوفیین فانه البدأ والمعا
یشیر الیہ قولہ تکا (وان الی ربک المنتہی) او المراد
الوطن المتعارف لکن بشرط ان یکون سبب صلۃ
ارحامہ و احسانہ الی ہل بلدہ من فقرانہ وایتا
نشا للتحقیق انه لا یلزم من کون الشئ علامۃ لہ
اختصاصہ مطلقا بل یکفی غالباً الا تری الی حدیث
الحسن من الایمان و حب العرب من الایمان مہم انہما
یوجدان فی اہل الکفران واللہ المستعان **خشہ** حب
الہرقہ و موضوع کما قالہ الصغانی وغیرہ بسطت علیہ
بعض الکلام فی رسالۃ مسقلۃ للتحقیق المرام و صحیحہ
فی تقدیر من فصلا اہل الایمان و هو لا ینافی ما

ہم کہتے اور پھر) پس اس قول فی دلالت کی ہے اس بات پر کہ یونہی
محبت اپنی وطن سے ہے باوجودیکہ انہیں ایمان نہیں ہے اس لئے کہ
ضمیر علیہم کا منافقین کے طرف ہوا اور بعض غیر کا اس طرح بیجا کیا
کہ اس کلام میں یونہی نہیں کہ نہیں دوست رکھنا وطن کو مگر مومن
بلکہ ہمیں یہ کہ حب وطن کے معافی ایمان کی نہیں انتہی اور پوشیدہ
ہمیں کہ معنی حدیث کی حب وطن کی ایمان کی علامت ہو اور یہ
ہمیں ہر کسی کو حب وطن سے محض مومن ہو اور حب مومن وغیرہ
میں باوجود کہ تو اس کے قبول کی علامت نہیں ہو سکتے اور معنی اس کو
بعد نظر کے قول اندکھا کی طرف جس میں حکایت مومن کی کہ یہ
صحیح معلوم ہوتا ہے (اور کیا ہو سکتا کہ ہم اس کی سستہ میں جنگ کر سکیں
حالاً کہ ہم اپنے گھر و وطن نکالی گئے ہیں) پس اس کا معارضہ اس قول
تعالی سے صحیح ہو گیا (اور اگر ہم کہتے اپنے کو قتل کرو) یہ بظاہر معنی حدیث
یہ نکلتا ہے کہ اگر اس کے بنا صحیح ہو جائی تو اس پر عمل کرنا چاہئے کہ مراد
سے جنت ہے کیونکہ وہ مسکن پہلا ہے ہماری باپ آدم علیہ السلام کا
ایک سات میں خلافت کہ پہلی جنت میں پیدا ہو کر باپ آدم علیہ السلام کے داخل
کئے گئے یا مراد دوسرے مکہ ہے کیونکہ وہ ان کے ہوا جہاں قبلہ ہوا اور اس سے
تعالی کی طوفان پر فعل صوفیہ کیونکہ وہ سچے اور عادی ہو گیا کہ اس کی طوفان
کا اشارت کیا ہے (اور طرف بتیر کی ہوا رگنت) یا مراد دوسرے معنی وطن ہے
اس طرح کہ اس کی بات ہو کہ میں سے کہہ کر جس کو ان اہل شہر و دیہات و
اس کے تحقیق یہ کہ ایک شہر کی علامت ہو کر اس کے خصوصیت اس سے لازم نہیں ہے بلکہ
اکثر اوصاف پائے جاتی ہیں کہ اس حدیث کی طرف ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ایمان سے
ہے باوجود کہ یہ دو اہل فرعون سے پائے جاتی ہیں۔ اور اس کا تکرار کرنا
ہے حدیث محبت کی ہے۔ مومن سے ہے جیسا کہ صفائی وغیرہ
نے کہا ہے اور اس میں نہایت سلاست نقل کیا ہے اور صحیح ہے
کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ یہ خصلتیں اہل ایمان کے ہیں اور یہ منافقین نہیں

بہ بعض اہل الکفران کساؤ مکادم الکفران ولا یفک
 من علامۃ ایمان کما توہم السعدۃ السیدۃ الغز
 الثانی حیث جعل اضافتہ من بابا صافۃ للصد
 الی مفعولہ حدیث حبذا المتخللون من امتی قال
 الصغائر ومنعہ ظاہر ومنعہ بتخلیل الاصاب فی الوضوء او
 بتخلیلہا بعد الطعم قلت ما لبناہ فوضعتہ ظاہر واما
 معناه فتبوءہ ظاہر باہر لورود الاحادیث فی
 التخیل والاصابع حتی عدل من السنۃ المؤکدۃ فیظنی
 رجحان اسنادہ لیمکر علیہ بالتحقیق واللہ ولہ التوفیق
 تحل الجمع کما کل ضعیف تساہل الصغائر حیث
 ادرجہ فی الموضوعات وقد اودہ لعمد بن ماجہ مرشد
 ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ام سلمۃ مر
 واسنادہ حسن حدیث الجماعۃ فی فقرۃ الیاس
 تورث النبیۃ فنجبوا ذلک رواہ الدیلمی من طریق عمر
 بن واصل قال حکمی محمد بن سواع عن مالک بن ر
 عن انس مرفوعا وابن واصل الفہم الخلیب بالوضع لا
 سیماء وھو حکایتہ وقد اجمعت علیہ السلام فی یا فوخا
 وجع کان بہ **تحل** الحجون والبقیع یؤخذان باہرا
 ویغتران فی الحنۃ وھما مقبرتان بمکہ والمذۃ او مرده
 الریحۃ شیء الکثاف بیض الزلیعی فی تخیرہ ویتبعہ
 الصغائر وسکت عنہ السیوطی حدیث حدیث
 سنۃ قال ابن القطان لا یصح مرفوعا ولا موقوفا قلت
 اخرجہ ابوداؤد والترمذی ابن خزمیہ والحاکم
 صحیحہما عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 الحاکم وصحیہ ورضعہ الترمذی وقال الحسن صحیحہ ثم

اسکی کہ اہل کفر میں بے خصلت پائی جاوے مثل باغی کا ہونے احسان کے
 اور علامت ایمان کی نہ کہتا چاہے جیسا کہ حد اور سیدہ توہم کیا ہے اور سیدہ
 نے بہت توجہ بات کی ہر اس لئے کہ اس نے انصاف دیا اسکی انصاف صدر
 مفعول کی طرف بنا کر یہ حدیث میں جو میں خلال کہ نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مرفوع ہوا کا ظاہر ہے اور اس کی تفسیر اسکی سطح کی ہے جو وضو میں
 خلال کرنا یا خلال کرنا ذکا بعد طعم کی میں کہتا ہے اعتبار بنا کر
 ہوا کا ظاہر ہے لیکن باعتبار اسکی ثبوت کا ظاہر ہے بسبب دوسرے اسناد
 کے واپس رہی وہ بظاہر خلال میں حتی کہ ان دو کا خلال منفی ہو سکے نہ
 آیا گیا ہے یہ نظر کیا جائے اسکا اسناد میں اس شخص سے بھی طے کیا گیا اور اسکا
 اور زین کا یہ حدیث صحیح جامد ہے جو ضعیف کا معنی اس میں کیا گیا ہے
 اور اس اسکو مرفوعات میں سے کیا گیا حالانکہ اسکو احمد بن حنبل
 محمد بن حنفیہ وہ اس سلسلے سے مرفوع لایا ہے اور اس کے حسن ہے
 یہ بھی کئے کہ ابی یوسف بنیان کو پیدا کرتی ہیں اس اسکو مدعی فی عمر
 بن واصل سے روایت کی کہ اس اسکی میری پاس محمد بن کر مالک بن
 بنیاس اس اسکی تفسیر ہے وضع سے تہم کیا ہے خصوصاً یہ حکایت ہے کہ ان
 حضرت علیہ السلام فی بنی یاسمین بسبب دلی بھی لگائی ہے
 حدیث بحون ابی بقیع کو کہ اگر کثیف میں منتشر کر نیگے اور
 دو قبرین میں کہ اور مدینہ میں اسکو خوشہ کی کثاف میں لایا
 ہے اور زینعی نے تخریج میں سفید چوڑی ہے اور اسکا
 اسکا تابع ہوا ہے اور سیوطی حلیہ کی ہے حدیث
 اسلام کا حذف کرنا سنت ہے کہ ابن قطان نے مرفوع اور مرفوع
 دو دو طرح سے صحیح نہیں میں کہتا ہوں اسکو ابو داؤد اور
 ترمذی ابوداؤد بن خزیمہ اور حاکم نے اپنے صحیحین میں ابی اس
 اُسے ابو مسریرہ سی روایت کی ہے حاکم ابی اسکو مرفوع کیا
 اور صحیح کہا ہے اور ترمذی مرفوع کیا اور اسکا حسن بھی لکھا گیا ہے

ابن خزمیہ روایت کی کہ ابن واصل کو

حدیث السلام

معناه اسراع الامام به لئلا يسبقه المأموم و
 لغرب بعض المالکین بقوله هوان لا يكون فيقول
 ورحمة الله **حديث** الحديث في المسجد تاكل
 الحنظل كما تاكل البهيمة الحشيش لم يوجد كذا في
 المختصر **حديث** حسنات الابرار سيئات
 المقربين من كلام ابى سعد الخزاز **حديث**
 حسنوا افعالكم بكل ما فرأتموه لا اصل له بهذا
 البني ان كان يصم في المعنى **حديث** الحسن
 مرحوم من كلام ابى حازم للتابعي **حديث** الحسن
 لا يسود من كلام بعض السلف في رسالة القشيري
حديث حسن ورجس عالم افضل من ملوثة
 وكعة كذا في الاحياء من **حديث** ابى ذر قال العزم ذكر
 الجوزي في الموضوعات من **حديث** عمرو اجد من
 طريق ابى ذر **حديث** الحفظ في الصغر كالنقش
 في الحجر ليس بثبت كذا لكن رواه الخطيب في معجم
 من **حديث** ابن عباس مرفوعا حفظ الغلام الصغير
 كالنقش في الحجر وحفظ الرجل بعد ما كبر كالكتا
 على الماء **حديث** حكمة على الواحد كحكمة على
 الجماعة لا اصل له كما قال العرفي وانكره البرقي
 والذهبي ايضا وقال الزركشي لا يعرف **حديث**
 الحمد لله رداء الرحمن لم يوجد له اصل **حديث**
 حمز باب خبير اورده ابن اسحق في السير وانكره
 بعض العلماء وقال السخاوي له طرق كلها واهية
 وقال الزركشي اخرجه الحاكم من طرق حمز
 بافظ ان عليا لما انتهى الى الحصن اجتبا احمد

سنة اسكنه يزين امامه كسلام جلدی بیہوشگاہ مقتدی اور حسن سبقت نہ
 کر جائے اور بعض مالکین کے کہنا ہر صفت کرنا قول و رحمتہ اللہ علیہ کا مروجہ **حديث**
 باتین کنی مسجد میں نیکوئین کو کہانی ہیں جیسا کہ چار یا پانچ کہاس کو
 کہنا ہے۔ نہیں پائی گئے ایسا ہر مختصر میں ہے **حديث**
 پاک لوگوں کی نیکیاں مقرر ہیں کی برائیاں ہیں کلام ابی سعد الخزاز
 کے ہے **حديث** اچھا کر و پسے نفوس کو اسے ذرا نصرت ہا
 کامل کئے جائینگے اس بنا پر اسکا کچھ اصل نہیں اگرچہ باعتبار معنی
 کے صحیح ہے **حديث** حسن حمت کیا گیا ہے۔ یہ کلام ابی حازم
 تابعی کی ہے **حديث** حاسد سزا نہ بنایا جائے۔ یہ بعض سلف
 کے کلام ہے جیسا کہ رسالہ قشیری میں ہے **حديث** عالم کی مجلس
 میں حاضر نہ ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔ ایسا ہی احیاء میں ابی ذر
 سے کہا عراقی نے اسکو جو زنی موضوعات میں سے ذکر کیا ہے اور
 میں نے اسکو ابی ذر کی روایت میں نہیں پایا **حديث** اور کچھ
 یاد کرنا مثل نقش کے ہے پھر میں۔ یہ طرح ثابت نہیں ہے لیکن خطیب
 جامع میں ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے چوتھے لڑکے کا
 کرنا مثل نقش کی ہے پھر میں اور بڑی مرد کا یاد کرنا مثل کتاب کے
 ہے پانے پر **حديث** یر اس کم و امد پر مثل حکم میرے
 کی ہے جماعت پر۔ اسکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ عراقی نے کہا ہے
 اور انکار کیا اسکا مرنی اور ذہبی نے بھی اور کہا زکشی نے مسئلہ میں
 ہوئی **حديث** الحمد مدح حسن چار ہے اسکا اصل نہیں پایا
 گیا **حديث** حضرت علی نے دروازہ خیر کا دھار یا اسکو
 ابن اسحاق سے نہیں لایا ہے اور بعض علماء نے اسکا کہا
 کیا ہے اور کہا سخاوی نے اسکے بہت طرق ہیں کے جب
 و اہیات میں اور کہا زکشی نے اسکو خاک بہت طرق سے
 جابر سے اس طرح لایا ہے کہ جب حضرت علی قلعہ پر پہنچے تو ایک

لا یعرف له اسناد انتی لکن فی الفردوس من حدیث انتی
ثالث دیکو من بیت عائشہ و لم یذکر له اسناد اقل
لکن معناه صحیح فان عندنا من شطر الدین ^{استناد}
یقضی اعتمادا و قد اشتهر ایضا حدیث کلینی ^{استناد}
لکن لیس له اصل عند العلماء **حدیث**
حاکم کلام لا حدیث **حدیث** الخول فغیرہ
یا باہا من کلام بعض السلف نعم ثبت عن سعد
ان الله یحب العبد الخفی النقی ذکره الخادوی و کذا
حدیث الخول راحۃ الشہرۃ آفر من کلام الشافعی
حدیث صارضا منی احسن وجہا وار ^{خبر}
مہر اقا الخادوی ذکرہ الدیلمی مرفوعا بلا اسناد
حدیث خیر بخار تکر الیز و خیر صنایع ^{خبر}
قالہ العزاقی لم اقلہ علی اسناد و ذکرہ صاحب
من حدیث علی **حدیث** خیر البر عاجلہ لا یصح
بسنہ قد مر عن العباسی معناه لا یم العرف و لا یجیل
فانذا لعلہ ہذا ھو معنی ما شہر من ان الانتظار
اشد من الموت ای لا ھ ذبؤ دی لی الفوت **حدیث**
خیر الاسماء ما عبد و ما حمد قال السیوطی اقل علیہ
فی مجمع الطہر من حدیث ابی ہریرہ الثقفی اذا سمیت فجل
واخرج ایضا من حدیث ابن مسعود مرفوعا ^{استناد}
الی الله ما قبلہ و سئل عن ضعف روایہ عنیم بسنہ
مرفوعا قال لا یجوز و جلالی لا یجوز ^{استناد}
بسم باسمک النار **حدیث** خیر خیر حوین ^{استناد}
و لغوہ لیحدیث بل ہونوع من الطیرۃ ذکرہ ابن
قلت بل ہون من الغال لا من التمام لا فی الحدیث

کچھ اصل نہیں انتی لیکن فردوس میں اس حدیث سے ایک اور حدیث کا
کے گھر سے اور اسکی کوئی سند نہ دے سکی میں کہتا ہوں لیکن معجز
صحیح میں کوئی نہ دے سکے پس نصف دین ایسی سند ثابت ہو جو قابل اعتماد ہے
اور یہی حدیث مشہور کلام کر مجھے اور حمیرہ لیکن علما کی نزدیک کا
کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** خضم میرا حکم میرا ہے - یہ کلام ہے
حدیث نہیں **حدیث** کو گوشت پر شیدہ بنا (اسکی) نعمت ہے
حالانکہ ہر ایک اسے انکار کرتا ہے - یہ بعض سلف کی کلام ہے - مان میں
رفع اسکا ثابت ہے اللہ تعالیٰ آدمی پر شیدہ صاف کو دوست کہتا ہے اسکو بخیر
نے ذکر کیا اور اسبابی حدیث چہناراحت ہے اور شہرت آتی ہے - بعض
مشائخوں کے کلام **حدیث** میرا کرم کی عزتیں غنیمتیں ہیں اور ہون
مہرالی میں کہا سخاوتی اسکو دیلمی نے مرفوع بلا سند کر لیا ہے
حدیث تمہاری بھی تجارت کپڑا ہے اور تمہارا پہا کپڑا ہے
کہا عراقی نے میں اسکی سند پر واقف نہیں ہوں اور صاحب فردوس نے
علی سے ذکر کیا ہے **حدیث** اچھو نیکی وہ ہر جو ملے ہو اسکی نیکی
نہیں اور اس کے معنی میں عباس سے آیا ہے نیکی تمام نہیں ہو مگر ساتھ جلدی
کو نہ جب جلدی کرے مبارک ہوتی ہے اسکو اور معنی اس کے ہیں جسٹوین
سوتے سوتے یعنی اس کے کبھی فوت کی طرف ہونچاتی ہے **حدیث**
بہا نامو کا وہ ہے جس میں عبد کا یا حمد کا لفظ ہو کہا سیوطی نے میں نے
نہیں بخا و معجم طبرستان میں ابی ہریرہ ثقفی سے جب تم نام رکھو تو وہ جو
عبد کا لفظ ہو بخیر ابن مسعود مرفوع سند لایا ہے یہ نام اس کی طرف ہے
جس میں عبد کا لفظ ہو اور اسکی سند ضعیف ہے اور ابونعیم نے سند مرفوع
روایت کی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ قسم ہے جو میری عزت و جلال کے میں کسی غذا
اگ میں نہیں ہے جو یہ نام رکھے **حدیث** خیر خیر کہ جب کوئی بھلائی کرے
مدین نہیں بلکہ یہ ایک قسم ہے قال سے اسکو ابن ربیع نے
ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں بلکہ یہ قال ہے بدخل نہیں بل میں نے

حدیث خیر السوان ثلاثۃ لقمان بلال
 صحیح مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری
 صحیحہ عن عائشہ بن الاسقع بہ مرفوعاً کذا ذکرہ ابن
 الربیع لکن قولہ البخاری مہم قولہ مامن الناسم او من
 المص فان الخشد لیس من البخاری والدخی المقاصد
 انما هو ما رواہ الحاکم ثم قال السنوی ما ذکرہ من ان
 مکر رسول اللہ علیہ السلام مہم وفانہ مؤخر بہ الخطا
 وهو اول ما قتل من المسدین یوم بدہ اتاہ سہم
 غریب ہو بین الصنفین فقتلہ وهو من اهل العین
 فی المقاصد خشد رفعہ والذی نفسی بیدہ اندلیس
 بیاض الاسود فی الجنة من مہم الف عام قال السنوی
 فی قولہ علیہ السلام بیاض الاسود ای الذی کان فی
 الدنیا ومنہ یعلم ان مؤمنی السوان لا یدخلون الجنة
 الابضاء وبہ صرح العسقلانی فی شرح البخاری
 الحدیث فی وفی امتی الی یوم القيمة قال العسقلانی لا
 وکن معنہ صحیح قال السنوی یعنی فی عہد لا یزال
 طائفتہ من امتی ظاہرین علی الحق الی ان یقوم
حدیث خیرۃ اللہ للعبد خیر من خیرہ لنفسہ لا
 یعرف لہ اصل فی منہا وان منہ معنہ کما یستفاد
 قولہ تعالیٰ او عسی ان تکرہوا شئنا وهو خیر لکم و
 ان تجبروا شئنا وهو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون
 ومن ہنا امرہ لا یولہ الاستخارۃ صلوة ودعاء وقد
 ماخاب من استخار وما ندب من استشار وثبت فی
 الدعاء اللہم خولی واختی ولا یکلن الی اختیار
 ہذا اصل ما اشتهر علی السنۃ العامۃ الخیر فی ما اختار

حدیث بہتر سے یا ہون کے تین ہیں لقمان اور بلال اور صحیح
 غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری واند بن اسقع سے صحیح میں
 مرفوع روایت کی ہے یا یہی ذکر کیا اسکو ابن ربیع نے لیکن قول بخاری
 کا یہ قول کہ کہے کسی کہنے والی سے یا مصنف سے کیونکہ یہ حدیث بخاری
 سے نہیں ہے اور جو مقاصد میں اسکو حاکم نے روایت کیا ہے بہر کہا سنوی
 نے یہ جو اس نے ذکر کیا ہے کہ صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا یہ
 سہو بلکہ وہ غلام عمر بن الخطاب کا تھا وہ پہلا شخص ہے جو مدینہ کے قتل
 کیا گیا تھا وہ دو مصنفین کے جمیع تہا اسکو از تہا ہوا تہا اگلا اور
 مر گیا وہ شخص اہل بین سے تھا اور مقاصد میں مرفوع حدیث
 قسم ہے مہم اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں ہیرا نفس ہے کہ وہ دیکھتا
 ہے سفیدی سیاہی جنت میں ہزار برس کے رہتا کہ اسنوی فی مکر قول
 علیہ السلام سفیدی سیاہی ہے سفیدی عورت سیاہی جو اسکو دنیا میں
 تھی واسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سیاہی میں جنت میں داخل ہونے کو
 سفیدی میں اور اسطرح عقلمانی فی شرح بخاری میں تصریح کی ہے حدیث
 خیر ترین اور میری است میں قیامت کے کہا عقلمانی اسکو نہیں جانتا
 لیکن معنی اسے صحیح میں کہا خداوندی مراد اسکی یہ ہمیشہ سیاہی کہ وہ
 سیر کرتے غالب حق پر قیامت تک حدیث پہلای احمد
 کے ہندی کے لئے بہتر ہے پہلای اسکی سے اپنی نفس کے لئے اسکا
 اصل اس بنا پر معلوم نہیں ہو اگرچہ صحیح میں معنی اسکو حیا کہ قوال
 تعالیٰ مستفاد ہو جائے اور قریب کے کہ تم تہا جانتی ہو کشتی کو حالہ لاؤنیک
 تہا جانتی اور قریب کے کہ تم دو کشتی ہو کشتی کمالا کہ وہ کشتی تہا جانتی
 ہے تو تم نہیں جانتی اور اسطرح بخاری کا ہر دو کشتی نقصان لیا اور
 جسے استخارہ کیا اور شریعت سے وہ جسے شریعت کیا اور دعائیں ثابت ہو
 یا اندر نہ کر اور اختیار کر کے اور مہم کو میر اختیار کی طرف مت مکر اور
 اصل ہے جو علم یا وزیر شہد ہر ہے پہلای اسین جو مکر اور اختیار

اللہ بل الحقیق عند السلیخ الاخبار ان لیس العبد
 حقیقۃ الاخیار لقولہ تعالیٰ (وربک یخلق ما یشاء)
 ویختار ما کان لہم الخیرة وعن السید ابی الحسن
 لا یختار رفقا لا بد ان یختار فاختار لا یختار
 ربک یخلق ما یشاء ویختار **حرف الدال**
المحذ - حدیث دارالظاہر خراب لو
 بعد حین قال السخاؤ کم افق علیہ لکن یشہد
 (فذلک بیوتہم خاویۃ باظلموا **حدیث**
 دارہم مادمت فی دارہم قال السخاؤ وما علمتہ
 حدیثا و لکن جام فی الزوجۃ دارہا تعیش بہا
 اخرجه ابن جناب فی مصیبعہ عن سمرقند **حدیث**
 سفہاء کم ہو دائر علی بعض السنۃ بزیادۃ شئ
 اموالکم وقد سئل عن العسقلان فہکلم علیہ **حدیث**
 داومی قرع باب الجنة قالہ لعائشۃ قالت ما ذا قال
 بل یخرج ذکرہ فی الاحیاء قال العرفی لم اجلہ اصلا
حدیث دخولہ علیہ السلام حماما بالبحفۃ
 الترمذی فی شرح المنہاج فی الکلام علی الماء السخن
 ذکرہ لنووی فی شرح المہذب بانہ ضعیف جدا فقو
 شیخنا ابن حجر المکی فی شرح الشمائل خبر انہ علیہ السلام
 دخل حمام البحفۃ موضوع با اتفاق الحفاظ وان
 فی کلام الترمذی فی غیوہ ولم یعرف العرب الحمام **حدیث**
 الا بعد موتہ علیہ السلام لیس فی محلہ و کیف یکون
 موضوعا با اتفاق الحفاظ مع اثبات الحفاظ الترمذی
 وتضعیف النووی اذ لا یخفی التفاوت بین الضعیف
 الموضوع مع ان الاثبات مقدم علی النفی فی الاصل

بل تحقیق مشائخ کے نزدیک یہی کہ اختیار آدمی کی اختیار میں نہیں
 ہے بسبب قول امدی (اور یہ تیرا اختیار ہے جو چاہتا ہے اور اختیار کرنا
 ہے اور نہ ہی اختیار نہیں ہے) اور اس کے الحاشیہ دلی ہے اختیار کرنا
 ضرور ہو اختیار کرنا ہی ہم اختیار کو پسند کر کے کرنا ہے اور یہ تیرا اختیار
 جو چاہتا ہے اور اختیار کرنا ہی **حرف وال** - حدیث گہ
 ظالم کا غراب ہو جاتا ہے اگرچہ بعد مدت کی ہو۔ کہا سخاؤ و خبیثین
 اس پر واقع نہیں ہو لیکن اس کا یہ شاہد ہے (یہ زمین گہ اور نہ گہ ہے)
 بسبب ان کی ظلم کے) **حدیث** نیکی کر اس وقت تک تو ان کو گہ زمین
 رہے۔ کہا سخاؤ و خبیثین اس کو نہیں جانتا لیکن عورت کی حق میں
 آیا ہے نیکی کر اس کیونکہ تو اس کے ساتھ خوشی کرتا ہے یہ ابن
 صحیح میں سمرقند لایا ہے **حدیث** نیکی کر اپنے بی و تو فوج
 یہ بعض زبانوں پر اس یاد دہانی سے تیری سرگرمی ہے اس عسقلان
 جو چاہتا ہے اس پر اس کے کچھ کلام کی **حدیث** آنحضرت عارض
 کو فرمایا جنت کی دروازہ کو ہمیشہ کھلا رکھا اس کے کس نے فرمایا
 یہ کہ یہی احیاء میں مذکور ہے کہا عراقی نے میں اس کا اصل نہیں **حدیث**
 آنحضرت کا حمام میں ڈال کے ساتھ داخل ہونا اس کو ترمذی نے
 شرح منہاج میں بحث گرم پانی میں نہ کر لیا ہے اور نووی نے شرح منہج
 میں ذکر کیا ہے کہ یہ سخت ضعیف ہے۔ لیکن قول شیخ ابن حجر
 مکی کا شرح شامل میں کہ (آنحضرت کا حمام میں ڈال کے ساتھ داخل
 موضوع ہے اتفاق حفاظت اگرچہ ترمذی وغیرہ میں واقع
 ہوا ہے اور عرب کے حمام اسے شہر وں میں نہیں معلوم کیے مگر بعد
 موت آنحضرت علیہ السلام کی) اسے محل میں نہیں سمجھا کس طرح اتفاق
 حفاظت موضوع ہو حال انکہ حافظ ترمذی اس کو ثابت کیا ہے اور
 نووی نے اس کو ضعیف کیا ہے ضعیف اور موضوع میں فرق
 پرشید نہیں ہے باوجودیکہ اصل مقررہ میں اثبات نفی پر مقدم ہے

المصنوع **حدیث** الدرجة الرفیعة فیما یقال
 بعد الاذان من الدعاء قال السخاوی لما رآه فی
 شی من الروایات **حدیث** الدم مقدار الذی
 یغسل ویعاد منه الصلوة فیه نوح کذاب کذا فی
 اللالی **حدیث** الدین ساعة فاجعلها طاعة
 لا اصل لبناء لکن یصح معناه من قوله تعالی (کانهم
 یوم یرون ما یوعدون لم یلبسوا الا ساعة من نهار)
 وهو ینافی ما ثبت من ان عمر الدین سبعة آلاف سنة
 فان ما مضی فکانه فی ساعة انقضی **حد**
 الدین امرعة الاخرة قال السخاوی لم افق علی ما یراد
 الغزالی فی الاحیاء قلت معناه صحیح ینقبض من قوله
 تعالی (من کان یرید حرث الاخرة نزله فی حرثه
حدیث الدیل لا یض صدیق وصدیق صدیق
 وعد وعد و له طرق ذکره ابن الجوزی فی الوصوفی
 قال العسقلانی لم تبین لی الحکم علی هذا المتن
 قال السخاوی لکن فی اکثر الفاظہ رکاکة لا یرقی لها
 وقد اورد الحافظ ابو نعیم احادیث الدیل فی جزء قلت
 فلا یکون موضوعا وقال السیوطی اخرجه ابن ابی اسامة
 ابو الشیم من حدیث انس وهو منکر **حدیث**
 الدین ولودرهم والعائلة ولوبنت السائل ولو کیف
 الطريق قال السخاوی لا استحسن فی الرفیع معناه
 صحیح قلت والمشہر السؤال ذل ولوان الطريق
 ولی التوفیق **حرف الذال المعجمة حد**
 ذکات الارض یشبها قال ابن الربیع احبہ بالحقیقة
 ولا اصل له فی المرفوع نعم ذلہ ابن اوشیدہ مرفوعا

حدیث درجہ بلند کا لفظ جو اذان کی دعا میں کہا جاتا ہے کہا
 سخاوی نے اسکو کسی روایت میں نہیں کہا **حدیث** خون مقدس
 اور ہم کہ دہویا جاوی اور نماز تو نامی جائی اسکی مسند میں نوح کذاب
 ہے ایسا ہی لاکل میں ہے **حدیث** دنیا ایک ساعت ہے اسکو
 عبارت میں صرف کرا کے بنا کا کچھ اصل نہیں لیکن معنی اسکی
 قول اللہ تعالیٰ سے معلوم ہوتا ہے (گو یا جس دن تم کہیں گے جو وعدہ
 کئے گئے نہیں نہیں ٹھہری مگر ایک گھنٹی (دس) یہ منافق نہیں اسکی
 جو ثابت ہوا ہے کہ عمر دنیا کی سات ہزار برس کیونکہ جو گذر گیا ایک گھنٹی
 میں گذر **حدیث** دنیا آخرت کی کہی ہوئی ہے۔ کہا سخاوی نے
 اس پر اہل نہیں ہوا اگرچہ عزالی اسکو احیاء میں لایا ہے میں کہتا ہوں
 معنی اسکی صحیح ہیں قول اللہ تعالیٰ سے اقباس ہو سکتے ہیں (جو مختصر
 کہیئے آخرت کا ارادہ کرنا ہو زیادہ کرتے ہیں ہم اسکی لئے اسکی کہیئے
حدیث مرغ سفید سردست اور درویش کے ستر کا اور دشمن
 کے دشمن کا۔ اسکیب طرق ہیں ابن حجر نے موضوعات میں ذکر کیا ہے میں
 کہا عقدا فی مجملہ اسکی متن پر وضع کا حکم ظاہر نہیں ہوا کہا سخاوی
 اسکی اکثر الفاظ میں کتب اور حافظہ ابو نعیم نے مرغ کی بغیر ایک
 رسالہ میں لکھی ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ موضوع نہیں ہو سکتی اور کہا
 سیوطی نے اسکو ابن اسامہ اور ابو الشیم نے انس سے روایت
 کیا ہے اور وہ منکر ہے **حدیث** فرض اگرچہ درہم ہو اور
 اگرچہ مٹی ہو اور والی اگرچہ کسی راستہ کا ہو کہا سخاوی میں اسکو
 مرفوع نہیں جانتا اور معنی اسکی صحیح ہیں میں کہتا ہوں اور
 مشہور ہے ہر سوال ذلیل کرتا ہے اگرچہ مسافر ہو اور اللہ تعالیٰ دے
 تو فیہ نکاہے **حرف ذال معجمہ حدیث** پانی تیز
 کے خشک ہونا اور سکا ہے۔ کہا ابن ربیع نے اس سے ضعیف ہے بخت
 پکڑی ہے حالانکہ اصل اسکا کچھ نہیں اسکو ابن ابی شیبہ نے مرفوع

عن ابی جعفر ابی اقرقت ونعم السند الظاهر من
الامام الباہر للصحیح بسلسلة الذهب هي كافيہ
الذہبی مع ان المجتہد اذا استدلل بحدیث علی حکم
الاحکام فلا یتصور ان لا یکون صحیحاً او حسنہ عند
شم لا یضہر دخلاً لضعف او وضع فی سند وقال
الزکری لا اصل له وانما هو قول محمد بن الحنفیۃ
ابن حجر فی تہذیب الاثر وقال السیوطی اخرجہ ابن
ابی شیبۃ فی المصنف عند اخرجہ اصناع ابن جعفر
عن ابی قلابۃ قوما قلت قد تقدم رفعه وقد روى
عن عائشۃ موقوفاً واصله فی الهدایۃ مرفوعاً لکن قال
مخرجہ لم ادر فی المعلوم ان موقوف الصیحة صحیحہ
وکن الحدیث المنقطع اذا صح سندہ ویقول الدہلی
فی سنن ابی داود باب طہور الارض اذا بیست اسند
ابن عرقا لکت ابیت المسجد عند رسول اللہ علیہ السلام
وکتبت فی شایعاً عزیموا کانت الکلاب تبولہ وتقبلہ
تدبر فی السجۃ ولم یروشون شیئاً من ذلک انتی قولاً
اعتباراً انها تطهر بالجفأ کان ذلک تبقیۃ لھا و
الجفأ مع العلم بانهم یقومون علیہا فی الصلوۃ
البتۃ لصغر السجود وکثرة المصلین فیکون هذا
الاجماع فی مقام تحقیق النزاع قال السخاوی وروی قول
ابی قلابۃ بلفظ جفون الارض طہرہا وبعاضہ
حدیثاً فی الاثر یصلہ لما دخلی بولاً لا عرابی بل و
فیہ الحفر انتی فیہ المراءۃ هو ان الجفأ اذا
طرق التہید لا یضہر ہا فی طہیرہا بالاصح
لانہ فیہ حرث الراہ حدیث رایت

ابی جعفر باقر سے ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ان سند امام باقر سے
صحیح ذہبی کے کمر کافی ہے باوجودیکہ جب مجتہد کسی حدیث کی کسی حکم پر
دلیل کرے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اس کے نزدیک صحیح یا حسن ہو
ضعف یا وضع کا اس کے سند میں داخل ہو ناظر نہیں دیتا کہا کرتے
نے اسکا کہ اصل نہیں، قول محمد بن حنفیہ ہی اسکو ابن جریر نے
تہذیب الاثر میں نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے اسی سے
ابن ابی شیبہ اپنے تصنیف میں لایا ہے اور ابی جعفر ابی
سے بھی ہے قول منقول ہے میں کہتا ہوں اسکا مرفوع ہونا
پہلے گزر چکا ہے اور عائشہ سے موقوف وایت کیا گیا ہے اور اصل
اسکا یہ میں مرفوع ہے لیکن کہا اس نے اپنے اسکا صحیح نہیں کہا
اور معلوم ہے کہ موقوف صحیح ہے ہمارے نزدیک حجت ہیں اور سیوطی
چند حدیث منقطع جب اس کے سند صحیح ہو اور ذہبی قوت دیکھتا ہے
جو ابو داود میں باب ینک پاک ہو کیا جب خشک ہو گا اور اس نے
ابن عمری بیان کی کہ اسکو میں ماہ رسول اللہ علیہ وسلم میں مسجد
رات گزارتا تھا اور میں غریجہ ان کہا اکتے مسجد میں آتی جا اور بول
تے اور اوپر چٹھین ڈالو اکتے اگر خشک ہوگی بعد اسکی پاکی کا
اعتبار نہ ہو تو وضع نجاست کی باقی رہے باوجودیکہ نماز کی حالت
میں اسکو کثرت کیونکہ مسجد جمعی میں تھی اور نمازی بہت پسند کیا
اجماع ہو گیا کہا سخاوی نے اور قول ابی قلابہ کا ان لفظوں سے روایت
کیا گیا ہے زمین کی خشکی اسکی پاکی ہے اور حدیث السنن
کی جس میں ذکر ہے پانی گراے کا بول عمر بن الخطاب سے
سما رض ہے بلو اس میں کہو دے گا ذکر ہے اسے
اس میں اس طرح کلام ہے کہ خشکی ہے ایک پاکی کا رستہ ہے
اور کہو دنی کا ذکر اس میں نہیں پس اسکا پاک کرنا پانی سے اور اسکو
پانی کا کرنا اس کے منافعی نہیں **حرف** راہ حدیث

یہی یوم انفر علی جبل اور فی علیجۃ صوامم الناس
 موضوع لا اصل له کذا فی الدلیل وفي اللآلی عن ابن عباس
 رفعه رأیت ربی فی صورت شاب هود قال بن مقلد
 عن ابی ذر عنه تخد ابن عباس محیم لا ینکره لامعتر
 ورد فی بعضها بنفوا ده والحدان حمل علی المنام فلا
 اشکال فی المقام وان حمل علی یقظۃ فاجاب ابن
 الهمام بان هذا تحا الصوة وکانه اذ اذهبا الکلام
 ان تمام المرام یتصور بحمله علی التخیل الصوری فان
 المحال الضرر بحمله علی التخیل الحقیقی فله سبحانه وتعالى
 انواع من التجلیات بحسب لذات الصفا وکذا له
 القدرة الكاملة والقوة الشاملة زیادة علی الملئکة
 وغیرهم فی شکل الصور والهیئات هو منزه عن
 والصورة والجهات بحسب الذات وهذا یحل کثیر
 من الشبهة فی الایات المتشابهات واحادیث الصفا
 والله سبحانه اعلم بحقایق المقامات ودقائق التوا
 وهذا اندفع کلام السبک وغیره ان تخد رأیت ربی
 فی صورة شاب مرد دائر علی السنة عوام الصق
 وهو موضوع مفتر علی رسول الله صلی الله علیه
 وسلم فانه بنی الحدیث علی ان فی سنده ما یدل
 علی وضعه فسلم والافان بالتاویل واسع محتم
حدیث الرابع فی الشرحا سرای مر الجبر
 کلام بعض الحكماء وقد قال تعالی (والعصر ان
 الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعلوا الصلوة
 فما رجت تجارتهم ولله در الشیخ البستی زیاد
 المر فی دنیاہ نقصان - و ربحه غیر محض الخیر

بیٹے انور رب کو حج کے دن خالی رنگ اونٹ پر دیکھا آدھونے
 آگے اوپر جبہ تھا صوف کا موصوع ہی ہکا کچھ اصل نہیں جیسا کہ
 میں نے اور لآلی میں ابن عباس سے مرفوع ہے کہ کہنے انور رب کو حج
 صورت میں دیکھا اسکے بال تھو اور ایک ایت میں جو ابن بی ریش کے
 صورت میں کہا ابن صدقونی ابی ذر عہ حدیث ابن عباس کہ صبح میں نہیں
 کرتا اسکا گھر معتزلی اور بعض روایت میں اپنی نل سے دیکھا حدیث اگر
 خواب پر حمل کے جائز تو کچھ شبہ نہیں اصل اگر بیداری پر حمل کجا جائز تو ابن الهمام نے
 اس طرح جواب دیا ہے کہ یہ صورت کا حجاب گویا اور اسکا کلام یہ ارادہ
 کہ تمام مقصود تجلی صورت پر حمل کر فیہ متصور ہوتا ہے اسلئے کہ محال ہے
 اسکو تجلی حقیقی پر حمل کیا جائے پس اسلئے اکیلے باعتبار ذات و صفات
 کے کسی قسم میں تجلی کے میں اور اسکے لہر زیاد قدرت اور قوت ہر فرشتوں
 وغیرہ صورت اور ہیئت کی بدست میں اور بال ہر جسم اور صورت
 اطراف سے اپنی ذات میں اور اس سے بہت شبہات متشابهات
 اور صفات کی احادیث سے رفع ہو گئے اور اسد تعالیٰ پاک ہے
 بہت جانور والا مقصود حقیقت کو اور اس سے کلام سبکی وغیرہ
 کے دفع ہو گئی کہ حدیث (میں نے اپنے رب کو صورت جو ابن بی ریش
 میں دیکھا یہ عوام صوفیہ کی زبانی ہے اور موضوع ہے انھیں
 پر فتر ہے) اس کی اگر اس نے حدیث کو استہار پر بنا لیا
 ہے کہ اسکی سند میں وضاع ہے تو مسلم ہے ورنہ با تبا و دل
 کا کثارت ہے حدیث نافع شریفین زبان کا رہی خیر ہے - یہ
 کلام بعض حکما کی ہے اور اسد تعالیٰ فی سنیہ ہے (قسم
 ہے عصر کے تحقیق آدمی کہا ہے میں ہے مگر وہ لوگ
 ایمان لائے اوعل نیک کلم) پس نفع دیا اوکی تجلیات نے
 اسکی لہر کو کلمی شیم سستی کی زبانی آدمی کی دنیا میں نقصان
 ہکا ہے - اور نفع اوس کا سوائے خیر کے کہا نا ہے

حدیث رجعتنا من الجہاد الاصغر الى الجہاد الاکبر قال القلب قال العسقلانی فی فتویٰ الفتا
هو مشہور علی السنۃ وهو من کلام ابراہیم بن عبد
فی الکنۃ للنسائی قلت ذکر الحدیث فی الاحیاء ونسبہ
العراق الی البیہقی من حدیث جابر وقال هذا اسناد
ضعف وقال الشیور الخ خطیب فی تاریخہ من حدیث
جابر قال قدم النبی علیہ السلام من غزاة فہم قال
علیہ السلام قد تم خیر مقدم وقد تم من الجہاد
الاصغر الی الجہاد الاکبر قالوا وما الجہاد الاکبر قال
مجاہدۃ العبد ہوا **حدیث** رحمہ اللہ اخی
الخصیر لو کان حیا الزاری قال العسقلانی لا یتبہ
حدیث رحمہ اللہ من زانی ومارفاۃ بیدہ قال
العسقلانی لا اصل لہذا اللفظ **حدیث**
رداق علی اہلہ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ قال ابن
مازہ عن اصلہ یعنی اصل مبنیہ والافہو صحیح من حجتہ
معنا فان رد الحق الی اہلہ فرض وهو افضل من عبادۃ
سبعین نفلا وقال السخاوی غا قالہ یحیی بن عمر
یوسف بن عامر الاندلسی لفقہ المالکی حین اعلم
اربعۃ من القروان لقرطبۃ لیردد آتقال بقال
انتہی و ذکر ابن جماعتہ فی منسک الکبیر ما نصہ عن
صلی اللہ علیہ وسلم انه قال یردد الن من حرام یعد العتد
سبعین حجۃ انتہی والدان بکسر اللون وبفتح سدس
الد ہم **حدیث** رد الشمس علی قال احمد اصل
لہ و تبعہ ابن الجوزی فی الموضوعات ولكن قد صحہ
للطحاوی وحسن الشفاء واخرجہ ابن مندہ وابن شاہین

حدیث ہم جہاد و سفر سے جہاد اکبر کی طرف لوئی ہیں کہا لوگوں
جہاد اکبر کیا ہے فرمایا اول کا جہاد کہا عسقلانی فی فتویٰ الفتا
زبانہ پر مشہور ہے اور سنائی کی گئی میں ہے ابراہیم بن عبد کی کلام
ہے میں کہتا ہوں یہ حدیث ایسا میں نہ کہ ہے اور عراقی نے جابر سے یہ
کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا یہ اسناد صحیح ہے نہعت ہے اور کہا یہ
فی خطبہ تاریخ میں جابر روایت کی ہے کہا امی بنی علیہ السلام
سے فرمایا اغضرت فی تم امی ہونیک ۲۱ اور تم امی ہونیک
اس سفر سے طرف جہاد اکبر کہا لوگوں کے جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد
کرنا آدمی کا اپنی خواہش سے **حدیث** رحمت کریمہ صبر کیا ہے
خضر راہیہ سوزانہ البتہ میری یارت کرتا کہ یہ مرفوع روایت
ثابت نہیں **حدیث** رحمت کریمہ اتداس شخص جو میری بات
کرے اور اسکی اوٹنی کے باگ اس کے ہاتھ میں ہونے کہا عسقلانی
نے ان لفظوں سے اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث** ایک رسم کہ
رو کرنا اسکی اہل پرستہ پر جس عبادت بہتر ہے کہ اہل جہنم
میں اسکا اصل نہیں جانا لیکن جسے کی جہت سمجھ کر اسلے کر درگاہ
اسکی اہل کی طرف فرض ہے اور وہ شریک سے نفع عبادت بہتر ہے
اور کہا سجاد بن یحییٰ بن عمر بن یوسف بن عامر اندلسی مالکی فی کہل جہت
اوسنے قروان و قرطبہ کی طرف کو یہ کہی قسم کی تاکہ درہم کو فیہ لکھ
رہ کر رہتے اور ابن جماعتہ منکب کبیر میں ذکر کیا ہے غی صلی اللہ
علیہ وسلم کا حسین ذکر نہیں کیا کہا ایک ہم حرم کار و کرنا انہ
کے نزدیک شتر جم کے برابر ہے اتھے **حدیث**
سودج حضرت علی پر رو کیا گیا تھا کہ ہا محمد نے اسکا
کچھ اصل نہیں اور ابن جوزی موضوعات میں اوسی کا
توجہ ہوا ہے لیکن طحاوی اور صاحب الشفاء اسے تصحیح
کے لئے احمد ابن مندہ اور ابن شاہین ++

وغیرہما کا الطبرانی فی الکبیر والاوسط باسناد حسن
 انه علیه السلام امر الشمس فتأخرت ساعة من النهار
 تفصیله فی سیرنا **حدیث** رسول المردال علی
 قول یحیی بن خاله كما وردہ الدکسور فی المجالسة
حدیث رقیق المؤمن شفاعہ معنہ صحیح یستأنس
 له بقوله علیه السلام فی الحدیث الصحیح ایم الله تر
 ارضنا بریق بعضنا یشقی سقیمنا باذن مننا وایما
 یدل علی الالسنه من قولهم سور المؤمن شفاعہ
 من جہۃ المعنی لروایۃ الدارقطنی فی الافراد من
 ابن عباس مرفوعا من التواضع ان یشربا لرجل من
 سور اخیه ای المؤمن **حرف الزاء حدیث**
 الرحمة رحمة لیس عتد وهو کلام صحیح فی المعنی بالنظر
 الوقوف فی الصلوات فی طریق عرفات فخلق جہا
 الذکو والعلم وفی الطواف فی ساعات البرکات
 لیکن المنعمۃ زیادۃ فی الرحمة **حدیث** زاهر الجی
 لا یطر بل یسجد وهو صحیح فی الغالب ذلك لان
 فی قصۃ من کثره ما طرق فی سمعه لایبقی له تاثیر فی
 قلبہ کفرس الطبال فی حال نقره حیث لایغیر عن امره
 من ههنا الا کما یؤمن الصوفیۃ لم یؤثر السماع لهم فی الظاهر
 وان کان لا یخلو عن تاثیر فی الصوفیۃ فقد یقل للجنید کیف
 الوجد فی النہایۃ بعد ما ارتکبت فی البدایۃ فقرأوا (تعا
 وتری الحیا الخشبها جامدۃ وہی عزمہ استخا) ولما
 رأى الصلیق مؤمنایکی فی اوائل امره قال کسنا
 هکذا اقتنت فلوینا ای قوت واشتد **حدیث**
 ذکوة الحلی عادیته وکون ابن عمر من قوله قال

بقی المؤمن شفاعہ
 من التواضع لرجل من المؤمنین

وغیرہ فی اسکوٹک لای مثل طبرانی کے کبیر والاوسط میں اسناد حسن
 سے کہ آنحضرتؐ سورج کو حکم کیا پہر ایک گھنٹی دن بچھو ہٹ آیا اور
 تفصیل اسکی ہمارے کبیر میں ہے **حدیث** قاصد آدمی کا اوکے عقل
 ولالت کر تارے۔ یہ قول یحیی بن خالد کا ہے جیسا کہ دسور مجالست میں
 لایا ہے **حدیث** تنوک موسیٰ شفاعہ۔ معنی اسکی صحیح میں آنحضرت
 کے قول صحیح کے لئے دلیل بڑی جاتی ہے۔ قسم اسکی مٹی زمین یا
 کے ساتھ تنوک بعض ہماری کے شفا پاتا ہے ہمارا ساتھ ہونے سے
 رکے لیکن یہ حدیث جو زبانہ نور کی ہے جو ہمارے من کا شفا ہے
 کی جہت سے صحیح ہے سہلی کہ دارقطنی فی افراد میں ابن عباس سے
 مرفوع روایت کی ہے تواضع سے کہ جینی آدمی جو ہاں بھائی بیٹے کو
 کا حرف زاء **حدیث** زمت زمت رحمت ہے **حدیث** نبیرۃ
 معنی کی جہت کلام صحیح ہے اسلئے کہ عرفات کی رستہ میں نماز
 میں کہہ اہونا اور علم دور و غلطی مجلسوں میں بیٹھنا اور طواف کرنا
 اس وقت زمت زیادہ ہے رحمت **حدیث** قیلے کا معنی
 نہیں خوشی پاتا ہے **حدیث** نہیں اور صحیح ہے اسلئے کہ معنی کا
 کا سبب بہت سننی کے اوکے دل میں تاثیر باقی نہیں ہوتی کہ
 کہوڑا فقراری کا وقت تقاریر بھائی کے اسکا کچھ حال متغیر نہیں ہوتا
 اور اسدوسط کہ ظاہر میں اکابر صوفیہ کو سماع کچھ تاثیر نہیں کرتا
 اگرچہ باطنی تاثیر سے غالی نہیں جنیدؒ کہا گیا تو نے آخر
 میں وجد کیوں ترک کیا اسلئے یہ آیت پڑھے (اور تو
 دیکھتا ہے بہاروں کو لگان کرتا ہے انکو مجھی ہوئے حال کا
 وہ چلتے ہیں بادل کے طرح) اور جب حضرت صدیق نے
 ایک موسم کو اول اسرمین روتی دیکھا کہا ہم بھی ایسے تھے
 اب ہماری دل محنت ہو گئی یعنی قوی اور سخت ہو گئی **حدیث**
 زیور کی زکوة عاریت دینا ہے۔ یہ ابن عمر کا قول کہا ہے

ولما لا یزکوه عنه مرفوعا لیس فی الحلی ذکوة فباطل لا اصل
له حمایث ذکوة الجاه اغانة اللهفات لم یعرف
هذا اللفظ وورد بمعناه احادیث منها افضل
اللسان لشفاعته نقل بها الاسیر یحقق بها الذکر
وتجربها المعروف بالاحسان الی اخیک وتدفع عنه
الکربة أخرجه الطبرانی فی الکبیر والیهقی فی الشعب عن
بن جندب حمایث الزیدیه مجوس هذا الامة قال
السجادی لماره ولكنه عندابی داود والطبرانی
غیرهما مرفوعا من حدیث ابن عمر بلفظ القدیة قال
ابن الربیع بل هو حدیث موضوع لا یحلی دوانه وحاشا
الزیدیه من هذا النسبة الردیة اقوالا کانوا عند
القدیة فغناه صحیح اذ هم شارکون لهم فی القصیة
سواء یكون بطریق الکلیة او الجزیة والعلل اثبات
الاثنیة فان المجوس یتلون الذوق فی المرتبة الا ان
والظلمة یتبعون الاصناف المخلوقة فیعبدان الا ان
من الشمس والقمر وامن النار وغفلوا ان الله خلق
الظلمات والنور وسائرهما فی عالم الظهور ولم یزل
ان کل مخلوق كما قال به اهل الحق من اهل السنة
والجماعة من ان الخیر والشر والنفع والضرکله
یخلق الله بل وکل صانع وصنعه كما فی حدیث
الیه وكذا یدل علی قولہ تعالی الله خلقکم وما
تعملون فمن اعتقد ان له فعلا مستقلا فقد
اشترک مع الله جهلا مستقلا واما قول القزوينی
حدیث القدیة مجوس هذا الامة ان مرفوعا
فلا تعرفوهم وان ماتوا فلا تشبهوهم موضوع

لیکن یہ جو اس سے مرفوعہ روایت نہیں بنی یورین مذکورہ باطل ہے سکا کچھ
اصل نہیں حدیث ذکوة مرتبہ کی عاجز ذکی فرما رہی ہے۔ ان لفظوں
معلوم نہیں ہو اور سکوئی سے میں بہت حدیثیں اور مجوسین جیسا کہ
مفضل صدوزبان کا شفاعت کی جس قدی چھو اور محفوظ میں بسبب کی
خون اور بسبب کی نیکی اور احسان اپنی بائی کی طرف کہینا جاوے اور اس سے
مرفوع کر سکو طبرانی کبیر میں اور سبقتی شعب میں سمر بن جندب لایا ہے
حدیث زیدی مجوس اس است کہ میں کہا سنا دے میں سکو نہیں
لیکن ابی داؤد اور طبرانی وغیرہ میں ابن عمر سے قدریک لفظی مرفوع
روایت ہے کہا ابن سبغ فی ملکہ حدیث موضوعی ہے اسکی روایت ملال
نہیں ہے اور پاک میں زید یہ اس نسبت دسی میں کہتا ہوں کہ وہ مذ
قدر یہ پر میں تھے اسکی صحیح میں اس کے کہ وہ اس قصید میں ان کے شکر
میں خواہ بطریق کلی کے ہوں یا جزئی کے اور ملت ثابت کرنا دوسرے
سبب کو دلیل ہے کیونکہ مجوس مرتبہ الوہیت میں ثابت کرتی ہیں
اور ظلمت کو قسام مخلوقیت کی طرف نسبت کرتی ہیں پس عبادت
کرتی ہیں سورج اور چاند اور آگ وغیرہ کی اور غافل ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے نور اور اندھیرے کو پیدا کیا جو اور سب عالم ظہور میں دیکھتا ہے
اور نہ معلوم کیا اونہوں کے تمام پیدائش اللہ تعالیٰ کی ہے جیسا
کہ اہل سنت والجماعت فی کہا ہے کہ خیر اور شر اور نفع نقصان
ہر شے اور اسکی صنعت سبحانہ کی پیدائش سے ہیں جیسا کہ
میں ہے اور ایسی ہی سہ قول اللہ تعالیٰ کا دلالت کرتا ہے
(اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور جو تم عمل کرے ہو) پس جس
اعتقاد کیا کہ اس کا فاعل سب سے قبل ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے
سب سے قبل کے شرک کیا لیکن قول قزوينی کا قدر یہ مجوس
است کی ہیں اگر برصین ہوں اونکی عبادت نہ کرو اگر مائیز
توان پر خا صتر نہ ہو تو مرفوع ہے۔ + + +

من تحذ المصاحیح وکذا استغفار من امتی لیس
 لهما فی الاسلام بضیبات تعدیة والرجعة
 فخطأ منه وقد بینا مخرجهما فی الرقاة شرح مشکوٰۃ
حرف السین - حدیث سب صحابی
 لا یغفر قال ابن تیمیة هذا کذب علی النبی علیہ السلام
 وقد قال الله تعالی ان الله لا یغفران یشرب به ویغفر
 دون ذلك لمن یشاء قلت وقد یوجه معناه ان
 منابه بانه ذنب عظیم تعلّق به حق الاحتجاب و
 حق سید الاحتجاب مع ان الغالب فی السبابة انه یستحل
 یرجوه الثواب فیه یکفر ویستحق به العقاب
 للصادق ان یخبر عن بعض الذنوب بانه سبابة
 لا یغفره حیث عظم شأنه فهو لا ینافی قوله تعالی
 (ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء) وقد اکتبت فی
 المسئلة رسالة مستقلة ولا یبعد ان یکون المعنی
 اصحابی ذنب لا یغفر ای لا تسامح التحذ من سب صحابی
 فاضربوه ومن سبني فاقتلوه **حذف** سبابة انبی
 کانت اطول من الوسطی غلط من قال به وانما کان
 اصابع وجليه كما ذکره العسقلانی حیث قال شیخنا
 هذا علی الالسنه کثیرا ولسف جمہورهم الکمال الذی
 وهی خطاء فشاء من اعتماد رواية مطلقة وعین البدل
 منه علیہ السلام لذلك بناء علی ان القصد منه ذکر
 وصف اختص به علیہ السلام من غیره لکن التحذ
 فی مسند الامام احمد مقید بالرجل ذلت سیفونہ
 کدوم فانضیت طولا اربع قدامه السبابة علی سائر
 اصابعه وکذا عند الیهی فی الذلال قال

اور ایسی دو نہیں ہیں میرے امت سے اور ان کے لئے اسلام میں کچھ
 حصہ نہیں۔ قدر یہ اور میرے خطا ہے اور ہم نے ان دونوں کا مخرج شرح
 مشکوٰۃ میں بیان کیا ہے **حرف سین** - حدیث سب
 کرنی میرے صحابوں کو ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہیں ہے کہنا
 تمہارے یہ آنحضرت پر کذب ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 (اللہ نہیں بخشنا شرک کو اور جنت ہے سوار اس کے جسکی لئے چاہتا
 ہے) میں کہتا ہوں اگر اسکی بنا صحیح ہو جائے تو سننے کے اصرار
 ہو سکتے ہیں یہ بڑا گناہ ہے اس کے صحابوں کا حق تعلق بکرتا ہے
 بلکہ حق آنحضرت کا باوجودیکہ غالب ظن گالی کھانے والی کھتی
 میں یہ کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اور اس میں کچھ عیب کہتا ہے اس
 کا فرہم جانا ہر وقت کا سنی نبی اکرم اور مجرم و عاصی کیلئے درجہ کفایت ہے
 گناہ کی خبر جو کہ اللہ تعالیٰ سبب کفر کے نہیں بناتا یہ قول کثرت کے
 سنا فی نہیں ہے (اور جنت سوار اس کے جسکی لئے چاہتا ہے) اور میری اس مسئلہ
 میں سالستقل کہا ہے اور یہ نہیں کہ اس حدیث کی معنی سب کرنی صحابوں کو
 ایسا گناہ ہے جو بخشا نہیں جاتا اس حدیث کو تو میں جو شخص میرے صحابوں کو
 گالی داسکو اور دوجو گالی داسکو قتل کو حدیث اعلیٰ باب علیہ
 اسلام کہی تھی سچ کی ہے جس نے کہا اس غلطی کے سنے انکی پاؤں
 کی لمبی عمر مہیا کر عسقلانی ذکر کیا ہے یہ بہت زبانوں پر
 شہور ہے اور سب پہلے کمال دیر ہی نے کہا ہے اور یہ
 خطا مطلق روایت پر عتماد کرنے سے پیدا ہوا ہے اور ان
 حضرت کی بات کی تعیین سنے کی ہے معصوم اس سے
 ذکر کرنا ایسی شے کا ہے جو آنحضرت سے مخصوص ہے لیکن حدیث سند
 احمد میں مقید پاؤں کے ساتھ ہے کہا میمونہ بیٹی کو دم سنے
 میں آنحضرت کی پاؤں کی سبابة کی لمبا آنحضرت
 پہرلی اور ایسی یہ دلائل

العقلانی وقد سئل عن قول القزطبی ان مسجدة
النبی علیہ السلام طول من الوسطی فاجاب بانقلنا
اقول ولعل الباعث علی غلط الدمیتر والقزطبی
وغيرهما ان السبابة حقیقة فی البید ومجاذ فی الزل
فخلوها علی حقیقته مع انه لا ینافی کون سببا وجلیه
ایضاً ان یمکن اطوله والله سببنا اعلم بحقیقة امر
تخلد السر عند الاحرار وکذا اقولهم صدق الاحرار
بقول الاسرار کلام بعض الابرار ولبعض المشایخ الکبار
(من اطلعه علی سرفتم به) لم یأسوه علی الاسرار
ما عاشا حلیث السعید من وعظ بنیر قال
الزمرکتی قال ابن الجوزی لا یثبت و مره الراهب من
فی الامثال من خلد ابن خالد وعقبه بن عامر قال
السیوطی املاخذ عقبه فظویل جدا اخرجه الدیلمی
مسنداً وقد مر هذا اللفظ عن ابن سعید موقوف
اخرجه ابن ماجه والیهقی فی المدخل عن عمر موقوفاً
سعد بن منصور فی سننه **حلیث السفر**
عن اخلاق الرجال لیس بحلیث بل من تأسباق
المقابل المعنی ان السفر لایفه من الخطر والحد
یکشف عن اخلاق الرجال الم ینکشف الحضر من
حلیث سفهاء مکه حشر الحجة قال العسقلانی
لم اقف علیه قال ابن ابی الصیف اما هو سفاہ مکه
ای الحذر ونون فیها علی تقصیرهم اقول غبت العرش
منه انقش الدار علی صخرة للنبی ثم یفرع علی حجره المعنی
ان تقصیر صخرة لفظه یمکن ان ینال انما بالقرم
لم یمکن وسكانها تعظیماً الذکبة شانها وتعظیماً

عقلانی نے قول قزطبی کے بابت اس سوال ہوا کہ سبابة
آنحضرت کی درمطرت لمی تھے جواب یا جیساکہ گذر چکا ہے کہ سبابة
ہوئی غلطی قزطبی اور دیگر غیر کا یہ باعث ہوا ہے کہ سبابة حقیقت
کے انکلی کو بوجہ میں اور مجازاً پاؤں کی انکلی کو انہوں نے اسکو حقیقت
عمل کیا یا وجہ ویکوہ پاؤں کی انکلی کے لمی ہوتی کہ یہی سبابی نہیں
امد تعالیٰ پاک ہی حقیقت امر کو بہت جانچ والا ہے حدیث
سفر و مکی نزدیک ہے اور ایسا ہی قول دیکھا ہوا ہے کہ سبابة
قہرین میں یہ بعض ابرار کی کلام اور بعض شایخ نے فرمایا ہے کہ
شخص کو انہوں نے کسی از پر اطلاع دی پس اس کے ساتھ سو
بے غم ہوا سو سے اپنے راز پر جب تک زندہ رہی حدیث سعید بن جریج
سے نصیحت کر دی کہ انہوں نے کسی کا بن محمد بنی ثابت نہیں اور اسکو
راہم بن امثال میں بن خالد بن عقبہ عامر روایت ہے کہ ہا سیوطی نے
ایک حدیث عقبہ کے بہت لمی اور سکود لمی فی سند میں روایت
ہے اور یہ لفظ ابن سعید و موقوف اور ہوا ہے کہ ابن ماجہ و سبابة
موقوف میں عمرت موقوف روایت ہے سعید بن منصور سنن میں
لایا سے حدیث سفر آدمیوں کی خلقوں کو کہ وہ کہو لیتا ہے
یہ حدیث نہیں بل کہ کسی کلام ہے اور معنی اس کے یہ ہیں سفر بسبب
خطرے اور تکلف آدمیوں کی خلقوں سے ایسا پردہ کہو لیتا ہے
کہ وطن میں نہیں کہتا **حلیث** بے وقوف مکر کے
بیچ جنت کی ہیں۔ کہا عسقلانی فی میں اس پر اقف نہیں
اور کہا ابن ابی الطیف فی یہ لفظ سفاہ کہہ سنے عمگین مکر کے
میں کہتا ہوں ثابت کر عرش کو یہ سقش کر پس ہا
صحت بنا پر ہے پھر اس پر معنی متفرع ہونے اگر الفاظ
صحیح ہوں تو ہو سکتا ہے کہ یہ اہل مکر کے مدح میں
مبالغہ ہو بسبب تعظیم مکر اور اس کے شان کے

حیدر انھا فانہ اذا کان سفہاء مکثوا الجنة اے
وسطہا فابال فقہائہا فلا شک انہم یكونون فی
اعلاہا وغیرہم فی ادناہا **حدیث السلام**
النبی علیہ السلام فی القنوت قال السجۃ کلمۃ اقف علیہ
وان وقع فی کلام جمع من الفقہاء کما بدیتہ فی القول
البدیع **حدیث السلام** فی العزلۃ کلام معجم
لین حدیث صریح **حدیث** سلمو علی الیہود
النصار ^{امنتک} ولا تسلمو علی یہود امتی قیل ومن یہود
قال ترک الصلوۃ قال السیوطی لم اقف علیہ اور دوسرے
الفردوس بلفظ ولا تسلمو علی شاربا الخمر ورجل
ولد فی مسندہ ولم یذکر اسناد **حدیث** سود
ولو دخیل من حسناء لکان کذا فی الاحیاء قال الکوا
الخرجہ ابن جبار فی الضعفاء من روایۃ بھزین حکیم
ابید عن جده ولا یصح قیل و ذکرہ فی النہایۃ ^{لفظ} بهذا
واخرجہ الا بھر حدیثا مرفوعا واخرجہ غیر عن
موقوف **حدیث** السلوک یزیلہ لرجل فصاخۃ قال السجۃ
وضعه ظاہر **حدیث** سید طعام اهل الدنیا
والاخرة اللحم واہ ابن ماجہ وابن ابی الدنیا من حدیث
ابی الدرداء مرفوعا بہ وسنہ ضعیف فیہ سلیمان بن
عطاء عن مسلمۃ الجوزی وفد قال ابن جبار فی سلیمان
الذہری عن مسلمۃ اشیا موضوعۃ وما ادری التغلب
او من مسلمۃ وقال العقیلی لا یصح فیہ شیء ادخلہ ابن
الجوزی فی الموضوع لکن قال العسقلانی لم یثبت
الحکم علی هذا المتن بالوضع فان مسلمۃ غیر مخرج
وابن عطاء ضعیف قال السجۃ اولہ شواہد منها

اس کے کوجب سفہاء کی بیچ جنت کی ہوگی تو فقہاء کا کیا حال
نہیں شک کہ وہ اعلیٰ جنت میں ہوگی اور غیر ذمہ دار جنت میں
حدیث السلام نبی علیہ السلام پر قنوت میں کہہا
نے میں اس پر اقف نہیں ہوا اگر یہ بہت فقہاء کی کلام
واقع ہو ہے جیسا کہ میں اس کو قول بدیع میں بیان کیا ہے
سلامتی کناری میں ہے۔ کلام صحیح ہی اور حدیث نہیں
حدیث یہود اور نصاریٰ کو سلام کرو اور سیرت کی یہ
پر سلام نہ کرو کہ ان میں تیری سیرت کی یہود فرمایا ترک کرینا
کہہا سبطی بن ابی اسیرہ واقف نہیں ہوا اور اس کو فردوس
ان لفظوں کے لایا اور نہ سلام کرو شراب پیو والی پر اور نہ
نہ سنہ میں کہ لہو سفیدی چھوٹی ہے اور اس کے سنار ذکر نہ
حدیث سیاہ صغیر والی بہتر ہے اس میں جو نہ جو۔ ایسا
اجیا میں کہہا عاتقی فی ابن جبار نے ضعیف میں بہزون کہیں
نے اپنی روایت اس کو اس روایت کی ہے اور صحیح نہیں کہا گیا
یہ نہایت میں ان لفظوں کے ذکر ہے اور نہ ہی حدیث مرفوعہ کا
اس کے عرس موقوف نقل کیا ہے حدیث مسؤل آدمی کی کہ
کو زیادہ کرتی ہے کہ اصغانی نے موضوع ہونا اس کا ظاہر حدیث
سیر طعام اہل دنیا اور آخرت کا گوشت ہے۔ اس کو ابن جبار نے
نے ابی الدرداء ہی مرفوعہ روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور
سلیمان بن عطاء مسلمہ بن زبیر روایت کرتا ہے حالانکہ کہا ہے ابن جبار
سلیمان کے عقیدہ کے یہ مسئلہ موضوع روایتیں بیان کرتا ہے اور میں
خاطم لوط اس کے پر اس کے لیے اس کے لیے ہمیں کوئی شک نہیں
اور اس کے جزی فی اس کو موضوع نہیں کیا لیکن کہا عقدا بخیر
اس کو من پر وضع کا حکم ثابت نہیں ہو کیونکہ مسلمہ مخرج نہیں
ابن عطاء ضعیف ہے اور کہا سخاوت ہے اس کے لیے شام میں اور

عن علی بن عقیل بلفظ سید طعام الدنيا اللحم فقل لا
 ان ترجمہ ابو نعیم فی الطب النبوی وعن صفیہ سید
 فی الدنيا والاخرة اللحم ثم لا رخرحه اللیثی بن الحارث
 بن شد سید العرب علی رواہ یحییٰ کفی صحیحہ من
 محمد بن عبید بن عوف عن انس سید ولد آدم وعلی سید العرب
 له شواهد کما ضعیفة بل جملہ الذہبی الی الحکم علیہا
 بالوضع قلت لعلہ نظر الی المعنی مع قطع النظر الی صحیح
 البیہی وقد ذکرہ الزکریانی قال رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ
 من شد الحسن علی وقال السیورم رواہ الحاکم
 مستدک عن عائشہ وجابر واما الذہبی فی مختصر
 موضوع واخرجه ابن عساکر عن قیس بن زمز
 بلفظ انس سید ولد آدم وابرک سید کھو العرب
 سید شبا العرب تہی ہذا یزول الاشکال حیث لہ
 بالعرب جملہ فی جمیع الاحوال حدیث سیر علی
 سیر علیکم قال السیورم ولا اعرفہ بهذا اللفظ لکن معناه
 فی قولہ علیہ السلام ام الناس اقد باضعفہم حدیث
 سیاست الناس شد من سیال الدرب کوہ التو فی نقد
 الاسماء واللغات من حکم الامام الشافعی شد
 سیکذب علی قال ابن اللقن فی تخریج البیضاوی
 هذا الحدیث لمدارہ کذلک نعم فی افراد مسلم
 شد ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ علیہ السلام
 قال یکون فی آخر الزمان رجال کذا بن حدیث
 سین بلا عند اللہ شین قال ابن کثیر لعلہ اصل
 قد تقدم حرف الشین - حدیث
 شاورہ من وخالقوہن لا یتب ہذا البیہی
 ان کان اہ وجہ مزجت المعنی قال السیورم

حضرت علی سے مرفوع روایت ہے ہر مرد طعام دنیا کا گوشت ہے بعد
 اسکی جاول اسکو ابو نعیم نے طب نبوی میں ذکر کیا ہے وہی ہے انظر
 ہے ہر مرد طعام دنیا کا گوشت ہے ہر مرد گوشت بعد اسکی جاول اسکو ابو
 حاکم سے نقل کیا ہے حدیث ہر مرد عرب علی ہر حاکم فی صحیحہ میں بن کر
 ہر مرفوع روایت اسطرح کی ہے - میں ہر مرد ولد آدم کا ہون لہ علی
 ہر مرد عرب اسکی لے بہت شواہد ہیں سبب ضعیف میں بلکہ ذہبی
 اسکو موضوع ہوا ہے سیر میں کہ میں کہتا ہوں شاید اسلفظ سے کھو عرب
 ہو ناکی صحت کی طرف نظر فرمائیے اور اسکو زکریانی فی ذکر کیا ہے کہ ہا
 اسکو ابو نعیم نے طبرستان میں بن کر سے روایت کیا ہے اسکی جاول اسکو
 نے مستدک میں عائشہ و جابر روایت ہے اور کہا ہے کہ مختصر میں ہر
 ہے اور اسکو ابن عساکر فی قیس بن زمز روایت ہے کہ ہر مرد
 ولد آدم کا ہون اور ابرک ہر مرد عرب کہ ہا علی ہر مرد جو انسان
 اتہو اور اس شبا کل جاتا ہا اسے عرب جس عرب کے جمیع احوال
 مرد و نین حدیث سیر کر و ضعیفہ کہ سیر طرہ - کہا سخاوی
 میں اسکو لفظ عرب نہیں جانتا لیکن معنی اسکی اس علیہ السلام
 میں بن کر گو کہ اسکو ابو نعیم نے ذکر ضعیف میں حدیث ہے
 آؤ میں کو کا سخت ادب ہے چاہا ہوں - اسکو نوہی تہذیب لاسما و لفظ
 میں ذکر کیا ہے ام شافعی ہے حدیث قرینہ کہ ہر مرد جو ہر مرد
 کہا ابن اللقن فی تخریج البیضاوی میں اسکو مرفوع نہیں دیکھا ہا ان افراد
 اسلام میں ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم فی زما ہر مرد
 زما میں رجال ہر مرد حدیث ہا لاسمین اسکو زواہد
 شین ہے کہا ابن کثیر نے اسکا کچھ اصل نہیں سمجھے گذرے
 حرف شین - حدیث عورتوں ہر مرد
 کرو اور انکی مخالفت کرو اس بنا سے صحیح نہیں اگرچہ معنی
 عتبار اسکا کچھ وجہ کہا سخاوی نے میں اسکو مرفوع نہیں جانتا

مرفوعا بل یروى فی الرفع من تحت انزل لا یفعلن حدث
 امر احق یستشیر فان لم یجد من یتستشیر فلیتستشیر
 بتم لیا فیها فان فی خلافها البرکت فی سبده ^{منع}
 وانقطاع و مردی الدلیلی والعسکری والقضائی
 عن عائشة مرفوعا طاعة النساء ندامة لکن قال ابن
 عبد کما حدیثه عن هشام الاضعیف وادخال ابن
 الجوزی له فی الموضوعات لیس جید استی کلام
 السخاوی وقال السیوطی هو باطل لا اصل له لکن فی
 معناه حدیث طاعة النساء ندامة اخرج ابن عبد
 وابن لال الدلیلی عن عائشة واخرج ابن عبد کما حدیث
 ام سعد بنت زید بن ثابت عن ایهام مرفوعا طاعة
 المرأة ندامة واخرج الطبرانی والحاکم وصحی من
 حدیث ابی بکر مرفوعا هلکت الرجال حین طاعة
 النساء واخرج العسکری فی الامثال عن عمر قال انظر
 النساء فان فی خلافهن البرکة واخرج عن معاویة ^{قل}
 عود النساء لانها ضعیفة ان اطعتهما اهلکتک
 قال بعض الشعراء ترک خلافهن من الخلاف +
 حدیث شیه الشئ منجد بالیه هو کقولهم الجنس
 الی الجنس عیل وقولهم الجنسیة علة الضم وقولهم
 الهیبة مع غیر الجنس عذاب شدید کما فی قوله
 تعالی (لاعدن بنه عذابا شدیداً) ای لا جعله
 مع غیره فی نفس الکلم مستفاد من حدیث الارواح
 جنود مجندة وقد ذکر فی سبب رودانه رأی ائمة
 عند عائشة فقال من هی فقالت مصفحة مکة
 فقال این نزلت فقالت عند مصفحة المدینة وفي

الصحة مع غیر الجنس عذاب شدید

بلکہ انس سے مرفوع روایت مطرچہ کر دی ہر ایک سر کلم کو
 کہ شہ کر کے لے کر اپنا ایسا شخص جس سے مشورہ کرے تو اپنی عورت
 مشورہ کرے ہر ایک مخالفت کرے کیونکہ اسکے خلاف میں برکت ہے اگر
 نہیں منع او انقطاع اور دلیلی اور عسکری اور قضائی عائشہ
 سے مرفوع تو ابی ہر عورت کی اطاعت ندامت ہے لیکن کہا ابن
 عبدی جس نے شام روایت کی ہر وہ ضعیف ہے اور ابن جریج کی
 موضوعات میں داخل کرنا چاہنا نہیں کلام سخاوی ختم ہو کر کہا
 سیوطی نے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں لیکن اسکے معنی
 ایک حدیث ہے اطاعت عورتوں کی ندامت ہے اسکو ابن عبد اوزار
 لال اور دلیلی نے عائشہ سے روایت کی ہے اور ابن عبدی نے
 زید بن ثابت سے اوس نے اپنی باپ سے مرفوع روایت ہے اطاعت عورت
 کے ندامت ہے اور طبرانی اور حاکم نے سند صحیح ابی بکر سے مرفوع
 روایت ہے ہر ملک کچھ مرد و عورت اطاعت عورتوں کی اور عسکری
 نے امثال میں عمر سے نقل کیا ہے مخالفت کر دے عورتوں کی اس لئے
 کہ انکی خلاف میں برکت ہے اور اوس نے معاویہ سے روایت ہے عیادت
 کر دے عورتوں کی نہ اس لئے کہ وہ ضعیف ہیں اگر تو اسکی اطاعت
 کرے گا تجھ کو ہلاک کرے گی بعض شرا فی کہا ہے انکی خلاف کا ترک کرنا خلاف
 عقل ہے حدیث شہید کا اسکی طرف کہنا جائز ہے جیسے قول
 جنس جنس طرف میل کرتی ہے اور قول کما جنسیت یومئذ کی علت
 ہے اور قول کما صحبت غیر جنس سخت عذاب ہے ایسا کہ انس نے تفسیر کیا
 ہے (البر من انکو سخت عذاب و کما جنسین انکو بخیرین غیر جنس کے ساتھ
 کرو کما افسیہ قول اس حدیث سے متقابلین و کما ایک لشکر جم کیا گیا
 اور اس حدیث کی درود کا یہ سبب کہ آنحضرت نے ایک دفعہ ایک عورت
 کو عائشہ کی پاس کیا فرمایا یہ کون ہے عائشہ نے کہا یہ مکہ کی عورت
 ہے فرمایا کہاں اتنے جڑے جواب دیا عائشہ نے مدینہ کی عورتوں کی

قوله تعالى (قل كل يعمل على شاكلته) ايماء الى ذلك
حدیث شرا کہ عزرا بکر اور مدہ بن الجوزی
 الموضوعات فاحطاً كما ذكره السيوطي فقد اخرج
 والطبرانی عن عطية بن يسرو بن عتيق عن ابي
 رضى الله عنه وابو يعلى عن جابر وقال السخاوی
 اخرج ابو يعلى الطبرانی من حديث ابي هريرة مرفوعاً
حدیث شراکم معلوماً صبيانكم اقلهم
 على القيمة واعلظهم على المسكين موضوع كما ذكره
 اللآلی **حدیث** شرا الحیوة ولا الممات لیقین
 بل هو من کلام بعض الحكماء القدماء قاله العقلاء
 وهو غیر صحیح من حیث المعنی فان من یغلخیره
 شره فالوئ خیره كما استفاد من قوله علیه السلام
 طوبی لمن طال عمره وحسن عمله وویل لمن طال عمره ساء
 عمله وهو استفاد ایضاً قوله سبحانه وتعالى ولا تعسبن
 انهن واما على لم خیر لا نفسهم اما على لهم نیزادوا
حدیث الشفقة على خلق الله تعظیم لآمر الله
 السخاوی لا اعرفه هذا اللفظ قلت هو من کلام بعض
 المشایخ حیث قال ملا رالامر علی شینین التعظیم لآمر الله
 الشفقة على خلق الله **حدیث** الشکر فی الوجبة
 ای من حدیث دیاسبه حد قطع عین اخیك خطا
 لم یصلح صاحبہ فی حضوره **حدیث** شهادة القلب
 المصلی یؤد عن ابي الداء وغيره مر بالصحابه و
 المتابعین ویشهد له قوله تعالى لو مثنا بعد ايام
 ان ربنا وحی اهل **حدیث** شهادة المرء
 نفسه بشهادتین لیس بحدیث ولكن صحیح

قول الله تعالى (قل كل يعمل على شاكلته) ايماء الى ذلك
 طرف اشارت کرتا ہے حدیث شریعت سے رائد تھا ہر سین۔ ابن جوزی
 اسکو موضوعات میں لایا ہے اور خطا کی جیسا کہ سید طبرانی نے ذکر کیا ہے اسکو
 احمد اور طبرانی نے عطیہ بن یسر سے اور ابن عتیق سے اہل ہریرہ اور ابو یعلیٰ
 نے جابر سے وایک ہی کو کہا سخاوی نے اسکو ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ابو ہریرہ
 سے مرفوع روایت کی ہے حدیث شریعت سے لاکون مسلمین
 یتیمون بہ بہت تہوڑی رحمت کرتی ہیں اور مسکینوں بہت سخت ہیں
 موضوع ہے جیسا کہ لالی میں مذکور ہے حدیث برسی جاتے تو
 نہ نما۔ کہا عقلانی فی یہ حدیث نہیں بلکہ بعض پہلی مکینوں
 کی کلام اور معنی کی وجہ سے صحیح نہیں ہے اسنے کہ جسکی اشارت
 کے خیر پر غالب ہو جائے پس موت اس کے لئے بہت جیسا کہ
 قول علیہ السلام سے مستفاد ہوتا ہے خوشخبری ہے اس کے لئے
 جسکے عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں اور ملک اس کے لئے جسکے عمر
 ہو اور بر عمل ہوں اور یہ معنی اس آیت سے بھی مستفاد ہیں (اور یہ
 گمان کہ کافر و کلو کو ذیل ان کے لئے نیک ہے ہم بہت اسلہ و تیر میں
 ناگاہ زیادہ کر لیں حدیث شفقت کرنی خلق امیر المرید کے
 تنظیم ہے۔ کہا سخاوی میں اسکو ان لفظوں میں تفسیر کیا ہے
 یہ بعض مشایخ کے کلام ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے دارا کہ و چیز و چیز
 ایک اندیشہ کی تعظیم دوسرے خلق اللہ شفقت کرنی حدیث شرا کرتا
 عزت ہے یہ حدیث نہیں اور یہ حدیث اس کے مناسب قطع کی توئی گردانی ہے
 اپنی ہی خطا ہے اس شخص کیلئے جو اپنے صاحب کی حضور میں صفت کے
 حدیث نماز کیلئے میدان کی شہادت ابولہرہ اور دیگر صحابہ سے یہ حدیث
 آئی ہے۔ یہ آیت اسکی شاہد ہے (اور اس میں بیان کر گئی خبریں پر اس
 لئے کہ رب تیرے ہی اسکی طرف رحمی کی ہے حدیث گواہی دیتی ہے
 اپنے نفس پر مقابلہ دو گواہوں کے ہے۔ یہ حدیث نہیں لیکن صحیح المعنی

ملک الامر علی شینین

بالنظر الى الاقرار واما قولهم شهادة الر على نفسه
بسبعين فكذا الاصل له ويصم معناه على المبالغة
حدیث شهادة المسلمين بعضهم على بعضهم حجة
ولا يجوز شهادة العلماء بعضهم على بعض لانهم
ليس من الحديث واسناد فاسد من وجه كثيرة
على ما في الآتي وعلى تقدير صحته فالعلماء يراد بهم علماء
الدنيا التاركون لطريق العقبي كما يشير اليه العلة المذكورة
في نفس الحديث فان المحمد حرام واما العبطة فحرام
حدیث الشهرة في قصر الشيا لا يصح حديثا
لان قصر الشيا من جملة استبالة الشهرة اذا كان على
قصد هادون ارادة متابعة السنة **حدیث** شياطين
الانس يغلب شياطين الجن من كلام ابن دينار وعلما
اقتبس من قوله تعالى (وكذلك جعلنا لكل نبي عدوا
شياطين والجن) حيث قدم شياطين الانس على
الجن يذهب سوسه بالعقد بخلاف شيطان الانس
لان قوة تأثير الصيغة اناهي في اتحاد الجنس **حدیث**
شيب وعيب لا يصح مبناه واما جاء معناه في حدیث
من لم ير عود عند الشيب يستحي من العيب لم يخش
الله في الغيب فليس له فيه حاجة ذكره الديلمي بلا
سند عن جابر مرفوعا وحكي عن ابي يزيد انه رآه
وجهه في المرأة فقال ظهر الشيب لم يذهب العيب ولا
ادري ما في الغيب **حدیث** الشيخ في قومه كان
في امته في المقاصد جزم شيخنا وعنده بانه حسن
واما هو من كلام بعض السلف ومربا اورد بلفظ
الشيخ في جماعت كالنبي في قومه يتعلمون من علمه

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

بسبب قراری لیکن یہ قول انکا شہادت آدمی کی اپنے نفس پر
مقابلہ شرکی ہو سکا ہی کچھ اصل نہیں اور بسبب بالعد کی اس کے
معنی صحیح ہیں حدیث شہادت مسلمانوں کی بعض کے بعض پر جائز نہیں اس لئے کہ
ہے اور شہادت علماء کی بعض کے بعض پر جائز نہیں اس لئے کہ
حاضر ہیں یہ عقد نہیں اور سند اس کی کئی طرح سے خاسر ہے جیسا کہ لاکھ
میں ہے اور اگر کو محکم مانا جائے تو علماء کرام اور علماء دنیا میں جو طریق
آخرت کو چھوڑ کر دنیا میں جیسا کہ علت مذکورہ نفس حدیث میں
اس کی طرف اشارت کرتی ہے اس لئے کہ حرام ہے اور غلط جائز
ہے حدیث شہرت تہوڑی کپڑوں میں ہے یہ حدیث نہیں اس لئے
کہ تہوڑی کپڑی شہرت کا استعارہ جب سکا قصہ شہرت کا تہوار اور
متابعت سنت کا حدیث آدمی کو شیطان جنوں کے شیطان
پر غالب ہوتی ہیں۔ یہ کلام ابن دینار کے ہے شاید اس نے اس
آیت کا اقتباس کیا ہوگا (اور ایسا ہی سننے کو دیا ہر اکبر نبی کیلئے
وہم آرمین اور جنوں کے شیطانوں کے) اس لئے آدمی کو شیطان
کو جنوں کی شیطانوں پر مقدم کیا ہو دوسرا اس کے کہ دوسرے
جنوں کی شیطانوں کا عود و روم جائے بخلاف آدمی کو شیطانوں کے
اور اس لئے کہ صحبت کی تاثیر قوت اتحاد جس کے مرتبہ میں ہے حدیث
بڑا یا اور عیب۔ اس کی بنا صحیح نہیں لیکن صحیح کے حدیث میں ہے کہ
ہر شخص پر اپنی عین عایت ذکر کرے و عیب جیسا کہ کو عیب میں اس کے ذکر
تو اس کی کو اس کے کچھ تاجت نہیں سکود ملی فی ہا سند جابر مرفوعہ روا
کی ہو اور اس کی یہ حدیث کی ہے اور اس کی اس لئے کہ اس میں ہے کہ ہر ایک
طہر اور عیب کے اور میں نہیں جانتا کہ غیب میں کیا ہے حدیث بڑا یا
قوم میں مثل نبی کی ہر امت میں تعاصیر سے شیخ وغیرہ کی ہر امت میں
ہے لیکن بعض کی کلام اور کبھی ان اعظمت سے صحیح ہے ہر شیخ اور جماعت
میں مثل نبی کی ہے اپنی قوم میں سبکدہ ہیں اس کے علم سے

وینا دیون من ادبه وکله باطل انتھے ومن جرمن
 بوضع ابن تمیة لکن اخرجه ابن حبان فی الضعفاء
 تحدّث ابی رافع به مر فوعا وقال السیوطی اسند الدارقوتی
 ایضا فی جامعه الصغیر بلفظ الشیخ فی اہلہ کالتی
 امته رواہ الخلیل فی مشیختہ وابن الجارود ابی رافع
 ولفظ الشیخ فی بیتہ کالتی فی قومه رواہ ابن حبان
 فی الضعفاء والشیخازی فی الاقباب عن ابن عمر التی
 ویقویہ من حیث المعنی تحدّث صحیحہ البیہی العلماء ورثة
 الانبیاء ویقویہ قوله تعالی فاسئلوا اهل الذکر انکم
 لاتعلمون **حرف الصاد - حدیث**
 صتا الحاجة اعمی قال السخاوی اعرفه فی المرفوع
 کذا فی قولہم الغریب لا یمکن من جهة المبی
تحد صاحب الشی الحق بحمله الا ان یکون ضعیفا
 عنه فبعینه اخوه المسلم ضعیف بالغ ابن الجوزی ذکر
 فی المرفوعا وخطا فقد رواہ ابو یعلیٰ من تحدّث ابی
 هريرة به مرفوعا والطبرانی فی الاوسط والدارقطنی
 فی الاثر والعیقیل فی الضعفاء وعیاض بدین جز
 فی الشفاء **حدیث** الصبر کنز من کنوز الجنة
 کذا فی الاحیاء وقال العراقی غریب لم یوجد حدیث
 صبر الا قلام عند الاحادیث یعدّ عند التکبیر
 الذی یکبر فی رباط عسقلان عبادان من کتب
 اربعین حدیثا اعطی ثوابا للشهداء الذین قتلوا
 بمبادان عسقلان خبر باطل کذا فی المیزان **تحد**
 صد رسول الله صلی الله علیه وسلم هو کلام یقولون
 من العالمة عقیب قوله المؤذن فی الصبح الصلوة

اور اسکا ادب اسکو لغوی میں ماسب اہل میں انتھو جنوں
 اسکو مرفوع ہو گا یقین کیا ہے اس میں تمیہ پر لیکن اسکو ابن
 نے ضعیف میں دفع سے مرفوع روایت کی ہے اور کہا سیوطی اسکو
 فی سند کیا ہے اور جو اس جاع صغیر میں طرح ذکر کیا ہے شیخ بخاری
 میں بھی کی طرح ہے ابی امیہ میں اسکو ضعیف ہے مشیخت میں حدیث کی
 ہے اور ابن بخاری ابی رافع سے اور ذکر لفظ میں شیخ ابی ہریرہ میں
 کی ہے ابی قوم میں اسکو ابن حبان ضعیف میں رشید زرقی القاب میں ابن
 عمر سے حدیث ہے انتھو اور اسکو بعض کی حیثیت یہ حدیث صحیح المعنی
 کرتی ہے اور یہ حدیث بھی اسکی تقویت کرتی ہے (اس سوال کر لوں گا)
 کہ اگر تم نہیں جانتے **حرف حاد - حدیث**
 ہے کہ اسکا دفعی میں اسکو مرفوع روایت نہیں جاتا میں کہ
 ایسا ہے قول کا غریب ہے کی طرح اسکی بنا بھی ہم نہیں **حدیث**
 ہے کہ اسکو اسکا اوٹھا فی کما زیادہ حدیث ہے کہ حبیث ضعیف ہو اور اس کا
 ہو تو مسلمان ہائی اسکی مذکر ہے ضعیف اور ابن جوزی بخاری
 کیا کہ اسکو مرفوعات میں ذکر کیا اور خطا کیا کیونکہ ابو یعلیٰ نے
 سے مرفوع روایت اور طبرانی فی الاوسط میں اور اقطبی فی المرفوع
 عقیل نے ضعیف میں اور عیاض بخاری نے ضعیف میں حدیث
 ہے حدیث صبر خانہ ہے حدیث خزائن ہے ایسا ہی احیاء میں
 اور کہا عراقی فی غریب نہیں پائی گئی حدیث اور قلموں کا
 وقت کہنے حدیث کی اسکا ذکر کیا اس کی جگہ برابر جو عسقلان
 اور عبادان کے چاؤ میں کہی جاتی ہے اور جو شخص چالیس حدیثیں
 لکھے ثواب و ن شہید و ن کا دیا جاتا ہے جو عبادان اور عسقلان
 میں قتل ہوئے یہ خبر باطل ہے ایسا ہی میزان میں ہے حدیث
 صحیح کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام ہے اسکو بہت
 لوگ پیچھے اس قول مؤذن کے کہتے ہیں الصلوة

خیر من النوم وليس له اصل وكذا اقول لهم عند
قول المؤذن الصلوة خير من النوم صدق وبررت و
بالحق نطق استجابة السالفة قال الدمي وادع
ابن الرضعة ان خبرا ورويه ولا يعرف من قاله و
يرى بكسر الراء الاولى وسكون الثانية حديث
صدقة الغليل تدفع البلاد الكثير وفي لفظ صدقة
السيد ليس بخد ومعه صحيح حديث صاحب الجنب
والكروا عديا ركن لكم فيه اسناداه وقد ذكره ابن
الحوزي في الموضوعات وقال الزركشي خد الامر بتصغير
اللفظة وتديق للمضغة قال النووي لا يصح خد
صلوة بختم تعد لسبعين بغیر خاتم موضوع كما
قاله الصقلاني وكذا صلوة بعمامة تعد بخمس
عشرين صلوة وجمعة بعمامة تعد لسبعين جمعة
والصلوة في العمامة بعشرة آلاف حسنة قال النووي
فذلك كله باطل وقال السخاوي خد صلوة بخاتم
تعد لسبعين بغیر خاتم هو موضوع كما قال شيخنا
شيخه وكذا ما اورد الدالي من خد ابن عمر مرفوعا
صلوة بعمامة تعد بخمس وعشرين وجمعة بعمامة
تعد لسبعين جمعة ومن خد ابن عمر مرفوعا الصلوة
في العمامة بعشرة آلاف حسنة قلت وي ابن عمر
السيوطي عن ابن عساكر في جامعه الصغير مع التز
بانه لم يذكر في الموضوع حديث الصلوة
العالم باربعة آلاف واربعمائة واربعين صلوة
باطل كذا في المختصر وكذا اقول صاحب المطالب في التعليل
عليه السلام من صلي خلفت تقى فكما غاصل خلف

خير من النوم اور اسکا کچھ اصل نہیں اور ایسا ہی قول انکا بعد
قول مؤذن الصلوة خیر من النوم کے کچھ کہا تو ہی اور تو یہ کیا اور تو
حق بولا۔ اسکو ثابت نہیں مستحق ایسی کہلا میری اور دوسری کیا کر
الفرغی خیر اسبین اور وہی اور نہیں معلوم کس اسکو کہا ہے
تنگدست کا صدقہ بہت جاورف کو تارہ۔ اور ایک روایت میں (صدقہ
کم نال کا) ہے یہ حدیث نہیں اور معنی اسکا صحیح میں حدیث
رفعی جیوں اور اور انکی قد لہبت کہ تھو اس میں برکت دیا گیا اسناد
اسکی داسی اور ابن جوزی اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہے کہا
زکشی نے یہ حدیث جمیع کس میں لکھ کر بار یک کر کیا اور ذہ
ذہ کر کے چاہئے کہ کہا نووی نے صحیح نہیں حدیث ایک
انگوٹھی سے ستر تاروں کی برابر ہے جو میرنگوش کی پڑی گم ہوں
موضوع ہے جیسا کہ عقلائی کہا ہے اور ایسا ہے ایک ناز گڑھی سے
پچیس تاروں کی برابر ہے اور ایک جیو گڑھی سے ستر جیو کی برابر ہے اور ایک
پگڑھی میں اس ستر نیکی کے برابر ہے کہا منوفی نے یہ حدیث مانگنا
سخاوی نے یہ حدیث ایک ناز گوشی سے ستر تاروں کی برابر ہے جو میر
انگوٹھی کے ہون موضوع جیسا کہ ہمارے شیخ نے اپنے شیخ سے نقل کیا
ہے اور ایسی ہی جملہ دلیلیں ابن عمر سے مرفوع روایت لایا ہے ایک ناز
پگڑھی سے پچیس تاروں کی برابر ہے اور ایک جیو گڑھی سے ستر جیو کی برابر ہے
اور انس سے مرفوع روایت ہے ایک ناز گڑھی سے ستر تاروں کی برابر ہے
ہے میں کہتا ہوں اسکو سیوطی نے جامع صغیر میں ابن عسا
کری سے اوسے ابن عمر سے نقل کیا ہے باوجود کہ اوسے التزام کیا
ہے کہ میں اس میں کوئی موضوع خد ذکر نہ کرونگا حدیث
ایک ناز عالم کی پچیس تاروں کی برابر ہے اور ایک جیو گڑھی سے ستر جیو کی برابر ہے
ایسا ہی مختصر میں ہے اور ایسا ہے قول صاحب المطالب کا کہ انحضرت فرمایا
جو شخص نماز پڑھے پچیس کسی سنتی کے گویا اوسے نماز پڑھی ہے

بني غير معروف كما قال الخرجه وقال السخاوي
لم اقف علي هذا اللفظ قلت لكن معناه صحيح لما
رواه الديلمي من عبد جابر عوف عا بللفظ قدما
اخياركم تركوا اعمالكم والحاكم والطبراني بسند ضعيف
عن مروت بن ابی مروت العتوي فعان سر كرم الله
صلواتكم فليؤمكم خياركم حديث صلوة
الدلالة في صدق قوله السلام يوجد حديث
صلوة النهار بجملة اي لانها لا يسمع فيها قرآنه على
ما في النهاية قال النووي في شرح المذهب انه باطل لا
اصل له وكذا قال الدارقطني له عن النبي عليه السلام
وافاه من قول بعض الفقهاء لعل الزمركشي قال لا
والنودي باطل لا اصل له وهو مضاف الى القرآن
كلام ابی عبيد بن عبد الله بن مسعود قال السخاوي
اخرجه ايضا عن الحسن بن بقيقه عنهما واصله
يجمع اذنيك واخرجه سعيد بن منصور عن حماد
بن ابراهيم بن بدون هذه الزيادة وكذا اخرجه
عبد الرزاق عن عيسى هذا اخرج عن الحسن قال الصدوق
النهار عجا ولا يرفع فيها الصوت الا الجمعة والصبح
حديث صلوة بسوء خير من سبعين خلق يعبدون
وفي لفظ بلاسوء وقال بن عبد البر في التمهيد
ابن معين انه شذ باطل قال السخاوي وهو بالنسبة
لما وقع له من طريقة وقال السيوطي رواه الحارثي
مسند ابو يعلى والحاكم عن عائشة والديلمي
ابن خزيمة انتهى قال ابن قيم الجوزية رواه الامام
حمد بن حزمه والحاكم في صحيحهما والبخاري

بنے کی سکا خراج غیر معروف ہے اور کہا سخی میں اسلحہ لفظ
سے واقف نہیں ہوا۔ میں کہتا ہوں لیکن معنی کے صحیح میں اسلحہ
اور دیلمی نے جابر عوف عا روایت کی ہے مقدم کروں کیوں کو ناکہ مال
ہوں عمل تمہارا اور عالم اور طبرانی میں سند ضعیف مروت بن ابی
مروت العتوی سے مرفوع روایت اگر ملے خوش گے بات کہ تمہاری نماز قبول
ہو تو نیک لوگ تم میں امت راہین حدیث نماز گوئی کا
کی اس کے سرے اور نہیں چڑھتے نہیں پائی گئی حدیث
دکی نماز پر سے اسلحہ کا اوکے قرات نہیں جانی ایسا ہی نہیں
میں کہہاں نو سخی شرح مذهب میں یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں
اور ایسا ہی کہا دارقطني نے بنی صلی علیہ وسلم مروی نہیں ہے بعض
فقہاء کا قول ہے کہا زکشی نے کہا دارقطني اور نو سخی یہ باطل ہے اسکا
کچھ اصل نہیں اور فضائل قرآن میں ابی عبيد بن عبد الله بن مسعود
کی کلام کہا سخی اسکا واسطہ ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں
روایت کیا ہے اور اس اسکو حسن بن بريقی دو روایت
کے ہر اور روایت کی ہے اور رات کی نماز کی تیری کان سننے میں وہ کہہ
سعد بن مسعود بنی حاد بن ابی سلیمان سے اس یادی ذکر کیا ہے
ایسا ہی اسکو عبد الرزاق نے کہا ہے روایت ہے اور حسن بن ذکر الایام
کہا دکی نماز پر سخی اس میں آواز بلند نہیں کیا جاتا مگر جہاں صبح میں
حدیث ایک ناسواک اشجرتہ نماز میں جو سواک ایک پڑھی
گئی ہوں اور ایک آیت کے لفظ غیر سواک میں کہا بن عبد البر نے
میں ابن معین سے حدیث باطل ہے کہا سخی یہ بات اس کے
طریق سے کہی درمسیوطی نے کہا ہے اسکو عمارت فی مسکن
اور ابو یعلیٰ اور عالم کی عادت ہے اور دیلمی نے ابو ہریرہ سے روایت
کیا ہے اور کہا ابن قحیم جو ہے اسکا امام احمد بن حنبلہ اور عالم
نے اپنے صحیح میں اور بزار میں مسند میں روایت کیا ہے

حديث الصلاة على النبي افضل من عتق الرقاب قال
العقلاء في بعض فتاواه انه كذب مختلف فيه وعل
يعني به اضافة الى النبي عليه السلام والا فقد رواه
في المصنف عن ابى بكر الصديق موقوفا وكذا رواه
التيمن وابن عساكر **حديث** الصلاة على النبي
عليه السلام لا ترد هومن كلام ابى سليمان الداراني
على ما ذكره الجوزي في حصنه ولفظه اذ اسئلت
حاجة فابده بالصلاة على النبي عليه السلام ثم ادفع
بما شئت ثم اختم بالصلاة عليه فان الله سبحانه اكرم
يقبل الصلوتين وهو اكرم من ان يدع ما بينهما وذكر
في الاحياء مرفوعا قال السجدي لما افت عليه افاض
عن ابى الدرداء موقوفا اذ اسئلت الله حاجة فابده
بالصلاة على النبي عليه السلام فان الله اكرم من ان
يسأل حاجتين فيقضى احدهما وترد الاخرى
حديث الصلاة عماد الدين قال ابن الصلاح
مشكل الوسيط انه غير معروف وقال النووي في التفتيح
انه منكر باطل لكن رواه الديلم عن علي كما ذكره
السيوطي والبيهقي في الشعب ضعيف عن عمر مرفوعا
حرف الضاد - حديث صناع العلم
اخذوا النساء ولفظين اخفاها للنساء هو معناه بين
كلام بشر الحافي قال لا يفهم من الفاخذ النساء **حديث**
الضرب شهادة له عليه السلام قبل انه موضوع و
قال المزني لا يصح اسناد اوله مثله لكن رواه البيهقي
ضعيف وذكره القاضى عياض في الشفاء فغايته
الضعف لا الوضع **حديث** الصائم غارم لا

حديث درونی بر افضل ہے غلام چیرانی سے کہا عقلانی
بعض فتون میں یہ کذب ہے مختلف فیہ غایہ اسکی سے ہم راہ
اسکی نسبت بنی صلہ امد علیہ وسلم کی طرف مختلف فیہ ہے
اسکو استہگانی ترغیب میں ابی بکر صدیق سے موقوف وایت کی ہے
ایسا ہی اسکو سیدی اور ابن عساکری روایت ہے **حديث** صلوة
بنی پر رو نہیں کیے ہو کلام ابی سلیمان الدارانی کی ہے جیسا کہ جز
فی حصن میں ذکر کیا ہے اور اسکی لفظ یہین جب سوال کرے
اسے پہلی درونی صلی امد علیہ وسلم پر پہنچا پھر دعا کر جو تو چاہے
پھر اسکو ختم درود کر اسنے کہ امد تعالیٰ اپنے کرم سے دو نور درود کو
قبول کرتا ہے وہ کرم اسے کہ چور سے چھ کی دعا کو اور چار میں
اسکو مرفوع ذکر کیا ہے کہ اسکی میں اس پر واقف نہیں ہوا لیکن
سے موقوف روایت اس طرح ہے جب امد تعالیٰ کو
کاموں کر تو پہلے آنحضرت پر درود پہنچا اسنے کہ امد تعالیٰ بہت کرم
اسے کہ اس سے دو حاجتوں کا سوال ہو پس ایک قبول کرے اور دوسرے
رو کرے **حديث** نازدین کا ہم کہہ انصاف شکل الوسيط
یہ غیر معروف ہے اور کہا نوعی تقیم میں ہر شکر ہر بطل ہے لیکن اسکو
دلیلی نے علی سے روایت کیا ہے جیسا کہ سیوطی نے کہا ہے
اور یہی فی شعب میں عمر سند ضعیف مرفوع روایت کی ہے **حرف**
حنا و - حديث مناع ہوا علم عورتوں کی اور ان کا بوجہ
میں ہے اور بیان عورتوں کو چور ہو کر - یہ کلام بشر الحافی کی ہے جن میں
کہا اسکی خلاصہ ہو گا وہ شخص جس عورتوں کو چور سے گرفت
کی **حديث** گواہ اور اسکی شہادت دینی آنحضرت کیلئے کہا گیا ہے
یہ موضوع ہے اور کہا ہر کسی سند اور میں موقوف نہیں لیکن
بیہقی سند ضعیف روایت کی ہے کہ قاضی عیاض شفاء میں ذکر کیا ہے
کہ یہ ضعیف مرفوع نہیں **حديث** مناع مرفوع اسکی سے

مبنہ وجاہ فی معناه عند احمد واصحاب السنن
ابی امامہ مرفوعاً الزعیم غارم وصحیہ ابن جابر
مقبس من قولہ ابن جابر بہ حل بنیر وائلہ زعیم ای کفیل
د زعیم **حدیث** الضرورات تبیح المحظورات
بجہد و ہو کلام صحیح **حدیث** ضعیفان یغلب
قویا لیس **حدیث** یث الضیافۃ علی
المویر لیس علی اهل المد ولا اصل له فقد قال علی
فی اول شرح مسلم لما کلمہ علی قد من کان یؤمن بالله
والیوم الآخر فلیکریم ضیفہ انہ موضع عند اهل الحرم
وقبلہ التوکیل **حرف الطاء الموحدة**
ط ب ج ح ک م قال علیہ السلام لا یبکر و عمر قال ابوسعید
التولی هذه التیمة لا اصل له وقال التوکیل هذا الحکم
فیہ شیئ انتی و مرآة الدیلمی بلا سند عن ابن عمر
وقد تقدم عن ابن حجر البکی ان العرب تباعدت الحماة
بعثرة علیہ السلام **حدیث** طاعة النساء نداء
مضی فی شامروہن و ذکر فی صفا النخبة العروس
عن الحسن البصری انہ قال ما اطاع رجل امرأة فیها
ھو اھ الا کتبہ اللہ فی النار فیلھو محمد علی طاعتھا
مقصود من السیئات لا ینفاهوی من المباحات وقیل
فیما ھو اھ من المباحات فانما تجوز الی المنکرات **حد**
طعام البخیل داء و طعام السخی شفاء قال الصادق
و هو تحذ منکر و قال الذھبی کذب قال ابن عد
انہ باطل عن مالک **حدیث** المطلاق یمن
الفساق وقع فی عدة من کتب المالکة قال السخاوی
لم یلق علیہ مرفوعاً و اظنہ مد رجاً قلت و یؤ

لیکن معنی اس کلمہ اعداد واصحاب السنن من ابی امامہ مرفوع
روایت یمن ضامن قرض دار و ابن جابر ای سخی شفاء ہے اور
یہ معنی اس آیت سے اقتباس ہو سکتے ہیں (جو شخص اوس کو لایا اوس کے
لہو و جہر و فٹ کا ہر اور میں اسکا ضامن ہوں) **حدیث** ضرورت
خونفاک چیزوں کو مباح کر دیتی ہیں۔ یہ حدیث نہیں لیکن کلام صحیح
حدیث و ضیف البکرمی پر غالب ہے۔ حدیث نہیں ہے
حدیث ضیافت ال تریہ کے پڑا اہل صحابہ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسکا
کہ عیاض نے اول شرح مسلم میں جب اوس نے اس حدیث پر کلام کیا (جو
امام علی و رورن آخر پختن کہتا ہو پختن مایہ کہ وہ اپنے زبان کی تغلیط
کری) کہا ہے کہ یہ اصل حدیث کی نزدیک صحت ہے اور نو دوسری اسکو قبول
کیا ہے **حرف طاء موحدة** حدیث تم دونوں کا سامان پاک ہے۔ ان
حضرت ابی کر اور عمر کہا کہا ابوسعید علی اس کا و س کا اصل نہیں
کہا نو دوسری اس محل میں کوئی صحیح نہیں ہو انتہو اور اسکو دوسری نے ابن عمر
بلا سند مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابن حجر کی سی پیچھے گز چکا ہے کہ عمر کا
کو نہیں معلوم کیا کہ بعد موت انحضرت **حدیث** اطاعت عورت کو
نہایت اسکا حال پیچھے گز چکا ہے اور صفا نخبة العروس حسن ہے
سے ذکر کیا ہے کہ کہا اوس جس شخص اطاعت عورت کے اور چیز
جسکے وہ غور نہیں کہتے ہے تو اللہ تعالیٰ و سکو آگ میں لیکھا کہ لایا ہے
اس بڑی غور نہیں مراد میں سیاح غور نہیں اور بعض نے کہا ہے
مراد اس سیاح غور نہیں میں کہ لکھنے پرانی کیلئے کہینے میں **حد**
طعام بخیل کا درد ہو اور طعام سخی کا شفا ہے۔ کہا عقدا نے یہ حدیث منکر
ہے اور کہا نو دوسری یہ کہ جب اور کہا ابن عدلی مالک سے یہ باطل ہے
حدیث طلاق فاسق کو قسم ہے جنت کتب کو میں برفع
ہر سی جنت کہا سخاوی نے میں اس کے سر نہایت پر واقع
نہیں ہوا اور میں ظنی ہوں یہ مدح ہے میں کہتا ہوں

معنی حدیث ما خلف بالاطلاق مؤمن ولا مستخلف بہ

الامنافق رواہ ابن عساکر بہ مرفوعاً **حرف**

الظاء المعجۃ - حدیث الظالم عبد اللہ

الارض ینقم بہ من الناس ثم ینقم منه قال الزکشی لم

اجدہ وقال الصقلانی لا استخضرہ لکن قال السیوطی

معناہ اخرجہ الطبرانی الاوسط من شد جابر بن

ابن اللہ تعالیٰ بقول انقم من بعض من بعض ثم

اصیر کلاہما الی النار وساقہ الدلیلی فی الفردوس

اسناد عن جابر بن عبد اللہ عن ابن عساکر عن علی

تمام قال کان یقال ما انقم الله من قوم الا بشر منہم

اخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن مالک

بن دینار قال قرأت الزبور انی انقم من المنافق بالنار

ثم انقم من المنافقین جمیعاً قالوا نظیر ذلک فی کتاب

اللہ تعالیٰ (وذلك نولى بعض الظالمین بعضاً بما

کانوا یکتبون) قلت وقویۃ عموم قولہ تھا اولو لا دفع

الله الناس بعضهم بعضاً لفسدت الارض) وسبق

فی معناہ شد کما تکنوا اول علیکم **حدیث**

المؤمن قبلہ قال السخاوی لا اعرفہ ومعناہ یحییٰ بالنظر

لا لکفاء بہ فی السقۃ واخرج العسکری عن عائشہ قو

ضہ المؤمن حمی الا فی حد حسن ود الله لکما **حرف**

العين المرحلة - حدیث العارخین

النار قال الحسن بن علی رضی اللہ عنہما حین دعی

فقال لہ اصحابہ یا عار السالین فقالا عارہ یر من

النار وما خولہ بعض العامة النار یر للنار ولا

العار فهو من کلام الکفار الا ان یرد بھما فارادینا

اس حدیث کی معنی اسکی تائید کرتے ہیں مومن طلاق سے مستخلف بہ

ازایا اور قسم نہیں طلب کرتا اس کے مضاف یہ ابن عساکر نے مرفوع

روایت کی ہے **حرف ظاء بمعجمہ حدیث ظالمہ کا علاج**

زمین میں بدل لیتا ہے اسکے ساتھ آدمیوں کے پر اس کے بدل لیا جاتا ہے

کہا زکشی نے میں نے سکو نہیں پایا اور کہا عسقلانی نے میں نے سکو نہیں

جانتا لیکن کہ سیوطی نے ایک سنہ زمین پر قناتہ جسکو طبرانی نے

اور طبرانی نے جابر بن مرفوع روایت کی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی میں شر سے بدل

وشر سے بدل لیتا ہوں یہ دونوں الگ کی طرف کہنیتا ہوں اسکو دیکھ

خروس میں بلا اسناد جابر مرفوع روایت کیا ہے اور ابن عساکر علی بن

تمام سے لایا ہے کہ کہا جاتا ہے انہیں لایا اللہ تعالیٰ کسی قوم سے مگر ساقہ

شریہ کی اوسمہ اور عبد اللہ بن احمد زوائد الزہد میں ایک معنی مینا

لایا ہے کہ کہا اوس نے میں نے زبور کو پڑھا میں نے منافق سے منافق کی ہتھ

لیتا ہوں یہ سب فقوں نے بدل لیتا ہوں کہا اوس نے نظیر کے کتاب

میں ہے (اور یہ طبرانی سے مروی ہے کہ میں بعض ظالموں کو بعض کو لبیب کہ

وہ عمل کرتی ہیں) میں کہتا ہوں آیت عمو انوکلی لہیہ کرتی ہے

(اگر زہد فرم کرنا اللہ تعالیٰ بعض کو بعض البتہ خراب فی زمین) اور کے

معنی میں حدیث کی ایک (جیسا کہ تم مانتے ہو وہی ہے یہی کہ فی میں

حدیث پیچھے مومن کے قبلیہ کہنا سخاوی میں اسکو نہیں مانتا اور

اسکو صحیح میں سبکی فی شمس کے مترجمین اور عسکری نے اسکا ترجمہ فرمایا

کہ یہ پیچھے مومن کے گاہ کی گہت مگر کسی حدیث اسکا مالک حدیث **حرف**

عین مھملہ - حدیث عار بہتر ہے کہ یہ عار بن علی نے کہا

دیکھو انہوں نے عار پر دعویٰ کیا تو اسکا امتحان اس نے کہنے لگے

اسی عار سدا مومن کی فرمایا عار بہتر ہے آگ سے لیکن بعض نام

لوگوں کا قول کہ آگ لگا آگ یہ عار یہ کلام بعد کی ہے مگر یہ کہ

آگ دنیا کا رادہ بطور سبب کے کیا جاوے +

على المبالغة والافتقار وفنوح الدنيا اهون
 من فنوح الآخرة كما رواه الطبري من محمد بن عبد الله
 رضى الله عنهما عن اخيه الفضل بن مرفوعا بن
 في التزليل (ولعلنا بالآخرة اشد وابقى) **حديث**
 العارفة مردودة ذكره الراعي فقال العسقلاني في
 تخريج احاديثه لم اراه باللفظ الذي ذكره المصنف
 انما رواه احمد واصحاب السنن بلفظ العارفة متواتر
حديث عالم قریش میلًا الارض على كمال
 الصغاني موصوع وتعبه العراقي بانه ليس عوضه
 ولكنه لا يخلو عن ضعف فقد اورد الطيالسي حديثه
 وفي سند مجمل وله شواهد **حديث**
 في القرابة والحسد الجبران والمنفعة في الاخران
 قال السخاوي لم اقف عليه حديثا بل هو في شعب
 للبيهقي من قوله بن الحارث **حديث**
 العاقل ولا الصديق الجاهل رواه وكيع في العزيز
 سيفان قال ابو جازم لان يكون لي عدو صالح
 احبالي من يكون لي صديق فاسد **حديث**
 عداوة العاقل ولا مصيبة الجنون **حديث**
 عدو المؤمن من يعمل بجهل ليس بحديث وانما رواه
 ابو يعقوب عن سيفان بن عيينة انه قدم مكة و
 فيها رجل من آل المنكر يعني فقعد سيفان
 فقال المنكرى من هذا الذي قدم بلادنا يفتن
 كتب اليه سيفان حدث محمد بن دينار عن ابن عباس
 المكتوب في التوراة عدا الذي يعمل بجهل فكنت
 من المنكر **حديث** اخذوا اشهدوا بنه ليس حديث

وروز در دهرها هم که خوابی دنیا کی آسان هر خوری آخرت جیسا که
 طبرانی فی ابن عباس اوست این بیاضی فضل سے مرفوع ہوا ہے
 ہے بلکہ قرآن مجید میں ہے (اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے اور باقی
 رہنے والا) **حديث** اگلی ہوئی شے رو کی جاتی ہے۔ یہ کہو
 راہی نے ذکر کیا ہے کہا عسقلانی فی تخريج احاديث میں ہے
 اس کو ان لفظوں میں جیسا کہ مصنف فی ذکر کیا ہے نہیں کیا کہا لیکن ان
 احادیث اصحاب سنن فی اس طرح بیان کیا ہے شے عاریت ادا کی جاتی کہ
حديث عالم قریش زمین کو اپنی علم سے پر کرنا ہے۔ کہا صغانی نے
 یہ موصوع ہے اور عراقی نے لولا اس طرح بھیجا ہے کہ یہ موصوع نہیں
 ہے لیکن مشفق و خالی نہیں ہے کیونکہ اس کو طیالسی اپنی سند میں
 ہے اور اس کی سند میں ایک شخص مجمل ہے اور اس کے شرابہ چہ
 میں **حديث** شے قربت میں اور جد ہوا تو ان نفع ہوا تو میں
 کہا سخاوی میں اس پر واقف نہیں ہوا بلکہ یہ شبہ لایان ہو چکی میں
 قول بشر بن مارت کا ہے **حديث** دشمن عاقل (بہتر ہے) اور
 جال (بہتر) نہیں اس کو دیکھ فی غزیر میں سفیان بن عیینہ کی ہے کہ
 کہا اوست کہا ابو جازم فی البیہقی کے دشمن صالح ہونا بہتر ہے
 دشمن بری سے **حديث** دشمنی عاقل کے اور نہ صحت مجنون کے
 یہ حدیث نہیں **حديث** دشمن مومن کا وہ شخص ہے جو اس کے
 عمل کی طرح عمل کرے، حدیث نہیں لیکن اس کو ابو نعیم نے
 سفیان بن عیینہ ہی اس طرح روایت کیا ہے کہ وہ کہ میں آیا اور
 جگہ ایک بر دھنسی آل منکر سی تھا جبکہ سفیان بن عیینہ
 لگا کہا منکر سی فی یہ کون شخص ہے جو ہمارے شہر میں اگر فتویٰ کرے
 لگا ہے پر اس کی طرف سفیان نے کہا حدیث کی میرا اس محمد بن دينار
 ابن عباس کو کہا اوست توراہ میں کہا ہوا میرا دشمن وہ ہے جو میرے عمل
 کے برعکس کرے **حديث** عدا اس کا اور گناہ ہے عدا یہ حدیث نہیں

اصول فقہ فی الجہاد فی البیہقی

حدیث العربیات العجم لیس لاصل ومعناه
 صحیح **حدیث** عروست علی اعمال امتی فوجدت
 للقبول والرد والاصول علی لم اقبله علی سند قائم
 السیوطی لکن معناه کما سبق عن ابي الدرداء
 وابی سلیمان الدارانی **حدیث** العزم مشوم و
 العزم معوم روعن ابن مرفوعا ولا یصح معناه
 ان صح معناه **حدیث** عسقلان احد الثور
 یبعث منها یوم القيمة رواه الامام احمد فی مسنده
 وذكره ابن الجوزی فی الموضوعات **حدیث**
 عظموا مقدرکم بالقبال لیس بحديث **حد**
 عقولهن فی فروجهن یعنی النساء قال السخاوی
 الاصل له **حدیث** علامة الاذن التیسیر فی لفظ
 علامة الاجازة تیسیر الامور الاصل **حدیث** علم
 امی کا بنیاء بنی اسرائیل قال الدمیکی والعسقلانی
 الاصل له ولذا قال الزرکشی وسکت عنه السیوطی اما
 حد العلماء ومرتبة الانبیاء فرواه الاربعون الذاء
حدیث العلم یسعی الیه هو معنی قوله مالک
 للمهدی حین دعاه لسمع ولدیه منه قبل ان یروى
 حین التمس منه خمره للقرأة العلم اولی ان یوقر
 یوقر وهو معنی قوله التجار العلم یوقر فی ولا یأتی
 فی مثالا العربی بنیة یوقر فی الحکوم ویناق فی حرف العلماء
حدیث العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان
 موضوع کما فی الخلاصة وفی الذیل روضة السلا
 عن الحسن عن حدیفة سألت النبی علیه السلام
 علم الباطن ما هو فقال سألت جبریل عنه فقال

حدیث عربی و عجمی بن - اسکا اصل کچھ نہیں لایا
 اسکو صحیح بن حدیث سیراگی سیراست کی اعمال پیش کر گئے
 تو میں نے اونی بعض مقبول و بعض مردود ہائے مکرر و مہرہ میں
 سند پر اقف نہیں ہوا کہ سیوطی نے لیکن اسکو اس میں جیسے ابی الدرداء
 اور ابی سلیمان الدارانی کی گزیر کہ **حدیث** عزت محروس ہے اور علم
 عزت کا غم زدہ ہے اس سے مرفوع روایت گئی ہے اور اسکی بنکر
 نہیں اگرچہ معنی اسکو صحیح بن حدیث عسقلان ایک عروست کا
 ہے ان میں سے ایک قیامت کی دن اٹھایا جائیگا اسکا نام ام عسقلانی
 میں روایت کیا ہے اور ابن جوزی موضوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**
 ابن قریون کو مقابلہ بنوین تنظیم کرو - یہ حدیث نہیں **حدیث**
 عورت کو عقلمند نہ کرے جو جن میں کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں
حدیث علامت اذن کی آسانی ہے اور ایک روایت میں ہے
 علامت اجازت کی کا سون کا سان کرنا ہے - اسکا کچھ اصل نہیں **حدیث**
 میرے کچھ علمانی اسرائیل کے انبیاء کی مثل میں کہا ہے اسکو اور عسقلانی
 اسکا کچھ اصل نہیں و ایسا ہے کہ ہزار کشی فی اور سیوطی سے چلنا
 ہے اور لیکن یہ حدیث علماء و ارباب فنیاء میں اسکو چاروں نے لایا
 ہے روایت کچھ **حدیث** علم کی طرف سعی کی جاتی ہے - یہ مالک کے قول
 کے معنی میں جو اس نے کہا کہ ہاتھ و فیکہ مالک نے اسکو بیٹھوں کو علم
 کے سنے کی طرف بلایا اور بعض نے کہا کہ یہ قول مالک ہے ہارون
 نے وقتیکہ اس نے مالک سے خلوت میں پڑھنے کی التماس کی بہتری یہ کہ
 علم کی عزت کی جاہ اور اس کی طرف آیا جائے اور یہ بنا کر کہ علم میں
 علم کی طرف آنا چاہی وہ نہیں آیا اور اسل عرب میں یہ کہ میں حکم کا جانا
 اور حرف فامین اسکی بحث آئیے **حدیث** علم معین ایک علم دین کا ہے
 اور کلمہ صریح ہے جب کہ خدا میں ہے اور ذیل میں حسن صریح ہے
 اور اسکو کہیں انصاف سے چوچا علم باطن کیا ہے جو فرمایا ہے جبریل سے چوچا

عن الله هو سبب بين احوالي وادبياتي واصفائي
 او دعه في كل يوم لا يطعم عليه ملك مقرب لا يني
 مرسل قال العسقلاني هو موضوع والحسن الملقب
 حديثه **حديث** على الخيرة سقطت جاء
 جماعة من اهل العلم ومهم ابن عباس رضي الله عنهما
حديث على كل خير مانع ليس يحد بشيء وده حناة
حديث عليكم بد من العجايز قال السخاوي
 له هذا اللفظ وورد بمعناه احاديث لا تخلو عن
 وقال الركني رواه الدبلي عن ابن عمر بلفظ اذا كان
 الزمان واختلفت الاهداء فعليك بد من البادية
 النساء وسند صحيح بل قال السخاوي موضوع **حديث**
 العنب ووهي ثنتين ثنتين والعنقيل يدل على
 واحد واحد لا اصل له **حديث** عند ذكر الصالحين
 الروح قال العسقلاني لا اصل له وقال العراقي في تحف
 دليل الصالحين في الفروع واما هو قول سفيان عينة لكن
 ابن الصالح في علوم المحدث روينا عن ابن عمر واسماعيل
 جنيلا من سادات ابا جعفر احمد بن حنبل وكانا عتدا
 صالحين فقال البايعنية اكتب الحديث قال الستم
 ان عند ذكر الصالحين تنزل الروح فقال نعم قال
 فرسول الله صلى الله عليه وسلم رغب الصالحين
 ولم يند على ذلك العراقي في نكتة عليه اذا كره
 بعضهم لكن اللفظ ان كان تروون يا وون من لوت
 فيدل في الجملة على انه حذف وله اصل وان كان وون
 من الرواية فجهولا او معلوما فلا دلالة فيه اذ معناه
 بقتل ان او يظنون **حديث** عن اللوح

سند متفق في كتابه او يدرك به من اوسر دوتين اور اوليان
 برگزیده وگویند من بن اسکوانج دل من امانت رکنا سون اپکوئی
 خرشته ترقب جی رسول لغت بنین تو کہا عتدالی شیو صنوع
 اور من منیفه کونین حدیث تو نیکی برگزیده بہت اصل علم سے
 بہت اور انسی ابن عباس سے حدیث ہر غیر مانع ہے یہ حدیث
 انہیں اور منو اسکے صحیح میں حدیث لازم مکر دین ہو جو
 غور توں کا۔ کہا سنادی رکنا ان لفظوں سے کچھ اصل نہیں اور ان کے کچھ
 میں بہت حدیثیں آئی ہیں لیکن صنعت غالی نہیں اور کہا رکنی سے
 سکو و علی سلف ابن خشر سے اس طرح روایت کیا ہے جب خورمان ہوگا اور خور
 مختلف ہوگی تو لازم مکر دین جنگیون و غور توں کا۔ اسکی سند
 ہے کہا کہا صفائی نے موضوع ہے حدیث انکو رد و او کہو کہ
 ایک اسکا کچھ اصل نہیں حدیث نیگون کے ذکر میں رحمت نازل ہے
 کہ کہا عتدالی نے کہا کچھ اصل نہیں اور کہا عراقی فی تحف الجا
 میں اسکا مرفوع روایت میں کچھ اصل نہیں یا ایما قول سفیان بن
 عیینہ کا لیکن کہا ابن صلی علی علوم الحدیث میں ابن عمر اور
 اسماعیل بن جعید سے ہم روایت کرتے ہیں کہ اوس نے ابا جعفر بن
 کیطون سے کہا اور وہ دو آدمی صالح تھے تو اوس نے اوس سے کہا میں
 کرنت سے قد کہوں کہا کیا تم نہیں جانتے کہ نیگون کے ذکر کی وقت رحمت
 نازل ہوتی ہے کہا ان کہا اوس سے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تو سزا نیگون کہ ہیں انتھے اور عراقی فی السیم کہی تحت تنبیہ میں
 کے ایسا ہی ہضو سے ذکر کی ہے لیکن لفظ اگر تروون ہو تو دلالت
 کرے گا اس بات پر کہ یہ حدیث ہی اور اس کا کچھ اصل ہے
 اور اگر لفظ تروون کا ہوا خواہ مہول یا معلوم ہو تو معنی
 پر دلالت نہیں کرتا اس لئے کہ اسکے معنی عقدا اور
 ظن کے ہیں حدیث لوح سے + + +

من فوق العرش يقول في الشجر (كن فيكون) فلا يبلغ الكاف والنون الا يكون الذي يكون موموع **حد** العين لمدة لا تمس رواه ابو نعيم في الطب عن ابي سعيد قال مثل اصحاب محمد عليه السلام مثل العين والعين تله سها وهو ضعيف **حرف الغين** **المجبة** - **حديث** الغبراء وثلاثة انبياء لم يبعث الله نبيا الا وهو عربي قوم يرو عن النبي مرفوعا وهو باطل ويرويه ما ورد في القرآن من قوله تعالى (انا ارسلنا نوحا الى قومه والى عاد اخاهم هودا الى ثمود اخاهم صالحا ولولا دهطك لرجعتك وكذا ارسلنا موسي وعيسي سائر انبياء بنى اسرائيل وكذا عيسى عليه السلام واما حصلت لما غزيت في الحجة **حديث** غزاة غزاة وعنه اورد الدارقطني الاورد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بكر الغني قد مره فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود بن غفر ظهرو الحديث قال العراقي رواه الطبراني في الاوسط من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حديث** الغناء نبئت المنفاق في القلب كما نبئت الماء البقل قال الترمذي لا يصح وقال السيوطي اخرو جلد يلع عن ابن ابي هريرة رضي الله عنه كما عناه **حديث** الغناء رقية الزناد قال النووي في شرح مسلم هو من امثالهم الشهيرة انتم في عزاء الغزالي للفضيل بن عياض **الفاء** - **حديث** الفاتحة لما قرئت لعز الزركشي البيهقي في الشعب بنعقة السيوطي لا وجو

عشر شمس اويس مي زاد تعالى سنا كوجبا حمد تعالى كس شمس كس لے (كن فيكون) کہتا ہے تو کان دون تک پہنچے پہلے ہی وہ شئی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ موضوع ہی حدیث بیار انکہ نہ مس کیا جاوے یہ ابو نعیم فی طب میں ابی سعید روایت کی ہے کہا اوسکے مثال صحاب محمد علیہ السلام کی انکہ کے مثال ہو وروا انکہ کا نہ ہاتھ لگا ہوا یہ ضعیف **حرف غین** **مجبة** - **حديث** غزاة غزاة وعنه اورد الدارقطني الاورد عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كنت عند ابي بكر الغني قد مره فذكر حديثا وفي الاحياء انه عليه السلام نزل منزلا في بعض اسفاره فنام على بطنه وعبد اسود بن غفر ظهرو الحديث قال العراقي رواه الطبراني في الاوسط من حديث عمر رضي الله عنه بسند ضعيف **حديث** الغناء نبئت المنفاق في القلب كما نبئت الماء البقل قال الترمذي لا يصح وقال السيوطي اخرو جلد يلع عن ابن ابي هريرة رضي الله عنه كما عناه **حديث** الغناء رقية الزناد قال النووي في شرح مسلم هو من امثالهم الشهيرة انتم في عزاء الغزالي للفضيل بن عياض **الفاء** - **حديث** الفاتحة لما قرئت لعز الزركشي البيهقي في الشعب بنعقة السيوطي لا وجو

المقابلة مع العدو والغلبة في المقابلة **حدیث**
 فضل شهر رجب علی الشہد بفضل القرآن علی سائر الکلام
 وفضل شہر رجب علی الشہد بفضل علی سائر الانبیاء
 فضل شہر رمضان بفضل اللہ علی سائر العباد قتال
 العسقلانی موضوع **حدیث** الفقر خیر و
 افقر قال العسقلانی هو باطل موضوع وقا ابن تیمیہ
 ہو کذب **حدیث** فم ساکت رب کان ونحو
 ولو مرسک قال ابن الربیع لیس بخبر ومعناه صحیح
 مأخوذ من حد من صمت نجاد من نوک علی اللہ
 کفاه لکن ظاہر الترکیب الاول کفر لان یقصد العا
نشد فی آخر الزمان یتقلل الروم الی الشام و
 الشام الی مصر قال العسقلانی لا اصل له **نشد**
 فی بیتہ یوقی الحکم من الامثال للشہوہ لا الاحاد
 المأثورة ذکوه ابن الربیع قال الزرکشی اخرج شعید
 منصور فی سننہ قال کان ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ
 عنہما یسیر فی بن کعب اذ وقی شے فجعل ابینہما زید
 ثابت فانیہ فی منزله فلما دخل علیہ قال لہ عزیمت
 لکم کمینا فقال فی بیتہ یوقی الحکم من جلسائین
 ففقی بینہما فی الشا ہذا ہتھفیر فی حیوہ
 الجور لک **حدیث** فی الحركات البرکات
 کلام بعض السلف ولسجدیت ذکوه من الربیع
 رسالۃ القنبریۃ سمعت الاستاذ اباعلی یقول
 فی الحکمہ برکۃ حركات الروا ہر توجہ کات السرائر
 اقول فی التزیل اشارۃ الی ذلک حیث قال تعالی
 (وہو الذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی ماکہا

مقابلہ دشمن کے اور مغلوب ہونے کے مقابلہ میں **حدیث**
 ماہ رجب کے باقی مہینہ خیر شریعت قرآن کی ہے تمام کاموں میں اور
 فضیلت ماہ شہان کی باقیو خیر شریعت میری نفس کے تمام
 مہینوں اور فضیلت ماہ رمضان کی مثل فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہے
 تمام بندوں پر کہا عسقلانی یہ موضوع ہے **حدیث** فقر میرا خیر ہے
 میں اس سے فقر کرنا ہوں کہا عسقلانی نے یہ موضوع ہے باطل
 اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کذب ہے **حدیث** منہ چپ کرنا لاا کذب
 ہے اور اسکی مثال یہ ہے اللہ تعالیٰ والی ہے اس شخص کا جو چپ کرے
 کہا ابن سیرج فی یہ حدیث نہیں اور سیرج اسکے صحیح ہے یعنی حدیث
 پر زور گو میں جس نے چپ کرے اس نے خدا کی پائی اور جس نے اللہ پر توکل کیا
 تو اللہ اسکو کافی ہوا لیکن ظاہر ترکیب پہلی کی گہری مگر کحرف طفت
 کیا جاوے **حدیث** آخر الزمان میں ہر دو کم تمام مہینوں منتقل ہوگا اور
 ہر دو تمام کی حرکت پر کہا عسقلانی اسکا کلام نہیں **حدیث** اسکا کہ
 بن حکم کیا جاوے یہ مثال مشہور ہے حدیث نہیں اسکو ابن سیرج ذکر کیا ہے
 کہا زکریا نے سید بن منصور سنن میں لایا ہے کہ در بیان عمر بن خطاب
 در بیان ابی بن کعب کہ کبھی میں جگڑا ہوا تو ان دونوں نے زمین تات
 کو منصف بنایا اور اسے گہر میں آئے جیسا میرا داخل ہے تو کہا ہم نے
 ہم سارے آئے ہیں کہ تو ہم میں حکم کرے کہ کہا اسنے اسکے گہر میں حکم لیا
 ہے ہر دو نوں کو پاس بیٹھ کر تو اسنے ان دونوں میں حکم کیا اور
 حیرۃ الجوران کے میں اسکا غریب مقدمہ لکھا ہے **حدیث** حرکتوں میں
 برکتیں میں یہ کلام بعض سلف کی ہے اور ابن سیرج نے ذکر کیا ہے
 یہ حدیث نہیں اور رسالۃ شہر میں ہے کہ میرا ہے وہی اسکا کہ
 تھا قول انکا حرکت میں برکت ہے اسکے یہی میں حرکتیں ظاہری برکت
 برکتیں و جب کرتی ہیں میں کہتا ہوں قرآن اسکی طرف اشارہ کرتا ہے اور
 ذات اسے جس نے بنایا سہارے میں زمین کو فخر ہمارے میں جلوس کے

وكلوا من رزقه وقال (وان ليس للانسان الا ما سعى) وقال (فاستعوا لي ذكر الله وسارعوا الي مغفرة من ربكم ويستقيموا الخيرات) فهذا كله لا بد وان لم يأت بالبركات لباقيات الصالحات والدنيا العاليات

حرف القاف - حديث قال
 جبريل هل قالت الشمس قال لا نعم قال عليه السلام لا قلت لا نعم فقال من حين قلت لا الى ان قلت نعم لسايت الشمس مسيرة خمسمائة عالم في يوم واحد

تحد قدس اقدس على لسان سبعين نبيا آخرهم عيسى عليه السلام قال الزكشي باطل بعض عليهم جماعة من الحفاظ كابن المبارك وليث بن سعد ومن المتأخرين ابن المديني وقال الشيخ آخره الطبري من حديث واقلة برفوع واسند ابو يعقوب المعمر وفي الباب عن علي رضي الله عنه ولا يصح من ذلك ما هو باطل كما قال ابن المديني وذكره ابن الجوزي في الموضوعات **حديث** القرآن كلام الله غير مخلوق

فمن قال بغير هذا فقد كفر قال النصفاني هذا صحيح وقال الشيخ وهذا الحديث من جميع طرق باطل واؤ ابن الجوزي في الموضوعات **حديث** قراءة سورة الفلق امان من الفقر قال الشيخ ولا اصل له والعلاقة هي التي اوتلها قل وهي خمس وهما سورة الجن وسورة الشهوره هي ربعة الكافرون والاخلوا بالعدوات

حديث قصر الاطفال لم يثبت في كيفية ولا تعيين يوم له عن النبي عليه السلام قال الشيخ وما يري من النظم لعلي بن ابي طالب

اور کہا و او سکے رزق سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے (کہ نہیں ہر آدمی کیلئے کچھ کر جو اس کو بخشے) اور کہا اللہ تعالیٰ نے (پس دوڑو ذکر اللہ کے طرف اور جلدی کرو طرف بخشش کے پازر سے اور سبقت کرو نیکو کیلئے) پس ان سب بات میں برکات کا حاصل کرنا اور بلند درجہ کا پانا مسکو ہوتا ہے حرف قاف - حدیث فرمایا آنحضرت فی جبریل علیہ السلام ہی کیا سوچ ڈل گیا ہر کہا نہ ان فرمایا آنحضرت نے کس طرح قوی زمان کہا کہا جبرائیل علیہ السلام فی یراتہ کتبہا ان کہنے تک سورج پانچ سو برس تک رہے مگر گیتہا اسکا اھلایہ معدہ نہیں ہوا حدیث پاک کہ گئے ہیں سو تتر تیر بین زمان پھر آخر ان کے عیسے علیہ السلام میں کہا زکشی نے باطل ہے ہر مرتبہ حفاظ فی تصریح کی ہے مثل ابن مبارک ولید بن سعد کے متاخرین سے ابن مریض ہے اور کہا سخاوی اسکو طبرانی نے دانہ کر مرفوع روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے اسکو مسند میں سنایا ہے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور کوئی روایت بھی نہیں ہے بلکہ باطل میں جیسا کہ ابن مریض نے کہا اور اسکو ابن جوزی نے مرضعات ذکر کیا ہے حدیث قرآن کلام اللہ کا ہے جو مخلوق نہیں جسے سوا اسکا کہوہ کافر سوا کہا مصافی نے یہ موضوع ہر اور کہا سخاوی نے یہ حدیث سب طرق سے باطل ہے اور ابن جوزی اسکو مشورہ میں لایا ہے حدیث پڑھنا سو تین قضاقل کافر سے امان دیتا ہے کہا سخاوی نے اسکا کچھ اصل نہیں اور فلاقل سورتین ہیں جسکے اول لفظ قل کا آتا ہے اور وہ پانچ ہیں پہلی و نسر سورہ جن لیکن مشہورہ چار ہیں کافرون اور اخلوا سورہ تین حدیث ناخون کشا ناخون کی کیفیت میں اور کہی ان کے تعیین کنی اور کو حقین آنحضرت سے اس باب میں کچھ ثابت نہیں کہا سخاوی نے ترتیب کے نسبت جو علی بن ابی طالب

وكلوا من رزقه وقال (وان ليس للانسان الا ما سعى) وقال (فاستعوا لي ذكر الله وسارعوا الي مغفرة من ربكم ويستقيموا الخيرات) فهذا كله لا بد وان لم يأت بالبركات لباقيات الصالحات والدنيا العاليات

حرف القاف - حديث قال
 جبريل هل قالت الشمس قال لا نعم قال عليه السلام لا قلت لا نعم فقال من حين قلت لا الى ان قلت نعم لسايت الشمس مسيرة خمسمائة عالم في يوم واحد

تحد قدس اقدس على لسان سبعين نبيا آخرهم عيسى عليه السلام قال الزكشي باطل بعض عليهم جماعة من الحفاظ كابن المبارك وليث بن سعد ومن المتأخرين ابن المديني وقال الشيخ آخره الطبري من حديث واقلة برفوع واسند ابو يعقوب المعمر وفي الباب عن علي رضي الله عنه ولا يصح من ذلك ما هو باطل كما قال ابن المديني وذكره ابن الجوزي في الموضوعات **حديث** القرآن كلام الله غير مخلوق

فمن قال بغير هذا فقد كفر قال النصفاني هذا صحيح وقال الشيخ وهذا الحديث من جميع طرق باطل واؤ ابن الجوزي في الموضوعات **حديث** قراءة سورة الفلق امان من الفقر قال الشيخ ولا اصل له والعلاقة هي التي اوتلها قل وهي خمس وهما سورة الجن وسورة الشهوره هي ربعة الكافرون والاخلوا بالعدوات

حديث قصر الاطفال لم يثبت في كيفية ولا تعيين يوم له عن النبي عليه السلام قال الشيخ وما يري من النظم لعلي بن ابي طالب

ولشیرنا اباطل عنہا **حدیث** حضرت عثمان رضی اللہ عنہما لما خطب اول جمعة ولى الخلافة وصعد المنبر فقال الحمد لله فارحہ علیہ فقال ان ابابکر وعمر رضی اللہ عنہما کا واجب ان هذا المقام مقالا وانتم الى امام فقال اخبرني الى امام قال وسيتاتيكم الخطيب واستغفر الله لي ولكم وادعوا له وادعوا له فقال ابن ابي امام الغلام المعروف في كتب الحديث بل في كتب الفقہ **حدیث** القلب بيت الرب قال السجدة ليس له اصل في الرفوع وقال الزركشي اصله وقال ابن تيمية هو موضوع وفي الذيل هو كما قالوا لكن له معنى صحيح كما سئلت في حديث ما وسعني ارض **حدیث** قلب المؤمن حلوى جيب الخلافة وذكره ابن الجوزي في الموضوعات لكن ثبت له على السلك كان يجيب الحلوة والعسل ذكره ابن الربيع وفيه هذا صحيح معناه والكلام في ثبوت منبأه فقد قال السيوطي رواه البيهقي في الشعب الذي لم يحمي ابى امامة فكل ما من الجوزي موضوع مدفوع ورواه الديلمي ايضا عن علي ودفعل المؤمن حلوى جيب الخلافة ومن حرمها على نفسه فقد عصى الله ورسوله لا تخموا شئنا من نعم الله و الطيب على انفسكم وكلوا واشربوا واشكروا فان منكم لزمتم عقوبة الله عز وجل وسنداه **تحد** قليل من التوفيق خير من كثير من العالم ذكر في الاجل وقال العراقي له اجله اصلا وقد ذكره صاحب الفردوس من تحد ابى الداء وقال العقل بدل العلم وله خرج له في مسنده انتهى في عقبه بعض المتأخرين بان ما ذكره في الفردوس رواه ابن عساكر عن ابى الداء

اور ہمارے شیخ کی طرف کی گویا ہے وہ باطل ہے **حدیث** قصہ حضرت عثمان کا جب وہ خلافت کی والی ہوئے اور منبر پر بیٹھے تو پہلے جمعہ میں یہ خطبہ پڑھا جس کا ترجمہ ہے پس آنحضرتؐ اور فرمایا کہ ابوبکر اور عمر اس کے لیے کچھ بات تیار کر تے تھے اور تم امام کے طرف ہو اور فرمایا میں تم سے ایک امام ہوں تو ان کی طرف خارج ہو گیا اور آگیا تھا یہ طرف خطیب نے میں ابوبکر اور عمر کے لئے خوش انگشتاں اور تم نے ان کی ساتھ ناز پڑھی کہا ابن ہمام نے یہ کتب حدیث میں یا یانہیں کیا بلکہ کتب فقہ میں بھی نہیں پایا گیا **حدیث** اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ کہا خواجہ شمس مر فروع روایت میں اس کا کچھ اصل نہیں ہے کہا ابن تیمیہ نے یہ موضوع تو اور ذیل میں بھی دیکھا ہے میں کہتا ہوں لیکن معنی اسے صحیح میں جیسا کہ اس حدیث میں کی آیت کا ترجمہ میں کافی نہیں ہوتا **حدیث** دل مومن کا میٹھا ہے جیسا کہ دوست کہتا ہے سکوا بن جوزی موضوعات میں لکھا ہے لیکن یہ ثابت ہے اگر آنحضرتؐ تھامس اور شہد کو دوست رکھتے تھے ابن ربیع نے ذکر کیا ہے اور اس میں کہ اس کے معنی صحیح میں کلام شریف بنامین ہے کہا سیوطی نے اس کو سیوطی نے شعب بن ابی امام سے روایت کیا ہے ابی اس (کلام ابن جوزی) کہ یہ موضوع ہے ابی امام بن ابی امام علی بھی مر فروع روایت ہے مومن کا میٹھا ہے تھامس کو دوست رکھتا ہے اور اس کے اس کو اپنے نفس کو حرام کیا تو اس کے اس کے رسول کے بغیر کسی کے اور تم کسی شے کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پاک چیز دوسرے کو نفرت حرام نہ کرو اور کہا وہ ایسا شکر کر اگر وہ کرو گی تو تم کو اللہ تعالیٰ کا عطا لازم ہو گا اور سند اس کے آیت ہے **حدیث** تھوڑی توفیق بہتر ہے بہت علم سے۔ اسی میں کہہ رہے ہیں اور کہا عراقی نے یہ اس کا اصل نہیں ہے اس کے صاف دوسرے ابی الداء نے ذکر کیا ہے اور علم کے عین عقل کا لفظ نہ لکھا اور اس کے دیگر نے اس کو مسند میں نہ لکھا ہے انہی اور بعض متأخرین نے اس کا طرح پرچہ کیا ہے کہ جو فردوس میں مذکور ہے اس کو ابن عساكر نے ابی الداء

اور فہم الطبرانی عن ابن عمر بلفظ قليل الفقہ خير

من كثير من العبادة **حرف الكاف**

تحد كاذك بالدنيا ولم تكن بالآخرة ولم تر

قال السيوطي لم اقف عليه مرفوعا واخرجه ابو نعيم عن

عمر بن عبد العزيز **حديث** كاذك من اهل

بدو وحيد هو كلام يقال لمن يستأهل وليتحد

تحد كاذك من اهل بدو وحيد هو كلام يقال لمن يستأهل وليتحد

ولكن الزيادة وهي قولهم وهو الا ان علي ما عليه

من كلام الصوفية ويشبه ان يكون من مفترقا

الوجودية القائلة بالعينية المخالفة للنص بالمعنى

الرتبة الشهودية وقد نص ابن تيمية والعسقلاني

على وضع الجملة الزائدة وان صحت فاذلها انه تعالى

تغير بحسب ذات الكمال وصفات الجلال عما كان عليه

القوة والقدرة بعد خلق الموجودات كما يشير اليه

قوله سبحانه ولقد خلقنا السموات والارض في ستة

ايام وما نسئمن بالغوب (اي نصبه تعب

لا كمال ولا ملال والمعنى ان ما عداه كسر بيقعته

بحسبه النظام) ماء او كعباءه تطيره هو اه فليس

الحادث بحسب الموجود القديم حقيقة الموجود في

نظر العارف اذ الموجودات ليس لهم وجود مستقل

ذا اذا صفة ومن هنا قالوا لهم سوا الله والله

ما في الوجود وليس الدار غيره ديار وهو في مقام

الجمع ويشير اليه قوله سبحانه كل شئ هالكا لاجلهم

وقوله عليه السلام اصدق كلمة قالها العرب قول

ليد + الاكل شئ ما خلا الله باطل هو اما من وصل

او طرأ في بني عمر سران لفظه من رواية أبي نعيم

هے بہت عبادت کے حرف کاف - حدیث

گویا تو دنیا میں ہے اور نہیں ہے اور آخرت میں ہے اور ہمیشہ ہے

کہا سیوطی نے میں یہ مرفوع روایت نہیں جانتا اور ابو نعیم عمر بن عبد

سے لیا یہ حدیث گویا تو اہل بدو اور حنین ہے - یہ کلام دو شخص

کو کہی جاتی ہے جیسا کہ سب سے پہلے میں داخل کرنا ہو - حدیث نہیں

پہلے اندہ موجود تھا اور کوئی شے اس کے ساتھ تھی اور ایک حدیث میں

ہے اور کوئی شے اس کی پہلے تھی ثابت ہے لیکن یہ زیادتی (اور

اب بھر اوسط طرح سے ہے) صوفی کی ہے - شاید یہ وجودیوں کا

افراد ہو جو وحدیت کی قائل ہیں اور ربہ شہادت میں ان کے مخالف

ہیں اور ابن تیمیہ و عسقلانی اس جملہ کی موضوع ہو کر تصریح کی ہے

اگر صحیح ہو تو تاویل اسکی یوں ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذات کمال

میں اور صفات جلال میں جس قوت اور قدرت میں تھا بعد

پیدایش مخلوقات کے بھی متغیر نہیں ہوا - جیسا کہ اللہ تعالیٰ غافل

کرتا ہے (تحقیق پیدا کیا ہونے آسمانوں اور زمین کو چہ دن میں اور

ہم کو کونکلیف نہ پہنچی یعنی سختی اور کمال و ملال نہ ہرایا ہے سنو ہن

ماسوا او کلم مثل سرب کی ہے جسکو پیاسا پانی خیال کرتا ہے

یا مثل خاک کی جسکو ہوا اور آبی پس نظر عارف میں موجود ماسوا کی

لئے موجود قدیم کی مقابل میں کچھ حقیقت نہیں ہے اسلئے کہ مخلوق

کے لئے وجود مستقل باعتبار ذات اور صفات کے نہیں ہے

اور اسجگہ سے بعض قائل نے یہ بات کہہ ہے قسم اللہ کے

سوا اللہ کسی کا وجود نہیں اور سوا اس کے کوئی کہہ میں نہیں

اور یہ قول مقام جمع میں ہے اور اسکی طرف قول اللہ کا اشارت کرتا ہے

جسے ہاک ہونیوالی ہے کہ ذات اسکی اور انھیں کا قول بہت سچ کلمہ

کا ہے کلمہ لیبیک یا خبردار ہر سوا اسکی باطل ہے - لیکن یہ مختصر

الی مقام جمع الجمع فلا تصحبه الكثرة عن الواحد
ولا الوحدة عددان فكما يشير البرقوه بهجاءه (وما
دعيت اذ دعيت ولكن الله رمي) **حدیث** کا
علیہ السلام لا یجلس الی احد وهو یصلی الا یصطفی
وسالہ عن حاجۃ فاذا فرغ عاد الی صلوٰتہ ذکرہ
قال الجلال السیوطی تخریج احادیثہ قال العراقی فی
تخریج الاحیاء لم اجده اسلا **حدیث** الکرم اذا
قد رغا اخرج الیهقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ
اللہ عنہ مرفوعا قال وفی سندہ متروک ویشہد ان
یکون موضوعا ولكن مشہور بین الزہاد وغیرہم
واذا البر من عہد تدعی لا اول بوضعه لا یثبتہ
حدیث کفی بالموضوعة ان یکحد وہ **حدیث**
قال البیاضی ہو من کلام جعفر الاحمر علی ما رواہ
فی مکرم الاخلاق **حدیث** الکرم حبیب اللہ
ولو کان فاسقا والنجیل عدل اللہ ولو کان راہبا
لا اصل بل الفقوۃ الاولی موضوعۃ لعارضتھا
مصر قولہ تعالی (ان اللہ یحب المتوابعین) **حدیث**
الظالمین) والفاصل امامن الظالمین والکافر
حدیث کیف من التریکف الشر عندک لا
یعرلہ اصل **حدیث** الکلام منفک الکلام لیس اصل
ومعناہ صحیح موافق لقولہم کل نلہ یتوخم
فقول ابن الریبع لیس علی اطلاقہ لیس محملہ استحقاق
حدیث الکلام علی المائدۃ قال السیحا ولا
اعلم منہ شیئا فیلو لا اثبات بعنی ما یدل علی نفی
هذا الحد ولا علی اثباتہ ولا فقد ثبت کلامہ

مقام جمع الجمع کو پوچھا تو اسکو نہ تشریح و حدیث سے اور
نہ وحدت کثرت کے مانع ہوتی ہے جیسا کہ قول السیحا کا او کی ہون
اشارہ کرتا ہے (نور دہی کی فوقی حجت فی رمی کی ایک اسد تنکلی
رمی کی حدیث کو کئی محققین کے پاس نہیں تھا جب نماز پڑھ کر
اپنی نماز ہلکی کرے اور اسکے ماحبت پر چہرہ چھانے ہو تب اس پر
نماز کی طرف لوٹنے کہا جلال الدین سیوطی نے خود یہاں حدیث میں یہ
شقا میں مذکور ہے کہا عراقی نے خود یہاں الا حیا میں ہر اسکا اصل نہیں
پایا **حدیث** کریم حقیقہ و موثقانہ ہے۔ یہ کہ یہی حق فی شعب میں
ابی ہریرہ کے مرفوع روایت کیا ہے اسکی سند میں ایک شخص متروک
ہے اور شاہی اسکے موضوع ہو لیکن مشہور زہاد وغیرہ میں یہ اور
میں رہی ہوں اسکے ذمہ سی یعنی میں اسکے وضع اور نبوت میں کچھ
نہیں کہتا **حدیث** سرور کو دیکھنے سے یہی بات کافی ہے کہ آپ کریم
کو اللہ تعالیٰ کی بیفراوانی کرنا دیکھ کر کہا سیدتی فی جعفر احمری کلام
جیسا کہ خراطی نے مکرم الاخلاق میں روایت ہے **حدیث** کریم
دوست اسکا ہے اگرچہ فاسق ہو اور نجیل دشمن اسکا ہے اگرچہ عابد ہو
اسکا کچھ اصل نہیں بلکہ پہلا فقرہ موضوع ہے اس لئے کہ وہ نفس کا سراسر
ہے (تحقیق اسد تعالیٰ دوست کہتا ہے تو یہ کہنوا کو اور اللہ تعالیٰ شہید
دوست کہتا فالون کو) اور فاسق یا ظالموں سے یا کافر سے
حدیث پھر شر سے پھر شر سے بچایا جاوے گا اسکا اصل معلوم
ہو **حدیث** کلام شکم کے صفت، اسکا کچھ اصل نہیں لیکن
معنی اسکی صحیح میں موافق ہیں اس قول کے ہر برے سے وہی بچتا ہے
جو او میں نہیں ہو پس قول ابن سبغ کا اپنی اطلاق نہیں ہے (درست نہیں
حدیث کلام کریم دوسرے خوان پر کہا خدا وحی میں اسکا
اور نفی کی بابت کچھ نہیں جانتا یعنی ایسے شخص اس حدیث
کے نفی یا اثبات پر دلالت کرے ورنہ کلام

علیہ السلام حال اکھد فی کثیر من الاحادیث منها
 حدیث سمعہ اللہ وکل ہمیک مما یلیک **حدیث**
 کل احد یؤخذ من قوله ویرد الا صاحب القبر و
 قوله مالک و اراد بل النبی علیہ السلام
 ذلک لکونہ معصوماً من الخط الالہ ما ینطق عن الطوق
 وکن احکم سائر الانبیاء فی الطبعانی من حدیثہ
 رفعہ یلقظ ما من احد الا یؤخذ من قوله ویرد
 اور وہ العزالی فی الاحیاء عنہ و قال لا یؤخذ من
 علم و یرک **الارسلہ اللہ صلی اللہ علیہ و**
و قال السیوطی رواہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد
 طریق عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما
 من الناس الا یؤخذ من قوله و یرد غیر النبی علیہ السلام
 انتہی لکن ینبغی ان یکن الروایۃ یؤخذ ویودع او
 ناخذ و یدع **حدیث** کل الاحمال فیہا القبول
 المرود الا الصلوۃ علی ذانہا مقبولۃ غیر مرد
 و کلام علیہ جرت الصاد من حدیث صلوۃ علی النبی
 نزد و قال العسقلانی ہذا اذ ضعیف جداً لکن لم
 ینکر من المخرجین احد ولا اظہرہ سنداً معتمداً
حدیث کل اناء بما فیہ یطعم لیس حدیث و معنیہ
 یغفر و یسیر و فی الشہو کل اناء یرتیم بما فیہ **حدیث**
 کل بنی آدم یقتولن العصبۃ ایہم الاولاد فاطمہ قال
 انا ابوہم و عصبتم قال ابن الجوزی فی العلل الثانیۃ
 انہ لا یصح و یرد علیہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن
 فاطمہ و کذا الخیر ابو یعلیٰ سندہ ضعیف الحدیث
 مرسل و لم یراھد عند الطبرانی و غایتہ انہ حدیث

آنحضرت کی وقت کہانی کی بہت عادت تھی ثابت ہوا ایک دوسرے
 حدیث ہر ایک کا نام لی اور دوسرے ہر ایک کے کہا حدیث
 ہر کوئی اپنے قول سے کڑا جاتا ہے اور چوڑا جاتا ہے اگر صاحب شہر کا
 یہ قول مالک ہے اور مراد اسکی اس بنی علیہ السلام ہیں اسلئے کہ وہ
 خطاسی معصوم ہیں کیونکہ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے اور ایسا کہ
 ہے سب نبیوں کا اور طبرانی میں ابن عباس سے مرفوع روایت اس طرح ہے
 نہیں کوئی گرا اپنے قول سے کڑا جاتا ہے اور چوڑا جاتا ہے اور غرض
 اسکو بحیاسین اسلئے معنی سے لایا ہے کہا نہیں کڑا جاتا مگر
 اور نہیں چوڑا جاتا مگر رسول مدعی اللہ علیہ السلام کو کہا سیوطی
 نے اسکو عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد میں عکرمی روایت ابن
 سے روایت کی ہے کہا کوئی آدمی نہ ہو کہ نہیں گرا اپنے قول سے کڑا
 جاتا ہے اور چوڑا جاتا ہے سوائے سوائے نبی علیہ السلام کے انتھے لکن
 روایت اس طرح ہوئی چاہیے کڑا جاتا ہے اور انات رکھا جاتا
 یا کڑا ہے میں ہم اور چوڑا ہے میں ہم حدیث سب علوین مقبول
 اور مرد و مریدین گروہ و وجہ یہ قبول کیا جاتا ہے مرد و نہیں ہوتا حرف
 صا و میں کلام اس حدیث کی نیچے گزر چکی درود بنی پر نہیں دیتا
 کہا عسقلانی نے اسکو یہ بہت ضعیف ہے لیکن اس سے اسکا کوئی راوی
 سند مستطیع نہیں بیان کی حدیث ہر بن میں وہ چیز
 ہے جو اس سے چمکتی ہے یہ حدیث نہیں اور ہنسنے کے
 مشہور میں ہر بن میں اس سے وہ چمکتا ہے جو اس میں ہر حدیث
 تمام بنی آدم اپنے آپکے طرف منسوب ہونے میں ہر مینش فاطمہ کے
 میں میں انکا باپ اور عصبہ ہوں کہا ابن جریر علی متناہیہ میں تو
 نہیں سپرہ وارد ہوتا ہے کہ باپ و طبرانی نے کبیر میں فاطمہ سے
 روایت کیا ہے اور ایسا ہی ابن یعلیٰ نے ذکر کیا ہے اور سب
 ضعیف ہے اور مشہور میں اس طرح ہے اور طبرانی کی پاس کھیلے شہر مجروح

ضعیف لا موضع **حدیث** کو ثان لا بدلہ من
ثالث غیر معروہ و کذا کلام بعضہم + الشی لا یشی الا و
قد یثلم + لا اصل **حدیث** کو عام تر ذلک
بصیغۃ الجہول و الارذل منک لشی ادو و منہ
سبحانہ (و منکون یرد الی ارض العرب) قال الزکری
ہو من کلام الحسن البصر و فی معناه الحدیث الصحیح
فی البخاری عن انس مرفوعا لایاتی علی امتی زمان
الذی بعد شرمہ و فی الکبیر للطبرانی ابی الدرداء مرفوعا
ما من عام الا ینقص الخیر فیہ و یرید الشر و اخرہم
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما من عام الا یحد
الناس بدعۃ و یمیتون سنتہ حق فأت السنت و
الدع و فأت لعنہ فی عتو بہ ما قرآ فی السبعۃ
ومت متنا بکسر الیم و ضما و فی الجامع الصغیر
من عام الا الذی بعد شرمہ حتی تلحقوا بکم اخرجہ
الطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعا و رو احمد
ابن حنبل و النسائی عن انس مرفوعا بلفظ لایاتی علیکم
عام و لا یوم الا و الذی بعد شرمہ حتی تلحقوا بکم و
رو بخو ذلک من قولہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال
ولا اعتنی امر اخیرا من امر ولا عام اخیرا من عام و
لکن علما انکم و فقہا انکم بذہبون و لا یجدون
سہم خلفا و یجئ قوم یفتون براہم فی لفظ و
ذلک بکثرة الامطار و قتلہا و لکن بذہا العلماء
و مثله فی ابن عباس رضی اللہ عنہما قولہ تعالیٰ (اولم
اننا نأت الارض ننقصہا من اطرافہا لکیف قال
موت علما انہا و فقہا انہا و عن ابی جعفر من عام احب

موت عام احب من موت سہم و علما

ضعیف ہر موضع نہیں **حدیث** ہر دو سے کیلئے نہ
ضرر ہے۔ شہو نہیں ہے ایسے ہر بعضوں کے کلام کوئی شہو
نہیں بنتی مگر وہ تیسری کی جاتی ہے **حدیث** ہر سال تم ذکر
کئے جاتی ہو۔ اور ارذل کی معنی ہر شے کی نسبت ہوگی ہیں اور اس
ہے قول اللہ تعالیٰ کا (اور بعض تم سے ذلیل عمر تک پہنچتے ہیں)
کہا نہ کسی نے یہ کلام حسن بصری کے ہر دور کے معنی میں بخاری نے
انس سے مرفوع روایت ہے نہ آئینکامیری است پر کوئی نماز مگر جو
اوس سے پیچھے ہوگا وہ پہلے سے شرمہ کا اور کبیر طبرانی ابی الدرداء
سے مرفوع روایت ہے کوئی سال نہیں گزرنیکی اوسین کم ہوتی جاتی
ہے اور شر بڑھتا جاتا ہے اور طبرانی ابن عباس لایا ہر کوئی برس نہیں
گزا دمی اوسین بدعت پیدا کرتی ہیں اور سنت مارتی ہیں اگر سفیق
مراجعت اور بعینہ غدہ ہو جائیگے اور تات لغت ہر موت میں اور
رو و طرح سات قسوتن میں اتم او مت و در فنامیم کا کسر اور فہرست
میں کا کوئی برس نہیں گراوے کے پیچھے کا اوس سے برا ہے تاکہ تم اپنے رب
ملوگی یہ طبرانی انس سے مرفوع روایت لایا ہر بخاری و احمد و نسائی
انس سے مرفوع روایت ان لفظوں کی ہے نہ آئینکامیری است پر کوئی نماز
اور نہ کوئی دن گراوے کے پیچھے کا اوس سے برا ہوگا تاکہ تم اپنے رب
ملوگی اور سیطرہ قول بن سو کا ہی مرفوع ہے کہا اوس میں نہیں اور
رکبتا کہ کوئی کام بہتر ہو کسی کام سے اور کوئی برس بہتر ہو کسی برس سے
تہا ہر عالم اور فقیہ علی جائیں پیر یا و گے تم کوئی دن سے پیچھے رہو
والا بعد انہم ایسی قوم کہ گئے جو اپنی راہ سے فتویٰ دیکھ اور ایک روایت میں
یہ کثرت بیش اور کم بارش کے باعث ہے نہیں بلکہ عالموں کے مرنے اور ابن
عباس نے اس آیت کی یوں تفسیر ہے (کیا وہ نہیں دیکھتے کہ
ہم زمین کو اسی اطراف سے کم کرتے چلے جاتے ہیں) لہذا اوس نے ہر ماہ
عالموں اور فقیہوں کے موت ہر اور ابی جعفر سے ہر موت عالم کے

فی تاریخ صحیحہ الحاکم حدیث کنت کنزاً
کنت لا عرف فاحیت ان اعرج من خلقت خلقاً
ففرقتهم فی فرغونی قال ابو یوسف لیس من کلام النبی علیہ
السلام ولا یعرف له سند صحیح ولا ضعیف ولا یکنز کشف
والعقلانی لکن معناه صحیح مستفاد من قوله تعالی و
خلقت الجن والانس لا یبعدون ای یعرفون کما
ابن عبّار صفی اللہ عنہما حدیث کنت کنزاً ولا کنز
وأساهو من کلام لاریهم وزاد فان الیہ لیک
الذنب یسلم ویقرب من معناه بعضہم کنز
وامش جانباً حدیث من خیار النساء علی
حدیث لم یجدوا ما اخذ عبد اللہ بن احمد فی زوال
الزهد عن اسمہ عبد قال قال لقمان لابنہ
یا بنی استعذ بالله من شر النساء وکن من خیرهن
علیہما رضن لهن یسار الی خیر بل هن الی الشر
اسرع فی التذکرۃ عن علی انہ قال فی آخر کلامہ علی
فی النساء استعید بالله من شر اھن وکونوا علی
حدیث من خیارھن حرف اللام حدیث
لبس الحرقة الصوفیة وکون الحسن البصر لبسها
علی قال ابن حبیہ وابن الصلاح انہ باطل وکذا
قالا العقلانی انہ لیس شی من طرقھا ما ثبت و
لم یرد فی خبر صحیح ولا حسن ولا ضعیف ان النبی صلی
علیہ وسلم لبس الحرقة علی الصورة التعارفة بین
الصوفیة لاحد الصحابة ولا امر احد من اصحابہ
بذلک وکما یرد من ذلک صریحاً باطل قال
ثمان من الکذب لم یفتی قول من قال ان علیاً

تاریخ میں روایت کی ہے اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے حدیث
میں خزانہ نامعلوم تھا میں نے درست رکھا کہ میں مشہور ہوں تو میں نے
خلقت کو پیدا کیا پس میرا انکو اپنے ساتھ بچا تا اور انہوں نے مجھے
بچا تا کہا ابو یوسف نے یہ کلام آنحضرت علیہ السلام کی نہیں اس کے کوئی
سند صحیح اور ضعیف نہیں ہے اور زکشی اور عقلمانی اسکا تابع ہوا
لیکن معنی اسکی صحیح میں قول اللہ تعالیٰ ہی مستفاد ہیں (اور یوسف
کیا میں جنوں و آدمیوں کو ناکا عبادت کر بن) یعنی ناکہ مجھ کو معلوم کر لیں
کہ ابن عباس اسکی تفسیر کی ہے حدیث تو دو ہوا و شر ہو۔ یا ابن عباس
کے کلام اور اس نے زیادہ کیا اس کے سر ہلاک ہو تا ہی اور ہم پہرہ ساری
اور بعض ناکہ قول اس کے قریب تو یہ میں ہوا و ایک طرف چل
حدیث یہی عورتوں سے خوف کنی ہو۔ یہ حدیث نہیں اسکو
عبد اللہ بن احمد نے زوائد میں اسمعیل بن عسکریہ کا لایا ہے کہا
اوس نے کہا لقمان اپنے بیٹی کو ایسی کر بنیے شریعہ عورتوں سے
انکے ساتھ نہا و انگ و اور بھی عورتوں سے خوف پرہیز ملے کہ
خیر کی طرف میل نہیں کرتیں بلکہ شر کی طرف جلدی کرتی ہیں۔ اور
تذکرہ میں علی سے ہے کہ کہا اوس نے عورت کو کچھ نہیں کہیں کلام کے
پناہ مانگو انکی ساتھ شریعہ عورتوں سے اور نہ خیار سے خوف نہ ہو حرف
لام۔ حدیث پہننا خرقة صوفیہ کا اور حسن بصری کا علی سے بچنا
کہا ابن حبیہ اور ابن صلاح یہ باطل ہے اور کہا عقلمانی نے
اسکا کوئی طریقہ ثابت نہیں اور کسی خبر صحیح اور حسن اور ضعیف
میں نہیں آیا کہ آنحضرت نے اس طرح حرقة پہننا
کے اصحاب کو جیسا کہ موصیوں میں مشہور ہے اور
کے کو امر کیا کہ وہ اس طرح کرے اور جو اس بات سے
صریح روایت ہی وہ باطل ہے یہ کہا یہ قول
کذب ہے کہ علی نے + + + + +

قال لقمان لابنہ استعذ بالله من شر النساء

ترجمہ
کہا ابن عباس اسکی تفسیر کی ہے حدیث تو دو ہوا و شر ہو۔ یا ابن عباس

العیس الحرة الحسن البصر فان ائمة الحديث لم
 یشتوا الحسن من علی سماعا فضلا عن ان یلبسوا الحرة
 قال السخاوی لم یفرد بذلك شیخا بل سبقه الیر
 جماعة حق من لبسها والبها کالدیاطی الذی بان
 حبان العلافی والعراق و ابن الملقن والبرهان الجلی
 وغیرهم بقی تشبیهها بالقوم و تبرک بطریقہم اذ ذر
 لبسهم لسمع الصحبة المتصلة الی کیل بن زیاد و هو
 صحب علیا کرم الله وجهه اتفاقا فی بعض الطرق
 اتصا لها بأویس القرنی وهو قال اجتمع بعمرو علی و
 الله عنهما قلت کذا انسبه التلقین للعارفین ^{الصفحة} بین
 لا اصل له و کذا انسبه المصافحة المتصلة الی البقی ^{عليه}
 السلام لیس له اصل عند العلماء الاعلام و کذا انسبه
 الحرة الی اویس انه علی السلام اوصی بحرة فاس
 وان عمرو علیا سلماها الیه وانها وصلت الیه ^{منه}
 وهما جوا فیرقاب و لو ذکره بعض المشایخ فالمد
 علی طریق الصحبة ومتابعة الکتاب السنة و حیا
 الهوی ومقاربة الهدی والعاقبة النجوة ^{منه} وحاصل
 الد والموت و ابنو الخراف لا الاسام احمد هو ما
 یدونی فی الاسواق ولا اصل له لکن رواه البیهقی فی الشعب
 سن تحذابی هريرة مرفوعا عن ملک اباب من ابواب
 السماء یقول ذلك وهو عند البیهقی من حدیث ابن
 مرفوعا بمعناه جسد فی غیبتنا و مجهول عندنا فی ^{نعم}
 فی الحلیة من تحذابی ذر موقفا ومنقطعها هذا خلا
 ما ذکره السیوطی و زاد السیوطی و رواه احمد الزهد عن
 عبد الواحد قال قال عیسی علیه السلام فذکره

حسن بصری کو خرقہ پہنا یا اسلئے امام حدیث کی حسن کا سماع علی سے
 ثابت نہیں کرتے جو جائز کہ اوہ دون خرقہ پہنا یا ہو کہا سخاوی نے
 ہمارے شیخ اس سے منفرد نہیں ہوا بلکہ ایک جماعت نے اس سے
 سبقت کی ہے تاکہ جس نے پہنا اور پہنا یا ہے یہ ہیں مثل دیاطی اور
 ذہبی اور ابن حبان اور علی اور عراقی اور ابن ملحق اور برہان الجلی
 وغیرہ یعنی قوم کی مشابہت کرنی اور ان کی طریق کا تبرک حاصل کرنا
 اسلئے کہ انکا سکو پہنا بمعہ صحبت تسلسل کے کیل ابن زیاد کہ
 ثابت ہوا اس نے صحبت اتفاقا علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہوا اور بعض
 طرق میں اسکا اتصال ویتسبب بھی ثابت ہوا اور ذکر
 کہا اویس نے عمرو علی سے ملاقات کی ہے میں کہتا ہوں و دیانت
 یقین کی جو صوفیہ میں متعارف ہوا اسکا کچھ اصل نہیں اور سیطیخ
 مصافحی بطور تسلسل کے آنحضرت تک اسکا بھی اصل علماء نزدیک
 ثابت نہیں اور سیطیخ نسبت خرقہ کی اویس تک ریا کہ آنحضرت
 وصی کے خرقہ کی اویس کے لئے اور عمرو علی نے وہ خرقہ اس کی پیڑ
 کیا اور وہ خرقہ انکی طرف اس سے پہنچا تا آخر تک ثابت نہیں ہے
 اگرچہ بعض شایخ نے اسکا ذکر کیا ہے میں ہمارے کا صحبت اور تابعیت کتاب
 سنت اور حرموں پر ہیز کرنے پر اور ہدایت کی قرب پر اور آخر پر
 کے لئے ہے حدیث قرینہ تم سو کہے اور بنا کر ذرا بی کیلو کہا انکا
 محمدیہ بازو دن میں پہرتے اور کچھ اصل نہیں لیکن بیہقی نے شعب
 میں انی ہریرہ مرفوع روایت کی ہے کہ ایک فرشتہ آسمان دروازے
 میں آ گیا دروازہ پر کہا ہوا اور بیہقی میں ابن زبیر سے اس نے
 سے یہ مرفوع روایت ہی لیکن اسکی سند میں دو ضعیف
 اور ایک مجہول اور ابی نعیم کی حدیث میں ابی ذر سے موقوف اور منقطع ہے
 یہ خلاصہ اسکا ہے جو سخاوی نے ذکر کیا ہے اور زیادہ یا سیوطی نے کہا اسکا
 فی زہد میں عبد الواحد روایت کی ہے کہ اویس نے کہا علی علیہ السلام پر اسکا ذکر

حدیث لسان اهل الجنة العربية والفارسية
الدرية اوردہ ص ۱۰۴ کافی وعن الديلمي اذا ادله اهل
الجنة اوصى الله به الى المنكة للفقيرين بالفارسية الدرية
وكلها موضوع فانه معارض بما في حدیث صحیح مرفوع
اجابوا العرب لثلاث فانی عربی وکلام الله عربی ولسان
اهل الجنة عربی وقد اعتنى بصنطه المولى ابن کمال
فی حاشيته على التلويح قال الاصفهانی الدرية اى
بفتح الدال وكسر الراء الخففة لغتة مدن الملائكة
كان يتكلم من باب للملك فهو منسوبة الى حاضر
الباب انتهى ثم قال المولى ومن هم انهم منسوبة
الباب نفسه يعنى باللغة الفارسية فان الباب
در فقه وهم انتهى ولا يخفى انه لو صرح الحدیث بلفظه
دون صنطه لكان الاولى ان يضبط بضم الدال
تشديد الراء لغتة الفارسية بالكلمة المشبهة
بالنول في اللطافة اللفظية والظرافة المعنوية
كذا موضوع ما ذكره بعض مشايخنا من العجم ان ورد
فی الکلام القدسی باللسان الفارسی چکنم باین
گناه گاران که بنیام رزم یعنی ایش افعول هؤلاء الذين
ان لا اغفر لهم **حدیث** السعت الحجة الهولیک
وفی رواية صحیحة قد سمعت فلاطیبها ولا راحة
الا الحبيب الذى شفقت به فانه علمتى وتزایق
انما هما الشد بین یدک النبى علیه السلام فلا
له قال ابن تیمیة هما اشتهران ابا محمد ورة اشتد
بین یدک علیه السلام وانه تواجد حتى وقعت البروة
الشريفة عن اکیة ففاسها صاعی الصفة و

حدیث
الجنة
الجنة
الجنة

حدیث زبان اہل جنت کی عربی اور فارسی درسی ہر مہر
صاحب کافی لایا ہے۔ اور دیلمی سے ہے جب اللہ تعالیٰ کسی امیر
اورادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مقربین فرشتوں کے طرف فارسی درسی زبان
میں وحی کرتا ہے اور یہ دونو موضوع ہیں اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع حدیث
کے معارض ہے دوست رکھو عرب کو تین چیزوں کے لئے ایت کہ میں
عربی ہوں دوسرے کہ کلام اللہ عربی ہے تیسرے کہ زبان اہل جنت
کے عربی ہے سکو تو بن کمال پاشا فی حاشیہ تلویح میں ضبط کیا
ہے کہا اصفہانی فی درسی لغت وال در کتبہ محققہ شہر کی زبان
اور اسی سے کلام کرتی تھی وہ شخص جو دروازہ بادشاہ پر رستم تھے
یہ حاضرین کے ایک طرف منسوب ہے انہی پر کہا مولیٰ فی جسے کہا کہ
یہ نفس باب کی طرف منسوب اسلئے کہ باب معنی دروازی کے
میں تو اس سے ہم کیا انتہی اور پوشیدہ نہیں کہ اگر حدیث ان
لفظوں سے صحیح ہو جاوے تو اولیٰ یہ ہے کہ اس لفظ کو ضمہ وال اور
تشدید راء سے ضبط کرنا چاہئے تاکہ لغت فارسی کی ایسی طرح ہو جو کہ کتبہ
ہے لطافت لفظی اور ظرافت معنوی میں لغت ہو جائے اور
ہے موضوع ہے جو بعض مشایخ عجم نے ذکر کیا ہے کہ کلام قدسی
فارسی زبان سے وارد ہوا ہے چکنم باین گناه گاران کہ بنیام رزم
یعنی میں کیا کروں کہ ان گناہگاروں کو بخشنے **حدیث**
حرم کے سانچے میری جگہ کاٹا ہے۔ اور صحیح روایت میں
ہے اس لئے گا اس کے کلمہ کو بھی طیب اور سنو گزنین مگر وہ دوست
جس کے ساتھ میں شفقت رکھتا ہوں اس سے وہ بیاری میں ہے
تزیاق میرے یہ دو نوا حضرت کے روبرو پڑی گئے تھے ہکا کو اکر
نہیں اور کہا ابن تیمیہ نے یہ کہ شہر ہے (کہ ابو محمد و رستم) حضرت کے
روبرو پڑی اور ان کو وجہ ہوا تاکہ چادر شریف آپ کی کاٹ دو
سے گر پڑے پس اس کو اہل صفہ فی تقسیم کر لیا اور

جعلوا رفاقاً ثيابهم كذب بائفاق اهل العلم بالحديث وماروى في ذلك موضوع قال السيوطي اخرجه الدليلي من خد انس قال لقد ربه ابو عمار بن اسحاق قال الذهبي كان وضعه قال الدليلي ورواه ابو طاهر القدسي من خد انس صاحب العوارض عليه السلام انشد بحضرة البيت انفقوا البى عليه السلام وقرأوا صحاح الكرام وقد رداه عن منكبه فلما فرغوا اوى كل احد الى مكانه ثم قال عليه السلام ليس بكم من لم يهتد عند السماع ثم قسم رداه على من حضر اربعاً قطعة فخذوا خد موضوع كان وضعه عمار بن اسحاق فان باقى الاسناد نقتله كذا قاله الذهبي وغيره وهو مما يقطع بكنهه

حديث اللعب بالحمائم مجلبة للفقر هو معنى قول ابراهيم الفخري من لعب بالحمائم الطيار لم يمت حتى يولد الفقر وفى المرفوع عن ابى هريرة رضى الله عنه قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلاً يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطاناً اخرجه البخاري في الادب المفرد واجوداؤد في سننه في البيهقي

خدا لعن الله الداخل في تبغي رتب الخارج من سبب قال السخاوى بسبب شجنا يعنى العسقلان ولم يدكر له شيعاؤه شواهد ثابتة كحديث ان من اعظم القرى ان يدعى الرجل الى غيرايه الحديث رواه البخاري في رواية له من ادعى الى غيرايه وهو يعلم انه غيرايه فالجنة عليه حرام في الشفاء مارواه مصعب عن مالك بن انس

اپنے کپڑوں میں ایسا لکھوا کر لیا یہ باتفاق اہل علم کذب ہے اور جو اس میں مروی ہے وہ موضوع ہے کہا سیوطی نے اسکو دلیلی انس سے لایا ہے اور کہا ابو بکر عمار بن اسحاق کے ساتھ مفرد ہے ہے کہا ذہبی نے گویا اس نے اسکو موضوع کہا ہے اور کہا دیر سنی ابو طاهر قدسی نے انس سے اور صاحب عوارض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے اپنی کچھری میں دو شعر پڑھے ہیں آنحضرت اور اصحاب کرام کو جو جد ہوا اور چادر آکر کا بندون گریڑی جب فارغ ہوئی تو ہر ایک نے اپنی کچھری کی طرف جگہ لے کر لی ان حضرت علیہ السلام نے نہیں کریم وہ شخص جمع کے وقت نہیں کو دیا آنحضرت نے اپنی چادر کا چار سو ٹکڑا کر کے حاضرین میں تقسیم کیا یہ حدیث موضوع ہے علامہ ابن اسحاق نے اسکو بنایا ہے اور باقی اس کے درست ہے۔ ایسا ہی ذہبی وغیرہ نے کہا ہے سیوطی اس کا کذب یقیناً معلوم ہوتا ہے حدیث کبوتر سے کہیں نہ فخر کیونکہ آثار یہ قول ابراہیم غفری کے معنی ہیں جس نے کبوتر اڑھنیوالی سے کہیل کے نہر کا جب تک فقر کے غم کا مزہ نہ لی تو اور بھر سے مرفوع روایت ہے کہ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہ اپنے کبوتر کی پیچھے لگا ہے فرمایا شیطاں شیطاں کے پیچھے لگا ہوا اسکو بخاری ادب مفرد میں اور ابوداؤد و سنن میں بیہقی وغیرہ میں حدیث لعن کریم اللہ علیہ اسکو جو ہم میں سے اس کے داخل ہو اور سو کہ سب سے کہو کہا سنا ہے اسکیلے شیخ علقمائی نے چوری ہے اور اسکو لے کر کوئی شکر نہیں کہ اسکیلے بہت شام ثابت ہیں جیسے حدیث کبوتری گناہوں سے ہے کہ آدمی اگر غیر باجک طرف نسبت کرے الخ بخاری نے روایت کی ہے اور اسکو دو کتب روایت ہے جو شخص غیر باجک و عوی کرے حالانکہ وہ جانا ہو کہ یہ باجک نہیں تو اس پر حرام ہے اور شفاء میں مصعب نے مالک بن انس سے روایت کی ہے

ان من انتسب لبيت النبي عليه السلام يعني بالناس
 يضرب ضربا وجيعا ويضرب ويحبس حسبما طو
 حتى يظهر ثوبته لانه استخفاف بحق النبي عليه السلام
 انتهى المحاصل ان الحديث موصوع باللفظ الذي تقدم
 والله سبحانه اعلم **حديث** لعن الله المعنى له
 قال النووي لا يقيم ذكره السخاوي والزرکشي وسك
 عنه **حديث** لعن الله الفروج على السوء
 لا اصل له **حديث** لعن الله الكذائب لو كان ما في
 قال السخاوي ما علمته في الفروج قلت لكن ومردني
 اخرج ولا اقوله الا حقا **حديث** لكل بلوى عن
 لا اصل له وقال ابن الربيع لكنه صحيح المعنى ولعله لا
 ما ورد في كتابه **حديث** لكل حجة اجرة
 ابن الربيع وهو صحيح المعنى ايضا وانه اذا لكل
 بيت اجارة ولو من حجارة **حديث** لكل ما
 دولة ورجال هو معقول قوله تعالى (وانك لا ايام الاظ
 بين الناس) وقولهم في يوم علينا يوم لنا ويوم نساء
 ويوم اسراء واخرج ابن عبد عن ابى الطفيل موقو
 لكل مقام مقال ولكل زمان رجال **حديث** لكل
 ساقطة لا قطة هو من كلام بعض السلف يقر
 منذ الكثرة الحكيم ضالة المؤمن فحيث وجد هاد
 احق بها **حديث** لكل شئ آفة وللعلم آفات من
 الاعلام **حديث** لكل مجتهد نصيب من
 من جد وجد ومن يمل ولم وكذا قوله تعالى (انهم
 الله لا يضيع اجر من عمل) **حديث** البيت
 الحمية لعبد المطلب لابرهة امير جيش الفيل

جو شخص گھر بنی علیہ السلام کی طرف جھوٹے منسوب ہو اسکو
 سخت مارنا چاہیے اور بیت مدت تک قید کرنا چاہیے تاکہ اسکو
 توبہ ظاہر ہو جاوے اسلئے کہ اسنے بنی علیہ السلام کی سخت کی گئی
 حاصل یہ کہ حدیث الفاظ مذکورہ سے موصوع ہے اور سبحانہ یہ ہے
 جانتا ہے حدیث لعن کر کے اللہ تعالیٰ سے رو کر نیوالے کو
 اور اسکو جسکے لیس فرد کیا ہے کہہنا وہی یہ صحیح نہیں بلکہ صحاح
 اور زرکشی نے ذکر کیا ہے اور سیوطی اسے چھاپہ حدیث لعن کر
 اللہ تعالیٰ اور فرج کو جو کاشیوں پر ہیں اسکا کچھ اصل نہیں ہے
حديث لعن کر کے اللہ تعالیٰ کذاب کو اگرچہ خواہ وہ کہا خدا ہی ہے
 میں اسکو مرفوع نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ میں استہزاء نہیں اور نہیں
 کہتا کہ حق حدیث ہر باکی الیہ کہ اسکا کچھ اصل نہیں کہا ابن بیہ
 لیکن یہ صحیح المعنی پر شاید اسکی یہ مراد ہو کہ ہر کس کے لئے وہاں حدیث
 ہر جگہ کیلئے اجرت ہے کہا ابن بیہ یہی صحیح المعنی ہے گویا اسکا
 سے زیادہ ہر جگہ کیلئے اجارہ ہے اگرچہ پہلے سے ہو حدیث ہر زمانہ
 کیلئے ہے نہ اسے اور مرد میں یہ اسکی ت کہ معنی میں (اور ہر
 میں ہم اور گویا وہی نہیں) اور قول دعا (ہیں کہیں میں ہر کچھ
 ہے اور کہیں آرام اور کہیں عوزین اور کہیں اگر کہیں) اور ابن
 عبد بن ابی الطفیل سے مرفوع وایت ہے ہر مقام کیلئے گفتگو کی اور ہر
 کے لئے آدمی میں حدیث ہر گز کہہ کیلئے بیانیہ ہے یہ بعض سلف
 کہہ کا ہے اور کہنے کے قریب حکمت میں کہے کہ جو ہر شے کے جگہ ایک
 یا ہر ہر ہر ہر ہر ہر حدیث ہے کیلئے ایک آیت ہے اور علم کیلئے
 آیتیں یہ ہر ہر ہر ہر ہر حدیث ہے کیلئے نصیب ہے بلکہ نصیب ہے
 جو شخص کشت کرے یا ہر اور جو شخص شیر ہے وہاں تیار ہو دیا ہے تو اللہ تعالیٰ
 شکاک (حقیق) نہیں جانتا کہ اجارہ کا جو تکمیل کی حدیث ہے کیلئے
 ہے جو اسکی حمایت کرتا ہے کہا عبد المطلب ہاتھ لٹکے امیر ہرہ کو

صالح بن ابیہ

ہا مسئلہ ان پر دما مالہ فقال لا سالتی مالک ولم
تسألنی الرجوع عن قصد البیت مع انه شر فذكر
السیوطی وغیره **حدیث السائل حق وان جاء**
فوس ذکرہ ابن الربیع عن امام احمد انه قال حدیثان
یبدوان فی الاسواق ولا اصل لهما احدهما قولہ للسائل
حق وان جاء علی فرس التایوم غر کریم صومکر انھ
وہو غریب من بعد ما ذکر عن شیخہ السخاوی حدیث السائل
حق رواہ احمد وابوداؤد وعن الحمیین بن علی مرفوعاً
وسندہ جید کما قالہ العراقی وتبعہ غیرہ وسکت علیہ
ابوداؤد ولكن قال العبد البر انہ یس بقوی انھی وقال
السیوطی قال العراقی فی حدیث السائل حق وان جاء
علی فرس لا یصح هذا الكلام عن احمد فانه اخرجہ
مسندہ بسند جید رجالہ ثقات قال السیوطی اخرجہ
احمد الزھد عن سالم بن ابی الجعد قال قال العیضی
مریرہ علیہ السلام ان للسائل حقاً وان اناک علی
فرس مطوق بالفضنہ واخرجہ البخاری وانیج من
ابی ہند عن انس مرفوعاً ان السائل علی فرس
کفیہ فقد وجب الحق ولو یشتق غیرہ انھی سید
یوم صومکر **حدیث ما خلق الله العقل** قد
علیہ السلام فی ان الله ما خلق من حرف لم یز
قال الزرکشی ہذا موضع باتقان قال السیوطی تابع
فی ذلک الزرکشی ابن تیمیہ وعد وجدلہ اصلاً
صالحاً فاخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند
حدیثاً علی بن مسلم حدیثاً سیاراً حدیثاً جعفر حدیثاً
مالک بن سنان عن الحسن بن رفیع ما خلق الله العقل

جیسا کہ اس نے اپنی مال کے کوئی کیلئے سوال کیا کہا عید الطلحہ اسکو
تاریخ دینا مال نکلتی ہو اور قوی فائدہ کعبہ کی قصد کی لو مگر کاسوال نہیں کیا
باد جو رکھ سہیں تیرے شرف ہے اسکو سیوطی وغیرہ فی ذکر کیا یہ حدیث سوا
کیلئے حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئی ابن ربیع فی امام احمدی ذکر کیا کہ
کہا ابو داؤد و حدیث ابن باز و ابن سیرین سہیں احمد او کما کہ اصل نہیں
اسکو مال کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آئی اور دو سکتے تھاری فرج کا دان
تھاری روڈ کا دان ہے اتھو اور یہ غریب اس سے بعد اس کے اسکو فرج تھا
سے اس حدیث کو ذکر کیا سوا کیلئے حق ہے یہ احمد ابو داؤد و ابی جعفر
اور حسین بن علی مرفوعاً اور سند جید ہے جیسا کہ عراقی نے
کہا اور غیرہ کے اسکی تاہم جو کہ ابو داؤد و ابی جعفر ہی لیکن ابن عبد البر نے
کہا یہ قوی نہیں تھے اور کہا سیوطی کہا عراقی یہ حدیث اسوالی کلام حق
اگرچہ گھوڑی پر آئی امام احمد جرم ابیہ صحیح نہیں اسلئے کہ وہ سکون میں
سند جید جسکے رجال ثورین یا یو کہا سیوطی فی اسکو احمد بن زین السلام
ابی الجعد ہی لایا یہ کہا اس نے فرمایا عیض بن مریم علیہ السلام سوئے
کے کو حق ہے اگرچہ تیرے پاس گھوڑی چاندی کے طوق واپر ہو کہ
آئی اور بخاری تاریخ میں طریق ابن سیرین اس سے مرفوعاً
ذکر کی گئے اگر تیری پاس سوالی گھوڑی فرج ہاتھوں الی پر آئی
تو اور کا حق تیری دروہب ہو اگرچہ گھل کھجور کے ہو اتھو اور یہ حدیث
اکی آگلی (ابن نہارہ روزی) حدیث جیسا کہ ابی عقل کو
پیدا کیا بحث عمر بن زین اس پر کلام اگرچہ کہ او کہا ذکر کئی نے یہ بالاتفاق
موضوع ہے کہا سیوطی فی ذکر کئی زین ابن تیمیہ کا تابع ہے
سے اور میں نے اسکا کچھ اصل معلوم کیا ہی عبد اللہ بن احمد
میں لایا ہے حدیث کی ہم کو علی بن مسلم فی کہا حدیث کے مکر
سیا فی کہا حدیث کی مکر جعفر نے کہا حدیث کی حکم مالک بن سنان
حسن اس سے مرفوعاً کیا ہے جیسا کہ تعالیٰ فی عقل کو پیدا کیا

قالہ اقبل فاقبل ثم قالہ ادبر فادبر قال ما خلقت
 خلقا احب الی منک بلف أخذ و بک اعط و
 هذا مرسل جید لا اسناد وهو فی مع الطبرانی فی
 الاوسط موصول من خدابی هريرة با سنادین
 ضعیفین **حدیث** لم غسل النبی علی السلام
 اقصلت میاه مما جرعینہ ای رفعت سیاہ
 فشربتہ فورث علم الاولین والاخرین ذکرہ علی
 النوشاوی ص ۱۸ قلت وکذا ذکرہ الشیخ من انہ شرب
 من ماء اجتمع فی صرته علیہ السلام عند غسلہ
 یطیل شاربہ ونحو ما نقص شواربنا اقتداء بہ هذا
 کلام باطل اصلا و فرعا **حدیث** لہم الکفر
 حجر اجماع ہون من قتل المسلم قال السخاوی و کما اختلف
 هذا اللفظ ولكن بمعناه ما عند الطبرانی فی الصغیر
 انہ روى عنہ عند رفعہ من اذی مسلما بغیر حق
 نکا ما ہدم بیت اللہ **محمد** لو حسن احدکم ظنہ
 بحجر لنفعہ اللہ بہ قال ابو نعیمہ انہ موضوع وقال ابن
 القيم ہو من کلام عباد الاصنام الذین یحسنون
 بالاحجار وقال ابن حجر العسقلانی لا اصل لہ ونحوہ
 من بلغہ شیء عن اللہ فیہ فضیلة فعمل بہ ایمانا بہ و
 رجاء ثوابہ اعطاه اللہ ذلک وان لم یکن کذلک قلت
 وقد ذکر العربین جماعتی منک الکبیر من غیر
 ولا اسناد و رو عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 من بلغہ عن اللہ ثوابا فضیلة فاخذ بها ایمانا و
 رجاء ثوابہ اعطاه اللہ ذلک وان لم یکن کذلک
 انتہی وکان محله حرف الیم بحسب المبنی لکن

کہا اسکو ای کس کے یا پھر کہا اسکو چھوٹے سے چھوٹے کیا فرمایا
 اللہ تعالیٰ تجھے میری نیلہ پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں کرے سب سے
 بڑا و بڑا اور میری سب سے دو گنا۔ یہ مرسل ہے جید لا اسناد ہے اور یہ معطل ہے اور
 میں اب ہرگز وہ سناؤں نہ صغیر و جابر موصول روایت ذکر کے ہے
حدیث جب میں آنحضرت کو غسل دیا تو حضرت کی انگلیوں کے گوشے کا
 پانی بلند ہوا میرے اوس سے پیا تو پہلے لوگوں اور پھر پھر لوگوں کا وارث ہوا
 اسکو علی بنی ذکر کیا یہ کہہا نو سنی یہ صیغہ نہیں۔ میں کہتا ہوں
 ہے ہر جو شیخ روایت کرتی ہیں کہ اوس نے پانی باجوا آنحضرت کے
 ناف میں غسل کی وقت جمع ہوا تھا پھر وہ پانی بہت دیر تک پھرتا رہا
 اور ہم اپنے پیروں والوں کا قصہ سبب اسکو قتل کی بیان نہیں کرتی
 اور یہ کلام اصلا و فرعا باطل ہے حدیث کہہ کا ایک ایک پھر
 اگر نا آسان ہر مسلمان کے قتل کرے کہہا خادش بن مسلمان لفظوں
 سے واقف نہیں ہوا لیکن طبرانی صغیر میں اس سے اسکو سننے پر
 مرفوع روایت آئی ہے جو شخص مسلمان کو ناحق ایذا دی تو گویا
 اوس نے خانہ کعبہ کو گرایا **حدیث** اگر کوئی تم سے یقین اپنا تہر کے
 ساتھ دست کر لے تو اسے لٹکا اسکو اس نفع دیکھا۔ کہا ابو نعیمہ نے
 یہ موضوع ہے اور کہا ابن قیمہ نے یہ بتو کہ بکدو کی کلام ہے جو لوگ پتھر
 پتھر دس نیک کہتے ہیں اور کہا ابن حجر عسقلانی نے اسکا کچھ اصل
 نہیں ہے اور یہ بھی اس کی مثل ہے جسکو کوئی شے فضیلت دے
 اللہ تعالیٰ سے پہنچے اور اسکو ساتھ ایمان اور ثواب کا امید عمل کرے
 تو اسے لٹکا اسکو دے دیا و اگر یہ دینی نہیں میں کہتا ہوں نہ لکھا اسکو
 بن جماعت نے منک کے یہ میں غیر سند ہے اور اوس نے جابر سے روایت
 اسے علیہ وسلم سے روایت ہے جسکو اسے کما کی فضیلت پہنچے پھر اسکو
 ایمان اور ثواب کی سب سے بڑا دیا تو اسے لٹکا اسکو دے دیا اگرچہ دینا
 نہ ہوا سنتے اور اس حدیث کا اصل ناکہ رو سے حرف میں تھا لیکن

البحر الیمع کما لا یخفی وسیتانی البحت عننی
 حروف الیمع علی وجہ الاستبفاء **حدیث** لو
 اغتسل اللوطی بماء البحر لم یجیئ یوم القیة ^{استد} الا حیا
 الدلیلی من خد انس مرفوعاً به ورو غیر هذا ^{لفظ}
 قال السخاوی وهو کلام فی معناه باطل **حدیث**
 لو صدق السائل ما افلم من رده رؤس طرق
 عن عائشة و غیرها مرفوعاً قال ابن عبد البر ^{نقل} اساً
 لیست بالقویة قال ابن المدنی اصله وقال العقیل
 لا یصح فی هذا الباب شیء ذکره السخاوی وقال احمد
 لا اصل له ذکره الزمر کشی لکن ورو معناه **حدیث**
 یقر فی مبناه لولا ان الساکین یکذبون ما افلم من ^{روهم}
 رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة به مرفوعاً
حدیث لو عاش ابراهیم لکان نبیا قال اللوطی
 فی هذیبہ هذا باطل وجارده علی کلام ^{اللفظ} لایضا
 ومجازفة وهجوم علی عظیم وقال ابن عبد البر
 تمصید لا یدری ما هذا فقد ولد نوح علیہ السلام
 عن ربی ولولم یلد النبی لانبیا لکان کل احد نبیا
 لانهم من ولد نوح علیہ السلام انهم وغراته ^{نقل} لا
 اذ لم یکن یلزم الاکون اولاده الصلیب انبیاء ^{نقل} لا
 فدریتہ مع ان الکلام فی الخصوص الحزنیة لا فی المطلق
 الکلیة اذ لا یلزم من کون ابراهیم ولد نبیا علیه
 السلام نبیا ان یمکن ولد کل بنی نبیا واد اخیر
 الصادق وثبت عند النقل الموافق فلا کلام فی ممانیة
 قد اخرج ابن ماجه و غیره من خد ابن عباس قال لیس
 ابراهیم ابن النبی صلی الله علیه وسلم وقال ابن له مر

سخری رومی سجاد کرکی کہ جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور حرم میں
 اسکی بحث اپنی طرح سے آئیگی **حدیث** اگر لوطی دریاک پانی سے
 غسل کرے تو قیامت کی دن نہ آئے گا مگر حالت جنب میں اسکو کچھ
 نے انس سے مرفوع روایت کی ہے اور غیر ان لفظوں کے بھی مروی کہا
 سخاوی یہ اور جو ایک صحیحین میں ہوں باطل میں **حدیث** اگر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روئے بہ طریق عائشہ وغیرہ مرفوع
 روایت کی گئی ہے کہا ابن عبد البر بنی سندین اسکی قوی نہیں ہیں ^{نقل} اس
 ابن مدنی اسکا کچھ اصل نہیں سخاوی عقیدے سے ذکر کیا ہے کہ اس
 میں کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور کہا احمد کی اسکا کچھ اصل نہیں ہے
 یہ زکشی نے ذکر کیا ہے لیکن اس کے معنی میں ایک حدیث جو درمیان
 بنا کی ہے وروی ہے اگر سکین لو کہ جو غیر لوطی تو نہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کو ذکر کیا یہ طبرانی فی الکبیر میں ابی امامہ سے مرفوع روایت ذکر کی ہے **حدیث**
 اگر ابرہیم زندہ تباہی موتا کہا تو سنی تہذیب میں یہ حدیث ظاہر
 ہے اور خبیث پر دیری ہے اور گونسل پر بڑی بات پر هجوم اور کہا ابن
 عبد البر نے تہذیب میں نہیں جانتا یہ کیا ہے اسنے کہ نوح علیہ
 السلام کو غیر بنی جناب اگر ایک بنی کا بیٹا بنے ہوتا تو ہر ایک شخص
 ہوتا اسنے کہ سب نوح علیہ السلام کی اولاد ہے اتھم اور عزات
 اسے پوشیدہ نہیں اسنے کہ نہیں لازم آتا اسٹ مگر اولاد ^{صلی}
 کا بنی ممانہ مطلق اولاد کا باوجود کہ کلام مخصوص جزئی میں ہے
 نہ مطلق کلی میں اسنے کہ نہیں لازم آتا ابرہیم بیٹے آنحضرت
 کے بنی ہوئے ہے یہ کہ مہربانی کا بیٹا بنی ہوا اور ج صادق
 نے نہ دسی اور نقل ثابت ہو گئی تو یہ دوس میں کچھ کلام نہیں
 حالانکہ ابن ماجہ وغیرہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہا
 حب ابرہیم بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا فوت ہوا فرمایا
 اس کے لئے وودہ دینی والے * * * *

فی الجنة ولوعاش لکان صدیقاً نبیاً ولوعاش
لاعتقت احواله من القبط وما استرق قبطی لان ^{مسند} ^{سنة}
اباشیة ابراهیم بن عثمان الواسطی وهو ضعیف لکن له
طرق ثلاثة یقبی بعضها ببعض ویغیر الیه قوله تعالی
(ما کان محمد اباً احداً من بجالکرم وکن رسولاً لله وحاملاً
النبین) فانه یوحی الیه بانہ لم یعش له ولد یصل
مبلغ الرجال فان ولده من صلبه ان یکون لب قلبه ^{تفتحه}
یقال الولد سرایہ ولوعاش وبلغ اربعین وصار
لزم ان لا یکون نبیا خاتم النبیین اما قول ابن حجر
المکی وتأویله ان القضية الشرطیة لا تستلزم وقوع
المقدم وان انکار النور وکن عبد البر لذلک قلعدم
ظهور هذا التأویل وهو ظاهر فبعد جلدان لا یفهم ما
الجلیلان مثل هذا المقدّم واما الکلام علی وقوع المقدم
والله سحراً علم ثم یقرب من هذا الحدّ فی اللغة حدّ لو
کان بعد نبیا لکان عمرین الخطاب قد رواه احمد والحاکم
عن عقبته بن عامر بن مرفوعاً قلت ومع هذا لو عاش
ابراهیم وصار نبیا وکن الوصار عمر نبیا لکانا من اتباعه
علیه السلام کعصی الخضر والیاس علیهم السلام فلا
یناقض قوله تعالی خاتم النبیین اذ المعنی انه لا یأتی
نبی بعد ینسخ ملته ولم یکن من امته ویفوق حدّ
لو کان موسی نسیباً لسلام حیالاً واسعة الا اتباعه
حدیث لوعلم الله فی الخصیان خیر الاخر ^{من}
اصلا بهم ذریة توحدا لله ولکنه علم ان لا خیر ^{فیهم}
فاجهم یرو عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعاً
بلا سند ولا یصح عند الحدو کل ما ورنه من سراج

جنت میں اگر زندہ رہتا تو نبی صدیق ہوتا اگر زندہ نہ ہوتا
میں اسکی تنہا کو قبط سر آؤ اور اتا اور انکو کوئی قبط غلام نہ
بنانا اگر اسکی سند میں اباشیہ برہم بن عثمان واسطی ہے اور وہ ^{ضعیف}
ہے لیکن اسکے تین طریق ہیں بعض بعض سے قوی ہوتی ہیں اور
طرف قول اسکا اشارت کرتا ہے (نبین محمد باب کسی نام میں لیکن
رسول خدا و خاتم النبیین) یہ اس طرح اسکی طرف اشارت کرتا ہے
اگر آنحضرت کیلئے ایسا لفظ زندہ نہیں ہے یا جو جوانوں کی استہ کو پہنچے
کیونکہ وہ کا صلیبی سبکی مقتضی کرتا ہے کہ دل کا کراہو عیسا کہ بولے ہیں
انکا اپنا پاپ کیستہ اگر زندہ رہتا اور چالیس تک پیر بنیاد اور نبی
ہوتا پیر اس سے لازم نہیں آتا کہ آنحضرت خاتم نبیین نہ ہوں اور لیکن قول
ابن حجر کے کا کہ قضیہ شرطیہ وقوع مقدم کو لازم نہیں کرتا اور نو دیکھا جائے
اسکے طرح اسکا انکار کرنا بسبب عدم ظہور اس دلیل کے جو ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ دو امام جلیل القدر ایسا قضیہ نہ سمجھیں تاکہ کلام تو فرض وقوع
مقدم سے نفاذ ہوجائے نہ ہوتا ہو الا یہ کہ کسی کی قرین حدیث ہو اگر کسی
بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب کی تائید احمد اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے مرفوع
روایت کی ہے میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا اور
اسی طرح عمر اگر نبی ہوتا تو وہ آنحضرت کی تابعدار ہوتی مثل علی
اور خضر اور الیاس علیہم السلام کی ہیں حدیث قولی خدا تعالی
(خاتم النبیین) اسکا قصہ یہ ہوئی اس کو کہ سمجھے کہ کوئی نبی
آنحضرت کی بعد نہ آئے گا جو اسکے دین کو منسوخ کرے اور اسکی جگہ
نہ ہو اور یہ حدیث اسکی تقویت کرتی ہے اگر موسی علیہ السلام زندہ رہتا
تو اسکو موسی کے بعد اگر گواہی دے حدیث اگر اسکا تفسیر ہوں
نیکے جانتا تو انکو پیچھے سے اولاد پیدا کرنا جو تعالی کی عبادت کرتے لیکن
معلوم کرنا اسکا کہ نبین کی نہیں میں انکو نبی نہ کہتا اور میں حدیث
مرفوعہ روایت بلا سند ہے اور احمد کی روایت کو صحیح نہیں دیکھا

وقد ح باطل وما ينسب للعقلاني فهم مفتري بل
في مناقب الشافعي للبيهقي أربعة تاليفها الله لهم توفيقه
زهد خصي وفقى جندك وامانة امرأه وعبادة صبي
هو محمود على الغالب ذكره السخا وحدثنا
كثف الغطاء ما اردت يقينا قول عامر بن عبدالله
عبد قيس علم ما ذكره القشيري فرسالته وللشواهد من كلام
علي كرم الله وجهه قد بينا معناه في محله الا بيقين
لو كان الدينار ما عبيط اى طريا لكان قوت الثون
حلا الا وفي لفظ لكان نصيب المؤمن حلا لافلا
السخا ولا يعرف له اسناد وقال الزكيتي لا اصل له
سكت عنه السيوطي لكن معناه صحيح لا يصير مضطرا
اكلة حلا لحدث لو كان الا در زجر حلا لكان حلا
قال ابن القيم في الهدى النبوي هو موضوع وتبعه
خالف هو موضوع وان كان يجوز على الاستسنة وكذا
احاديث الارزوموغة كلها قلت قد تقدمت على
رفعه سيد طعام الدنيا اللهم ثمة الا در حوز ابو عبد
في الطب النبوي والديلمي حديث لو كان الخضر
لوارى قال الحافظ العسقلاني لم يثبت مرفوعا وقال
الحافظ الخضر لا يعرف له اسناد وانما هو مختار
البغض الكذابين انتهى فقوله الشيخ ابن عطاء في
لطائف المتن لم يتعقبه اهل الحديث عمدا على عدم
وصوله كلام الاثر اليه وقد علم كل اناس مشروحه
لولا انما خلقت لافلا قال الصغاني انه موضوع كذا
الخلاصة لكن معناه صحيح فقد رواه الديلمي عن ابن عباس
رضي الله عنهما مرفوعا تاني جبريل فقال يا محمد لو ان

يا قدم كاذري باطل ہے اور جو عقلانی کی طرف الگو باب میں منسوب
ہے افزو ہے بلکہ سبکی کی مناقب شافعی میں سچ چارہ میں اسناد کچھ وہ نہیں
کرتا زہد خصی اور قی جند و الامان امرأه و عبادت صبي
کی یہ غالب پر محمول ہے اسکو سخا و ذکر کیا حدیث اگر پر کھولا
جائی تو میرے یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ قشیری نے اپنی رسالہ میں ذکر کیا
کہ یہ قول عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس کا ہے اور شہرہ یہ کہ یہ قول
علی کرم اللہ وجہہ کا ہے جس نے اس کے معنی اس کے محل میں بیان کیے ہیں
حدیث اگر دنیا تازہ خون ہو تو تمہی قوت موسیٰ کا حلال ہوتا اور
ایک روایت میں ہے نصیب موسیٰ کا حلال ہوتا کہ اسکو سخا و ذکر کیا اسکی
معلوم نہیں ہو اور کہا زکریٰ نے اسکا کچھ اصل نہیں اور سیوطی نے
چپے ہا لیکن معنی اسکی صحیح میں اسلئے کہ ہوت موسیٰ مضطر ہوگا
پہر کہا نا اور اسکا حلال ہو جائیگا حدیث اگر چاہوں رو تو از
دل ہوتا۔ کہا ابن قیم نے الہدیٰ النبوی میں یہ موضوع ہے اور عقلمانی نے
اسکو کتب ہو کر کہا ہے کہ یہ موضوع ہے اگرچہ زانوہر جاری اور حدیثین جابوں کے
سبب ممنوع ہیں میں کہتا ہوں کہ علی سے مرفوع روایت گذر چکے
مشرط طعام و نیا کا گوشت ہے بعد اسکی چاول اسکو دیلمی اور ابو نعیم طب
بنو حنی یا یہ حدیث اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔
کہا حافظ عقلمانی فی یہ مرفوع ثابت نہیں ہو کر کہا حافظ خضر
اسکی سند معلوم نہیں ہے۔ بعض کہ ابونکاح اختلاف ہے فقہی قول
شیخ ابن عطاء کا اطراف التین میں کہ کسی اہل حدیث فی اسکا عجا
نہیں کیا محمول ہے اسپر کہ اسکو ناموس کی کلام نہیں پہنچے اور
ہر ایک آدمی یا نامشرب جانتا ہے حدیث اگر تو نہ ہوتا تو
میں آسانوں کو پیدا کرتا کہ اسکا معنی فی یہ موضوع ہے سب پر
خدا صمد میں ہے لیکن معنی اسکو صحیح میں اسکی کہ دیلمی نے ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ہے کہ میرا اس جزائیل علیہ السلام غم اور کہا یا محمد اگر تو نہ ہوتا

ما خلقت الجنة ولولاك ما خلقت النار وفي رواية

ابن عساکر لولاك ما خلقت الدنيا **حدیث**

الناس لو منع عن قتال البعير لفتوه وقالوا ما نهينا عنه الا

وفيه شئ ذكره في الاحياء وقال العراقي لم اجده قلت

يوخذ معناه من قوله تعالى (ولا تقربوا هذه الشجرة) قلت

الشیطان (ما نهىكم عن هذا الشجرة الا ان تكونوا ملكين

من الخالدين) **حدیث** لو وزن خوف المؤمن رجلاً

لا تعد الا اصله في الرفع وانما يثر عن بعض السلف

كذا في المقاصد قال الزركشي لا اصل لكن قال السجستاني

عبد الله بن احمد في زوائد الزهد عن ثابت البناني قوله

بلفظ كانا سواء وتحقق معناه في باب الخوف والرجاء

شرح عین العلم **حدیث** لو علم الناس ما في الجنة

استروها ولو بوزنها ذهباً رواه الطبرانی في الكبير

سلمة بن سليمان الجبائي بسند الى معاذ بن جبل

والجباز كذا في كره السخا وقال الزركشي رواه ابن

عبد من خذ معاذ بن جبل هو ضعيف قال السيوطي

بل هو موضوع **حدیث** اللواء يحمله على يوم القيمة

قال الانطاكي في حاشية الشفاء ذكره ابن الجوزي في الموضوعات

حدیث ليس بغاسق غيبة وقال السخا لو بعد

ايراد حد في معناه وبالمجلد فقد قال العقيلي انه ليس

الحدیث اصل وقال القلا نسلي نه سكر انتهى

قال النوني وحسنه الهروي وليس كذلك فقد صرح

من محقق الحفاظ بانه سكر موضوع لا اصل له قلت الحدیث

رواه الطبرانی وغيره من ثقات معوية بن جندب مرفوعا به

لكنه سند ضعيف وهذا معناه قول الجاحظ انه غير صحيح

نوتخت نبيد ايا جاتا اور اگر تو نہ ہوتا تو آگ نہ پیدا ہوتی اور روایت

ابن عساکر میں اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا میں دنیا کو **حدیث**

اگر آدمی دانت کی گوبر پہاڑ سے سرسنگ کھجائے تو البعیر اس کو چاٹے

اور کہتے ہم نہیں سہم کئی کئی گراں سے کہ اس میں کچھ سوکا اچھا میں نہ کہ

ہے اور کہا عراقی نے میں کو نہیں پایا میں کہتا ہوں کہ سے آیت

سے معلوم نہیں (اور تم نہ زکریا جو اس وقت) اور قتل شیطان کا

(تم نہیں سہم کئی کئی اس وقت سے مگر اسلئے کہ شاید) تم فرشتے ہو

بیشدہ یہی والو سے **حدیث** اگر مومن کا خوف او کی مید ورن کے جاکو

تو دو نور برہون۔ اس کا مرفوع میں کچھ اصل نہیں لیکن بعض سلف مانتا تھا

ایسا ہی مقاصد میں کہا زکریا نے اس کا کچھ اصل نہیں لیکن کہا سیوطی نے

عبد بن محمد نے زوائد الزہد میں ثابت بنانی اس طرح روایت ہے تو دو نور برہون

اور سکر سے تحقیق شرح عین العلم کی باب الخوف والرجاء میں **حدیث**

اگر جانی آدمی جو عید سے تو فرشتہ اس کو اگر چاہے کہ وزن سپرنا دینا پڑتا۔

یہ طبرانی کیس میں طریق سلم بن سلمان الجبازی کی ہر مانگ مرفوعہ سے آیا

کہ یہی اور سخا و زکریا کہ جانا نہ کہ اب اور کہا زکریا نے یا بن عبد

نے ساذ بن جل سے روایت ہے اور ضعیف اور کہا سیوطی کی مکرر روایت

حدیث جند قیامت کے دن علی اذہا ہو گا۔ کہا انطاکی نے جند

شفاء میں اس کو ابن جوزی نے مرفوعات میں ذکر کیا ہے **حدیث**

فاسق کی غیبت نہیں کہا بخاری بعد لانی یہ حدیث کی جو

اسکی سنہ میں ہر الحاصل کہ کہا عقیلی نے اس حدیث کی اس کچھ

اصل نہیں اور کہا قلا نے یہ نہ سکر لیتے اور کہا سیوطی نے اگر

گوہر وی نے حسن کہا ہے حالانکہ اس طرح نہیں اسلئے کہ بہت

محققین حفاظی تصریح کی ہے کہ یہ سکر موضوع ہے کچھ اصل نہیں

میں کہتا ہوں اس کو طبرانی وغیرہ نے ساذ بن جندب سے مرفوعہ روایت ہے

لیکن سند اس کے ضعیف اور یہی معنی میں قلا حکم کی کہ یہ غیر صحیح ہے

ولمعتد واخرج اليه في السن وفي الشعب ايضا
عن ابن رافع عن ابي جلاب الجاهلي فلاحية له
قال السهيلي انه ليس بقوي قال قدر في اسناد ضعيف
انني فيحصل انه غير موضوع بل ضعيف لذاته او
لغيره بناء على تعدد طرق **حديث** ليس للمؤمن
راحت دون لقاء ربه رواه محمد بن نصير في قيام
الليل عن عروة بن ميمون من قوله وفي المرفوع انما
الستريح من غفلة ذكره الشيخ **وحدديث** له
مع الله وقت لا يسع فيه ملك مقرب لا نبى مرسل
الصوفية كثير او هو في رسالة القشيري لكن بلفظ
الى وقت لا يسع فيه غير من قلت ويؤخذ منه انه
اراد بالملك المقرب جبريل والنبى المرسل **الجليل**
وفيه ايماء الى مقام الاستعراق باللقاء المعبر عنه
بالسكر والمحو والقاء **(حرف الميم تحذير)**
ما اخاف على امي فنته اخوف عليها من النساء
والخمر يصل السخاوى له نيكلم عليه بالابن الرابع
لفظه فلم اجده مسندا واما شواهد فكتيرة جدا
نعم عند الدليل بلا سند عن علي فعمما اخاف على
فتنة اخوف عليها من النساء والخمر **حديث**
ما علم ما خلف جداري هذا قال العقدة الاصل
حديث ما افهم سميت من كلام الشافعي وقال
الامام محمد بن الحسن ذلك لانه لا يخافوا العاقل من ان
يهتم لآخرته واولد بيناه والشك لا يعقد مع الله واذا
خلافها صار في حد لها ثم وانشد الشيعي سيف الدين
الباخرزي البخاري ويقولون اجسام الجحيم نضوة

اور مستمدين اور سبقتي نے سنن میں اور شعب میں بحر السن سے نقل
روایت کی ہے جو شخص ڈالی جاوے جاکر اس کو سبقت نہیں کہا سبقت
نے یہ قوی نہیں کہا اس کے اسناد میں ایک ضعیف ہے انتہ پر
معلوم ہوا کہ یہ موضوع نہیں بلکہ ضعیف لذاتہ یا حسن بغیر ہر اس کے
کہ اس کے بہت طریق ہیں **حدیث** مومن کے لئے سوا ملاقات رکے
اور کوئی نعمت ایسی نہیں ہے اسکو محمد بن نصر نے قیام الیل میں
بن مہدی سے روایت کی ہے اور مرفوع روایت میں اس کے نہیں ہے
وہ شخص ہے جسکو بخشش ہوگی یہ بخا دینی ذکر کیا ہے **حدیث** یہ
لئے امتحالی کی ساتھ ایک ایسا وقت ہے کہ وہ مومن کو فرشتہ نکلتا
نہیں کہتا اور کوئی نذر مسلح سکویت موقوف ذکر کرتی ہیں اور یہاں
قشیری میں ہے لیکن ان لفظوں سے کہ لئے ایک وقت ہے جس میں گنجائش
ہمیں سوا کسی چیز کے میں کہتا ہوں کہ یہ معلوم تھا کہ ہر ایک مومن سے
جبریل ہے اور نبی اس سے اپنا نفس میں اشارت ہے مقام استعراق کے
طرف جسکی تہیہ ہوگئی ہے سکوا و عواذنا **حرف میم** - **حدیث**
میں اپنی بہت پر کوئی فتنہ عورتوں اور شرک بگفتہ سے زیادہ خوفناک نہیں
سناؤں اس کے لئے سعیدی چوڑھی ہے اور ابو بکر کلام نہیں کہ کہا ہے
بسیع فی لیکن لفظ اس کے معنی سنہنیں یا ہوان شاہ اس کے بہت ہیں
اور میں میں بلا سند علی سے مرفوع روایت میں اپنی است پر کوئی فتنہ عورتوں
اور شرک بگفتہ سے زیادہ خوفناک نہیں جانا **حدیث** میں نہیں جانتا
سیر میں دیوانی کیچ ہے کہا عقلا نے سکا کہ اصل نہیں **حدیث**
نہ خلاصی یا پی مونی نے یہ کلام شافعی کے کہ کہا امام محمد بن حسن
یہ اس کے کا عقل نہ شخص ہے جو دنیا یا آخرت کی غم سے خالی نہ ہو
اور چربی غم کی ہوتی نہیں چڑھتے جہاں نہ وہ سے خالی ہو بہر
چار یا یوں کہ حد کو پہنچ گیا اور لوگوں نے شیخ سیف الدین الباخری
الباخری کے یہ شعر بھی کہتے ہیں دوستوں کے جسم لاغر ہوتی ہیں

بحر السن سے نقل

بن مہدی سے

من کلام ذی النون الصبر فی معناه ما تبعد
 مصیر عن حبیب **حدیث** ما بکیت من
 الالبکیت علیہ من کلام ابن عباس معناه **حد**
 ما نزلہ القاتل علی المقتول من ذنب قال بن کثیر
 تاریخنا لا یعرف لہ اصل ہذا اللفظ ومعنا
 کہا اخرج ابن جبار عن ابن عمر مرفوعا بلفظ **السيف**
الحذاء الخطايا یا **السيف** فی خد مرفوع القتل ثلاثہ
 فذکرہ فی ان قال فی الرجل المؤمن المقتول علی
 نفسه المقتول فی الجہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ **السيف**
الحذاء الخطايا و فی المنافق المقتول فی الجہاد ان **السيف**
 لا یفحو النفاق وقال **السيف** **حد** **السيف** **حد**
الخطايا اخرج احمد وابن جبار عن حدیث عبید
 حبید اخرج الدیلمی ابو نعیم عن عائشہ قتل **السيف**
 لا یر علی ذنب **الحذاء** و اخرجہ سعید بن منصور
 من مرسل عمرو بن شعیب قتل صبرا کان کفرا
الخطايا و اخرجہ البیهقی فی الشعب عن الاوزاعی
 من قتل مظلوما کفر اللہ عنہ کل ذنب قال و ذلک فی
 القرآن (انی اید ان تبویاتی اتملت) انتی فی
استدلالہ بالقرآن بحث ظاہر العیان **حد**
 ما تناظر علی احد مرتین ہومن کلام غیر واحد
 السلف ففی المجاہدہ للذینور عن الاممعی قال
 اعز ما تاء علی احد مرتین قیل و کیف ذاک قال انہ
 اذا تاء علی حرمہ لاعدائہ قتل و مما یؤید معناه
حد لا یبلغ المؤمن من عمر مرتین وعن الاصمعی **ابضا**
 قال قالی رجل ما رأیت ذاک یوقظ **الخطايا** **حد**

یہ کلام ذی النون صبر کی ہے اور یہ اسکی معنی میں ہی نہیں ہو کر ہی
 اسے دوست **حدیث** نہیں دلا یا تو فی زمانہ کسی کو گر تو انکو
 پر روا یا گیا ہے۔ یہ کلام ابن عباس کے ہے معنی میں **حدیث**
 نہیں چھوڑا قاتل نے مقتول پر کوئی گناہ۔ کہا ابن کثیر نے تاریخ
 میں ان لفظوں سے کہا کہ اصل معلوم نہیں اور معنی اسکی صحیح
 جیسا کہ ابن جبار نے ابن عمر سے ان لفظوں سے مرفوع روایت کی ہو
 دو روایتوں کی ہے گناہوں کو اور یہی معنی مرفوع روایت مقتول کے
 میں یہ روایت ذکر کیا تاکہ مرید کلف اگر اللہ تعالیٰ کے دست میں نہیں
 تو تلوار اور سکے گناہ مشابہتی ہے۔ اگر منافق جہاد میں مارا جاوی تو
 تلوار نفل کو نہیں مٹاتی اور کہا سیوطی نے اس مذکور تلوار
 گناہوں کو مٹاتی ہے احمد اور ابن جبار نے عبید بن عسید
 ذکر کیا ہے اور دیلمی اور ابو نعیم نے عائشہ سے جو قید کر کے
 قتل کیا گیا ہو وہ کسی گناہ پر نہیں لگتا کہ اسکو مٹا دیتا ہے ابو نعیم
 بن سفیان نے عمرو بن شعیب سے مرسل روایت کی ہے جو شخص قید کر
 قتل کیا گیا ہو تو وہ قتل اس کے گناہوں کا گناہ ہو جاتا ہے اور
 بیہقی نے شعب میں او زاعی سے ذکر کیا ہے جو شخص ظلم سے قتل کیا
 جاوی تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہو کہا یہ قرآن میں
 (میں بار بار کرتا ہوں کہ تو اپنی گناہ اور میری گناہ اوٹھائی) انتہی اور اس کے
 مستحق ہے ریل کر نے میں بحث ظاہر ہے **حدیث** نہیں کہے
 کی کسی نے مجھ پر دفعہ۔ یہ پہلے لوگوں کے کلام ہے اور مجالست میں
 میں ہے کہا اس سے کہا اعرابے نے نہیں تکبری کی مجھ پر کسی نے دست
 کہا لوگوں نے کس طرح کہا جب کسی ایک مرتبہ تکبری کی تو یہ میں اس کے
 طرف نہیں گیا میں کہتا ہوں یہ خدا کا تقرب کرتی ہے میں ایک
 سراخ سرد و مرتبہ نہیں کیا تا وہ اس سے کہہ اوس کے کہا ایک مرتبہ
 میں نے کوئی حکم نہیں دیکھا اگر اوس کی مرض سے کہیں اس کی اس کی

فی یریدانی انکبر علیہ **حدیث** ما خلا جسد
 من حسد قال السنن و لم اقف علیہ بل فلفظہ وقد
 ورد معناه فی نزہۃ الحفاظ لا فی متن المدبسنہ
 عن انس مرفوعاً فی حدیث طویل کل جی آدم حسو
 و سندہ ضعیف **حدیث** ما خلا قصیر
 حکمہ ولا طویل من حماۃ قال السنن و لم اقف علیہ
 لکن ورد عن عائشہ مرفوعاً جعل الخیر کلہ فی
 الرجز یعنی المعتد الذی لیس بالطویل ولا بالقصیر
 لا بالطویل البائس ولا بالقصیر المتردد بان یكون مسلماً
 الی الطول کما صرح فی شمائلہ علیہ السلام وعن الحسن
 بن علی رفعہ ان للہ جعل الهوج فی الطول و
 یفصل الحق وهو بالصم قالہ العقل **حدیث**
 ما رفع احد احد فوق قدرہ الا اضع عند من قدر
 بارید لیس فی الرفوع لکن جامعہ فی مناقب ابی
 الیہی ما اکرم احد فوق مقدارہ الا اضع من قدر
 عند بمقدار ما اکرمہ **حدیث** ما ذاب الخجل
 بمصائبین اخرجہ الدیلمی بلا سند عن الحسن مرفوعاً
 و اخرجہ الیہی فی الشعب من قول ذی النون مرفوعاً
 بمعناہ **حدیث** ما عاقبت من عصی اللہ فیک
 بمثل ان یطیع اللہ فیہ بیض لہ السخا و لم ینکحہ علیہ
حدیث ما عند اللہ بشئ اعظم جبراً لقلوب
 قال السنن و لا اعرف فی الرفوع **حدیث**
 ما عرل من ولی ولذہ قال شیخنا لا اصل لہ قلت بل
 موضوع فی مبناہ و باطل فی معناہ **حدیث**
 ما عزت النینۃ فی الحدیث الا شرفہ قال الخطیب

یسنہ میں اوسپر گزرتا ہوں حدیث کو بھی بدن حکمت عالی نہیں
 کہا سخاوی نے میں اسپر ان لفظوں سے واقف نہیں ہوا اور سنن اس
 کے ابی شک سے نزہۃ الحفاظ میں انس سے مرفوع روایت میں ہیں ہر
 بنی آدم حد کرنا والا ہے اور سند اسکی ضعیف ہے **حدیث**
 نہیں غالی چوٹا حکمت ہے اور لباً حماقت ہے۔ کہا سخاوی نے
 میں اسپر واقف نہیں ہوا لیکن عائشہ سے اس طرح مرفوع
 روایت ہر تمام نیکی و زیادہ قدر میں رکھی گئی ہے یعنی معتد
 میں جو نہ لباً ہوا اور نہ چوٹا ہو یعنی نہ بہت لباً اور نہ بہت چوٹا
 جیسے کہ آنحضرت کی شامل تھے اور حسن بن علی سے مرفوع
 روایت ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بے وقوفی سے آدمی میں کفر
 ہے اور ہوج بفتح تین حسن کو کہتے ہیں اور محمد سی قلت عقل
 کو **حدیث** کسی نے کسی کو اس کے قدر سے بلند نہیں کیا
 جتنا اسکو بلند کیا تا جی آپ اس کے نزدیک (بلکہ زیادہ) بہت ہوا
 یہ مرفوع نہیں لیکن مثل کے بقی کے مناقب ابی ہر
 نے کسی کو اسکو قدر سے زیادہ اکرام نہیں کیا مگر جو مجھتا تھا بعد
 اسکو کرینے اسکا اکرام یا تا بہت ہو **حدیث** دوستی
 مجلس تنگ نہیں ہوتی و ایسی ہے حسن مرفوع روایت با سند
 ذکر کی جو وزیر یحییٰ نے شعب میں ذی النون مرفوع کا قول کے منہ
 میں نقل کیا ہے **حدیث** نہیں مذاب کرتا میں اس شخص کو جو
 کے بغیر انی کرے پیج تیری و رفد اطاعت کرے کہ امین اکیلے ہو
 نے سفید چوڑی اور سپر کلام نہیں کے **حدیث** اللہ کی نزہت کو کر
 تے و لو کہ شکر کے باطنی سے بہت کچھ نہیں کہا سخاوی نے اسکو مرفوع
 نہیں جانتا **حدیث** نہیں مرفوع بل ہوا شخص کا بیٹا ملی ہوا کہا ہے
 شرم نی اسکا کہ اصل نہیں میں کہتا ہوں کہ نیا اسکو موضوع ہر مرفوع
 باطل میں **حدیث** نہیں اسکی کسی نیت میں گناہ ہے اسکو بلند کیا

لا یحفظ مرفوعا وانما هو قول ابن ہارون **حدیث**
 ما عزب شیئ الا وہا وهو معنی الحسن الصمد عن
 انس بن علی علیہ السلام ان لا یرفع شی من الدین الا وضعہ
 الخرجہ **حدیث** ما فضلکم ابو بکر بفض
 صومہ لصلوۃ ولكن بشئ وقر فی قلبہ ای سکنت
 واستقر واستقر من ذکر الرب ہو فی الاحیاء وقال
 العراقی لم اجد مرفوعا وهو عندا الحکیمہ الترمذی
 فی النوادر من قولہ بکر بن عبد اللہ الترمذی **حدیث**
 ما کثر اذان بلدة الا قل یردھا الخرجہ الدبلی سند
 عن علی بن وللی **حدیث** ما من مدینة یکثر اذانہ
 الا قل یردھا مرفوع **حدیث** ما کثر مرقہ تسلم
 الجرة **حدیث** ما امتلات دار من الدین
 حبة الا امتلأت منها عبدة قال العراقی رواہ
 البیاض عن عکرمہ بن عمار عن یحیی بن کثیر
 مرسل او الخبر بفتح الحاء المهملة وسکون الهمزة
 السرور ومنہ قوله تعالی (فهم فی روضۃ خیر)
 ای یسرون والعبدة الذم مع السائل **حدیث**
 ما من لیلۃ الا ینادی مناد یا اهل القبور من تغبطون
 فیقولون اهل المساجد لم یوجد له اصل
حدیث ما من جماعۃ اجتمعت الا وذلیم فی
 اللہ لا ھم یدون بہ ولا ھم یدکر بنفسہ لا اصل لہ
 کلام باطل فان الجماعۃ قد کونوا فجاءوا یعونون
 الکفر والفجور کذا ذکرہ بعضهم ولومہ مستندہ
 التاویل واسع عندہم **حدیث** ما من نبی
 نبی الا جلد الاربعین قال ابن الجوزی انہ مرفوع

یروى عن حفص بن غنیم لیکن یہ قول ابن ہارون کہہ **حدیث**
 نہیں عزت پای کسی شے کی گروہ پست ہو کہ صحیح **حدیث** کی سنی
 میں جو بخاری نے اس سے روایت کی ہے حق ہے اللہ تعالیٰ پر
 کہ خوشی دنیا میں بلند ہوئی اسکو بیت کر گیا **حدیث** تجلوا بکرم
 اور نماز میں فضیلت نہیں کیا لیکن اس شے سے جو اس کے ولین ثابت ہو
 ہے۔ یعنی وہ ساکن ہوا اور ثابت ہوا اور نہیں اور اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے
 یاد ہے۔ یہ لیا میں ہے اور کہا عراقی نے میں اسکو مرفوع نہیں پایا اور حکیم
 ترمذی نے اور میں کہتا ہوں کہ یہ قول بکر بن عبد اللہ ترمذی کا ہے **حدیث**
 کسی شہر کی اذان زیادہ نہیں ہو کر اسکی سرگرم ہو کر۔ اسکو دینی
 بلا سند علی سے نقل کیا ہے اور لکھی ہیں جس شہر کے اذان زیادہ ہو
 اسکی سرگرمی کم ہوگی مرفوع ہے **حدیث** ہر تہہ ہلکا سلاست
 نہیں ہتی۔ یہ حدیث نہیں **حدیث** کوئی گھر دنیا میں خوشی
 سے پر نہیں ہو اگر وہ کسے پر ہو گیا کہ عراقی نے اسکو ابن مبارک
 عکرمہ بن عمار سے اسکی بخاری بن کثیر سے مرسل وایت کر اور جہو
 بفتح ما و سکون با کے معنی خوشی کے ہیں اور اسی سے قول **حدیث**
 کا ہے (بس ہر باغ میں خوشی کئی ہیں) اور عبرہ کی معنی انس
 جاری کر کے کہ ہیں **حدیث** کوئی رات نہیں مگر اکر
 میں آوازہ کرنا آوازہ کرتا ہے اسی صاحبان قبر تم کہہ سکتے
 ہو کہ تم میں مسجد والوں کا لہم اس کا اصل نہیں پایا گیا
حدیث کوئی ایسی جماعت جمع نہیں ہو جس میں کسی اند کا نہ ہو نہ
 اسکو لوگ جانتے ہیں اور نہ خود جانتا ہے اسکا کچھ اصل نہیں ہے
 کلام باطل ہے اسلئے کہ جماعت کہیں فاسقون ہے جسے ہوئے اور کفر یا
 کلمہ پر مرتے ہیں ایسی بعضین ذکر کیا ہے اگر اس کی کتب
 صحیح ہو جائی تو بائبل کا اوپر نزدیک شدہ ہے **حدیث** کوئی گھر
 نبی نہیں ہوا اگر بعد چالیس سال کے کہا ابن جوزی نے یہ مرفوع ہے

ذکرہ الزرکشی وسکت عنه السیوطی ویعاضہ
 بض قولہ تعافی یحیی (واقنیہ الحکم صیبا) وفي
 یوسف (واوحینا الیہ لتنبئہم باہرہم هذا)
 الایۃ ولو یثبت یحمل علی الغالب **حدیث**
 ما النار فی الییس باسرع من العنبۃ فحسنت
 العباد ذکرہ فی الاحیاء وقال العراقی لہ اجد البصل
 والییس ففتحتین وبضم فسكون الیابس المراد بہ
 الخطب الیابس معزہ **حدیث** ما وسعی ارضہ
 ولا سمائی ولكن وسعی قلب عبد المؤمن فی الاحیاء وقالہ
 لہ ارلہ اصلا وقال ابن تیمیہ ہومذکور فی الاستیعاب
 ولیس لہ اسناد معروف عن النبی علیہ السلام فی الذکر
 وھو کما قال ومعناہ وسع قلبہ لا یمان بی یحییۃ والا
 فالقولہ بالحلول کفر وقال الزرکشی وضعہ الملاحذ
 وقال السیوطی اخرجا احمد فی الزہد عن وہب بن
 ان اللہ فہم السموات الخزفیل حتی نظر الی العرش
 فقال الخزفیل سبحانک ما اعظم شانک یا رب فقال
 اللہ ان السموات والارض ضعفت عن ان تسبحن
 وسعی قلب عبد المؤمن الوارع اللین اتقوا ذیہا
 الی معنی قولہ تعا (انا عرضنا الامانۃ علی السموات
 والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملها
 الانسان **حدیث** مت مسلما ولا یقال قال السیوطی
 لاعلمہ بهذا اللفظ قلت معناہ صحیح لفقولہ تعا
 (ولا تموتن الا وانتم مسلمون) **حدیث** البجۃ
 باب لہ اذ ذکرہ فی النہایۃ من غیر عز و **حدیث**
 المحبۃ مکتبۃ لہا ہو معنی حدیث حبک الشیعی یحیی

اسکو زرکشی فی ذکر کیا ہے اور سیوطی اس سے چپ ہا میں کہتا ہیں
 یہ آیت جو بخیر علیہ السلام کی حق میں ہے اسکی معارض ہے (اور یہی وہی
 لو کہیں میں حکم فرما) اور یوسف علیہ السلام کی صحبت کے (اور اس کے طرف
 سے دھکی کی تو ان کو اس امر کی خبر ہو گا) اگر یہ ثابت ہو گا تو غالب قبول
 ہو گی **حدیث** نہیں آگ لکڑی میں بن جلید کر نیوالی غنیت جو مذکور
 کے نیکیوں میں جلید کرتی ہے یہ احیاء میں مذکور ہے اور کہا عراقی نے
 اسکا اصل نہیں پایا اور میں نے تحقیق سے بغیر اول سکون ثانی فی مراد اس
 لکڑی ہے بلکہ اسکی مثل ہر **حدیث** زمین اور آسمان گنجائش نہیں کہتا
 لیکن ہوس میں آدمی کا دل سیر گنجائش کہتا ہے۔ احیاء میں اور عراقی نے
 میں اسکا اصل نہیں دیکھا اور کہا ابن تیمیہ نے لکڑیوں میں مذکور ہے اور آخر
 سے اسکی کوئی اسناد نہیں ہے اور ذیل میں ہے جیسا اوپر لکھا اور
 معنی اس کے یہ ہیں آدمی کا دل ایسا کہ اسکی رحمت پر ہوتا ہے۔ قر
 قابل حمل کا ہونا کفر ہے۔ اور کہا زرکشی فی اسکو ملاحدون وضع
 آیا ہے اور کہا سیوطی احمد زہد میں وہب بن منبہ سے روایت کی
 اللہ تعالیٰ نے خزفیل کے لڑکھانے کو بولی کہ آسمان کو اوس نے عرش کے طرف نظر
 کے پر کہا خزفیل نے تو پاک ہو یا ہوشان تیرا اوس پر فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے آسمان اور زمین میری گنجائش سے ضعیف ہیں اور میں متقی آدمی
 کا دل سیر کو کافی ہوتا ہے انتہی اور سمین سے ت کی طرف اشارہ
 ہے (میں نے امانت کو آسمان اور زمین کے پیش کیا اور انہوں نے اسکو اچھا
 سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان کو اسکو اٹھایا) **حدیث**
 تو سلمان ہو کر مہر لور پرواہ نہ کر۔ کہا سخاوت میں اسکو ان لفظوں سے
 نہیں جانتا۔ میں کہتا ہوں ہم اس کے اس آیت کی بموجب صحیح ہیں
 (اور نہ مروت مگر اس حالت میں کہ تم سلمان ہو) **حدیث** مجرہ رو
 آسمان کا ہے۔ نہا میں میں ہاں نہ مذکور ہے **حدیث** محبت و اگر
 کرانیوالی ہے۔ یہ اس کی شکل سے نہیں محبت تیری اسکی شکل نہا اور یہ

حدیث محبة الابرار صلة فی الابرار قال
 السخاوی کما رفق علیہ بهذا اللفظ **حدیث** السخاوی
 مرزوق بیض له السخاوی ولم ینکلم علی قلت لانه کلاما
 اخوانه رفع شأنه اذا کان شاکرا لانعمه لقوله تعالی
 (لئن شکرتم لا زید نکو) **حدیث** مداد العلماء
 افضل من دماء الشهداء قال الخطیب مع منوع ذکره
 الزرکشی وقال هو من کلام الحسن البصر وروی
 بلفظ وزن حبر العلماء بدم الشهداء وروی علیهم
 قال السخاوی رواه ابن عبد البر من خشی فی الدواعی
 مرفوعا بلفظ یوزن یوم مداد العلماء بدم الشهداء
 والخطیب فی تاریخہ من خشی نافع عن ابن عمر رفع
 حبر العلماء بدم الشهداء وروی علیهم وفسدہ
 محمد بن جعفر انهم بالوضع قلت ومعناه صحیح لان
 نفع دم الشهيد قاصر ونفع قلم العالم متعدد
حدیث المرء بعد لا بابیه ولا یجد هو یمنع
 خد من بطابه علمه لم یسرع به نسبه ویکن ان
 ویقال ولا یجد ولا یکن وقد ضبط خد لا ینفع ذا
 الجبد منک المجد بفتح الجیم وفي رواية بکسر ها
حدیث المرء علی دین خلیله فلینظر عن خیال رواه
 البرزنجی وحسنه وغیرهم من خشی ہریق بہ مرفوعا
 قال الزرکشی فخطأ ابن الجوزی فأوردہ الموضوعة
حدیث الرضی فی راجلة واحدة والبریز فی راجلین
 قلیلا قال السخاوی رواه الحاکمی فی تاریخہ والخطیب
 المتفق والدیلمی من طریق الحارث بن عبد اللہ الصغیر
 بسند عن عائشة بہ مرفوعا وهو باطل فالصغیر

حدیث باہون کی محبت میٹون میں وصل کرنا ہو کہ اس کا صلہ ہو میں اس پر
 ان لفظوں واقف نہیں ہوا **حدیث** محمد رزق دیا جائے کہ اس کا صلہ
 نے اس کے سفیدی چھوڑی ہو اور اس پر کو کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں یہ
 ہے کہ جیسا کہ پہلے کہا تھا اس کا صلہ کرتی ہیں تو اس کا شان بلند ہو جائے
 اگر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرے اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ دین ملی
حدیث عالم کو دو اس کی سیاحی شہید کو خون افضل ہے کہ خطیب نے
 مرفوع ہو اس کو زکشی نے ذکر کیا ہے اور کہا کہ کلام حسن ہے مگر اس پر اس لفظ کا
 مرفوع روایت ہے عالم کو سیاحی شہید کو خون کے مقابل میں دن کی گویا سیاحی
 ترجیح پانچ اور کہا تھا ہے اس کو ابن عبد البر فی ابی الدرداء ان لفظوں روایت
 ہے قیامت کی دن عالم کو سیاحی شہید کو خون کے مقابل میں دن کی گویا
 اور تاریخ خطیب میں نافع ابن عمر سے مرفوع ہے کہ اس کی عالم کو سیاحی شہید
 کے خون کے مقابل کی گئی ہیں اس سے ترجیح پانچ اور اس کی سند میں محمد
 بن جعفر ہے جس کو وضع کی قیمت لگائی گئی ہے میں کہتا ہوں اس کو صحیح
 میں اس کو شہید کو خون کا نفع کم ہے اور عالم کی قلم کا نفع متعدد ہے
حدیث آدمی اپنے اپنے شہید سے اس حدیث کی معنی میں جس شخص کے گل
 اوس دو میں نسب و سکر اس کے ساتھ علیہ نہیں کرتی اور ممکن ہے کہ اس کے
 اس طرح معنی کے جائیں اپنی کوشش اور سختی سے اور یہ حد ضبط کی گئی ہو
 نہیں کہ اسے صاحب کوشش کو عذاب تیریسے کوشش اور جہنم میں دو طرح سے
 مرفوع **حدیث** آدمی اپنے دوست کے دین سے اپنے جانے کو کہہ کر دے کہ اگر
 اس کو اوداؤ اور ترندی وغیرہ فی ابی ہریرہ سے مرفوع روایت کیا ہے ورنہ
 نے اس کو حسن کہا ہے کہ زکشی نے ابن جوزی خط کیا ہے کہ اس کو مرفوعا
 میں درج کیا ہے **حدیث** مرض یک دفعہ نازل ہو تو اس کو وصحت ہے
 بہرہ نازل ہوئی ہو کہا تھا ہے اس کو مالک فی تائیم میں وخطیب متفق
 میں اور دیلمی نے طریق حارث بن عبد اللہ صفانی سے عائشہ
 مرفوع روایت کیا ہے اور باطل ہے اس لئے کہ اس کا صفانی

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء
 ۱۱۹

اتھم بالضع وقد قال الخطيب عقب ايراده له انه
 اخطأ في خطابه فطبعوا في امر استيعاب ولا ثبت عن
 النبي عليه السلام بوجه من الوجوه ولا عن احد الصحابة
 واغاهو قوله بن الزبير وقال السيوطي رواه الله
 الحاكم في التاريخ من طريق عبد الله بن الحارث عن
 مرفوعا انتهى كلامه بعيدا عن غير موضوع كما لا يخفى
 حديث الرزيق انه تسبى وصاحبه تكبر وفقر
 صدقة وفقه عبادة ونقله من جناب الى جنب جهاد في
 الله قاله الصقلاني انه ليس بثابت **حديث** مسلم الرزيق
 امان من الغل قال الموفق في شرح الذهب موضوع
 قلت لكن رواه ابو عبيد القاسم عن القاسم بن عبد
 الرحمن عن موه بن طلحة قال من سمع قفاه مع ربه
 وقى عن الغل والحديث موقوف الا انه في الحكم
 لان مثله لا يقال بالرواية بقوله مرفوعا عن مسند
 نفر دوس من رخت ابن عمر لكن يسند ضعيف
 يمل في فضائل الاعمال اتفاقا ولذا قالوا اعتنا ان
 الرتبة مستحبة سنة **حديث** مسلم العينين
 بياطن اعلى السبابتين بعد تقبيلهما عند ماع
 قول المؤذن اشهد ان محمدا رسولا لله مع قوله اشهد
 ان محمدا عبده ورسوله رضى بالله ربا وبالاسلام
 ديننا ومحمد عليه السلام نبيا ذكره الله في الفردوس
 من حد ابى بكر الصديق ان النبي عليه السلام قال من
 فعل ذلك فقد حلت عليه شفاعة قالوا السخا
 بصم واورده التميمي احمد المراد في كتابه موجبات الر
 يسند في عجايل مع انقطاعه عن الخضر عليه السلام

وضع في ميم او کہا خطیب کے ایک حدیثیں بعد انی اس حدیث کے
 کہ اس کے مٹی سخت خطا کی ہے اور کلام کیا ہے یہ حدیث انحضرت کے
 سے ثابت نہیں ہے اور نہ کسی صحابی سے یہ قول عروہ بن زبیر سے
 اور کہا سیوطی دیلمی اور حاکم فی تاریخ میں عبد اللہ بن حارث کے
 عائشہ سے مرفوع روایت کی ہے سنتے اور کلام اس کے اس
 کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے
 حدیث رزین کے نامی اور کسی تسبیح ہے۔ چنانچہ اس کا تکرار ہے اور
 سانس اس کا صدقہ ہے اور سنان اس کا عبارت ہے اور اس کا ایک پہلو
 دوسرے پہلو پر ناچار ہے۔ کہا عقیلانی فی یتا بن نہیں حدیث
 گردن کا مسہ طوق و زمان کہا نوکی شرح مہذب میں یہ موضوع ہے
 میں کہتا ہوں لیکن اس کو ابو عبید القاسم بن عبد الرحمن سے
 اس کے نسخہ میں ملے یہ روایت کیا ہے کہ اس کو جو شخص اپنے گلوں
 کو ساتھ کر کے مس کرے گا طوق سے نگاہ نہ کیا جائے گا اور یہ حدیث موقوف ہے
 لیکن حکم مرفوع میں ہے اسلئے اس طرح قیاس نہیں کیا جاتا اور یہ
 مرفوع جو مسند فردوس میں ابن عمر سے نہایت ضعیف مرفوع ہے اس کی تکرار
 کرتی ہے اور نہ ضعیف فضائل اعمال میں بالاتفاق سمرقانی سے اسلئے
 ہمارے ناموں میں کہا ہے کہ گردن کا مسہ مستحب یا سنت حدیث دونوں
 ان کے ہر کلمہ کا مسہ کرنا دو سو بار کی پونہ بعد ہر نماز دو کی وقت ہر نماز
 مؤذن کے میں گواہی ہے تاہم کہ محمد رسول اللہ کے میں مجاہد نے
 میں گواہی ہے تاہم کہ محمد بنہ اس کا ہے اور رسول اللہ کے میں راضی ہے
 اس کے رب ہوئی ہے اور اسلام دین ہے اور محمد علیہ السلام کے نبی رسول ہے
 اس کو دینی نزدیکی میں ابی کریم صریح ہے ورنہ کہے کہ انحضرت کے
 سے جس نے کہا اس کی سنتے میرے شفاعت حلال ہوئی کہا غلامی ہے
 نہیں ہے اور اس کے شیخ امیر الرواک کتاب موجبات الرضا میں سند
 مجہول منقطع سے خضر علیہ السلام سے روایت کی ہے

وکل ما یروى فی هذا فلا یصح رفعہ البتہ قلت اذا
ثبت رفعہ علی الصدیق فیکفی العمل به لقولہ علی السلام
علیکم بسنی وستہ الخلفاء الراشدین وقیل لا یغنی
لایسہ وغرابہ لا یتحقق علی ذوی النہی حدیث
المصاب مغایرہ الارواق ترجمہ السخاوی ولم یتکلم علیہ
وہو یحتمل فی المعنی احتمالین احدهما ان یعبود فی صیغۃ
یعبود خبر لیسہ کما یشیر الیہ قد اللہم اجری فی صیغۃ
اخلف لی خدامہا واثانیہا ما اشتهر من قولہم مصابغ
عند قوم فوالد ومن اللطائف متوالجیح عن
تحد مصارعة علیہ السلام ابا جہل الاصل کما
ذکرہ الحلی فی حاشیۃ الشفاء **حدیث** معتبر
الارضین تزاوا وعجمہا اکرم العجم انسابا قال العقیلا
یذکر معناه عن عربین العاص ولا تعرفہم فوجا
ولعل المراد بعجمہا الیہود والنصارا فانہم من نسب
یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم الخلیل علیہم السلام
تحد مصر کناۃ اللہ فی ارضہ ما طلبہا بعد ال
اہلکہ اللہ وکناۃ السہم بالکسر جمعۃ من جہل اخصب
او بالعکس علی ما فی القاموس قال السخاوی کما ان الحد
یصل اللفظ وورد بمعناه احادیث لا یصح منها شئ
لکن فی صحیح مسلم عن ابی ذر مرفوعا انکم ستفحون
ارضنا یدکر فیہا القیاط فاستوصوا باہلہا خیر فان
لہم ذمۃ ورحا قال الزہری رحمہما باعتبارہما جرو الذم
باعتبار ابراہیم ابی بن ابی علیہ السلام وقال العسقل
اداد بالذمۃ العہد الذی دخلوا بہ فی الاسلام ایام عمر
فان مصر فتحت سلمی اوفی هذا الحد من اعلام

اور جو اس باب میں سرگودہ مرفوع نہیں ہے میں کہتا ہوں
ابو بکر صدیق تک اسکی سند ثابت ہوگئی تو عمل کے لیے اتنا ہے
کفایت کرتا ہے اسلئے کہ آنحضرتؐ فرمایا ہے لازم پڑو میری سنت اور سنت
خلفیوںؓ ایسے الونکی اور بعض کہتے ہیں کہ نہ کرنا اور نہ منع کرنا اور عزت کرنا
صحابان و انما ہی پر پیشہ نہیں **حدیث** مصیبتیں نزع کی گئیں
ہیں۔ بخاری میں ہے انہی کے نام اسکی اسیر کے کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں اسکی
دوسری کہتے ہیں ایک کہ اللہ تعالیٰ اسکو بعد مصیبت کی بہتر نرس بدلتا
کرتا ہے جیسا کہ یہ حدیث اسکی طرف اشارہ کرتی ہے یا اسکی بہتر مصیبت
اگر داور بہتر اس سے میرا طریقہ کر اور دوسرے میں ایک قوم کی مصیبتیں
کے فوائد میں اور لطیفہ ہے کہ ہر ایک کو کھانا عرس **تحد** آنحضرتؐ کا انور
کو چھلانگ دینا کہ اصل نہیں جیسا کہ حلبی نے مائتہ شفا میں ذکر کیا ہے **تحد**
مصر کے زمین پاکتر زمینوں سے اور اسکی عجم نسبت میں ان عجموں کو بھیج میں کہا
عسقلانی اسکی معنی عمر بن العاص سے ذکر کئے گئے ہیں اور میں اسکو مرفوع
نہیں جانتا اتنے شاید مرفوع سے یہ ہوں نصاریٰ کو کیونکہ یہ یعقوب بن
اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام کی نسب ہیں **حدیث** مصر
زمین میں ان کا تیرے جس نے اسکا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو ہلاک کیا
ہے۔ کہا سخاوی نے میں نے یہ حدیث ان الفاظ سے نہیں دیکھے اور
اے معنی میں بہت حدیثیں وارد ہوئیں ان سی کوئی صحیح نہیں ہے
لیکن صحیح مسلم میں ابی ذر سی مرفوع روایت ہے کہ تم ایک
زمین فتح کرو گی جس میں قیرا کا ذکر کیا جاتا ہے اس کے اہل کو نیکی کے
وصیت کرو اسلئے کہ انکی لئے ذمہ ہی اور رم کہا زمیری نے رم
باعتبار ہاجر علیہا السلام کی اور ذمہ باعتبار ابراہیم بن محمد علیہ
السلام کے۔ کہا عسقلانی نے مرفوع ذمہ سی ہد ہے علی
سبب اسلام میں حضرت عمرؓ کے وقت دمحل پہنچے اسلئے
کہ مصر مسلم سے فتح کیا گیا تھا اور اس حدیث میں +

نبوته علیہ السلام فتح مصر واعطاء اهلها العهد و
 كذا قال الزركشي لا اصل له لكن في الطبراني من شدة
 كعب مالك اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خيل
 فان لهم ذمة واصله في مسلم وقال السيوطي في كتاب الخط
 يقال ان في بعض كتب الالهية مصر خرافة الارض كلها
 فمن ارادها بسوء فهمه الله وعز كعب الاحبار مصر
 بلد معافات من الفتن من اراد بسوء كبه الله على
 وجهه وعن ابى موسى الاشعرى اهل مصر الجند
 ما كلهم احد الا فاهم الله مؤنثه قال تبع بن عمر
 الكلاعي فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرني
 ان بذلك اخبره رسول الله عليه السلام وقد ورد
 الکنات فی الشام اخرجه ابن عساکر عن عرو بن
 بعبثة قال قرأت فيما انزل الله على بعض الانبياء
 ان الله يقول الشام کنانی فاذا اخضبت قوم ^{علي} مني
 منها بهم **حديث** المضمضة والاستنشاق
 ثلث افرصة للجنب موضع مبناه وان كان صحيح
 معناه **حديث** العاصي نزل النعم قال السخاوي
 لما وقع عليه من رفعه عا ولا فهو كلام كثير من السلف
 وقال الشاعر اذا كنت في نعمة فارحمها فان المعاشي
 النعم ذكره ابن الريع ويؤيد في المعنى قوله تعالى (ان الله
 لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم) وقوله تعالى
 فكفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع والآفة
حديث المعدة بيت الداء والحمية رأس الداء
 هو من كلام الحارث بن كلدة طبيب العرب
 يصح رفعه الى النبي عليه السلام وفي الاحياء مرقا

علامت نبوت استحضرت عليه السلام هي في مصر كفتح اورشليم
 كذا قال الزركشي لا اصل له لكن في الطبراني من شدة
 كعب مالك اذا فتحت مصر فاستوصوا بالقبط خيل
 فان لهم ذمة واصله في مسلم وقال السيوطي في كتاب الخط
 يقال ان في بعض كتب الالهية مصر خرافة الارض كلها
 فمن ارادها بسوء فهمه الله وعز كعب الاحبار مصر
 بلد معافات من الفتن من اراد بسوء كبه الله على
 وجهه وعن ابى موسى الاشعرى اهل مصر الجند
 ما كلهم احد الا فاهم الله مؤنثه قال تبع بن عمر
 الكلاعي فاخبرت بذلك معاذ بن جبل فاخبرني
 ان بذلك اخبره رسول الله عليه السلام وقد ورد
 الکنات فی الشام اخرجه ابن عساکر عن عرو بن
 بعبثة قال قرأت فيما انزل الله على بعض الانبياء
 ان الله يقول الشام کنانی فاذا اخضبت قوم ^{علي} مني
 منها بهم **حديث** المضمضة والاستنشاق
 ثلث افرصة للجنب موضع مبناه وان كان صحيح
 معناه **حديث** العاصي نزل النعم قال السخاوي
 لما وقع عليه من رفعه عا ولا فهو كلام كثير من السلف
 وقال الشاعر اذا كنت في نعمة فارحمها فان المعاشي
 النعم ذكره ابن الريع ويؤيد في المعنى قوله تعالى (ان الله
 لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم) وقوله تعالى
 فكفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع والآفة
حديث المعدة بيت الداء والحمية رأس الداء
 هو من كلام الحارث بن كلدة طبيب العرب
 يصح رفعه الى النبي عليه السلام وفي الاحياء مرقا

البطنۃ اصل الداء والحیمة اصل الداء وعودوا کل
جسد بما اعتاد قال العراقی لم اجد لها اصلا وکلنا
تخذ الملة حوض البدن والعروق الیہا وارودة
التخذ قال الدارقطنی لا یعرف هذا من کلام النبی علیہ
السلام وانما هو کلام عبد الملک بن سیدہ الجندی
وقال الزرکشی فی الحدیث الاول اصل له وانما هو
کلام بعض الاطباء وقال السیوطی اخرج ابن ابی الدینار
فی کتاب الصمت عن مہب بن منبہ قال اجتمع
الاطباء علی ان رأس الطب الحیمة واجتمعت علی
عنان رأس الحکمة الصمت واخرج المجلد من
عائشة مرفوعا الا ان دواء المعدة یلک عودا
بدنما اعتاد انتقی والازم بفقه فکون الحیمة
تخذ معلم الصبی اذا المرید لہ بینہم کتبہم یو القیم
مع الظلمة من قولہ مکحول وهو سید لتابعین
اهل الشام **حدیث** الغتاب المستع شرکاء
فی الاثم ذکروہ فی الاحیاء ولم یخرجہ العراقی فلا یعرف
له اصل فی منہ الا انه صحیح ومعناه اذا کان المستع
سمع بسمع رضاء ففی الطبقات عن ابن عمر مرفوعا
عن الغيبة وعن الاستماع فی الغيبة وفي التوزیل
(ولا یتبع بعضکم بعضا) الآت وقد ورد من
عند اخوة المسلم فلم یصوره اذ لہ الله تلک فی الدنیا
والآخرة ورواہ ابن ابی الدینار فی ذم الغيبة عن ابن
حد القل ترجمہ السجاد ولم یتکلم علیہ قال
ابن الربیع ولم اعرف معناه قلت وقد ذکر فی المقام
له معان منها البطرد والغوص فی الماء وغیرہا

ہیث جڑ ہمار یوں کی ہے اور پر سیزندہ دواؤں کی ہے اور
روہ ہر جسم کو جس سے عادت ہو کر دنیاوی کہہ عراقی فی منہ اسکا اصل
انہیں پایا اور سیدہ اس حدیث کا مدد بدن کا حوض ہے اور کون
اوسکی طرف وارد ہوتی ہیں الم کہہ دارقطنی نے یہ آنحضرت سی
نہیں ہے لیکن یہ کلام عبد الملک بن سیدہ بن الجندی
کہہ زرکشی فی اول حدیث میں اسکا کچھ اصل نہیں ہاں بعض
طبیعیوں ک کلام ہی اور کہہ سیدہ طبری فی ابن ابی الدینار کتاب الصمت
میں وہ سیدہ بن منبہ سے لایا ہے کہ طبیعیوں نے اس امر پر اتفاق
کیا ہے کہ سردار طب پر سیزندہ میں کہہ سہوں کلام فی ہست
پر اتفاق کیا ہے سردار حکمت کا غاشرشی ہو اور غلامی ہوا شہ
سے مرفوع روایت کی ہی پر سیزندہ ہی ہو مدد ہم پر سیزندہ
کا اور بدن کو اس سے عادت ڈالو جس سے اوس سے عادت ہو کر ہی
ہے حدیث اذکون کا معلم حیاء وین عدل نہ کری توفیق
کے دن ظالموں کے ساتھ لکھا جائیگا یہ مکحول کا قول ہے جو اہل شام
کے تابعین میں ہوا ہے حدیث غیبت کرنا لا اوتنور والاناہ
میں دو شریک ہیں احیاء میں مذکور ہے عراقی ہر کہہ نہیں لایا
اسکی بنا ثابت نہیں لیکن یہ معنی میں معجم ہے جب سنو والی سے
رضاء ہی سنی ہو طبری میں ابن عمر سے مرفوع روایت کیا گیا
غیبت اور سننے غیبت سے اور قرآن میں ہے (اور غیبت کری
بعض تمہارا بعض کے) اور ابن ابی الدینار فی ذم غیبت میں نے
سے روایت کی ہے کہ جس شخص کے پاس یہاں مسلمان کی غیبت کی
جائی اوسکی مذکر کری حالانکہ وہ اسکی مدد کی طاقت رکھتا ہے تو مدد
اوسکر دینا اور آخرت میں نیک کریگا **حدیث** القل سخاوی ترجمہ
لایا اور سیدہ ک کلام کی کہہ اس نسخے میں منہ کی نہیں میں ہوا
قلم میں اسکی بہت معنی مذکور ہیں تکرر ذوق پانی میں غوطہ کھانا وغیرہ

قال والناسب هنا انه بالضم الكند الذي
يتلخن به اليهود والظاهر ان المناسب في هذا المقام
هو مقل الذ باب في الطعام وهو غسه وقد تقدم
عن الخرب ان حذا اذ وقع الذ باب آفاه احدكم
فامقلوه صحيح مرفوع واما فامقلوه فمقلوه فصنع
وموضوع **حديث** المقام بمكة سعادة الخو
منها شفاؤه لا اصل في المرفوع واغاد ذكره الحسن
في رسالته **حديث** ملعون من اذ لم يشتر
قال السخا ولا اعلم في المرفوع قلت لكرتيت الخ
عن النخس وهوان يزيد في سوم شئ ولم يرد شراره
حديث من ابلى بلبتين فليختر اسهما هو
قوله عاتمة ما خير رسول الله عليه السلام بين امر
الاختار ايسرهما لم يكن **اما حديث** من
عليه رجوع سنة ولم يغلب خير شره فليختر
النار اخرجه الا زري بسند الى ابن عباس به
مرفوعا واثار الى الخطيب قال عجب من المؤلف تفرقة
وعلامه الوضوح لايحة عليه قلت ان كان العلامة
على اسناده فسلم والا فليس في معانيه اعلی بطلا
سبناه وفي بعض الالفاظ العامة فالنوت خير
ويؤيد **حديث** من لم ير عودا الشيب يستحق من العيب
لم يخش الله في الغيب فليس لله فيه حاجة ذكره
الديلمي بلا سند عن جابر مرفوعا وما احسن قول
ابي يزيد لما رأى في وجهه في المرأة ظهر الشيب لم يكن
العيب ما ادر ما في الغيب **حديث** من اراد ان
الله علما بغير تعلم وهك بغير هداية فليزهد في

كها اور مناسب سمجھنے خوشنودی کی مین جس سے ہو دھول
لیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مناسب سمجھ کی کا طعام میں ڈبونا ہے
اور مغرب ہی بھی گزر چکا ہو کہ یہ حدیث (جب کہ کسی کے بدن
میں گرمی تو اسکو ڈبولا) صحیح مرفوع ہی لیکن یہ لفظ ڈبولا کہہ کر
انکالو) موضوع میں حدیث کو مین نہیں سعادت ہی اور
انکالو اس کے بد معنی ہے اس کا مرفوع ہونا ثابت نہیں لیکن
حسن ابصری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے **حديث** ملعون
ہے وہ شخص جس نے زیادہ کیا اور نہ خرید کیا سخاوت میں اس کا
مرفوع ہونا نہیں جانتا مین کہتا ہوں لیکن مجھے بخشش سے ثابت
ہے بخشش کہتے ہیں کسی شئی کا ہوا ڈبونا اور ارادہ خریدنے کا
حديث جو شخص دو مصیبتوں میں گرفتار ہو تو وہ آسان کو اختیار
کرے یہ عائشہ کے قول کے معنی ہیں جب رسول اللہ مدد و اثر کا اختیار
جاتی تو آپ آسان کو اختیار کرتی اگر وہ مین گناہ نہ ہو **حديث** حکم
پالین تکس عمر بنو عمر اور اس کے خیر شریک اب ہو تو چاہے کہ اگر
لے سامان تیار کرے اسکو از کسی سند مرفوع ہی ابن عباس سے روایت
کیا ہے اور خطیب اس کی طرف اشارت ہے اور کہا مؤلف ہی اس کی تقریر
تعب آتا ہے حالانکہ علامت کی بظاہر ہے مین کہتا ہوں اگر علامت
اسناد پر تو مسلم ہے درنا کہ معنی میں کوئی ایسی نہیں جو اس کے
بطلان پر کالات کرے اور بعض الفاظ میں ہے ہر دت اس کے لئے ہر دت
اور یہ حدیث اس کی تقویت کرتی ہے جو شخص دت بڑی پی کی حاجت
نہ کرے اور عیب حیاء نہ کرے اور عیب مین اللہ تعالیٰ سے خوف نہ کرے
انکو اس کی حاجت نہیں یہ دلیلی نے بلا سند جابر سے مرفوع روایت
ذکر کی ہے اور قول ابی زید کا کیا اچھا ہے جس سے اپنے منہ کو امیر مین
کہا بڑا یا ظاہر ہو اور عیب نہیں کیا اور مین جاننا کہ عیب کیا ہے **حديث**
جو شخص دت کرے کہ اسکو اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرے اس کے دت جابر کو دینا مین

الدینا لم یوجد له اصل کافی المختصر ومعناه
 صحیح مستفاد من قوله علیه السلام من علم
 ورثة الله عالم یعلم والله اعلم **حدیث**
 من احب حیثیة او کرمیة وفي رواية من اکن
 حیثیة فلا یکن بعد العصر الاصل فی المرقا
 قال السخاوی وعل المعنی بعد خروج العصر من غیر
 ان یكون سراج عنده وقد اوصی الامام احمد
 امتحان لا یظهر بعد العصر الى کتاب الخلیل
 قلت وهو من کلام الطیب قال الشافعی الورد
 اغاها کل من دية عینہ انتھ فی معناه الخبا
 ارباب الصایح **حدیث** من احبک لشی
 ملک عندا نقصائه لیس بحديث واغوا جده
 منقوشا علی خانقہ بعض الحكماء وقد یقتبس
 من کلام العلماء حیث قالوا یحب ان یعبده الله
 لذاته لا لجنه وناره حتی قال الفخر الرازی من یصل
 انه لو لم یخلق جنه ولا نار لم یکن یعبده الله فهو ک
 بالله ولعل وجه ذلك اطلاق قوله تعالی (وما خلقت
 الجن الا لیسعبدن) وقوله سبحن (ولیا ی
 فاعبدون) وهذا الاینافی قوله عز وجل (لا یبد
 رجهم خوفا وطعما سواء نقول المعنی خوفا من
 وطعما فی رحمة او خوفا من ناره وطعما فی جنه
 فان الثانی من باب الترهیب الترخیص عبادته
 کما یترتب العبد فی جده من سید ویرهبه کذا الو
 فی حق والد **حد** من اذاعا لا یغیر حق اذله
 الله یوم الفیحة علی رؤس الخلائق من نسخة

ان اصل نہیں پایا گیا جیسا کہ مختصر میں ہے اور معنی اسکی صحیح
 اس حدیث سے استفادہ میں جو شخص عمل کرے اسکی ساتھ جو جائز ہے
 تو اسکو اللہ تعالیٰ اس علم کا وارث کرے گا جو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ
 بہتر جانے والا ہے حدیث جو شخص اپنے آنکھوں کو دوست کہتا ہے
 اور ایک دیت میں جو شخص اپنے آنکھوں کا اکرام کرتا ہے تو چاہے کہ
 عمر بعد نہ لگے اسکا مرقوم ہر ثابت نہیں کہ اسکا حق بناید معنی اس
 یہ میں بعد خروج عصر کے آجائے اور امام احمد بنی بعض اصحاب کو
 وصیت کی کہ بعد عصر کتاب کی طرف نظر نہ کیا دے بیٹھنے کی تو
 کی ہر میں کہتا ہوں یہ کلام طیب ہے جیسا کہ امام شافعی نے کہا ہے
 لکھنی والا بنی آنکھوں کی دیت کہتا ہے انتھ اور درزی اور باقی راہ
 صنایع اسی معنی میں ہیں حدیث جو شخص تجھ کسی شے کیلئے دوست
 کرے وقت تمام ہو اوس کی تجھے دلیہ ہو گا یہ حد نہیں لیکن معنی
 اسکی بعض حکماء نے لکھو معنی پر لکھو یا میں اور بعض عالموں کے کلام سے
 بھی اسکا اقتباس ہو سکتا ہے کہ کہا اور ہونے کی وجہ سے تھمیر کہ تھمیر
 کی عبادت کرے اور اسکو کسی ذات کی لئے دوست کہو نہ جنت و رگ کے
 لئے حق کفر راجحی کہا ہے جو شخص اس بات کا تصور کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ جنت
 آگ کو نہ پیدا کرتا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جاتی تو وہ اللہ سے کافر نہ بنایا
 و جاس آیت کے مطلق ہونا ہے (اور نہیں پیدا کیا میں جن جن اور تو بنو کرنا کہ
 کرین) اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا جو دلالت کرتا ہے (اور میری عبادت کر) اور
 اس آیت کے معنی میں ہے (پھر ان میں میں نے نبی کو خوف و طمع سے) خواہ اسکی
 اس طرح معنی کہ میں میں خوف و اسکی غصت و طمع اسکی رحمت کا یا یہ خوف
 اسکی آگ کا اور طمع اسکی رحمت کا اسلحہ کہ دوسرے آیت بات میں ہے
 ترغیب ہے جیسا کہ غلام انجو کی خدمت میں غبت کرتا ہے اور خوف کرتا ہے اور
 سے بیابان کے حقین حدیث جو شخص عالم کی ناحق ذات
 کرے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کی دن تمام خلقت کی دیر ذلیل کرے گا

من اخلص الله اربعين يوما ظهرت ينابيع الحكمة

من اعان ظلالا سجد لله عليه

سمعان بن المہدی المکذ ونہ کن ان الذیل **بحد**
 من اخلص الله اربعين يوما ظهرت ينابيع الحكمة
 من قلبه على لسانه ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
 وقد اخطأ فراه ابو نعیم في الحلیة من تخدائی
 ابوت مرفوعا وسنده ضعيف هو عند احمد عن
 مرسلا مرفوعا بلفظ تفجرت وقال الزركشي ورد
 بصند من تخدائ قال السیوطي وصله ابو نعیم
 الحلیة من طریق مکحول عن ابی ایوب الانصاری عن
 الله عنه قلت للحشہ الرسل ايضا حجة عند الجمهور
بحد من اسمك فليصغر قال العسقلانی انه قال
حدیث من اسلام علی يد یوحنا وجبت له الجنة
 قال الصغاني موضوع **حدث** من استر يومه
 مغيب ومن كان يومه شرا من اسمه فهو ملعون لا
 يعرف الا في منام لعبد العزيز رواه قال اوصافه في الزيادة
 في آخرة رواه البيهقي لعل الزيادة ومن لم يكن في
 زيادة فهو نقصا والله در البسة زيادة الر في ديناه
 نقصا ووجه غير محض الخیر خسران وقد قال
 (والعصر ان الانسان لغي خسر الا الذين آمنوا وعملوا
 الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر) **بحد**
 من اعان ظلالا سجد لله عليه رواه ابن عساکر في
 تاريخه من حدیث ابن مسعود مرفوعا وسنده منہم
 بالوضع وهو ابو كریب العکدي وهو وافقه ذكره الشيخ
 قلت ويؤيد شوته انه اخرجه الدلي من تخدائ
 الا انه لم يسند وقال السيوطي اخرجه ابن عساکر في تاريخه
 من طریق الحسن بن علي بن زكريا عن سعيد بن عبد الحميد

يوكاذب سمعان بن المہدی عن جبارك ذيل من حدیث جبارك
 شخص جبارك من لدن تعالی کے لئے فاضل ہے اور سکر دل سے اور سکر
 پریشانی محنت کی ظاہر ہو سکتا ہیں اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں
 ذکر کیا ہے اور خطا کی اسلئے کہ اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابی ایوب
 مرفوع روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور احمد مکحول سے مرسلا
 مرفوع روایت ان لفظوں سے ہے جاری ہوا ہے میں اور کہہ سکتی
 نے اس سے ت ضعیف روایت کی گئی ہے اور کہا ہے اسلئے کہ اسکو ابو نعیم
 حلیہ میں طریق مکحول سے اسنے ابو ایوب انصاری سے وصل کیا ہے
 اور حدیث مرسلا جبارک کی نزدیک میں محبت ہے حدیث
 جو شخص پہلے کہا ہے اور سکر و زنج کرے کہ اسکا عقداں باطل ہے
 حدیث جسکے انہوں پر کوئی سلام لا تو اسکیلئے جنت نہ
 کہا صغانی یہ موضوع ہے حدیث جو شخص نامین برابر ہے
 وہ مغبون ہے (یعنی لوگ اسکا حد کرکے ہیں) اور حاکم ایک سن اور
 دن برابر تو وہ ملعون ہے (یعنی اسکو لعنت کرتی ہیں) یکہین نہیں
 مگر عبد العزیز بن داہ کی منام میں کہا ہے مجھے خواب میں آنحضرت کی
 زیارت سے وصیت کی اسکو پہنچنے روایت کیا ہے شایر زیادت میں جو شخص
 زیادت میں نہ نقصان میں ہے اور کیا عہد بستی کہا ہے زیادت میں کیا میں
 نقصان ہے اور نفع اور کما سوا محض خیر کی کہا ہے اور اسنے تعانی فرمایا ہے
 قسم ہے عکبر کہ تحقیق آدمی کی ہے مگر جو اسکی بیان لا اور کیا عمل کے
 او باہم و بی ساقہ حق کی اور وصیت نامہ کی حدیث جو شخص ظالم
 اعانت کرے عکبر اسکو پیر کا نام ہے یا رب عن کرئی تاج میں اسکو
 سے مرفوع روایت کی ہے اسکو میں ایک شخص سے جو کوئی حق تھا
 اسنے اور اسکو پیر کا نام ہے اور وہ فقیر اسکو سنا ہے اور کہا ہے میں اسکا
 اسکو شہرت کے لئے حدیث میں جو حدیث اسکو پیر کا نام ہے اور وہ فقیر اسکو
 کیا کہا ہے اسنے بن عساکر کی تاریخ میں حسن بن علی بن زکریا عن سعید بن عبد الحميد

من کل مع مغفور غفر له قال العسقلانی ہو کذب
موضوع لا اصل له تعمیم ولا حسن ولا ضعف کذا
قال غیرہ لیس له اسناد عند اهل العلم ولین معناه
صحیحاً علی الاطلاق فقد یاکمع المسلمین الکفا
والمناقون ذکرہ السخاوی ولا یخفی ان الکفا ایسوا
من اهل المغفرة ولا یبعد ان ذاک اکامؤ من مع صلا
بنیة البرکة والمجبة لله تعالی ان یناله المغفرة والرحمة
حدیث من استرضی فلم یرض فهو شیطان
لیس بحديث واما یروى عن الشافعی زیادة ومن
فلم یغضب فهو حار **حدیث** من اتقوا یوم
عاشوراء بالامتنان لم یرمد عینه ابدا رواه الحاکم
وغیره عن ابن عباس مرفوعا وقال الحاکم انه منکر
وقال السخاوی بل هو موضوع اورده بن الجوزی فی
الموضوعات قال الحاکم ولا یتحالی یوم عاشوراء کما
عن النبی علیه السلام فیروز هو بدعة ائمة عما
قتله الحسین رضی الله عنه قلت قد ذکر الحافظ
جلال الدین السیوطی فی جامعہ الصغیر بل یفطن من کمال
بالامتنان یوم عاشوراء لم یرمد عینه ابدا رواه البیهقی
عن ابن عباس قد التزم ان لا یدکر فی کتاب هذا
حدیثا موضوعا عافا الخ غیره موضوع عندنا
الامر انه ضعیف **حدیث** من اتهم صا
بدعة ملأه الله قلبه امنا وایمانا موضوع عند
من اهدیت له هدیة وعند قوم فهم شرکاء
فیها اورده بن الجوزی فی الموضوعات فاحفظ
اورده عبد الله ابن حمید من حدیث ابن عباس

جو شخص غشی ہو کسی ساتھ کہا تو وہ بھی بخشنا جائے کہ اس کا
فی یہ کذب ہے موضوع ہے شیخ محمد بن حسن نے یہ ضعیف اور ایسا
اور وہ کہہ کر کامل علم کی نزدیک کر سکتے ہیں اور نہ طلاق
اسکے صحیح ہیں اس لئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کافروں کا حق کہانی میں یہ
سخاوی ذکر کیا ہے اور پوشیدہ نہیں کہ کفار کو بخشش نہیں ہے
اور بعد نہیں ہے کہ جب مومن کے بیکجوت کے ساتھ نیت برکت سے اور
تک کی محبت سے کہا نا کہا تو اس کو بخشش اور رحمت پہنچ جاوے
حدیث جو شخص راہی کیا جاوے اور ارضی ہو وہ شیطان ہے یہ حدیث
نہیں اور شافعی سے کچھ زیادتی ہے کہ وہ جو شخص طلب غصہ کیا
ایا دغصہ ہوا وہ گدا ہے **حدیث** جس شخص نے عاشورہ کی دن
سر لگایا اس کی آنکھیں کبھی بیمار نہیں ہوتیں یہ حاکم وغیرہ نے
ابن عباس سے مرفوع روایت کی ہے اور کہا حاکم نے منکر ہے اور کہا
سخاوی نے موضوع ہے اس کو ابن جوزی موضوعات میں لایا ہے اور کہا
نہ عاشورہ کی دن سر لگانے میں آنکھ کے کوئی اثر مودی نہیں ہے یہ
ہے قاتلان امام حسین اس کو یہ کیا ہے میں کہتا ہوں حافظ جلال الدین
سیوطی جامع صغیر میں اس طرح روایت کی ہے جس شخص
عاشورہ کی دن سر لگایا اس کی آنکھیں کبھی بیمار نہیں
ہوگی یہ بھی نے ابن عباس سے روایت کی ہے حالانکہ ذکر
الترمذی کیا ہے کہ اپنی کتاب میں موضوع حدیث زبان کر دیں
یہ اس کی نزدیک موضوع نہیں ہے غایۃ الامر یہ کہ ضعیف ہے
حدیث جو شخص صاحب عت کو ڈانٹے اللہ تعالیٰ اس کی دلوں
اسن اور ایمان پر کرتا ہے موضوع ہے حدیث جس شخص
پاس کچھ پر یہ بھی جائے اور اس کو پاس قوم ہو پس وہ اس میں
ہیں۔ ابن جوزی اس کو موضوعات میں لایا ہے اور خطا
کیا اس لئے کہ اس کو عبد اللہ بن حمید نے ابن عباس

وغیرہ من حدث عائشہ رہ مرفوعا وقال العقیل
 انه لا یصح فی هذا الباب عن النبی علیہ السلام شی
 وکن اقال البخاری عقب احدہ له تعلیقا فقال ویذکر
 عن ابن عباس ان جلساءہ شرواؤہ ولایم قال العقیل
 الموقوف اصح ذکرہ البخاری وقال الزرکشی من احدث
 له بعد ذلک جلساءہ شرواؤہ فہنا رواہ الطبرانی
 حد حسن بن علی **حدیث** من بان عیدہ
 وجبت الصدقة علیہ قال البخاری اصل **لحد**
 من بلغہ عن اللہ عز وجل شی فیہ فضیلۃ فہنا
 بہ ایمانہ ورجاء ثوابہ اعطاء اللہ ذلک وان
 یکن كذلك قد سبق علی العسقلانی فی الکلام
 علی لو حسن حکمک ظنہ بحج لنفعہ اللہ بہ فقال
 لا اصل لہ ونحوہ من بلغہ شی الحد والحق انہما
 فرقا فی تلویح المعنی وصحیح المبنی فان الحد الثانی
 رواہ ابو الشیخ فی مکارم الاخلاق عن جابر
 وفسنہ بشیر بن عبید وھو متروک والطرق
 لا تخلو من متروک ومن لا یصح كما ذکرہ البخاری
 ان غایۃ الامر فیہ انہ ضعیف ویقولہ رواہ ابن
 البر من حدث انس كما ذکرہ الزرکشی وکن اذکرہ العز
 جماعۃ قمینک الکبیر ولا انہ یسند لہ یعزالی
 احد یؤید انہ ذکر السیوطی فی جامع الصغیر قال
 الطبرانی فی الاوسط عن انس بلفظ من بلغہ عن اللہ
 فضیلۃ قالہ فیصد بہا لہ میلھا فی الجملة لہ اصل
 لکن استشكل بانہ ان حمل ما بلغہ علی الحدیث الضعیف
 ینافیہ قولہ ایمانہ لانہ اعتقد الثبوت امتثالا

اور عائشہ سے روایت ہے اور کہا عقیل نے اسباب میں اس حدیث
 کوئی روایت صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی بخاری بعد لای اس حدیث
 کے کہا ہے اور کہا ابن عباس کے ذکر کیا ہے کہ ہمیں شریک
 میں اور صحیح نہیں اور بخاری عقیل نے ذکر کیا ہے کہ اس کا موقوف
 صحیح ہے اور کہا زرکشی نے جب کو یہ صحیح باقی تو ہمیں شریک و شریک
 میں شریک ہیں اسکو طبرانی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے
حدیث جبکہ عذر ظاہر ہوگا تو اس پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ کہا
 بخاری اسکا کچھ اصل نہیں ہے **حدیث** جبکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی
 شے ملی جہیں فضیلت ہو اور اسکو ایمان اور ثواب کے لیے کمالی
 تو اسکو اللہ تعالیٰ سے شے دیتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ سے
 کلام پہلے اس حدیث کی پہلی گزری ہے اگر کوئی متنبہ بنا اعتقاد
 سے درست کر لے تو اللہ تعالیٰ اسکو اسمین نفع دیتا ہے یہ کہا اسکا
 کچھ اصل نہیں ہے اور ایسا ہی کا بھی کچھ اصل نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ سے
 شے ملے اور حق یہ ہو کہ ان دونوں حدیثوں کا اور مغیرین فرق ہے
 کہ دوم حدیث ابو الشیخ نے مکارم الاخلاق میں جابر سے روایت
 کیا ہے اور اسکی سند میں بشیر بن عبید ہے اور وہ متروک ہے اور اسکا
 بہت طرق ہیں کوئی طریقہ غالی متروک اور مجہول ہے نہیں ہے
 جیسا کہ بخاری نے ذکر کیا ہے غایۃ الامر یہ کہ یہ ضعیف ہے اور یہ حدیث
 ابن عبد البر نے انس سے روایت کی ہے اسکی تقویت کرتی ہے جیسا کہ زر
 نے ذکر کیا ہے اور ایسا ہی العز بن جماعت منسک کے میں ذکر کیا ہے کہ اسکا
 فی اسکو متنبہ نہیں کیا اور کسی طرف مبوب کیا اور وہ حدیث
 جامع صغیر میں اسکی تائید کرتی ہے اور کہا طبرانی نے فی الاوسط میں
 انس ان لفظوں سے روایت کی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی فضیلت
 پہنچی اور اسمین صدقہ کرے تو یہ اسکو دنیا کا حاصل حاصل ہے
 لیکن اسمین اس طرح سے ایک شے اگر لفظ بالغ کو صدقہ ضعیف ہے بلکہ

وایمان کا لفظ اسکا ثابت ہے اسکا حدیث کا ثبوت ہے

لقوله ايماناً في فرض كون التحد الذي بلغه ضعيفاً
لان الضعيف لا يطلق الاحتياط لم يكن المضمون ثابتاً
وان حمل على الصحيح فافاه قوله وان لم يكن الامر كذلك
فرض كون ذلك الامر ليس كذلك ينافي الصحة المستلز
لكونه كذلك والجواب ان اختار الاول ونقول اعتقاد
الثبوت لا يتوقف على السند لجواز ان يكون من
آخره اذا كان عاماً او درجة عمومته فالثبوت حينئذ
من حيث هذا الادراج لا غير واختار الثاني فنحمل
على ما صرح سنده ظناً في ظاهره فها يمكن التصديق
بثبوت من هذه الحيثية ويحتمل انه غير صحيح باطناً
كتله ذلك الثواب الذي بلغه مع كون الحديث
واقع لكون بعض وثاقه الظاهر العدالة مع بقیة
الشروط وباطناً كذلك والمحققون على الصحة
لحسن الضعف اعلاه من حيث الظاهر فقط مع
احتمال كون الصحيح موضوعاً وعكس كذا افاده
الشيخ ابن حجر المكي في حله معنى هذا التحد الا ان جعل
مرجع الصحيح في قوله اخذ به اي بالفضيلة بمعنى الفضل
والظاهر انه راجع الى شئ فيه فضيلة ومعنى اخذ
اي عرّبه قوله او فعلاته قوله ايماناً به اي ايماناً بالله
ايقانا برجاء ثوابه لان المعنى ايماناً بذلك التحد
كما حله الشيخ فاحتاج الى تحمل في الجواب الله اعلم
بالصواب **حديث** من بشرني بخروج صفر
بشرته بالجنة لا اصل له **حديث** من بورك
له في شئ فليكرمه قال ابن تيمية هو من كلام بعض
قلت هو استوا واح منه فاخرجه ابن ساعته من

يا وجو ضعيف هو حديث كليل كليل اسلے ضعیف نہیں
بولے گرا یہی جہا مضمون ثابت ہو اگر کدو صحیح ہو مل کیا جائیگا تو قول
او کو کافی ہوگا (اگر اس طرح نہ ہو) اسلے ضعیف ہونا صحت کا
ہے جواب یہ کہ ہم پہلو شق اختیار کرتے ہیں او کو تو میں کہ عتقاد شریعت
کا سند پر روتون نہیں ہے شاید کسی اور وجہ سے ثابت ہو گیا کہ وہ عام
ہو اور عموماً میں اس کو درجہ اول میں لے کر لیتے ہیں اس وقت تاں ہم
داخل کر نیسے ہو گا نہ کسی اور وجہ سے یا دوسرے شق کو اختیار کرتے ہیں
اور ہو گا اس سند پر مل کر قی میں جو ظاہر میں صحیح ہو پس کا بنو
اس حقیقت سے ہو سکتا ہو اور احتمال ہے کہ باطن میں صحیح نہ ہو پس
اس وقت اس کے لئے یہ قیاب لکھا جائیگا جو اس کو ظاہر اور دیگر یہ حد
واقہ میں ضعیف ہو اسلے کہ راوی کے ظاہر میں عدالت وغیرہ
صفتوں سے متصف ہیں اور باطن میں ایسا نہیں ہیں اور محققین
کا یہ مذہب ہے کہ صحت اور حسن اور ضعف من حیث الظاہر ہے اور
احتمال ہے کہ صحیح موضوع ہو اور موضوع صحیح ہو ایسا ہی شیخ ابن
کلی فی اس حدیث کی معنی میں لکھا ہے عرفاً غذبہ کی منیہ کا مرجم
فضیلت کو بنایا اور ظاہر ہے کہ راجع شریعتی فضیلت کی طرف
معنی غذبہ کی یہ ہیں کہ عمل کرے پس خواہ قول ہو یا فعل اور
ایماناً بہ کی ایمان لا ناسا قد اسد اور ثواب کے امید کا یقین کرنا
ہے نیز کہ ایمان ساتھ اس حدیث کی جسطرح شیخ فی لکھا ہے
اس کے جواب کی طرف تکلیف سے محتاج ہو اور اسد اعلم
بالصواب **حدیث** جو شخص مجھے خارجوں کے نکلنے کے
بشارت دی میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں اس کا کچھ
اصل نہیں ہے **حدیث** جب کو کسی شے میں برکت ہو تو جائے
کہ اس کو لازم کر لے گی۔ کہا ابن تیمیہ یہ بعض سلف کی کلام ہے
میں کہتا ہوں اس کلام میں اس کی آراء معلوم کیا ہو اس کو ابن

انہو عاشرہ کما ذکرہ الزکشی قال السخاوی رواہ
ابن ماجہ من یحد انہ ہر فوعا بلفظ من اصحاب
شع فلیہ لزمہ وھو عند البیہقی والشعب بلفظ
رزق بدل من اصنافک وھو کذلک فی الجواز
الصغیر باللفظین **حدیث** من تزوج امرأ
لما لھا حرمہ اللہ مالھا وجمالھا قال الزکشی
لا یعرف وقال السخاوی لم اقف علیہ فی الصحیحین
المرأۃ لما لھا وجمالھا وحبھا ودينھا فاطفرد
الدين تربت یدک **حد** من تربی بغير ذیہ
فقتل فدمہ ھذا لیس لہ اصل یعتقد و حکایات
الجواز المرویۃ فی ذلک عن النبوع علیہ السلام لم یثبت
شع **حدیث** من تکلم بکلام الدنیا فی المسجد
احبط اللہ اعمالہ اربعین سنۃ قال الصغیر موضع
وھو کذلک لانه باطل منہ وسع **حد** من
تواضع لغنی لاجل غنلہ ذهب ثلثا دینہ ذکرہ
ابن الجوزی فی الموضوعات قال السیوطی ولم یصیب
رواہ البیہقی فی الشعب عن ابن مسعود واللفظ
من دخل علی غنی فواضع لہ ذهب ثلثا دینہ
وقال فی کرامتھا اسناد ضعیف **حدیث**
عن جابر عالمنا فکنا فلجالس نبیا قال السخاوی
لا اعرف فی المرفوع قلت لکن معناه صحیح لان العلماء
ورثہ الانبیاء وقد قال اللہ تعالیٰ (فاستلوا اھل الذکر
اکنسہم لا تعلمین) وورد الشیخ فی قومہ کاتبی
اصنہ **حدیث** من جد وجد ترجع السخاوی
ولم یکن علیہ قلت لا اصل لہ بل ھو من کلام بعض

النس او عائشہ سی روایت کی ہے کیا کہ زکشی فی ذکر کیا ہے کیا تھا
لے سکوا بن ماجہ فی انس سے ان لفظوں سے رفع روایت کی ہے جو شخص
کسی شے سے کچھ باقی تو جائے کہ سکوا لازم کرے اور یہ سمجھتی ہے شعب میں
اس طرح ہے اس صاحب کے لفظوں سے کہ ہر مسئلہ میں ہے میں کہتا ہوں میں
صغیر میں دونوں لفظوں سے روایت ہے حدیث جو شخص عورت کو
کے سبب نکاح کرے تو اس کے مال و جمال اور اس کا حرام کردینا ہے کیا ذکر
لے یہ معلوم نہیں ہے اور کہا سخاوی میں ہے واقعہ نہیں ہوا اور
صحیحین میں ہے نکاح کی عورت مال و جمال و حرمہ و دین
دین کا ضروری کرتی رہا نہ خالک لودہ ہوں حدیث جابر
عورت کی اسوا کوئی اور عورت بنائی ہر قبل کیا گیا تو خون اس کا صلیج کا
اس کا کچھ اصل مستند علیہ نہیں ہے اور جو حکایتیں جن کے کتاب میں آنحضرت
مرو میں انس کی کتاب میں ہے حدیث جو شخص مسجد میں دنیا کی کلام
کرے اللہ تعالیٰ اس کی چالیس برس کے عمل کا نوبہ دے گا کہ اس کا صلیج موصوفہ
یہ سی طرح ہے اسلئے کہ بنا اور معنی سے باطل ہے حدیث جو شخص
کیلئے تو اصنع کرے تو اس کو دین کے وہ تہائیاں جاتی ہوتی ہیں سکوا بن
جو کسی موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ اس کی کوئی وہ صلوب کو نہیں ہوتا کہ
لے کہ سمجھتی ہے شعب میں ابن مسعود اور انس ان لفظوں سے روایت
کی ہے جو شخص غنی پر داخل ہوا اور اس کی تواضع اس کی وہ تہائی دین
جاتی رہتی ہیں اور کہا وہ دور وایتوں کے سند ضعیف ہے حدیث جو
شخص عالم کی پاس بیٹھا کہ یا نبی کی پاس بیٹھا کہا سخاوی میں اس کو
نہیں جانتا میں کہتا ہوں معنی اس کے صحیح میں اسلئے عالم غیر فن کی
دارت میں اور اللہ تعالیٰ فی فسرہ یا نبی اس سوال کو داخل کرے کہ اگر تم
نہیں جانتو اور یہ بھی یا نبی شیخ ابنی قوم میں مثل نبی کی ہے
ابنی است میں حدیث جبر کو شش کے اس سے یا یہ سخاوی اس کو ترجمہ
لا یا نبی اور یہ کلام نہیں کہ میں کہتا ہوں جو اصل نہیں ہے بلکہ بعض فاضل کو کلام

من تواضع لغنی لاجل غنلہ ذهب ثلثا دینہ
کرنا

و کذا حدیث من لہ و لہ حدیث من جمیع
 ما لا من تھاوش اذہبہ اللہ فی الثابرا قال البک
 لا اصل لہ انتی لکن اخرجہ القضاعی عن ابی سلمہ
 الحمصی بہ ہر فوعا و ابو سلمہ قاضی حمص لا صحیح
 فصومع ضعفہ ہرسل و فی سندہ متروک کما قال
 السنی و قلت المرسل حجة عند الجمهور و قد ذکر
 الجامع الصغیر بلفظ من ضما ما لا من تھاوش اذہبہ
 فی الثابرا اخرجہ ابن الجار عن ابی سلمہ الحمصی فی ضعف
 لا موضوع والمعنی ان کمال المصیب غیر حلہ ولا
 یدر وجہ حذفہ اذہبہ اللہ فی المہالک غایۃ امر
 کا جمع مہوش من المہوش بمعنی الجمع والمخلط و
 اللیم رائدۃ و یرومن تھاوش و یرومن تھاوش بفتح
 التاء و کسر الواو جمع تھاوش و ہو بمعناہ کذا فی المہالک
 فی القاموس ان المہوش ما غصب سرق و التہابر
 المہالک زاد بعضهم و الامور المتبدۃ **حدیث**
 من جملة شایعہ اذہبہ قال ابن الربیع لیس بحديث قد
 كذلك کما قال الشاعر المرأ لا یزال عدل الما جہل الخد
 من حدیث حدیثا غلط عنہ فهو حق قال السنخاد
 رواہ ابو یعلی عن ابی حمیرہ ہر فوعا و کذا اخرجہ
 الدارقطنی و الطبرانی و البیہقی و قال انہ منکر عن ابی
 وقال عید و انہ باطل و لو کان سندہ فی الشمس یخفی
 بحث لا یخفی قال الزرکشی فقد حسنه النووی و
 من قال ان الحدیث باطل و لا یطہر من حدیث انہ
 اصدق الحدیث ملغط عنہ **حدیث**
 مرجعہ لا خید قلبا او قعہ اللہ فیہ قرأ باللعقہ

اور ایسی ہی ہر یہ حدیث جس کو کشتش کے وہ داخل ہوا حدیث خبر
 شخص نے مال غلط ملط مع کیا اللہ کا و مکہ لاکت میں ط جاتا ہے کہا
 سکنی ہر کا کچھ اصل نہیں ہے انتھی لیکن قضاعی بنی ابو سلمہ حمصی ہر فوع
 روایت کی کہ ہر اور ابو سلمہ قاضی حمص ضعیف ہے ہر ہر باوجود ضعف
 مرسل ہے اور اسکی سند میں ایک شخص متروک الحدیث ہے جیساکہ
 سخاوی نے کہا ہے میں کہتا ہوں مرسل جہول کی نزدیک حجت ہے اور جامع
 صغیر میں ان لفظوں کی روایت ہے جس شخص نے مال مخلوط حاصل کیا تو
 (یہ جانو) اللہ تعالیٰ و مکہ لاکت میں کچھ کیا یا بن بخاری بنی سلمہ حمصی ہر فوع
 کی ہر اس حدیث ضعیف ہو تو موضع ہر معنی اس حدیث کی یہ میں مال سوا
 حلت کی جمع کیا گیا اور اسکو حاصل کرینگے یہ معلوم نہ کی تو اللہ کے اسکو
 لاکت میں جاتا ہے اور ہر شش شش ہر معنی اسکو جمع اور غلط کی
 اور یہ لہ ہر اور بعض روایتیں تھاوش کا لفظ ہر بفتح و کسر و جمع ہر
 کے ہی سخن و احد میں ایسی بنی ہر اور قاموس میں مہوش کے
 معنی غضب اور جوری ہے میں اور تہابر کی معنی ہاک کی میں اور بعضوں نے
 یہ زیادہ کیا ہے اور مؤثر حدیث جو شخص کسی شے کو چاہے کہ
 اسکی عادت پکڑے کہہ ابن ہر فی یہ حدیث نہیں ہے میں کہتا ہوں
 اسہاسی جیساکہ کسی شاعر نے کہا ہے آدمی ہمیشہ دشمن ہر ہر اسکا
 جسکو وہ بدول جاتا ہے حدیث جس نے کوئی حدیث بناہ اور روایت
 اسکو جیساکہ اسی قومہ حق ہے کہ سخاوی ابی یعلی بنی ابو ہر یہ ہر فوع
 کی ہر اور ایسا ہر و قطنی اور طبرانی ابو یعلی بنی ابی الزناد ہر روایت ہے
 کہا ہے یعلی نے منکر ہے اور دوسرے نے کہا باطل ہے اگرچہ سند کے سچ ہے
 ہو اور اس میں بحث ہے ہر پوش نہیں اور کہا نہ کشتی تو کچھ اسکو حسن کہا ہے
 اور جسکو باطل کہا اسکی خطا کیا اور طبرانی میں اس سے ہے یعلی حدیث
 نے ہے کہ اسکی چھٹک جابی حدیث جو شخص ہر اسکی کچھ لکھتا ہے
 کہہ دو جلد ہر اسکو اللہ تعالیٰ اس میں گناہ ہے کہا اعتقاد میں نے

الدرد قطنی والنسائی والدارمی والبوذرعن وقال
 ابن جبال یحییٰ کتب حدیثہ الاعلیٰ وجہ التعجب
 یفرح بالموضوعات عن الاثبات واللہ اعلم بحقائق
 الحالات **حدیث** من دعاظالم بطول البقاء
 فقد احب ان یصی اللہ ذکرہ العزالی فی الاحیاء و
 الزمخشري فی تفسیرہ قال السخاوی ولم یرہ فی المرفوع
 اخرجه ابو نعیم فی الحلیۃ من قول سفیان الثوری
 قال ابن الجوزی وکل ما یرک فی معناه موضوع ای
 اسنادہ مبناہ والا فلا شک فی صحیح معناه وقد قال
 العراقی فی تخریج احادیث الاحیاء رواہ ابن ابی الدنیا
 فی کتاب الصمت فی قول الحسن البصری کذا قال المستقل
 تخریج الکشاف **حدیث** من رفع ید فی صلوة له
 موضوع **حدیث** من زانی وزانی ابرہیم
 عام واحد دخل الجنة قال ابن تیمیۃ انه موضوع و
 کذا قال النووي آخر الحج من شرح المصنف انه موضوع
 باطل لا اصل له وقال الذہبی طرقة کلہا ینتہی
 بعضها بعضا لکن ما فی رواۃ ماتہم بالکذب **حدیث**
 من زار العلماء فکان زاد فی ومن صافح العلماء فکان
 صافح ومن جالس العلماء فکان ناجا للسمی فی الذی
 اجلس یوم القیۃ قال فی الذیل فی اسنادہ حقیق
حدیث من زرع حسد لیس حدیث فی البیہ
 وهو محکم فی المعنی فی الدنیا والعقب وقد تقدم
 الکلام علی حد الدنیا فرعۃ الآخرة **حدیث**
 من سبق الی باح فهو له هو معنی ما فی ابی داؤد
 من حد اسمر بن مصرس بلفظ من سبق الی الم

ابن جبال

دارقطنی اور شامی اور دارمی اور ابو ذر عنی کہا ہے اور کہا ابن حبان
 فی نہیں لاتی حدیث ای حدیث مکرر تعجب جیسا کہ موضوعات بطور
 لاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ حالات کو بہتر جاننے والا ہے حدیث حسن ظنا
 لے لیں عمر کی دعا کی و سنو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو دوست کہا ہے
 نے احیائیں کر لیا ہے اور زعمشری فی تفسیر میں کہا سنا دینے میں
 مرفوع نہیں جانتا بلکہ ابونعیم فی حلیۃ میں سفیان ثوری کو نقل
 نقل کیا ہے کہا ابن جوزی فی جو حدیث ان معنی میں مروی
 ہے وہ موضوع ہے یعنی باعتبار اسناد اور بنا کی درستگی صحیح
 معنی میں تو کو شک نہیں ہے مالا کہ عراقی فی تخریج احادیث
 میں کہا ہے کہ کو ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت میں حسن بصری
 سے ذکر کیا ہے اور سیاح عقدا فی فی تخریج الکشاف میں کہا ہے حدیث
 جسے رفع ید میں کیا تو اسکی مانہ نہیں ہوتی یہ موضوع ہے حدیث
 جسے تیری و میری یا پسر یا پسر علیہ السلام کی ایک میں نہایت
 کی وہ جنت میں داخل ہوگا کہا ابن تیمیۃ یہ موضوع ہے اور سیاح
 نووی فی آخر الحج میں شرح المصنف کہا ہے کہ یہ موضوع ہے باطل ہے
 اسکا کہ اصل نہیں ہے اور کہا ہے اسکا کہ سب طرق نرم میں بعض
 کو قوی کرتی ہیں لیکن ان واسیونین کیسے متہم بالکذب ہے حدیث
 جسے عالم کی زیارت کی تو اسخو میری زیارت کی اور جسے عالم کو
 مصافح کیا تو کیا اس نے جیسے مصافح کیا اور جو شخص عالم کی پا کر
 بیٹھا تو گویا میری پاس بیٹھا اور جو شخص میری پاس نہیں بیٹھا تو
 قیامت دن میرے پاس بیٹھا کہ کہا ذیل میں اسکی سند میں
 کذاب ہے حدیث جسے زراعت کی توسل کا فی حدیث نہیں اور اسکی
 معنی دینا اور آخرت کی صحیح میں اور سب کلام اس حدیث کی کجی کو
 آخرت کے کتبے پر جو حدیثیں سالم جبریل و سبقت جائے میرے پاس
 نسخہ میں حدیث کو جو دو میں اس میں مصرس ان لفظوں سے جو شخص

ابن جبال

العقيلي في الضعفاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال
 بلفظ من صبر على حرمكة ساعة باعد الله جهنم منه
 سبعين خريفا وقال هذا باطل لا اصل له قلت قد
 ذكره الامام السفي في تفسير المدا رك وهو امام جليل
 فلا بد ان يكون الحديث اصل اصيل غايته انه يكون
 ضعيفا **حديث** من صلى على جنازة في المسجد
 فلا اجر له قال ابن عبد البر خطا فاحش في الصوار و
 فلا شئ له قلت وهو محمول على رواية فلا شئ عليه
 قد بنيت المسئلة في رسالة مستقلة **حديث**
 من صلى خلف تقي فكأنما صلى خلف نبي لا اصل له
حديث من صلى على ولم يصل على آلي فقد جعت
 لم يوجد **حديث** من طاب هذا البيت
 وصل خلف المقام ركعتين شرب من ماء زمزم غفر
 له ذنوبه بالغلة ما بلغت قال الشيخ ولا يصح قد لا
 العامة كثيرا لا سيما بحيث كتب على بعض جد
 الملاصق لزمنه وتعلقوا في ثبوت عينا وشبهه مما
 لا يثبت الاحاديث النبوية بمثله قلت في حيث اخر
 الواحد في تفسير والحد في فضائل مكة والحد
 في سند بلفظ من طاب بالبيت اسبوعا ثلثي مقام
 ابراهيم فركع عند ركعتين ثلثي زمزم فشرّب
 ماؤها اخرج الله من ذنوبه كيوم ولدته أمه لا يفت
 انه موضوع غايته انه ضعيف مع ان قول الشيخ
 لا يصح لا ينافي الضعف والحسن لان يريد به لا
 يثبت وكان الرئي فهم هذا المعنى حق قال في محقق
 انه باطل لا اصل له وقد اخرج بعض علمائنا في

عقيلي في الضعفاء عن ابن عباس ان الغفون مرفوع روایت کی ہے جو
 شخص کی گرمی پر ایک ساعت صبر کرے تو اس کا اوس کو ستر خرب
 دور کرتا ہے اور کہا یہ باطل ہے ہر کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں اس کو امام
 نے تفسیر میں رک میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام ہے جس کو
 ہے کہ حدیث کا کچھ اصل ہونا چاہیے غایتہ الامر یہ ہوگا کہ ضعیف ہوگی
حدیث جو شخص مسجد میں جنازہ پڑھے تو اس کو اجر نہیں ملے گا
 کہا ابن عبد البر نے یہ خطا فاحش ہے صواب یہ ہے کہ روایت اس طرح
 ہے فلا شئ علیہ میں کہتا ہوں اس کے سننے یہ میں کہ اس پر کچھ گناہیں نہیں
 یہ سند ایک سال استقلال میں لکھا ہے **حدیث** جس نے متقی کے
 پیچھے نماز پڑھی گویا اس نے نبی کی پیچھے نماز پڑھی ہر کچھ اصل ہے
 ہے **حدیث** جس نے مجاہد پرورد ہوجا اور کمال پر نہ بیجا تو اس کو
 ظلم کیا نہیں ہے **حدیث** جس نے نماز کچھ ہفتہ طویل کیا
 اور پیچھے مقام کو رکعت نماز پڑھی اور ابانی زمزم کیا تو اس کے گناہ
 بخشے جاتی ہیں خواہ کس قدر ہوں کہا سنی دور یہ صحیح نہیں ہے اور عام
 الناس میں بہت مشہور ہے خصوصاً کہ میں بعض یوروپین جو ترک
 سے ملی ہوئے ہیں لکھی ہوئے اور اس کے ثبوت کے لیے اس چیز کے ثبوت
 کیا ہے جس نے حدیث ثابت نہیں ہو سکی مثلاً خواب میں کہتا ہوں
 اس کو حدیث تفسیر میں اور ضعیفی فضائل کے میں روایتی سند
 میں ان الفاظ سے روایت کی ہے (جس نے ایک ہفتہ طویل کیا بہت مقام
 پر اگر دو رکعت نماز پڑھی پھر زمزم پر اگر اسے پانی پیا تو اس کو ستر
 تعالیٰ گناہوں کا ایسا نکالتا ہے گویا اس کو اس کی مان فی آج جنازہ
 تو موضوع نہ ہوگی غایتہ یہ کہ ضعیف ہوگی باوجودیکہ قول سخاوی کا
 کہ یہ صحیح نہیں ہے ضعف اور حسن کے متافی نہیں ہے مگر جلد کے
 یہ معنی ہوں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور مرئی فی یہی معنی سمجھ کر مختصر
 میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے اس کا کچھ اصل نہیں اور بعض علماء

استند لہ هذا الحديث على تكفير الكبار
الصغار مع ان كون الحج يكثر نكاحا خلافا لاجماع
ما صرح به التوريتي والقاضي عينا والنوي
وغیرہم من الکابرانہ لا یکنز الکبار الا التوبۃ
مطابقا لاسبوعا في المطر غفرله ما سلف من ذنوبه
لا اصل في المرفوع لکن فعل حسن ان البدان
جماعة طاب بالبيت سببا كما حاد الحج غطس
لتقبيله وكذا اتفق لغيره من اليك من غيرهم بل قد
مجاهدون من الزيد طاب سببا ذكره الشيخ او
قد اخرج ابن جماعة من تحت ابن عمر رضي الله عنهما
كتاب الحج من سببه حديثا بعدا قال لا يحد له اصل
يحد من حول البيت سبعين في يوم صاف
شديد حره ومن عن رؤس وقارب بين خطاه
قل التمانه وغفر نصبر وقيل كلامه لا يحد الله نعت
ولسالم الحج في كل طواف من غير ان يوذى احد
كتب الله له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعين الف
حسنة ومجاهد سبعين الف سيئة ورفع له سبعين
الف درجة ويعتق الله عنه سبعين فبتر عن كل
عشر آت درهم ويطيئه الله ثلثا سبعين شفا
انشاء في اهل البيت من المسلمين انشاء في العا
وان شاء جعلت له في الدنيا وان شاء اخرت في
الاخرة اخرج البجلي في تاريخه مكة عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهما مرفوعا في رسالة الحسن البصري
مناسك بن الحاج نحوه لکن افاد الوضع لا يحد له
ولذا قال الشيخ وانه باطل حديث من هذا

اس حدیث صحیح دلیل کمتری کہ چوں بڑی گناہ دور طواف میں مالک
حج کسی کیسے گناہوں کا دورہ مناجات اطلع کا ہی جیسا کہ توریستی
قاضی عیاض اور نووی وغیرہ نے کہا بدست است کی تصریح کی ہے کہ
گناہ سوا تو بیک اور کسی چیز میں دو نہیں مگر حدیث جو شخص
میں سات مرتبہ طواف کرے تو اس کی پچھلی گناہ بخشش جاتی ہیں۔ بکا فروع
ہو نا ثابت نہیں لیکن یہ اچھا کام ہے تاکہ البدن جماعت بارش
میں غلہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر کی مقابل آتا تو اس کی چوٹی کیلئے
جھکتا اور ایسا ہی کی وغیرہ لوگوں کیلئے اتفاق ہوا ہے بلکہ اچھا مجاہد ابن
زبیر نے بارش میں طواف کیا ہے یہ محتاج ذکر کیا ہے اور ابن
عمر نے ابن عمر کی کتاب الحج میں اس میں سے حدیث ذکر کی ہے۔ پس حدیث
کا کچھ اصل ہے حدیث جو شخص غلہ کعبہ کی گروست مرتبہ کرے
دونوں میں طواف کرے اور اپنا سرنگا رکھے اور قدم چوٹی پہنچ کرے
اور غیر چیزوں کی طرف التفات نہ کرے اور انکھیں بند رکھے اور
نکم کرے (مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں) اور حجاز کو کہہ بہری میں
چوٹے (سوا اسکی کہ کسی کو ایذا دی) تو اللہ تعالیٰ اسکی لئے ہر قدم
کے اوٹھانی اور کہیں پر سر نہ زاری کی کہتا ہے اور سر نہ زاری اس
دور کرے اور سر نہ زاری جو اسکی لمبند کرے اور سر غلام اور کمر
سے آزاد کرے (ہر غلام اس سر زاری قیمت کا) اور اللہ تعالیٰ اسکو ستر
لوگوں کی شفاعت بخشا ہے خواہ ملکہ اور کسے لئے کری خواہ عام لوگوں
کیلئے اور اگر چاہے دنیا میں لے چاہے آخرت کیلئے رکھے
اس کو جنت دی تاریخ مکہ میں ابن عباس سے مرفوع
روایت کی ماقص لایا ہے اور رسالہ حسن بصری
میں اور مناسک ابن حاج میں اسے طرح ہے لیکن
علامتین وضع کے اوپر غلام میں اسے واسطی
نما دیئے کہا ہے کہ یہ باطل ہے حدیث جو شخص

اسبوعا حافيا حاسرا كان له كعتق رقبة ومن فاسبر
في الطرغفر له ما سلف من خنبه ذكره الغزالي في الايام
قالا العراقي لما جد هكدا وعند الترمذ وابن ماجه
حدث ابن عمر رضي الله عنهما من طلق بالبيت اسبوعا فلما
كان كعتق رقبة قلت في الجامع الصغير من طلاق
بالبيت اسبوعا وصلى ركعتين كان كعتق رقبة
خدا من عبد الله بجهل كان ما يفسد اكثر مما
يصلح يروى من كلام ضرار بن الاوز الصحابي وروى
عن واثة مرفوعا التبعيد بغير فقه كالحمار في الطلح
ويؤيد **خدا** لفقيه احد اشده على لفظ العبد
عابد **حديث** من عرف نفسه فقد عرف ربه
قال ابن تيمية موضوع وقال السمعا ان لا يعرف مرفوعا
واغايبكي عن يحيى بن ذال الرائي من قوله قال النووي
انه ليس بثابت يعنى عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يفتد
ثابت فقد قيل من عرف نفسه بالجهل فقد عرف ربه بالعلم
ومن عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء ومن
عرف نفسه بالعجز والضعف فقد عرف ربه بالقدر
القوة وهو مستفاد من قوله تعالى (ومن ير عن مله
ابراهيم الامن بسفه نفسه) اى جهلها حيث لم يور
ر بها **خدا** من عرف نفسه استراح ليس في الفروع
بل يروى عن سفيان بن عيينه ليس بضوئ الد
عرف نفسه يعنى فاستراح من مدح الخلق وذا
حديث من عشق ضعف فكم ذات ما شهيد
يروى عن طريق سويد بن سعيد عن علي بن مسهر
ابن علقمات عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله

سات مرتبہ تک پاؤں اور منہ سر طواف کرے اور کو غلام کے آزاد کرے
برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص بارش میں سات مرتبہ طواف کرے تو
اور کو گناہ پچھلے بخشے جاتی ہیں۔ اسکو غزالی اچھا میں نے کر لیا کہ
نے منہ اسکو بطرح نہیں پایا اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ابن عمر سے
جو شخص غلام کو سات مرتبہ طواف کرے اور اسکو شمار کرے تو اسکو غلام
آزاد کرے ثواب ملے گا میں کہتا ہوں جامع صغیر میں جو شخص غلام کو
کے گرد سات مرتبہ سپرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور کو غلام آزاد کرے ثواب
ملے گا یہ حدیث جو شخص چل سائے کی عبادت کرے تو فدا کرے گا
سے زیادہ وہ تاہم یہ ضرر بن الاوز صحابی کلمہ میں اور زامی فی اثباتی
مرفوع روایت دیکھی جو عبادت کر لیا اسکو فقہائے حلی کے کہیں کیسے
اور یہ خدا اور کو تائید کرتی ہے فقیر ایک سخت شیطان پیر کا عابد حدیث
جس اپنے نفس کو معلوم کیا اور اپنے رب کو معلوم کیا کہا ابن تیسرے موضوع سے
اور کہ اسماعیلی اسکا مرفوع بنو ثابت نہیں لیکن مجھے بن معاذ رازی کا
قول ہے اور کہا تو مجھے یہ آنحضرت سے ثابت نہیں ہے لیکن معنی اسکا ثابت کر
بعضوں نے کہا ہے جس نے اپنے نفس کو جاہل سمجھا تو اوسے رب کو عالم سمجھا جس نے
اپنے نفس کو فانی سمجھا تو اوسے اپنے رب کو باقی سمجھا اور جس نے اپنے
نفس کو عاجز اور ضعیف سمجھا تو اوسے اپنے رب کو قادر اور قوی سمجھا
یہ معنی اس آیت سے مستفاد ہو گئے ہیں (نہیں کو ثبات ابراہیم کو کر
وہ شخص جو بی وقوف ہو) یہ جس نے اپنے رب کو معلوم نہیں کیا وہ
حدیث جس نے اپنے نفس کو بچا پاوہ آرام میں ہوا یہ روایت
مرفوع نہیں بلکہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے نہیں ضرر دینیج
اور کو جس نے اپنے نفس کو بچا نا یعنی وہ خلقت کی مدح اور ذم سے
آرام میں ہوا حدیث جو شخص عاشق ہوا اور اپنی سے بچا اور اسکو
چھپایا اور مر گیا تو شہید ہوا۔ یہ سدید بن سعید فی علی بن مسهر
اور زامی بحیث القات اوسے مجاہد بن اوس نے ابن عباس سے

ابن تیمیہ ہوموضع وفي الذيل هو كما قال **الحق**
 من قرأ البقرة ولم يدع بالشيع فقد ظلم قال السخاوي
 لا اصل له قلت لعل اصله ان من كان من الصحابة
 اذ قرأ الزهراوين كان جليلا عندهم **حديث**
 قرأ القرآن منكوسا القى خلفنا منكوسا موضع **حق**
 من قرأ في الغزاة لم يترك لم يركب لم يركب قال السخاوي لا اصل له
 وكذا قراءة سورة فانزلنا مخفيين لوضو لا اصل له وهو
 سنه انتوى اراد انه لا اصل له في المرفوع والافقد
 انفق ابو الليث السمرقندي وهو لم جليل واما قوله
 وهو مفقوت سنه اوسه الوضو ليل مستقلة
 كما حقه العزائم استحباب يصلي بعد كل وضوء ثم
 احد فوريه تابعه فلا ينافي قراءة سورة وغيرها
 الوضوء قبل الصلوة نعم قيل الاولى ان يصلي قبل ان
 اعضاء وضوء والله اعلم **حق** من قصده واجب
 علينا قال السخاوي لم افق عليه لكن في معناه للسائل
 حق ان جاء على فريسة فدمى قلت وكذا الكفر في
 معناه اذا كان كرم قوم فكم هو ولا شك ان كل مؤمن
 كرم عند الله يشهد به قوله تعالى (ان اكرمكم عند الله
 اتقاكم) **حديث** من قصه افقداره مخالفه لم
 عبده ردا قال السخاوي لم اجد لكن في اصله لا سام
 على سجاير كان الشرف الدينامي ياتر ذلك عن بعض
 مشايخه **حديث** من صلى صلاة من الغزاة في
 آخر جمعة من شهر رمضان كان ذلك جبار لكل صلوة
 فاشته في عمره الى سبعين سنة باطلة قطع الله منافق
 للاجماع على ان ثبت من العباد لا يقوى مقام

فقد
 في
 في

ابن تیمیہ بنی موضع واور ذیل میں یہ ایسا ہے حدیث جو شخص سورہ
 بقرہ پڑھتا ہے اور اسکو شیخ کہہ کر نہیں پکارا جاتا تو وہ علوم پر کہا
 سخاوی اسکا کچھ اصل نہیں میں کہتا ہوں شاید اصل اسکا یہ ہو شخص صحابہ
 سے نہ ہوا میں نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھتا ہوا دیکھ کر نوکارت رک گیا
 تھا حدیث جو شخص آدن کو الٹا پڑے تو وہ آگ میں آٹا کر کی ڈالا جائیگا
 موضع جو حدیث جو شخص مجرمین الم نشرح او الم ترکع پڑھے تو کوئی کہے کہ
 نہیں جوتین کہا سخاوی اسکا کچھ اصل نہیں ہے اور انزلنا وہو کی بعد پڑھے کہ اگر
 کچھ اصل نہیں بلکہ اس سے سنت فوت ہوتی ہے انتھو کارادہ ہے کہ یہ مرفوع نہیں ہے
 اسکو فقیر ابو الیث سمرقندی نے ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بڑا جلیل القدر امام اور مراد
 اس قول سے (سنت فوت ہوگی) افضل وضو کی ہے اس میں شبہ ہے غزائی کی سختی
 کے ہے کہ وضو کی لم کو کسی سنت مستقل نہیں ہے بلکہ مستحب ہے کہ وضو کی بعد نماز پڑھا
 جائے اور وضو کی بعد صلیب نما کی ہے شرط نہیں کیا تو وضو کی بعد نماز پڑھنے
 سورہ وغیرہ میں کچھ اسکو منافی ہوتا ہے بعض کو کہا ہے کہ یہ وضو کے اعضاء
 کو پانی فشک نہیں ہے بلکہ نماز پڑھنے کے بعد وضو کرنا واجب ہے حدیث جس نے ہمارے قصد
 کیا ۔ اسکا حق یہ ہے واجب کہا سخاوی میں اس پر اصرار کرتا ہوں نہیں اسکا
 اسے معنی میں یہ نہ ہو اسکو ایسا ہی کہ اگرچہ گورہ پر اسکا حال صحیح ہے کہ جب
 میں کہتا ہوں صحیح ہے کہ میں نے جب کہا ہے اس سے قوم کا معزائی آئی تو کوئی کہے
 کہ وہ ایک نہیں ہے کہ ہر مومن کے نزدیک ہر مومن جیسا کہ اللہ تعالیٰ شہادت رکھتا
 ہے (تحقیق عزت اللہ سے کہ نزدیک ہے جو تم سے زیادہ تعالیٰ ہے) **حدیث**
 جو شخص اپنے ناخن مخالفہ و آتھ تو باقی انگلیوں میں بیاض نہیں دیکھتا کہ اسکا
 نے ہو کر نہیں پایا لیکن امام احمدی اسکا مستحب ہے یہ تصریح کے ہے
 شرف و مباحی بعض مشایخ سے بھی نقل کرتا تھا حدیث جو کوئی آخر
 جمہ رمضان میں نہسر النض قضاکر تو نہسر بر سر عمر تک اسکو فوتی
 نماز کا بدلہ ہوتا ہے یہ قطعاً باطل ہے اس لئے کہ اجماع
 مخالف ہے کہ کوئی شے عبادات میں قائم مقام کوئی رسول

آئنتہ سنوالت شمل لا عبدة بنقل النہایت ولا بقیة
 نواح اللہ لایہ فافہم لیسوا من المحدثین ولا اسند
 الحدیث الی احد من المخرجین **حدیث** من قطع
 جاء من ارتجاء قطع الله منه رجاء یوم القيمة فلم یلم
 لجة فیفسل حیوة الحیوان الکبری معرفت الاحمد عن
 فی هریرة به مرفوعا وقال السخی وذلک مختلف
 علی احمد **حدیث** من یتکم سزم ملک امر قال
 لسیخا وکیس المرفوع **حد** من کثرت صلوة
 باللیل حسن وجهه بانها لا اصل له وهو موضوع
 من غیر قصد فقد تقف ائمة الحدیث علی انہ من
 تریک قالہ الثابت لما دخل علیہ ذکوا السخاوی
حد من لبس خلاصرا قل هم یرون عن ابن
 مرفوعا بلفظ لم یزل فی سرور مادام لا یسہا بیدل
 فادہم وقال ابن ابی حاتم عن ابیہ انہ کذب مع صوغ
 وغرہ التخیری فی الکشاف لعل بلفظ التریح
 وكان المأخذ قوله تعال (اصفراء قاع لونه انفسا لاند)
حد من احب بالشریح فهو ملعون قال ابو
 لا یصیر بل هو کذب لم یثبت من المرفوع فی هذا الباب
 شئ ذکرہ السخاوی قلت قد ورد ملعون من
 بالشریح والناظر الیہا کالاکوالم الخنزیر رواہ
 ابن عبدان فی ابوموسى و ابن حزم عن جبة بن مسلم
 مرسلان فی الجامع الصغیر للشیخ وهو ملقون
 ان لا یدکوفیه موضوعا والورسل حجة عند الجمهور
 مخایرة الامر فین ان سندہ ضعیف یتقوی باحادیث
 ثابتة وردت فی ذم الشریح **حد** **حدیث**

کی موفی تنازول کتبین ہر کتب صاحب ہنایہ اور بعض شریعین ہر ایک کی نقل
 کا کچھ عتبار نہیں اسلئے کہ وہ محدثین سے نہیں ہیں اور انہوں نے کسی
 کے طرف حدیث کو مستند کیا ہر حدیث جو شخص کے کی امید قطع کر دی تو
 اور کتاو کی سید قیامت کے دن قطع کرنا ہی پس وہ جنت میں داخل نہ ہو
 یہ جیروہ الخیلان کہ ہر ایک احمد بن ابی ہریرہ کے مرفوع روایت ذکر کی گئی اور کہا تھا
 نے یا احمد یہ مختلف ہر حدیث جس شخص نے اپنا سید چھپا یا وہ بکر
 امر کا نام ہوا کہ اس کا سخی یہ مرفوع نہیں ہے حدیث جو شخص
 کے وقت بہت نماز پڑھے دیکھ دقت کا شہدہ روشن ہوتا ہے اس کا کچھ
 اسل نہیں یہ قصداً بنامی نہیں کیے اسلئے کہ امامان حدیث اتفاق کیا ہے کہ
 کا قول ہے اس کتاب کو کہا تھا جب اس پر داخل ہوا یہ سخی ذکر کیا ہے
 جو شخص زبرد جو تاپھنے سے کلمہ کہتا ہے ابن عباس اس طرح
 مرفوع روایت ہر وہ ہمیشہ خوشی میں ہوتا ہے جب تک وہ کلمہ پڑھے
 اور ابن ابی حاتم نے اپنے پاس نقل کیا ہے کہ کتب ہر موصی اور
 ترجمہ کرنے کے کشف علی کی طرف منسوب کیا ہے اور ماخذ کا قول اور کتاو
 کا ہے (زر و سہر) رنگسا و سکا خوش کرتی ہے کیسے نہ لون کو) +
حدیث جو شخص شطرنج ہی کیلئے وہ ملعون ہے کہا ہادی
 نے یہ صحیح نہیں بلکہ کذب ہے کوئی شے مرفوع استیعاب میں ثابت
 نہیں ہے یہ سخاوی فی ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں ابن عبدان اور
 ابوموسی اور ابن حزم نے عبد بن مسلم ہی مرسل روایت ذکر کی ہے
 کہ شطرنج سے کہیلے والا ملعون ہے اور دیکھنے والا سو کا
 گوشت کھانی والی کی مثل ہے اسلئے باع صغیر سیوطی نے
 ہے علامہ اس انترام کیا ہے کہ کتاب میں موضوع حدیث
 لاؤں گا اور مرسل جمہور کی نزدیک محبت ہو غایت یہ ہو کہ سند
 اسلئے ضعیف ہے اور صحیح حدیثین ذم شطرنج میں جو
 آئے ہیں ان سے یہ قوت پاتی ہے **حدیث**

شرح الحدیث لیسوا من المحدثین
 لا عبدة بنقل النہایت

من ابن حاتم صفری

من شطرنج حار

من لم یلزم علی أربع قبل الظهر لم تنله شفاعته
 ذكره السيوطي في آخر كتاب الموضوعات ان الحفاظ
 ابن حجر يعني العقلاني مثل عند فاجاد بل لا يخل
 لا اصل الحديث من لم يخف الله خف منه
 لم يثبت مناه وصحبه معناه **خدا** من لم يصلي
 الخير يصلي الشر هو من كلام بعض السلف **خدا**
 من لم يكن عند صدقة فليعن اليهود لا يصح **خدا**
 من لا نت كلمته وجهت محبة من كلام علي قال الخطيب
حديث من لم ينفعه علم ضره جملة لا عرفه
حديث من نفع جاهلا عاده جاء بعض
 وليس شئ من المسند قال السخاوي لا استخضر
 بل روى الخطيب عن معمر بن النخعي لا ترد علي **خدا**
 فيستفيد منك علما ويخذلك **علا** **الحديث**
 من وسع علي عياله في يوم عاشوراء وسع الله عليه
 السنة كلها وفي رواية سائر سنة قال الزركشي لا
 اغناه من كلام محمد بن المنتشر قال السيوطي **خدا**
 صحيح اخرجه البيهقي في الشعب من **خدا** ابو سعيد
 الحديث روى هريزة وابن مسعود وجابر بن عبد الله
 وقال اسانيد كلها ضعيفة ولكن اذا ضم بعضها
 الى بعضها فادقوه وقال الحفاظ ابو الفضل العزفي في **خدا**
خدا ابني هريزة هذا ورد من طرق صحيح بعضها ابو
 الفضل بن فاضل وورد ابن الجوزي في الموضوعات
 من طريق سليمان بن ابي عبد الله عنه وقال سليمان
 مجبول ذكره ابن جبار في الثقات قبل **خدا** الحسن علي
 راية قال له طرق عن جابر بن عبد الله شرطه ان

جو شخص باركوت پر قبل ظہر کے پیشانی نہ کرے اور کو سیر شفاعت نہ پہنچے
 کے بیٹوں آخر کتاب موضوعات میں ذکر کیا ہے کہ عقلانی سر و کما بابت ہو
 سوال ہوا اس نے جواب دیا کہ یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں **حديث**
 جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس سے خوف کرے اسکی بنا صحیح نہیں
 معنی صحیح ہیں **حديث** خبر صلاحیت نہ کری تو شر اسکی صلاحیت نہ
 ہے یہ بعض سلف کی کلام ہے **حديث** جب کسی پاس صدقہ نہ دے تو
 نکتہ کرے صحیح نہیں **حديث** جب کسی کلام نہ ہو اسکی محبت نہ
 ہے کہا خطیب نے علی کی کلام ہے **حديث** جس شخص کو اسکا
 علم نفع نہ دے تو جہل اسکو ضرر دیتا ہے۔ میں اسکو نہیں جانتا **خدا**
 جو شخص جاہل کو نصیحت کرے وہ اسکو دشمن سمجھتا ہے بعض
 کا قول ہے اور کسی سنی نہیں ہے اور کہا سخاوی میں اسکو نہیں جانتا
 اور خطیب سمیر بن شتر سے روایت کی کہ کبریا کا خطا ظاہر کر اسلئے
 کہ تیری سے حاصل کر لیا اور پر تجھ دشمن بنا سمجھ کر **حديث** جو شخص اپنے
 عیال پر عاشورہ کی دن فراخی کر لیا اللہ کا اس پر تمام برس فراخی کر لیا
 اور ایک روایت میں کل کچھ سال کا لفظ آیا ہے معنی دونوں ایک میں
 کہا زکری نے ثابت نہیں بلکہ محمد بن منبش کی کلام ہے کہا طیبی اس طرح ہے
 نہیں بلکہ ثابت صحیح ہے جیسی فی شعب میں ابی سعید خدری اور ابو ہریرہ اور
 ابن مسعود اور جابر بن عبد اللہ وغیرہ روایت کی تو اور کہا سنی میں
 ضعیف ہیں لیکن جب بعض بعض کی طرف ملائی جائیں تو قوی
 ہو جائیں اور کہا حافظ ابو الفضل عراقی فی المالی میں **حديث** ابو ہریرہ
 کہ بہت طرق سے آئی ہے بمعنون کی ابو الفضل بن صرغی
 تصحیح کی ہے اور ابن جوزی اسکو طریق سلیمان بن ابی عبد اللہ
 سے موضوعات میں لایا ہے اور کہا سلیمان مجبول ہے ابن
 حبان فی اسکو ثقہ کہا ہے کہا اوصحیح میں **حديث** اسکی راوی یہ
 حسن ہے کہا اور اسکے لئے بہت طرق بار سے مشرط مسلم ہیں

ابن عبد البر فی الاستدکام من وایة ابی الزبیر
 وہی صحیحہ فالرواقہ ورد ایضاً من حدیث
 ابن عمر وخرجه الدارقطنی فی الافراد موقوفاً علی
 عمر وقد اخرجہ ابن عبد البر بسند جید ورواه
 فی الشعب عن محمد بن النضر قال کان یقال فذلک
 وقد جمعت طرقہ فی جزء هذا کلام العراقی فی
 نقلہ السیوطی وقال قد لخصت الجزء الذی جمعه
 فی التعقیبات علی الموضوعات **حدیث** من
 الحسناء یعطی مہر الیمن حدیث ولعل الحسناء
 لکنا یہ عن الحسناء العبری عن فی التزیل بالحیث
 مہر کنا یہ عن الاعمال الصالحة المستحسنة تحد
 من تمام الحج ضرب الجمال ہومن کلام الامش فالہ ابن ابی
 قلت قد مضى الصديق جالہ فی حجة الوداع بحضرة
 البنی علی اللہ علیہ وسلم ولم ینکر علیہ فذلعلی الی
 منہ اضافة الصلہ الی فاعلہ وقیل اضافة الی الفعل
 وهو الاظهر ومعنی القام اشہر المعنی انہ یعمل فیہ
 حتی یضرب ویضرب اللہ المستعاض **حدیث** من حسن
 الموافقة ترجمہ السخا ولم یتکلم علیہ قلت ومعنا
 ما فی المثال لولا الوام لہلک الا **نام حدیث**
 من علامة الساعة التلذذ عن الامامة لیس
 یجحد ومعنا صحیح ذکرہ بن الربیع وقد ورد عن
 سلامة بنت الحویر فوعان من اثر طالساعة
 ان یتدفع اهل المسجد لایحرقن اماما یصلی ہم
 احمد والوجدان وبن ماجہ **حدیث** من
 فتنۃ العالم ان یكون الکلام احب الیمن العکوف

اسکو ابن عبد البر نے اسناد کارمین ابی الزبیر سے روایت کی ہے اور یہ صحیحہ طریقہ
 ہے کہا اوس نے یہ ابن عمر سے بھی مروی ہے اور دارقطنی نے اسناد
 میں ابن عمر سے سوقوف روایت کی ہے اور اسکو ابن عبد البر بسند جید
 لایا ہے اور سیوطی فی شعب میں محمد بن نضر سے روایت کی ہے
 کہا اوس نے یہ مشہور تھی اوس نے ذکر کر دیا اور میں اوس کے سب طریق ایک
 رسالہ میں جمع کئے ہیں یہ کلام عراقی کے امالی میں بھی سیوطی نے اسکو
 نقل کیا ہے اور کہا سیوطی نے میں کے رسالی کا تعقیب علی الموضوعات
 اختصار کیا ہے حدیث جو شخص حسین عورتوں خطبہ کہے تو انکو
 مہر دے یہ حدیث نہیں شایعہ اسناد سے وہی جو قرآن میں الحسنی
 تفسیر کیا گیا ہے اور مراد مہر سے اعمال صالحہ میں حدیث
 اونٹوں کا مانا حج کے نعمات سے ہے۔ کہا ابن ربیع نے یہ عمر
 کے کلام ہے میں کہتا ہوں حجة الوداع میں ابوکر صدیق کا و
 کو مارنا آنحضرت کی رو بر ثابت ہے اور آپ کو سپر نگاہ نہیں کیا
 پس ثابت ہوا کہ مراد اس سے نہایت مصدق ہے جو فاعل کھڑا و
 بعضوں نے کہا ہے اضافہ صحت کے مفعول کی طرف ہے میرا ظاہر
 ہے اومعنی لفظ تمام کی مشہور میں اور مدح کے معنی ہیں کہ اونٹ
 پر رست میں بوجہ داد و جادو تاکہ راغبانہ اور غار کیا جاوے اور تعالیٰ کے
 حدیث موافقت بہتر دیتی ہے سخاوی اسکو ترجمہ میں لایا ہے اور سیوطی
 کلام میں کہ میں کہتا ہوں شیخ بن جواسل کہ میں اگر گرفت نہ ہوتا
 تو خلقت ہلاک ہو جاتی حدیث قیامت کے علامتوں سے جو امامت چھپی
 ہے اسناد میں یہ بھی مذکور کیا ہے کہ یہ حدیث سندش اور سند کے ثبات میں احمد
 سلامت بنت حرم سے مروی ہے قیامت کی علامتوں سے جو کہ اہل مسجد
 باہم تلافی کر لیں کوئی امام نہ باقی رہے جو انکو نماز پڑھائے اسکو احماد اور
 ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے **حدیث** عالم کے
 فتنہ سے ہے کہ کلام اسکو سکوت سے پسند ہو

ذكر الحديث بطوله في الاحياء وقال العراقي رواه
ابو نعيم وابن الجوزي في الموضوعات وكذا ذكره
المختصر حديث من الذنوب ذنوب لا يكفر
الا الوضوء بعرفته في الاحياء وقال العراقي لم اجده
اصلا حديث موثق قبل ان يمتنعوا قال العقلاء
انه غير ثابت قلت هو من كلام الصوفية والعنه
اختيارا قبل ان يمتنعوا اضطرابا والمراد بالوثوق
الاختيار ترك الشهوات واللهاث ما يترتب عليها
من الذلات والغفلات حديث الموت كفا
للمسلم ذكره ابن الجوزي في الموضوعات ولم يثبت
كما ذكره العراقي في ماله من انه ورد من طريق
بهارية الحسن انتهى رواه البيهقي في الشعب و
القضاعي من تحذ ان من عرفوا وصحة ابو
بن العراقي حديث المؤمن اذا قال صدق
واذا قيل له صدق لا يعرف بهذا اللفظ وكان
مقتبس من قوله والذي جاء بالصدق وصدق
بر اولئك هم المفلحون والمراد بالمؤمن هو الكامل
واستأنس السخاوي بشقه الاول بمعنى حديث
يطيع المؤمن على كل جملة غير الخيانة والكذب
الثاني بحديث رأي عيسى بن مريم رجلا يسر
فقال له اسرقت فقال لا والذي لا اله الا هو فقال
آمنت بالله وكذبت عيني بل رواه ابن ماجه
بن عمرو خلف بالله فليصدق ومن حلف له
بالله فليرض من لم يرض بالله فليس من الله
حديث المؤمن سريع الغضب سريع

يہ احیاء میں لمبی حدیث کا ایک نمونہ ہے اور کہا عراقی نے اسکو
ابو نعیم اور ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایسا ہی مختصر
میں ہے حدیث کتاب میں بعض نسخوں گناہ ہیں کہ وہ وفات عرفہ کے
ماسوا کا کچھ کفار نہیں ہے۔ احیاء میں جو اور کہا عراقی نے بی بی کا
نہیں یا یا حدیث مروی ہے کہ عسقلانی نے ثابت کیا
ہے۔ میں کہتا ہوں یہ صوفی کی کلام ہے اور صوفی اس کے بہن مروی ہے
اختیار سے پہلے اس کے کہ وہ تم غلط رہی اور مراد غفلت اختیار ہے شہادت
اور کیلون کا ترک کرنا ہے اور جو اس وقت اور غفلت مترتب ہوتی ہے
حدیث سوت ہر مسلمان کیلئے کفارہ ہے۔ ابن جوزی نے اسکو
موضوعات میں ذکر کیا اور جواب کہ نہیں پہنچا اسلئے کہ عراقی نے
امالی میں ذکر کیا ہے کہ حدیث بہت طریق کی سبب سے کہ جو کہ پہنچ
ہے انکو اور بہتوں نے تشبیہ میں اور قصاصی نے اس سے مرفوع روایت کر
ہے اور ابو بکر بن عراقی نے اس کے تصحیح کی ہے حدیث مومن جب کہ
سچ کہتا ہے اور جیسا اسکو کہہ کر کہا جادوی تو اسکی تصدیق کرتا ہے
ان الفاظ سے معلوم نہیں ہے کہ گویا اس آیت کا اقتباس ہے
اور شخص کہ آیا اسکا صدق اور اسکی تصدیق کی وہ لوگ متقی ہیں
اور مراد مومن کا ہے نہ مخالفی پہلے شق پر اس حدیث کی غرض
دلیل یہ کہ مومن ہے مومن جو خصیت پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت
اور کذب کی اور دوسرے شق پر اس حدیث سے عیسیٰ بن مريم
علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتی دیکھا کہا کیا تونی چور
کی ہے کہا اور نہیں قسم مجھ کو کہ جسکو سوا کوئی مضبوط نہیں ہے فرمایا
علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ سے ایمان لایا اور میری آنکھوں میں جو شہادت
بلکہ ابن ابی شیبہ سے روایت کی ہے جو شخص اسکا کسی قسم کہا تو سچ کہتا
اور جسکو کہے کہ سچ کہتا ہے کہ وہ انہی ہوگا اور جو شخص اسکا سوا کہتا
نہیں اسکا سوا کہتی نہیں حدیث مومن جب کہ کہتا ہے

الشفاء والمعنى ان المؤمن المحمدي من طبعه العزة
وقلة الفطنة للشر وترك البحث عنه وليس لك منه
سهم ولا ولكن كما وحسن خلق وحلا حديث المؤمن
يعطى والمنافق يحسد من كلام الفضل **حرف لنون**
حد الناس بوزانهم اشارة منهم بابانهم قيل
انه من كلام عمر بن الخطاب رضي الله عنه قيل ان قوله على وهو
الظاهر **حديث** الناس على دين ملوكهم او ملوكهم
قال السخاوي اعرف حد يشا وهو قريب مما قبله
حديث الناس بالناس هو معنى الحديث
امتي كالنبيان ليشد بعضه بعضا **الحديث**
الناس محزونون باعمالهم عزاء السخاوي الى الغيوب
تمامه ان خير اخير وان شر افشرو وقال الجلال السيوطي
في درر مذكرة بن جريري تفسيره عن ابن عباس
سوقا قلت في التنزيل هل تجزون الاماكنتم
حديث الناس نيام فاذا ما قوا النبي هو من
على كرم الله وجهه **حديث** بند القمل يود
النسيان يروي في حد مرفوع شديد الضعف
سند الحكم بن عتيبة انه الايلي المتهم بالوضع والكد
كما قاله ابن عبد في كماله **حديث** النبي لا يؤلف
تحت الارض اي لا يكمل الالف بعد موته بل يقوم
القيمة قبله وهو باطل لا اصل له ومن صرح بطلان
الفرالديري في الدر المنقطه وقال انه مما نقل عن
علماء اهل الكتاب لا يصح بل كما ورد في حد
لوقت يوم القيمة على التعيين فاما ان لا يكون له اصل
اولا ثبت اسناده قلت وقد ضعفه السيوطي

منه اسكويه من كرموس محمودي طبعته كرموس
اور بحث كرموس كرم اور حسن خلق كرموس
سوس غبطه كرموس اور خلق حسد كرموس
نون - **حديث** آدمي حسب قدر شأبهت ابني بايون
رکھتی ہیں اس سے زیادہ شائبہت زمانہ سے رکھتی ہیں۔ بعضوں نے کہا
ہے قول علی کا بھی اور بھی مشہور ہے **حديث** آدمي ياد شأبهت
کے دین پر ہیں۔ کہا سخاوی میں اسکو حدیث نہیں بتا رہے ہیں
پہلے حدیث کی قریب ہے **حديث** آدمي سائعه آدميون کے ہیں
صحیح حدیث کی معنی ہیں امت سے گریز کیا کی شکل ہے بعض نے
تقویت رکھتی ہے **حديث** آدمي وافي عملوك بدل دیے
جائیں گے سخاوی اسکو غریب کی طرف منسوب ہے اور اگر کہے کہ یہ ہے
خیر کا بدلہ لیو رشتہ کا بدلہ نہ لیا جلال الدین سیوطی نے درمیں ابن جریر
تفسیر میں ابن عباس کا قول نقل کیا ہے میں کہتا ہوں قرآن میں ہے
(و بدل دیو جاؤ گی مگر جو تم کہتے ہو) **حديث** آدمي سوس مری ہیں
سری ہیں میدہر جاگتے ہیں۔ حضرت علی منہ کا قول جو **حديث** قل کا
گرا انسان پیدا کرتا ہے۔ اسکی سند بہت سخت ضعیف ہے اور اسکی سند
میں حکم عبد اللہ الايلي ہے جو وضع اور کذب سہم ہے جب کہ ابن عبد
کمال میں کہا ہے **حديث** نبی زمین کی نیچے ہزار برس نہیں
گذا رہتا یعنی نبی اپنے موت کی بعد ہزار سال پہلے نہیں گزرا کرتا
اس سے پہلے قائم ہو جاتی ہے یہ باطل ہے اسکا کچھ اصل نہیں ہے
اور اس کے بطلان پر الفرالديري اور المرتضى نے تصریح
کے ہے اور کما اور میں نے یہ علماء اہل کتاب سے
منقول ہے اور صحیح نہیں بلکہ جس میں قیامت کے
دن کی حد آئے یا تو اس کا کچھ اصل ہے نہیں
یا سند اس کی ثابت نہیں میں کہتا ہوں سیوطی نے

نظرہ الی ریدہ احباب الی اللہ من عبادۃ سنہ

م اور اس کے ساتھ کے ساتھ

عن جابر کا رواہ فی الجامع الصغیر فهو ضعیف لیس بموضوع **حدیث** نظرہ الی وجه العالم الحدیث
 اللہ من عبادۃ ستین سنہ صیاما و قیاما فی نسخۃ سمعنا وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ من فوعا بة ولا یسمیہ
 قالہ السخاوی وقد مرہ النظر علی وجه عبادۃ رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود و عمر بن الخطاب **حدیث**
 نعم الصبر القبر قال الزکشی لم یوجد فی مسند الفردوس من خدایں عباس من فوعا نعم الکفو القبر الجاریہ و بیضیہ فی المسند قال السیوطی فی الطیور یا بسندہ
 علی بن عبد اللہ قال نعم الاختان القبر **حدیث** نعم العبد صہیب لعل یخفف اللہ عنہ بعضہ شہرہ و فکلا
 الاصولیین اصحاب العا و اهل العربیۃ فبعضہم یرویہ عن بعضہم یرویہ قال السخاوی رأیت بخط شیخنا
 یعنی العسقلانی انہ ظفر بہ فی شکل الحد لا بن قتیبة لم یکن لہ بن قتیبة سند و قال الرازی صیبا علیہ السلام لا یخاف تحقیقا
 انتہی قال السبکی فی شرح التخصیص لہ اریہذا الکلام فی من کتب الحدیث لا مرفوعا و لا موقوف و لا عن البی علیہ
 السلام و لا عن عمر مع شدۃ التقصیر قال الترمذی فی حاشیہ الغنی عن والدہ انہ رأی بخطہ ما صورہ و رأیت بخطہ
 ابابکر بن العربی شبہ الی عمر بن الخطاب لا انہ یدلہ اسناد او قال العراقی لا اصل لہذا الحد و لم اقل علی
 اسناد قط فی شئ من کتب الحد و بعض الخافینہ الی عمر بن الخطاب من قولہ و لم الاسناد الی عمر و قال
 الامامین فی حاشیہ علی المغنی و فقت الحلیۃ لا فی نعم علی حدیثی ترجمۃ سالم کو ابن حذیفہ من طریق

جیسا کہ جامع صغیر میں ہے بہت ضعیف ہے موضوع نہیں **حدیث**
 سند عالم کی طرف و کیسا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ساتھ ہر کسی عباد
 قیام اور صیام کی ہر کہا سخاوی نے نسخہ سمعان وغیرہ میں انس مرفوع
 روایت ہے اور صحیح نہیں اور طبرانی اور عالم کی ابن مسعود و عمر بن
 حصین روایت کی ہے کہ علی کی سند کی طرف و کیسا عبادت ہے **حدیث**
 بتر سسرال قبر ہے کہا زکشی نے یہ نہیں پایا کہ اور سند فردوس میں ابن عباس مرفوع ہے بہتر کثرت
 کے لہذا قبر ہے اور سند میں اسکیلے سفید و چوڑی گویا ہے کہا سیوطی نے
 ظہور ثبوت میں یہ علی بن عبد اللہ و بہتر ہینین قبر میں **حدیث**
 بصر غلام صہیب اگر فرستادہ ہو و رتات ابی اسکی پیغمبرانی
 ذکر اصحاب و در صحابہ سلمانی اور اہل عربیہ کلام میں مشہور ہے
 بعضے عمر سے روایت کرتے ہیں و بعضے مرفوع کہا سخاوی نے
 نیز شیخ عسقلانی کا خط دیکھا ہے کہ اسکی حدیث کی شکل
 بر ابن قتیبہ میں دیکھا ہے اور ابن قتیبہ کی اسکی لکھی کوئی سند
 ذکر نہیں اور کہا راویہ کہ صہیب ثمالی عباد اسکی محبت کرنا
 اسکی حدیث خوف سے انتہا دیکھا اسکی فی شرح تلخیص میں نیز اسکی
 کہے کتاب تشدین نہیں دیکھا مرفوع موقوف نہ آنحضرت سے عمر سے
 باوجودیکہ منہ اسکی بہت تلمیذ کی ہے اور کہا شہرہ نے حاشیہ سنن
 ابن ابی ذر الدری کہنے کا خط اس صورت سے دیکھا ہے کہ مرفوع
 ابابکر بن العربی کو دیکھا کہ اسکی اسکو عمر بن خطاب کی طرف مرفوع
 ہے مگر اسے اسکی سند بیان نہیں ہو کر کہا عراقی نے اسے کچھ اصل ہی
 اور نیز اسکی حدیث میں نہیں دیکھا اور بعض نحو میں حضرت عمر کا
 قول ہے کہ میں اور میں کوئی سند نظر نہیں دیکھتا کہہ دایم نے
 حاشیہ سنن میں معنی یہ حدیث ابی نعیم کی حدیث میں سالم کو ابن حذیفہ کی مناقب میں
 طرق عمر سے دیکھے ہیں

قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول ان سالما
 شديدا يحب لله عز وجل لو كان لا يحيا الله ماعصاه
 انتهى ذكره ابن ابي شريف في حاشيته شرح جمع الجوامع
 وفي سند ابن لهيعة انتهى قال الزمركشي لا اصل لهذا
 الحديث لكن في الحلية من خلد ابن عمر مرفوعا ان سالما
 شديدا يحب لله لو لم يخف الله ماعصاه وقال الخطيب
 السيوطي في شرح نظم التلخيص كثر سؤال الناس عن
 نعم العبد صهيبة لم يخف الله يعصه ونسبه
 الى النبي عليه السلام ونسبه ابن مالك في شرح النكاح
 وغيره الى عمر قال الشيخ بهاء الدين السبكي لم ار هذا
 الكلام في شيء من كتب الحديث لا مرفوعا ولا موقوف
 على عمر ولا عن غيره مع سنده التلخيص انتهى نعم قد مر
 في سالم لاصحبت عمر مرفوعا عن معاذ بن جبل امام العلماء
 اليوم القيمة لا يحجبها من الله الا للرسول ان سالما
 لو اوصف بغير شدة ولا حب لله لو لم يخف الله ماعصاه
 اخبر به الديلمي حديثا نقطة من دوات عالم
 احبالي لله من عرق سائة ثواب شهيد موضوع كما
 في الذيل حل بيتا نوم المؤمن بيتا اي نوم
 وسبعة خبات اضعيف ذكره في النهاية بلائس
 وذكره الكوراني بلفظ نوم المؤمن بيتا ومثوبا
 حل بيتا نوم العالم عبادة لا اصل له في المرفوع
 كذا بل ورد نوم الصائم عبادة وصحته تبديل
 له مضافا وعاء مستجاب ذنبه مغفورا
 واه اليه في مسند ضعيف عن عبد الله بن ابي
 ان رواه ابو يعقوب في الحلية عن سلمان نوم على علم

کہا اس نے نبی رسول مد علیہ وسلم سے فرمایا سالما اللہ کی بہت
 رکبتا ہے اگر فرضا اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو تب بھی اسکی بیگمائی نہ کرتا
 انتہی ذکرہ ابن ابی شریف فی حاشیہ شرح جمع الجوامع میں کہ گیا ہے
 کہ اسکی سند میں ابن ابی نعیم و انتہی اور کہا زکشی فی اس حدیث کا اصل
 نہیں ہے لیکن علیہ میں ابن عمر سے مرفوع روایت کہ سالما اللہ تعالیٰ
 سے بہت محبت رکبتا ہے اگر فرضا اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو تب بھی
 ناگزیر فی ذکر اور کہا حافظ سیوطی فی شرح نظم التلخیص میں اس حدیث کی روایت
 نے بہت سوال کیا ہے بہر خدام صہبت اگر فرضا اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرتا تو
 بھی وہی ناگزیر فی ذکر اجنوں نے حضرت کیطون مذکور کیا ہے اور ابن ابی
 شریح کا یہ دیگرہ میں عمر کی مشہور ہے اور کہا شیخ بہاء الدین السبکی نے یہ نہ
 کلام کو کسی حدیث میں نہیں لکھا نہ مرفوع نہ موقوف نہ عمر سے نہ کسی غیر
 باوجودیکہ میں اسکو بہت تلاش کی ہے انتہی سالما کی حقیر کہ سناؤں جبل
 عالموں کا امام ہر قیامت دن اسکا اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہوگا کہ
 ہو سالما کو ابی حذیفہ کا اللہ تعالیٰ ہی سخت محبت کرتا ہے اگر فرضا
 تعالیٰ سے نہ خوف کرتا تو تب بھی وہی ناگزیر فی ذکر اسکو درمیانی
 روایت کیا ہے حدیث اللہ کا نقطہ دوات عالم کا زیادہ ہے
 سو شہید ثواب کی پسینے سے صومع ہے ایسا ہے ذیل میں ہے
 حدیث مومن کے نیند خفیف ہے اور کان اسکی سفیف ہیں یہ
 نہا یہ میں بلا سند مذکور ہے اور کورانی نے ان الفاظ سے ذکر کیا
 ہے مومن کے نیند خفیف ہے اور آواز اسکا سفیف ہے حدیث
 عالم کا سونا عبادت ہے اس طرح مرفوع نہیں بلکہ طرح آئی ہے ورنہ
 اور کا سونا عبادت ہے اور چپ کرنا اسکا تسبیح ہے اور عمل اسکا
 وگنا ہے اور عار اسکی مستجاب ہے اور گناہ اسکی بخشے جاتی ہیں
 سہمی نے مسند سفیف سے عبد بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے لیکن
 ابو نعیم نے حلیہ میں سلمان بن یونس روایت کی ہے عالم کا سونا

مرفوعہ روایت ہے انتہی

خیر من صلوة علی جمل ففی الجملة من کان عالما
 فنومه عبادة لانه ينوي به النشاط علی الطاعة و
 هنا قيل نوم الظالم عبادة لانه في تلك النسبة عبادة
 بالنسبة اليه في ترك ظلمه **حديث** نية المؤمن
 خير من عمله قال ابن حمية لا يصح وقال البيهقي
 ضعيف ورواه العسکری الامثاله عن ابن عمر
 وسنده ضعيف عن النوايس بن سماعة كما ذكره الترمذی
 وفي الجامع الصغير نية المؤمن خير من عمله وعمل
 النافق خير من نية موكل بعمل علی نيته فاذا عمل
 المؤمن عملا نال فليبه نور مره اطلاق عن سهل بن سعد
 انما كانت نية المؤمن خيرا من عمله لانها بافرادها
 تصبو عبادة يترتب عليها الثواب بخلاف اعمال
 الجوارح فانها انما تكون عبادة اذا صاحبت النية الخيرة
 بحسنة فلم يعلموا انها الله عنده حسنة كاملة لان
 مكانها مكان العزوة يعني قلب المؤمن قال سهل بن خلف
 الله تعالى مكانا اعز واشرف عنده من قلب عبده المؤمن
 وما اعطى كرامة للخلق اعز عنده من معرف الحق جعل
 الاعز في الاعز فان شاء من اعز الامكنة يكون اعز ما
 نشاء من عنده قال سهل بن سعد عبد اشغل المكان الذي
 هو اعز الامكنة عنده متكا بغيره سبحانه وفي اناعذ
 للتكسرة قلوبهم المتدبر قلوبهم وما وسعنا راحتي
 سمائي ولكن بسعني قلب عبد المؤمن اشعار بذلك
 لانها باقية بخلاف العمر ولذا قيل الخلود في الجنة و
 النار جزاء النية ولا انها تسلم عن بقاء بخلاف العمل
حديث قال النبي صلى الله عليه وسلم لا اصل له كما صرح

اورم
 صنف

بہتر ہے جابل کے نماز پڑھنے کے حاصل عالم کی نیت عبادت کے لئے کہ اسکی
 اس عبادت کے لئے نشاط حاصل کیجیو اور سو و سو کہ اسکی عبادت کے
 نیت عبادت کے لئے اسکی نیت اسکی نیت کہ اسکی عبادت کے
حدیث نیت مومن اسکی عمل سے بہتر ہے کہا ابن حنیف
 نہیں ہے اور کہا بیہقی نے سنا اسکی ضعیف ہے اور عسکری اشال
 میں اسے صرف نوم روایت کی ہے اور سند اسکی ضعیف ہے اور زکری
 نے ذکر کیا ہے کہ تو اس بن سحان ضعیف طریق آئی ہے اور جامع صغیر
 میں ہے نیت مومن بہتر ہے اسکی عمل سے اور علی منافق کا بہتر ہے اور
 نیت اور یہ کہ اپنی نیت کی موافقہ عمل کرنا ہی پس جب مومن کو
 کام کرنا ہو تو اسکو دسین نور روشن ہو جائیو بطریق فی سہل بن
 سعید روایت کی ہے اور نیت مومن اسکی عمل سے اسے بہتر ہے کہ
 اسکی نیت ہی عبادت ہو سکتی ہے اور اسکو بہتر ہے انشاء بخلاف
 کے وہ عبادت ہوئی ہیں عبادت کے ساتھ نیت ہی عبادت کا حدیث
 جو شخص نیکی کا قصد کرے اور اسے عمل کرے تو اسے عالمی اسکی ایک
 نیکی کا عمل کا ثواب ملے گا یعنی اسکی نیکی کا عمل اسکی نیکی کا عمل
 کوئی شرف اور عزت الا اللہ تعالیٰ ہی تو نزدیک سوا دل مومن کے نہیں
 لیا اور کوئی کبریت خلعت کو معرفت حق سے بھر نہیں سکتا
 شرف کو شرف میں کہا ہے جو چیز اشرف کان پیدا ہو وہ شرف
 جو شرف جو جس کی بید نہیں ہیں سب اسکی نیکی کا عمل اسکی نیکی کا عمل
 جو شرف کان کے ساتھ شرف ہوا اور اسکو جو شرف شرف مشغول اور میں
 انکو ساتھ میں چکا دل تو ہوں میں تو میں کی دلی ہو گئی میں اور میں
 آسان و زمین گنجائش نہیں کہتے لیکن ہر س کا دل سے گنجائش کہتے ہیں
 ہر س مفہوم برابر اسکی کثرت باقی بہتر خیرات اعمال کے اور اسکی
 بہتر ہے کہ نیت اور اسکی نیت کا بدلہ اور اسکی کثرت باقی بہتر ہے
 اعمال کے حدیث مشغول فی کثرہ الامور اسکا کچھ اصل نہیں عبادت

الرواۃ فی حاشیہ علی المناہج حروف الواو
حدیث وصی مومع سر و خلیفہ فی اہل و
 خیر میں اخلت بعد علی بن ابی طالب موضوع علی
 ما قالہ الصفاق الدار للفظ قلت ہو من مفتربا
 الشیعة الشیعة قالہم اللہ فانی دیو فکر دیکھ
 یا فکون **حدیث** الورد الابيض خلق من عرف
 والاخر من عرف جبریل والاخر من عرف براتی مذکور
 فی مسند احمد و در غیر فقال النور لا یصح وقال
 الاخرون انه موضوع قلت وكذا ذکرہ ابن عساکر فی
 ترجمہ الحسن بن علی بن ذکریا بن صالح العدنی للبشر
 الملقب بالذئب عن علی ان النبی علیہ السلام قال لیلة
 انزلت فی لیلة السقط الی الارض من عرفی فثبت
 الورد فی اذانہ ینتم الی حق فلیتم الورد موضوع
حدیث الموضوع علی الموضوع نور علی نور الاحیاء
 وقالہم جہلم اقف علیہ سبقہ لذلک المنذر
 واما الحفاظ العسقلانی فقال لانه حدیث ضعیف واہ
 درین **حدیث** ولا زاد لما نصبت فی حدیث
 الذکر بعد الصلوة فی مسند عبد بن حمید
 الطبرانی بسند صحیح قال السخاوی ومن انکرہ فهو مقصود
حدیث الولد ساریہ قال السخاوی ولا اصل لہ وقد سبق
 الزرکشی بذلک **حدیث** ولما انزل لا یدخل الجنة
 یدور علی الالسنۃ ولم یثبت بالنسب لوالہ قال القاضی
 الشیرازی فی سفر السعاده ہو باطل **حدیث** ولدت
 زمن الملك اعاد لقال السخاوی لا اصل لہ وقال الزرکشی
 کذب باطل وقال اللیثی قال البیهقی فی شعب الایمان

رواۃ فی ماشیہ نار میں اسکی تحریر کی ہو **حدیث** واو۔
حدیث میرا وصی اور میرے پیچیدگی جگہ اور اہل میں میرا خلیفہ در
 بہتر اور اس حکمران خلیفہ اپنی پیچیدگی بناؤں علی بن ابی طالب سے
 مرفوعہ صحیحہ کہ معنائی فی دار الملقظ میں کہا ہے میں کہتا ہوں کہ
 کا فر ہے اسد تعالیٰ ذکر قتل کر کے سوط لوٹی جائے میں اور کھڑے ہو کر
 میں **حدیث** سفید پہل میری پیچیدگی پیدا ہوا اور میرے جبریل
 علیہم السلام کی پیچیدگی اور زور برائی کی پیچیدگی سے کہ سند دروس
 وغیرہ میں مذکور ہے کہا کہ اسکی پیچیدگی میں کہ اور کہا ہاں میں کہ یہ موضوع
 ہے میں کہتا ہوں کہ یہاں میں اسکی تحریر حسن بن علی بن ذکریا بن
 الحدادی جبریل (جبریل القبطی) میں علی ذکر کیا ہے کہ مخفی ہے
 فرمایا جس رات میں جبریل آسمان کی طرف برکرا گیا تو زمین کی طرف میرے
 گراؤ اور اس کا کلاب پیدا ہوا اس میں جبریل میں ہے کہ میں نے کہا کہ
 سر پہلے موضوع ہے **حدیث** وهو پر و عوکر انور علی لہ
 ہے۔ اعیان میں ہی۔ کہ کہا جہنم میں اسے واقع نہیں ہوا
 اس میں حدیثی اور سند سبقت لی گیا ہے لیکن حافظ عسقلانی نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسکو زرین نے مستد میں روایت کیا
 ہے **حدیث** نہیں کوئی روکر نہوا جو میں فصیل گزرتی ہے
 سند عبد بن حمید میں ذکر بعد نماز کی بیان میں ہے اور طبرانی اسکو
 سند صحیح سے لایا ہے کہا سخاوی نے جہنم کا انکار کیا وہ فاسد ہے **حدیث**
 حرام زواہ جنت میں داخل ہو گا۔ یہ زبانی پر پہلے اور ثابت
 نہیں بلکہ قاضی مجد الدین شیرازی نے سفر السعادت
 میں کہا ہے کہ یہ باطل ہے **حدیث** میں بادشاہ
 عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں۔ کہا سخاوی نے
 اس کا کچھ اصل نہیں اور کہا زرکشی نے کہ کذب باطل
 ہے۔ کہا سیوطی نے کہا یہ بھی نے شعب الایمان میں

فان وضوء المؤمن بوزن مع حسنة وضعه
 بحسبہ حدیث لا تسید فی فی الصلوة قال
 السخاوی اصلہ حدیث لا تکره الفتنہ فی آخر
 الزمان فانها تیرای هلك للمنافقین رواه الدیلمی
 علی بہ مرفوعاً کذا قالہ الزرکشی وقال السیوطی انک
 الحافظ بن حجر نے شرحہ للبخاری ونقلہ عن ابن
 وهب انہ سئل عنہ فقال انہ باطل وقال السخاوی
 وکذا أخرجه ابو نعیم وفسدہ ضعف مجهول
 سئل عن ابن وهب فقال انہ باطل وقیل ابن وهب
 ان فلا ناحد عنک عن النبی علیہ السلام لا تکر
 الفتن فان فیما احصا المنافقین فقال ابن وهب
 اعماہ الله ان کان کاذباً فعمی الرجل حدیث لا تقد
 من لا یعودک قول ابن وهب یقویہ ما یروون
 حدیث جابر مرفوعاً من علم مرضاً ناعداً موضعاً و
 ضعیف وقد قال عبد الله بن احمد لا یبہ یا ابن جابر
 مرض فماتوه فقال له یابی ما عدا فماتوه فله
 ولعله محمول علی النادیب فی حدیث ضعیف رواه
 الدیلمی عن انصاره یقالہ قد فی الخبر عن النبی
 علیہ السلام انہ قال عد من لا یعودک ولعل الاول
 محمول علی العد وهذا علی الفضل حدیث
 لا یظنونی فی السجدا یعرف لہ اصل حدیث
 لا تلذ الحیة الالعیة من امثال العرب حدیث
 لا تقارنوا فقرضوا ولا تحفروا قبورکم فتموتوا ذکرہ
 ابن ابی حاتم فی العلل عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 وقال عن ابیہ انہ منکر واسنہ الدیلمی لا یدہب

اس لئے کہ مومن کا وضو قیامت کے دن نیکوین کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔
 اسکو صحیح بن حبیب نے بنا کر حدیث مجوزہ میں مندرج کیا۔
 کہا سخاوی نے کہا کہ اصل نہیں حدیث افزاء میں فتنوں کو کرنا
 نہ جانو کیونکہ وہ منافقوں کو ہلاک کریں گے۔ دیلمی نے علی مرفوعاً کہتے
 کہ ہے ایسا ہی زکری سے کہا ہے اور کہا سیوطی فی حافظ بن حجر نے
 شرح بخاری میں اسکا ہذا کیا ہے اور ابن حبیب کو منقول کیا ہے کہ
 اباب اس سوال ہوا کہ یہ باطل ہے اور کہا سخاوی نے ایسا ہی ابو نعیم
 ذکر کیا اور اسکی سند میں ضعف اور مجهول ہے اور اسے ابن حبیب
 سوال ہوا تو کہا اسکی یہ باطل ہے اور ابن حبیب کہا گیا کہ علان نے
 سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کرتا ہے فتنوں کو کرنا جائز اس لئے
 کہ یہ منافقوں کو کاٹیں گے کہا ابن حبیب اللہ تعالیٰ اسکو اندھا کرے کہ
 جہوش ہا ہے یہ وہ آدمی اندھا ہو گیا حدیث نہ عبادت کرو اسکو جو تیر
 عبادت نہیں کرتا۔ یہ قول ابن حبیب ہے اور یہ حدیث جو جابر سے مروی
 ہے اسکی تہمت کرنی ہے جو شخص ہمارے مرضیوں کی عیادت کرے گا ہم
 مرضیوں کی عیادت کریں گے اور نہ اسکی ضعیف ہے اور عبد اللہ بن احمد نے
 ابن ابی ہاشم سے کہا ایسا ہی ہمارا ہمارا ہی باطلی عیادت نہیں کرنی
 کہا ایسی ہی دوسری عیادت نہیں ہے اور اسکی نہیں کریں گے کہ میں کہتا ہوں
 یہ تلویح پر محمول ہے اس لئے کہ تم لوگ اسکا کہہ جاؤ ہم نہیں سمجھتے
 سے تروا کی ہے کہ اسکی حجے و غفرت کی ضرورت ہے عیادت کرو اسکو جو تیر
 عیادت نہیں کرتا شاید پہلی شد عمل پر محمول ہے اور پچھلی فضیلت پر
 حدیث نہ غلط کر دیکر مسجد میں یہ کامل معلوم نہیں ہوا حدیث
 سانچا ہے کہ بخاری عرب کی مثل ہے حدیث جان بوجھ
 کر یا زہد نہیں کیا ہو جائیگی اور اپنی قبر میں کہو دو پس میرا جو
 اسکو ابن ابی حاتم نے علل میں ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور کہا کہ
 نے ابن ابی ہاشم سے یہ منکر ہے اور دیلمی نے وہب بن

لا تظن من قال و لا تظن انما قال

تیس یہ مرفوعہ اور علی کا حال فلا یصمہ و اما ما یزیدہ
 العیوم من قویم فموتوا فتدخلوا النار فلا اصل له
تحد لا تظن ان من قال و لا تظن انما قال اعلیٰ کرم اللہ
 وجہہ کما رواہ ابن السعفی تاریخہ عنہ ذکرہ السعفی
تحد لا سلام علی اکلا اصلہ فہناہ و ہو صحیفہ
 تحد لا عند من قال لا سلام لا اصلہ و لیس معنا علی
 اطلاق صحیح **حدیث** لا غیۃ لفاسق قال احمد
 و قال الدارقطنی و الطیب الحاکم باطل لکن قال الزکری
 طرق کثیرہ و قد رواہ البیہقی فسننہ من تحد انہ رضی اللہ
 عنہ بلفظ من الفی جلیاب الحیاء فلا غیۃ لہ و قال
 السادہ ضعف و قال الاھروزی فی ذم الکلام ہو تحد
 ساقط عن طرق عن ہیز بلفظ لیس لفاسق غیب **تحد**
 لہ فی اعلیٰ لاسیف الاذ و الفقہا اصلہ مما یعد
 نعم یروى فی انوارہ عند الحسن عرفة العید من تحد
 ابی جعفر محمد بن علی الباقرو قال نادى ملک من الملک
 یومہ بد یقالہ رضوان لاسیف الاذ و الفقہا لافقی
 الا علی و ذکرہ و کن ابی ریاض النضرہ و قال ذو الفقہ
 اسم سیف النبی علیہ السلام و سمی بذلك لانہ کان
 فیہ حفرة صغار (قولہ و ما یدل علی بطلانہ انہ لو نزل
 بعدا من السماء فی بد سمع الصغیر الکرام و لنقل
 عنہم ائمة الفخام و ہذا شیعہ یقولون من ضرب النقاد
 حوالی بدر و ینسبونہ الی الملائکہ علی حجة الاسترار
 من رضى علیہ السلام الی یومنا ہذا و ہو باطل
 و نقلا وان کان ذکرہ ابن المرزوق و تبعہ القسطلانی
 فی مواہبہ و کان من معتزلات الشیعۃ الشنیعة

فتیس یک مرفوعہ روایت کی ہے ہر حال یہ صحیح نہیں لیکن بہ نظر
 جبکہ عوام زیادہ کثرت میں (پس مروتا گ میں داخل ہو) ہر کا کچھ
 اصل نہیں حدیث نہ دیکھا و سکی طرف جسٹ کہا ہے اور دیکھ جو کچھ
 کہا ہے یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ اس کا بن اس کا
 نے تاریخ میں روایت کی ہے حدیث نہیں ملا متی کہا بی و ابی
 اس کا کچھ اصل نہیں اور اس کے معنی یہ ہے کہ نہیں غدار کے لیے جو اقرار کر
 کہا عقلاً فی ہر کا کچھ اصل نہیں و نہ سے ہر مطلقاً صحیح میں حدیث
 فاسق کی نسبت نہیں کہا احمد یہ منکر ہے اور کہا و افطی و خطیب
 حاکم فی باطل ہے لیکن کہا نہ کشتی نے اس کی بہت طرق میں اور یہ
 سن میں اس سے ان الفاظ سے روایت کی ہے جسے چار جہا کی قرار
 تو یہ اس کی غیبت نہیں ہے اور کہا اس کی سند میں ضعف ہے اور کہا ہر کے
 ذم الکلام میں یہ تحد حسن ہے اور یہ طرق پر سے ان الفاظ کو لایا نہیں
 فاسق کیلئے غیبت حدیث نہیں کہ جو ان کے مغلطی و نہیں تلوار کرنا
 ذوالفقار ہر کا کچھ اصل نہیں حسیب عتقاد کیا جاوے گا کہ اصل حد حسن بن
 حکیم یاس ہے اور ابی جعفر محمد بن علی اباقر سے ہے کہا اس کے ایک فرشتے
 نے آسمان سے جس کی دکان و ازہر یا جکا نام رضوان تھا نہیں تلوار کرنا و فقہا
 اور میں ان کے علی اور ایسا ہی یا ض النظر میں اور کہا اس کے ذم
 نام تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ سلمیٰ کا نام ہوا کہ نہیں
 چھوٹی جھپٹت میں کہتا ہوں بات اس کی بطلان پر دلالت کرتی ہے کہ
 اگر یہ ہم کی من آسمان آواز آتا تو بہت صحابہ کرام کو سنو اور یہ ہوشی
 آج تک الم فقل کرتی جلی آتی یہ بات ایسا عجیب کہ لو کہ نقل کرتے
 ہیں کہ بدر کی دن شہر شتون نے تقارہ بجا یا تھا یہ عقلاً
 اور نقلاً باطل ہے اگرچہ ابن المرزوق نے اس کو ذکر
 کیا ہے اور قسطلانی مواہب میں اس کا تابع ہوا ہے
 بلکہ یہ شیعہوں میں بحث کا اہم ہے + + + +

حدیث ناد علیا مظهر العجايب فقد ^{عولہ}
 فی النوايب نبوتک یا محمد بولایتک یا علی **حد**
 لامهر اقل من عشرة دراهم قال السخاوی والدار ^{قطن}
 عن جابر مرفوعا في حد ولكن سنده واه لان في تزيين
 عبد وهو كذاب وقد كان الامام احمد يقول سمعت ^{سفيان}
 ابن عيينة يقول لم تجد لهذا اصلا يعني العشرة في
 المهر ويعارضه خدسه بن سعد الواهبة نفي
 النفس لوضعا من حد يد قلت المعارضة تندفع بحمل
 الاول على السخص من المهر آجلا وعاجلا والثاني على
 العجل عرفا ويؤيد الاول ما رواه البيهقي في السنن الكبرى
 من طرق ضعيفة لكنها يقوى بعضها ببعض عن جابر
 فيرفق الى مرتبة الحسن وهو كاذب في الحجية على ^{سننه} ما
 في شرح مختصر الوقاير وهو الله ولي الهداية **حد**
 لاهم الهم الدين ولا وجه الا وجه العين قال الزركشي قال
 احمد لا اصل له خرجه البيهقي في الشعب **حد** جابر
 دفعه به وقال انه منكر وقال السيوطي هو في معجم الطبري
 الصغير من **حد** جابر وذكر الزركشي عن ابن المديني
 قال سمعت ابي يقول خمسة احاديث نروها وليس
 لها اصل وذكرها هذا **حد** بلفظ لا غم الا غم الذين
حد لا ياتي الا كلمة الاحاد هو من قول علي علي ما
 يقال ذكره الديلمي قال السيوطي وهو كاذب في من سجد
 بن منصور بن علي القتي له وسادة فجلس عليه وقال ذلك
 وقد اخرجہ الديلمي عن ابن عمر مرفوعا قال السيوطي
 البيهقي في الشعب عن علي مرفوعا **حد** لا يجزئ ^{جمله}
 الفرائض والسنن في حال جهل ما سؤ ذلك مرفوع

حدیث پکار علی کو جس سے کلمات ظاہر ہوتی ہیں نصیحتوں میں ^{عولہ}
 درکار ہوگا ای محمد تیری موت کی سادہ راہ علی تیری لاش کے ساتھ دجا ہوتا
حدیث درم کمر نہیں سے کٹنا خود بخود دارقطنی نے جابر سے
 مرفوع روایت نقل کی ہے لیکن سند اس کے ہے اس لئے کہ اس کی تین
 بشر بن عبد بن اور وہ کذاب ہے امام احمد زاتی تھے کہ میں صفیان بن عیینہ
 شاہر کہتے ہیں کہ اصل نہیں یا لیجئے درم کمر ہوا **حد**
 سہل بن سعد کہ جس نے کہے کہ عورت کی آنحضرت کو اپنا
 بخشد یا تھا بعد از فقہ کے آنحضرت کی فرمایا تائیں کہ اگر یہ انگوٹھ ہوتا
 کے اس کے معارض ہے میں کہتا ہوں معارضہ طرح فہم ہو سکتا کہ پہلی تہ
 اور ہر مومل پر عمل کیا جائے اور دوسرے کو معجز روایتی حدیث کی یہ روایت
 تقویت کی ہے جو سن کر ہی میں جابری بہت طریقہ فقہ ہے لیکن بعض
 کو بعض سے تقویت ہو جاتی ہے اور مرتبہ سن تک پہنچ جاتی ہے اور
 کیلئے کافی ہو گیا کہ میں شرح مختصر وقایع میں ذکر کیا ہے فقہاء کی ہدایت کا
 والی ہے حدیث نہیں کو جو غم مگر غم دین کا اور نہیں کوئی درکار نہ ہو
 کا کہ کہا زکشی نے احمد اس کا کچھ اصل نہیں اور بیعتی شعب میں جابر مرفوع
 زکریا ہی اور کہا کہ منکر ہے اور کہا سیوطی نے معجم الطبر الصغیر میں جابر
 اور زکشی نے ابن المدی نے ذکر کیا ہے اور کہا اس نے سنا ہے اپنی باپ سے کہ
 وہ کہتا تھا یا محمد حدیثیں ہم ان کو روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کا ذکر
 نہیں ہے اور یہ حدیث ان لفظوں سے نہیں ہے نہیں غم مگر غم دین
حدیث نہیں انکار کرنا کرمت کا لگا دیا۔ دین نے ذکر کیا ہے کہ مشہور
 کہ یہ قول علی کا ہے کہ اسناد صحیح ہے میں سعید بن منصور میں سطح ہے ان کے لئے
 ایک بچہ ناڈا لایا جس اور بیٹے کو اور سطح فرمایا اور دینے میں ابن عمر
 سے مرفوع روایت کی ہے کہ اسناد صحیح ہے بیعتی فی شعب میں علی سے مرفوع
 روایت کی ہے **حدیث** مسلمان کے لئے فرضن اور سفر کا
 پہلا نا ملاں نہیں ہے۔ مسلمان کے حلال ہے موصوع ہے۔

کما فی الذی یحدث لا بد خل الجنة والجنة
 زعم ابن طاهر بن الجوزی ان هذا الحدیث موضع
 رواه ابو نعیم فی الحلیة عن مجاهد عن ابی هريرة به
 مردودا واعلم الذی رقی فی بان مجاهد لم یسمعه عن
 ابی هريرة **حدیث** لا یتحی الشیخ ان یعلم العلم
 لا یتحی ان یاکل الخبز غیر معرفت **حد** لا یتعلم
 العلم سخی ولا تنکر قول المجاهد کما فی حکیم النجاشی عند
 تعلیق **حدیث** لا یتدیر الریغ فی یوضع بین ید
 حتی یعمل فیہ ثلثمائة ستون صانعا اولهم میکائیل قال العراء
 لا یجد اصل **حد** لا یعذب بالله بمسئلة اختلف فیها
 قال السجاک وظنه من کلام بعض السلف قلت وسمعت
 مشایخی یقول من تبع عالما نقی الله سالما وبقویہ
 اتوله **حد** (فاستلوا اهل الذکر انکم لا تعلمون) و**حد**
 (اصحابی بالجنوم بایهم اقتد بتم اھتد بتم) وقد
 تقدم زیادة کلام علی هذا فی حدیث اختلاف
 رحمة **حدیث** لا الا الا ولک یا الله انه سمیع علیم
 محیط به علمک کعسملون وبالحق انزلناه وبالحق
 قال السجاک وی هذا اللفاظ شہرت فی کثیر من البلاد
 بانھا حفظة رمضان یحفظون العرق والسر والحق
 وسائر الآفات ویکتب فی آخر جمعة من الخلیف یخطب
 علی المنبر وهی بدعة لا اصل لها وکان العسقلانی
 ینکرها وهو قائم علی المنبر حتی فی ثناء الخلیفة **حد**
 بری من یمکنها نلت وکلمة کعسملون مجهولة لا یتد
 مساهة فقم رتبها او یحقل ان یکون کلمة کفر
 یکم بها متکلمها **حرف** لیا آخر الحروف

جیسا کہ ذیل میں **حدیث** دلدار اجنت میں داخل ہر گاہ کہا
 طاب لو اس جو زنجیو حدیث موصوفہ لیکن ابو نعیم نے حلیہ میں کہا
 سے اوس ابو ہریرہ کے مرفوع روایت ذکر کی اور راقطنی نے ہیئت
 علت ذکر کی ہے کہ مجاہد نے یہ حدیث ابو ہریرہ نہیں **حدیث** جاسی
 کہ شیخ علم کیسے سے جاز کر دیا کہ روایان ہی جہانین کرتا۔
 غیر معروف سے **حدیث** جاکر نیرالا اور شکر علم نہیں پڑتا
 قول مجاہد کہ جیسا کہ صحیح بخاری کی تعلیقات میں ہے **حدیث** رو
 کے قول ہونے سے لیکر کہانی والی کہ پاس آنے تک اس میں ہوس
 فرشتے عمل کرتے ہیں پہلا اوسو یکا میل ہے کہ عراقی نے منیر اسکا
 نہیں یا یہ **حدیث** سلسلہ مختلف فیہ میں اسکا عذاب نہیں کرتا
 کہا سنا و سخی میں ظن کرتا ہوں کہ یہ بعض سلف کلام ہے میں کہتا ہوں
 میں نے بعض مشایخ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جو شخص کس عالم کی بعد
 کر گیا وہ مقالی کو سلاست ملے گا اور یہ ات و سکا تقویت کرتی ہے
 (پس سوال کرو اہل ذکر کو اگر تم نہیں جانتے ہو) اور یہ شہدیری صاحبان
 کے سن میں جیسے اقتدار کی روایت پاؤ گی) اور اس پر بہت کلام آئے
 کے نیچو گذر چکی ہے کہ بہت کا اختلاف رحمت **حد** لا الا ولک یا الله
 سمیع علیم محیط به علمک کعسملون بالحق انزلناه وبالحق نزل
 نے یہ الفاظ بہت شہر میں اس طرح مشہور ہیں کہ رمضان کا حفظ میں
 غرق اور بچو اور پشور اور تمام آفات سے نگاہ رہیں اور آخر جمعة پر
 جاتی ہیں اور خطیب منبر پر پڑتا ہے یہ دعوت میں انکا اصل نہیں اور
 عسقلانی نے منبر پر اتنا خطبہ میں جیسا اوسو کسی کو کہتے دیکھا انکار
 کیا میں کہتا ہوں کلمہ کعسملون مجہول ہے اس کے معنی
 معلوم نہیں پس اسکا پسوں کنا حشر ہم بایا استعمال ہے
 کہ کفر کا ہو تو کہنے والا اس سے کافر ہوگا +
حرف یا آخر الحروف +

حدیث یا ابابھرہ اذا نوصات فقلین
والحمد لله فان حفظتک لا یستریح یکب تک
حقی تحدث من ذلک الوضوء منکر تحد یا احمد
بطولہ موضوع کا صرح بہ الصغانی حدیث
یا حمید یا قال المزنی کل حد یا حمید یا حمید موضوع
حدیث یا خیل الله اربعی رواہ العسکری فی
الامثال عن ابن رضی الله عنہ ان حارثۃ ابن النعمان
قال یا بنی الله ادع الله فی بالشہادۃ فذع الہ قال
فوقہ یوما یا خیل الله اربعی فکان ول فارس کفی و
فارس لستہم ذکرہ الزکشی قال السخاوی رواہ ابن
فی المعانی عن الولید بن مسلم عن سعید بن بشر عن
قال بعث رسول الله علیہ السلام یومئذ یعنی یوم فی
قریظہ بعد یوم الاحزاب منادیا یا نادر یا خیل الله
وعن السہلی فی روضہ فی بخروہ حین هذه اللفظۃ
لصعیر مسلم فی نظر تحد یا شیخ ان اردت السلا
قال فی مشرک منک بر وعن الشیم فی الصحیح الشیراز
قال رأیت النبی علیہ السلام فی المنام فالتہ عن تحد
اسمعہ منہ وارویہ عنہ فقال یا شیخ و ذکرہ و
یفرح بذلک یقول سمار رسول الله علیہ السلام شیخنا
کذا ذکرہ السخاوی قال النونی لا انکار فی وایہ
هذا عن علیہ السلام فی المنام ولا فی العرب فاستمر
لیس حکما یا فی فیہ الخلاف الذی ذکرہ اصحابنا فی
الخصائص قال النونی مشرہ لم ان ما تفرق التفرع
لا یتعیر فی سبب براء النائم ثم قال وهذا فی منام یعلق
بالبیانات حکم علی خلاف حکم بہ الولاء اما اذا رآہ

حدیث ای ابابھرہ جب تو وضو کر کہ شریعت کا ہون
ساقہ نام شدک اور ب حمد اللہ کیلئے ہے۔ اس کے لئے کہ تیرے
نیکیلن کہنے سے تیری وضو کر فی تک رام یا پیگ منکر تحد
ای احمد بطولہ موضوع ہے جب کہ صغانی فی تصریح کی ہے حدیث
ای حمید کہاتر ہی جس حدیث میں ای حمید ہے وہ موضوع حدیث
ای امسکی دوست تو سوار ہو عسکری فی امثال میں انس سے روایت
کے ہے کہ حارث بن نعمان کہا ای نبی امسکی میرے لئے شہادت کی دعا کر
تو آنحضرت نے دعا کی کہا ایدک ان اسکو آواز دے اور دوست امسکی تو
ہو پس وہ سب پہلی سوار ہوا اور سب پہلو شہید ہوا یہ زر کہتی
نے ذکر کیا ہے اور کہا سجاد بن ابی عمار فی معانی میں ولید بن
مسلم سے اس نے سعید بن بشر سے اس کے فتاویٰ روایت کی ہے
کہا اس نے رسول امسکی علیہ السلام نے اس دن میں نے نبی کریم
دن بعد احزاب کی ایک شخص کو کارے کیلئے بیٹھا کہ اجا ہی اس وقت
امسکی تو سوار ہوا اور پہلی سوار ہو کر شہید ہو گیا میں نے الفاظ صحیحہ مسلم کی طرف
مستویں میں دیکھا چاہو حدیث اس شیخ اگر تو ملامت چاہتا ہے تو
تو اسکو غیبی ستائش میں طلب کر شیخ ابی اسحق شیرازی روایت کرتا ہے
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے حدیث جو ان سے
سنی تھی اور روایت کرتا تھا پوچھی آنحضرت نے مجھ کو اس حدیث کو ذکر
کیا پھر وہ مس خوش ہوا تھا اور کہتا تھا کہ رسول امسکی علیہ السلام
میرا شیخ رکھا ایسا ہی سخاوتی ذکر کیا ہے اور کہا سنو فی ایسی روایت
خواب میں آنحضرت کے سنا اور وہ پر عمل نہیں کی انھار نہیں مسلم کی روایت
ایسا حکم نہیں جو خلاف ہمارا اصحابوں کے ہوا اور کہا تو شیخ تخریج مسلم میں جو
شرح میں ثابت ہو چکا ہے وہ خوابوں سے متغیر نہیں ہوتا
یہ کہ اس نے یہ حکم ایسے خواب سے متعلق ہے جس سے
خلاف شرح کے حکم ثابت نہ ہو لیکن جب ایسی خواب نہ

یا وجہ من نال الغنی بصدقة کلام بعض الکرام و لیس
 علی اطلاق فی المرام **محمد** یؤجر المرء علی دغم انفسه
 معنی **محمد** عجب بنا من قوم تقادون الجنة بالاسل
 و هم له کارهون و فیہ السلاسل بالقیول الاسار
 و فی معناه الفقر و الرض و سائر البلا یا **محمد** شی
 یؤ القوم احسنهم و جہا موضوع کما فی اللالی
 مع انه لیس علی اطلاق **محمد** یدعدک اذا لم تقدر
 علی قطعها قبل ما ذکر فی المجالسة عن النضو اذا
 مد لیک عدوک ید فان قدرت علی قطعها
 اقطعها و الا فقبلها قلت هو قریب من **محمد**
 تیر قصل فی ثلثه و تقدم اسجد له فی صولته **محمد** شی
 لیس لما قرأت له قال السخا و الاصل له هذا اللفظ و
 بین جماعة الشیخ اسمعيل الجبرقی بالیمین قطعی بالبحر
 قلت قد بلغنی ان شیخا قرا القرات السبع علی شیخ من
 السنة و سافر له بلاد فقيل له ما احسنک الایة
 ان شیخ سنی فقال ما یضمر انما تحت العسل و ترکت
 الظنون فوصل کلام الشیخ فنادی اصحابه من القراء
 یس لم رد علیهم اللهم فلما اغواها سلب الفراء
 قلب الشیعی فرجع الی الشیخ و قاب من بد و خلعت
 غفاته و افاض الله علیهم من حمته **محمد** یصوم
 فیها هذا یقال الحین یرک لہلال مکان و مکان اذا
 اختلفت المطالع قال السخا و هو شیء ما علمت بعینه
 فی الحد و لا نفی الفقہ معرفت و بالاختلاف
محمد یساق الی مسرک و قصیر العراخر جبرقی
 و الطبرانی و ابن شاہین و ابن السکون فی الصحاح

افنوس جس پر ہو کہ کسی بعد غنا حاصل کیا یہ بعض کرام کی کلام
 اور یہ باقیہ اپنے مقصود پر ولایت نہیں کرتی حدیث کہی آدمی
 کو خلافت مرضی پر اجرت تہا یہ اس حدیث کی معنی میں ہمارا رب متوجہ
 ہے اس قوم سے جو بخیر و بدین بکر کہ جنت کی طرف لائی جاتی ہے تاکہ
 وہ اس سے کہتے کرتی ہیں اور سلاسل کے معنی زنجیر کے ہیں جو قید
 کیلئے ہوتا ہے اور اس معنی میں ہے فقیری اور مرض اور باقی مصیبتیں
 حدیث قوم کی امامت وہ کرامی جو سب سے خوب شکل ہو موعود
 ہے مہیا کہ لالی میں ہے یہ سبطا درست نہیں **محمد** جب تو دشمن
 ہاتھ کو قطع کرنے پر قادر ہو سک تو اس کو بوجہ منصوبہ محالست میں
 ہے جب تیر دشمن تیری طرف ہاتھ بٹا کر ہے اگر تو اس کو قطع کرے پر قادر ہو
 قطع کر دے اور یہ روئے ہے میں کہتا ہوں اس حدیث کی قریب بہت
 لئے اس حکومت میں قصہ کہ اور اکی ہوا و بدین اسکیلے **محمد** حدیث
 لیس جس میں یہ کہنے پر ہو جائے کافی ہے کہ اسخا و شی ان الفاظ سے کہ
 کہ اصل نہیں شیخ اسمعيل جبرقی جماعت میں قطعی مجرب میں کہتا ہوں
 خبر یہ ہے کہ ایک شیخی سات فراتین ایک شیخ سنی سے پڑھیں اپنے شہر کو
 چلا گیا کسی اسکو کہا تو کیا اچھا ہے مگر ایک عیب تیر میں ہے کہ شیخ پڑھتا
 کہا تو مجھے کچھ ضرر نہیں میں شہادت دیا اور بتیں چھوڑ دیا جب کلام شہ کو
 پہنچا تو سنے اپنے شاگردوں قاریوں کو بلایا تو شہد لٹائی کیلئے اوس میں سے
 تیر سے ہر جگہ نہیں شہم کیا تو شیخ کی قرات کو شیعہ اہل کو کہنے لیا یہ
 شیخ کی طرف آیا اور اپنی بدعت کو بکی اور اپنے غفلت خلاصہ اور مقلی نے
 اور اپنی رحمت ہا حدیث **محمد** لوگ روزہ کہتے ہیں یہ کلام اور موت
 بولتے ہیں جب ایک جگہ چاند دیکھا جائے کہ اسخا و شی اسکو کی حدیث میں
 نہیں کیا اور فقہ میں مشہور ہے اور اختلاف سے موصوف ہے حدیث
 ہر شخص تو شیعی ہے **محمد** ہر کھڑے چلا جائے گا ابو نعیم و طبرانی
 نے کبیر میں اور ابن شاہین و ابن السکون نے صحابہ میں

واہن یونس وغیرہم کلہم من طریق موسی بن علی بن ہاشم عن ابیہ عن جدہ رباح رفعہ ان
 علی بن ہاشم عن ابیہ عن جدہ رباح رفعہ ان
 سیفم بعد فالتفوا خیرہای طلبوا فہما ولا
 تتخذ وھاذا فانہ یساق الیہا اقل الناس اعمارھا
 لفظ الاولین والباقیین بمعناہ قال ابن یونس انہ
 جدا وقال اعاد اللہ موسیٰ ان یحدث بمنزلہ
 فانہ کان اتقی اللہ من ذلک وتبعہ ابن الجوزی فادہ
 فی الروضۃ وقال الجانی لا یصح حدیث بقی الجہ
 الذی بقی البرد معنہ صحیحہ ولیس حدیث ذکون الوجہ
 قلت وهو مستفاد من قولہ لکما (وسایل تفتیکہ لرحمہ) ۱
 والبرد فهو من باب لا یتفاد بذکر احد الضدین
 الآخر فتأمل وتدبر **حدیث** الیقین لایمان کلہ مو
 علما ذکرہ الصغیر **حدیث** یوم الاربعاء (یوم
 مسقر اخر جہ الطبرک فی الاوسط عن جابر رضی اللہ
 قال السجاء ولا اصل له وفي فضیلة والتفیر منہ
 احادیث کلہا واہیہ قلت وعلى تقدیر صحۃ ہذا
 الحدیث اربعۃ فهو تفسیر لقولہ لکما (یوم غن مسقر)
 بانہ یوم الاربعاء وقد کان یحشاوشو ما علی الاعمال
 سعدا ومبارکا علی الاحیاء قالہ ولکذا ما یروى فی یا
 الاسبیح مرفوعا یوم السبت یوم مکر و خدیعة و
 الاحد یوم غرس و بناء والاثین یوم سفرو طلب
 رزق والثلاثا یوم حدید و بئس والاربعاء یوم
 اخذ ولا عطاء والخمیس یوم طلب الخواجج والجمعة
 یوم خطبة النکاح اخر جہ ابو یعلیٰ من حدیث ابن
 عباس فهو ضعیفہ یصالح کن یروی عن عائ

اور ابن یونس وغیرہم سے طریق موسی بن علی بن ہاشم سے
 باب سوا سوا دار رباح مرفوعہ روایت ذکر کی ہے کہ مصر عبدی میر
 ہو گا تو اس نفع طلب کرو اور ہو گا کہ نہ بناو اس لئے کہ اسکی طرف کم
 عمر والی آدمی چلائے جائینگے یہ الفاظ پہلویوں کے ہیں اور باقی اسکے معنی میں
 ہیں کہ کہا ابن یونس نے یہ منکر ہے اور کہا اس نے بناہ دیو تعالیٰ
 سے کہ اسبابی کہ ایسی ہیث بیان کری اس لئے کہ وہ مدعی ہے بہت
 ڈرتا تھا اور ابن جوزی کا تابع ہوا ہے اور موضوعات میں لایا ہے اور کہا
 بخاری نے یہ صحیح نہیں حدیث جو چیز گرمی سے بچاتی ہے جو سردی
 سے بچاتی ہے اسے کہی صحیح میں ابن ربیع نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں
 میں کہتا ہوں یہ اس آیت سے مستفاد ہے (اور لباس سے ٹکرو گرمی سے گناہ
 رکھتا ہے) اور سردی سے یہ بات انتفا سے ہے یعنی ایک غصہ کو ذکر کیا اور
 دوسرے کو نکلیا۔ فکر اور سبب حدیث یقین ایمان تمام معانی فی ذکر
 کیا ہے کہ یہ موضوع ہے حدیث بدہ کا دن ہمیشہ غم ہے یہ طبرانی اور
 میں جابر لایا ہے کہا سخاوی اسکا کچھ اصل نہیں اور فضیلہ اور
 تفسیر میں جو حدیثیں ہیں وہ سب وہی ہیں میں کہتا ہوں اگر اگر
 حدیث کو صحیح مانا جاوے تو اربعہ صفت یوم حسن مسمر کی ہے اس
 طرح سی کہ بدہ کا دن دشمن پیر شوم اور غم تھا اور دوستو پیار
 اور سعد ہو گیا۔ کہا اس نے ایسے ہی ہے وہ روایت جو
 ہفتہ کی نمونہ میں بیان کی گئی ہے شنبہ کا دن کمر اور توبہ
 کا ہے اور آیت کا دن شادی کا ہے اور پیر کا دن سفر کا
 طلب رزق کا ہے اور منگل کا دن خوف اور خطرہ کا ہے اور
 بدہ کا دن زلیخے اور توبہ کا ہے اور جمعرات کا دن معاجات
 طلب کر نیکا ہے اور جمعہ کا دن غلبہ کا ہے یہ حدیث
 ابو یعلیٰ ابن عباس سے لایا ہے اور ضعیف ہی لیکن
 عائشہ سے مروی ہے کہ

انہا قالت ان احبا لایام التي یخرج فیہ مساوی
وانکرم فیہ واختن فیہ صبی یوم الاربعاء انتی کلام
السبحان ونقدیم بعض الکلام علی حدیث ما بدلتی
یوم الاربعاء الا وند والله سبحانه اعلو حدیث
یوم صومکم یوم حکم لا اصل له کما قال احمد بن حنبل
ذکرہ البخاری ذکرہ الزمر کشی بلفظ حکم یوم
قال احمد بن حنبل لا اصل له قلت ولو صح یعمل علی ان
او علی سدة ورویه وهو عام حجة الوداع او غیر
والله اعلم **فصل حدیث** قال شیخ شایخنا
الحافظ شمس الدین السخاوی فی خاتمة المقامد
الحسنة فی بیان الاحادیث المشتهرة علی الاستیذان
منعها او دناه مما استقصناه فتنطق بذلك اشهر
لقاد بعض الامة ونحوهم بعض وکن انصاف یصان
لانا وبقیة الاقوام ذوی جلال مع بطلان ذلك کلم
افاس یذکرون بین کثیر من العوام بالعلم امام مطلقا
او فی خصوص علم معین دما ساهل فی ذلك من لا یعرف
له بذلك تقلید واستصحاب کان متصفا به ثم
بالترك او تشاغل بما انظم به عن الوصف الاول
هو فی جمیع هذا کثیر لا یخسر فی الاول قول ابن تیمیة
ما اشتهر من ان الشافعی واحدا جمعا فاشنبیان
الرابعی وسالاه فباطل بانفاق اهل المعرفة لانهم لم
یدرکاه قال وکن ذلك ما ذکره من ان الشافعی لایقع
بابی یوسف عند الرشید باطل ظہر جمیع الشافعی
بالرشید لا بعد موت ابی یوسف وقال الحافظ
حجروکن الرحلة المغنوة للشافعی الی الرشید وکان محمد

کہا اوس پندیدہ دن بری نزدیک حسین میر مسافر نکلی اور جس
میں نکاح کروں اور حسین کے کانفہ کروں یہ وہ دن ہے
الام بخاری کی تمام مہی انداس حدیث پر کلام تیجہ گذری ہے
جو میر محمد کی دن ظاہر ہو وہ تمام ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہر جانور
ہے حدیث دن تہا رے روز کا حکم دن ہے وہ سخاوی ذکر کیا ہے
کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے کہ کچھ اصل نہیں ہے اور نہ کسی نے ان
لفظوں سے بیان کیا ہے جو روزی تہا رے کا دن ہے کہ امام احمد بن حنبل
نے کہا کہ اصل نہیں اگر صحیح ہو تو غالباً بت پر معمول ہوگی ایسا
مجہد انواع پر یا کسی غیر پر واصل علم فصل حدیث شیخ شایخنا
شمس الدین سخاوی نے مقامد الحسنی خاتمین احادیث مشہور کا
حال طرح بیان کیا ہے جس چیز کو بعض حکماء تہا جب تمام ہوگی تو
اوس کے ساتھ حال تمام بعض امروں کا بعض سے اور حال تصانیف کا جو
آدیوں کے طرف منسوب ہیں اور حال بزرگوں کی قبروں کے مہر کے
بطوان کے اور حال دن لوگوں کا جو عوام الناس میں مبطلوں یا
بعض میں مشہور میں ملحق کرتی ہیں اور اکثر اوقات جاہل آدمی اس میں
بسبب تقلید کی آرام پاتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے جو اسے
متصف ہو پہر چوٹی سے دو پہر جاتا ہے یا شعل کو تہا پہر فصل اول
سے جو اسے غالی ہو اور ان سہاروں کا عصر نہیں ہو سکتا ہے کہ جو
اول قسم کا یہ ہے ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ شافعی اور حنفی
تشیبان راعی سے ملاقات کی ہے اور پوچھا ہے بافتق اہل معرفت
ہے اس کے کہ انہوں نے انکو نہیں دیکھا کہا ایسا ہی ہے یہ قدر جو لوگ
ذکر کرتے ہیں کہ شافعی نے ابی یوسف کی ساتھ پریشی کے پس ملاقات
کی ہے یہ باطل ہے شافعی نے بغیر کسی نہیں ملاقات کی مگر ابی یوسف کی
سوت کی بعد اور کہا حافظ ابن حجر نے ایسا ہے یہ قصہ کہ
شافعی نے رشید کی طرف رحلت کی اور محمد +

ابن الحسن رحمہ علیہ قتلہ وان اخرجہا البہقی فی مناقب الشافعی وغیرہ فہو موضوعۃ مکن وہی من الثانی قولہ الیمون سمعت احمد بن حنبل یقول ثلاثۃ کتب لیس لہا اصول المغازی والملاحم والتفسیر الخطیب جامعہ وھذا جمول علی کتب مخصوصۃ فی ہذا الثلاثۃ غیر معتد علیہا العدۃ عدالتہ ناقضہا وزیادۃ القصاص فیہا واما کتب الملاحم فہذا الصفۃ ولس یصح فی ذکر الملاحم المرتقبۃ والفتن المستظرة غیر احادیث یسیرہ واما کتب التفسیر فمن اشہرہا کتاب الکلبیہ ومقاتل بن سلیمان وقد قال احمد فی تفسیر الکلبی من اولہ الی آخرہ کذب فیجعل النظر فیہ قال لا قلت وقد قال الزرکشی فی مقال قریب قال السیوطی ومن کتب صحیحۃ وشم معتبرۃ بیت حالہا فی آخر کتاب الاتقان فی علوم القرآن وسط رہا کلہا فی تفسیر السند انتھ واما المغازی فمن اشہرہا کتاب محمد بن اسحاق وکان یأخذ من اھل الکتاب قد قال الشافعی کتب الوافد کذب لیس فی المغازی صحیح من معان مؤمنی عقبۃ اتی ومن القبول ذکر بحبل لبنان من النقا انہ قبر یدوح علیہ السلام واما حدیث فی اثناء المائۃ السابغۃ والشہداء الذی یشک فی بن کعب بالمعانب الشرعی بن دمشق مع اتفاق العلماء انہ لم یقدمہا فضلاء فیہا والمکان المنسوب لابن عمر بن الجبل الذی بالاعاد یصح من عجیان انفقوا علی انہ قوی بکرمہ والمکان الذی لعقبۃ بن عاص من قرافۃ مصر فاذا ہو عیانم راہ بعضہم

بن حسن رشید کو اسکے قتل پر آمادہ کیا اگرچہ سبقتی مناقب فیہ و فی مناقب الشافعی وغیرہ فہو موضوعۃ مکن وہی من الثانی قولہ الیمون سمعت احمد بن حنبل یقول ثلاثۃ کتب لیس لہا اصول المغازی والملاحم والتفسیر الخطیب جامعہ وھذا جمول علی کتب مخصوصۃ فی ہذا الثلاثۃ غیر معتد علیہا العدۃ عدالتہ ناقضہا وزیادۃ القصاص فیہا واما کتب الملاحم فہذا الصفۃ ولس یصح فی ذکر الملاحم المرتقبۃ والفتن المستظرة غیر احادیث یسیرہ واما کتب التفسیر فمن اشہرہا کتاب الکلبیہ ومقاتل بن سلیمان وقد قال احمد فی تفسیر الکلبی من اولہ الی آخرہ کذب فیجعل النظر فیہ قال لا قلت وقد قال الزرکشی فی مقال قریب قال السیوطی ومن کتب صحیحۃ وشم معتبرۃ بیت حالہا فی آخر کتاب الاتقان فی علوم القرآن وسط رہا کلہا فی تفسیر السند انتھ واما المغازی فمن اشہرہا کتاب محمد بن اسحاق وکان یأخذ من اھل الکتاب قد قال الشافعی کتب الوافد کذب لیس فی المغازی صحیح من معان مؤمنی عقبۃ اتی ومن القبول ذکر بحبل لبنان من النقا انہ قبر یدوح علیہ السلام واما حدیث فی اثناء المائۃ السابغۃ والشہداء الذی یشک فی بن کعب بالمعانب الشرعی بن دمشق مع اتفاق العلماء انہ لم یقدمہا فضلاء فیہا والمکان المنسوب لابن عمر بن الجبل الذی بالاعاد یصح من عجیان انفقوا علی انہ قوی بکرمہ والمکان الذی لعقبۃ بن عاص من قرافۃ مصر فاذا ہو عیانم راہ بعضہم

اور وہ مکان جو ابی ہریرہ کی طرف عسقلان میں منسوب ہے
 اوسین حیدرہ بن خیشتم کی قبر ہے جیسا کہ بعض حفاظ شامیہ
 نے جزم کیا ہے لیکن ابن حنبل نے پہلی بات پر جزم کیا ہے اور
 ہمارا شیخ اسی کا تابع ہوا ہے اور وہ مکان جو شہیدین
 کا قابرہ سے معروف ہے بالاتفاق حسین بن جگہ ۴ مدفون
 نہیں ہے ہاں اسمین انکار مبارک ہے بعض معریون نے اسکا
 اثبات کیا ہے اور بعضوں نے نفی کی ہے لیکن سن ابن تیمیہ کا
 ایک جواب یہ ہے کہ اس کے انکار میں بڑا مبالغہ کیا ہے
 اور وہ مکان جو سید نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن
 علی بن ابیطالب سے معروف ہے بعض اہل معرفت نے ذکر کیا کہ
 خصوصاً وہ محل جسکی زیارت کی جاتی ہے وہ اسکی قبر نہیں ہے
 ہاں اوس تمام میدان میں ہے اسکا تمام احوال ذکر کرنا
 بہت بڑا ہے اسلئے بہتر ہے کہ علمہ کتاب میں ذکر کیا جائے
 انتہی **فصل** میں کہتا ہوں ایک ساتھ یہ بھی ملتا
 مناسب جو علامہ شیخ محمد بن الجوزی نے کہا ہے کہ
 مقرر کرنا کسی نبی کی قبر کا سوائے قبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے صحیح نہیں۔ ہاں ہماری سزا برابر اسیم علیہ السلام کا ذکر
 میں بھی نہ خاص کر اس میدان میں انتہی گو یا یہ اسات کی طرف
 اشارہ ہے کہ بعد ظہور شیخ آفتاب کی سمت ان کو چاند کا نورانی
 نہیں رہتا اور تمام دینوں کا سبب شہر و در زمانوں میں نسیم
 ہو گیا ہے اور تاکہ کوئی آنحضرت کا زیارت کی باب میں شریک
 نہ ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آن حضرت کا مدینہ میں دفن
 ہونا حکمت ہی اگر کہ میں بیت الحرام کی کسی جائے دفن
 ہوتے تو اوس کا ترتیب نقص ہو جاتا اور کہ میں بہت
 صحابی مدفون ہوئے ہیں لیکن قبر میں اوسکے

بعد مدۃ متطاولة والمكان المنسوب لابي هريرة
 بعسقلان اما هو قبر حيدرة بن خيشتم كما
 جزم به بعض الحفاظ الشاميين ولكن قد
 جزم ابن حنبل وتبعه شيخنا بالاول ولما كان
 بالمشهد الحسين من القاهرة ليس الحسين مدفون
 به بالاتفاق وانما فيه راسه فيما ذكره بعض
 المصريين ونفاه بعضهم قاله شيخنا يعني
 العسقلاني واما التقي بن تيمية فقد رايته
 جوابا بالغ في انكار ذلك واطال فيه المكان
 المعروف بالسيدة نفيسة ابنة الحسن بن زيد
 بن الحسن بن علي بن ابي طالب فقد ذكره بعض
 اهل المعرفة ان خصوص هذا المحل الذي
 ليس هو قبرها ولكنها في تلك البقعة بالاول
 واستيفاء ذلك مع ما بعد بطور وهو جزم
 بايراد في تأليف انتهي **فصل** اقوال و
 يلحق به ما قاله العلامة الشيخ محمد بن الحر
 لا يصح تعيين قبر نبی غیر نبی علیہ السلام
 فی تلك القرية لا بخصوص تلك البقعة انتهي
 وكان فيه اشارة الى ان لا وجود لنور القرو
 الكواكب بعد ظهور ضياء الشمس ايما الى
 سائر الاديان في جميع الاماكن والا زمان و
 يتاركة احد في زيادته لتعظيمه الشأن كما
 من الحكمة في دفنه عليه السلام بالمدينة لئلا
 ينقص منه لودفن بمكة في جنب بيت الله
 ودفن بمكة كثير من الصحابة الكرام اما

بعض الحفاظ الشاميين

معلوم نہیں ہے جیسا کہ عالموں نے ذکر کیا ہے حتیٰ کہ سید محمد علیہما
اسلام کی وہ بھی بعض لوگوں کے خواب کی دیکھنے سے بنا ہوئے
پھر لوگوں نے آنحضرت کی ولادت گاہ میں اختلاف کیا ہے اگرچہ
میں ایک جگہ معلوم ہے۔ لیکن ولادت گاہ ابو بکر اور عمر علیہما
مقرر کرنی باوجودیکہ اسکا ثبوت کچھ نہیں۔ اس کے تبرک کی کوئی
وجہ معلوم نہیں ہو مگر باعتبار ان کے مال امر کی اور انکی علوقد کی
آخر میں رزق وقت ولادت انکی کے انکو کوئی شے دلالت سے
حاصل نہ تھی ہاں انکی احوال لاحقہ میں معلوم ہوا کہ انکو اول
میں یہ بیکے حاصل تھے اور شیعوں کے افتراس سے یہ کہ قبرا دم
اور نوح علیہما اسلام کی علی کی قبر کے جانتے ہو باوجودیکہ قبر علی
کی ثابت نہیں ہے ہاں بعض کے خواب وغیرہ کے موافق بنائی
گئے ہیں شاید سبب انکی اس طرح کرنا یہ ہوا ہے کہ جب وہ بنوئے
مقام شیخین کا صحابہ سے آنحضرت کی قبر کی جانب دیکھا تو
فریب ہو علی کی اکیلا ہونیکا جبر نقصان اس طرح کیا۔ اور
یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ قبرا دم علی بن موسیٰ سے الرضا
براہدما اور لنگڑا اور بیٹھنے والا وغیرہ تندرست ہو
جاتے ہیں۔ کذب اور بہتان ہے اور ایسا ہے جو جاہل
لوگ حرمین شریفین کے دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت
کے قبر کے پاس نور کو کھلائی دیتا ہے خصوصاً معراج
کے رات میں یہ اہل کذب کا مقولہ ہے لیکن نور آن
حضرت کا وہ مشرق اور مغرب میں بہت ظاہر ہے
اسد تعالیٰ نے سب سے پہلے انکا نور پیدا کیا اور ان
میں انکا نام نور رکھا اور ان حضرت کی دعا میں ہے
یا اللہ مجھے نور کر دے اور مشرکین شریفین
میں ہے (ارادہ کرتے ہیں) * * * *

فغير معرفة كما ذكره الاعلام حتى قبر خديجة
انما بقى على ما وقع لبعضهم من المنام ثم اختلفوا
في مكان مولده عليه السلام وانما شيخنا عند اهل
مكة بالموضع المعروف عند الانام اماما احد
من سوايدين ابى بكر وعمر وعلي رضي الله عنهم
عدم ثبوتها فلا يظهرونها التبرك بارضاها
باعتبار مال امرهم وعلوقدهم في واخرهم
والا فحين ولادهم لم يكن لهم شئ من ذلك ثم
ظهر في الاحوال اللاحقة انهم سبقت لهم الجنة
في الازل السابقة ومن جملة مفتريات الشيعة
الشيعة جعل صورة قبرا دم ونوح عليهما السلام
عجب قبر علي رضي الله عنه مع ان قبره ايضا
ثابت وانما بقى على امر المنام ونحوه من الكلام
لعل الباطني ما فعلوه انهم لما رآوا مقام الشيخين
الصفا الكرام في صريحة عليه السلام قصدوا
بالتزوير جبر علي رضي الله عنه عن تفرده في ذلك
المقام وكذا ما يثبت من ابراهيم والاشج و
ونحوهم في مقبرة الامام علي بن موسى الرضا عليه
عليه ابائنه النقية والشافانه زور و بهتان وكذا
ادعاء جملة اهل الحرمين برواية النور عند قبر
عليه السلام بخصوص ليلة المعراج فانه كذب من عمل
اهل البطلان والزور واما نوره عليه السلام
في غايته من الظهور شرقا وغربا واول ما خلق
نوره وسماه في كتابه نورا وفي دعائه عليه
السلام اللهم اجعله نورا وفي التزييل يريدون

ان یطغوا نور الله بافوا هم ویابی الله الان یقیم نور
وقال تعالیٰ (الله نور السموات والارض مثل نور) فی قلب
محمد فالعز وجل (ومن لم یجعل الله له نورا فالله
نور) لکن هذا النور لیس له الظهور اما فی عین اهل
البصیرة فانما لا یقع الا بصا و لکن تعالیٰ المثلوث فی
الصدور و فی الخلاصة قال الشیخ قد صنف کتب
التحد و جمیعها احتو علی موضوع کما صرح العظام
ومنها الاربعون الود عانیة ومنها و صایا علی کلها
موضوعة سوا التحد الاول وهو یا علی انت منی
هر من من موعیداته لابی بعد قال الصمد
وصایا علی کلها التي اولها یا علی لقان ثلث
وفی آخرها النبی عن المجامعة فی وقتا محضو کلها
موضوعة و آخر هذه الوصایا علی اعطیتک فی هذا
الوصیة علم الاولین والآخرین وضعها حماد بن
النضبی قال السیوطی فی الآلی وکذا وصایا علی موعیداته
وانهم به حماد بن عمرو وکذا وصایا علی التي وضعها
بن زیاد بن سماعة وشیخه قال الصفا واول هذه
الود عانیة کان الموت فیها علی غیر ناکتة قد کان
مع غیر من موضوعات الشباب و آخرها ما من بیت
وصلک یقف علی بابہ خمس مرات فاد اوجل
قد نقذ کلها و انقطع اجله القی علی غم الموت فقیس
کوبتاه و غیرته سکرتاه قال السیوطی فی الذیل ان
الود عانیة لا یصح فیها تخد مرفوع علی هذا النسب
هذه الاسانید و اعانیهم منها الفاذا یسیر و ان کان
کلاما حسن و موعظة فلیس کل ما هو حق

کہ اعلیٰ نور کو اپنی سند سے کل کرویں اور اگلے کرنا ہر اعلیٰ نور کا نام ہے
اپنے نور کی اور نور شکیانی فرمایا ہر اللہ تعالیٰ آسمانوں و زمین کا نور
مثال و سکر نور کی محمد کی دلیریں اور فرمایا ہر اللہ تعالیٰ (و علی کل
اللہ تعالیٰ نور نہ کرے تو اس کے لیے کچھ نور نہیں ہے) البتہ اس کے لیے کچھ نور
نہیں ہے لیکن اہل بصیرت کی آنکھیں نہیں تو آنکھیں اندھی نہیں ہیں بل
جو سینوں میں ہیں وہ اندھی نہیں ہیں۔ اور شیخ فی خواص میں لکھا ہے
کہ حدیث میں جو کلامیں تصنیف کی گئی ہیں جو ان مسائل پر مثال ہیں
موضوع ہیں موضوعات تصناعی کے طرح اور اسی قسم سے یہ بیرون
و دعا کی اور وصایا علی کے سب سے موضوع ہیں سوا اول تحد کی اور
یہ ای علی تو میر گزشتہ منزلہ ہر وہ کہ ہر کسی کو اس کے کچھ موعیدات
کہا صغانی فی اسی قسم میں وصایا علی کی جیسے اول میں (ای علی نقلا
کے تین علامتیں ہیں) ای اور آخر میں مجامعت اوقات مخصوص
ہیں) یہ سب سے موضوع ہیں اور آخر میں (یہ ای علی میں اس وصیت
میں تجھ کو علم پہلین اور چھلون کا دیدار یہ حماد بن عمرو نے بنایا ہے
اور کہا سیوطی فی الآلی میں حدیثیں علی کی موضوع ہیں اور حماد بن
السنی مسمیٰ ہے اور ایسا ہی وہ حدیثیں جنکو عبد اللہ بن ابی سنان
نے یا اعلیٰ کے شیخ نے بنایا ہے۔ کہا صغانی نے دو دعائیں کی پہلی
حدیث یہ امرت ہمارے غیر رکھنے کے حق اور ہم کو ساتھ غیر کے حق
شائبہ ذکر کر دیتا ہے اور لکے آخر کی یہ ہر کسی کی ایسا کہ نہیں جگر درود
پر پانچ مرتبہ فرشتہ کھڑا نہ ہو جب دیکھتا ہے کہ کہا نا اوی کا تمام
ہے اور اصل کے قطع ہو گئی ہے تو اس پر موت کا غم و التبا تو ہو سکتا
کے سختی و مصیبت ہاں کہ لکھ کر کہا سیوطی ذیل میں کہ اگر بلیک
میں کوئی تھوڑا سا سطرچہ ان سندوں میں صحیح نہیں ہے تھوڑا الفاظ
میں ہیں اگرچہ کلام اس کے عمدہ اور نصیحت آمیز ہے اور یہ
بات نہیں ہے کہ جو حق ہو وہ حدیث ہے + +

بل عکسہ ہی مسروقہ سے قربا بن و دعاء میں
 واضعاً بن بن فاعلة فبقا لانه الذی وضع
 اخوان الصفا وکان من اجل خلق الله فی الحدیث
 واقلم حیا واجرهم علی الذکر فی الصفا و
 کتاب فضل العلماء للحدیث شرف البلخی واوله
 من تعلم سئلة من الفقه فله کذا ومن الاحادیث
 الموضوعه باسناد واحد احادیث الثقیه المعروف
 بابن ابی الدینا وهو الذی یزعمون انه ادرک علیا
 وعمر طویلاً و اخذ بركة فو کب اصابه بركة
 فقال الله فی عمره مدوا واحادیث ابن سبط
 واحادیثه و نعيم بن سالم و خراش عن انس ثلث
 دینار عن واحد احادیث فی هدبة ابراهیم بن هذ
 القیس و منها کتاب یسجد بمسند انس البصری بمقدار
 ثلثمائة و یرویه سمعان المهدی عن انس واوله
 فی سائر الامم کالقرنی البصری و فی الذیل سمعان
 بن المهدی عن انس لا یکاد یعرف الصقب به
 مکذوب قطع الله من سمعها و فی لسان المیزان
 من روایة محمد بن مقاتل الرازی عن جعفر بن
 هارون عن سمعان فذاکر النخبة و هی اکثر من
 ثلاث مائة اکثر منوها من صنفه الصفا
 و منها الاحادیث الثقیه و فی ترمذیة تسمیها با احمد
 تثبت شی منها و منها خطبة الوداع من الوداع
 رفعه و اوله لربک اهدکم البحر عند الرجاء فلیت
 منها مسائل عبد الله بن سلام فی امتحان التلیق
 السلام و هی قدر کواستمن معالات الکلام و

بل عکسہ ہی مسروقہ سے قربا بن و دعاء میں
 واضعاً بن بن فاعلة فبقا لانه الذی وضع
 اخوان الصفا وکان من اجل خلق الله فی الحدیث
 واقلم حیا واجرهم علی الذکر فی الصفا و
 کتاب فضل العلماء للحدیث شرف البلخی واوله
 من تعلم سئلة من الفقه فله کذا ومن الاحادیث
 الموضوعه باسناد واحد احادیث الثقیه المعروف
 بابن ابی الدینا وهو الذی یزعمون انه ادرک علیا
 وعمر طویلاً و اخذ بركة فو کب اصابه بركة
 فقال الله فی عمره مدوا واحادیث ابن سبط
 واحادیثه و نعيم بن سالم و خراش عن انس ثلث
 دینار عن واحد احادیث فی هدبة ابراهیم بن هذ
 القیس و منها کتاب یسجد بمسند انس البصری بمقدار
 ثلثمائة و یرویه سمعان المهدی عن انس واوله
 فی سائر الامم کالقرنی البصری و فی الذیل سمعان
 بن المهدی عن انس لا یکاد یعرف الصقب به
 مکذوب قطع الله من سمعها و فی لسان المیزان
 من روایة محمد بن مقاتل الرازی عن جعفر بن
 هارون عن سمعان فذاکر النخبة و هی اکثر من
 ثلاث مائة اکثر منوها من صنفه الصفا
 و منها الاحادیث الثقیه و فی ترمذیة تسمیها با احمد
 تثبت شی منها و منها خطبة الوداع من الوداع
 رفعه و اوله لربک اهدکم البحر عند الرجاء فلیت
 منها مسائل عبد الله بن سلام فی امتحان التلیق
 السلام و هی قدر کواستمن معالات الکلام و

جریح والا فهو امام جلیل وقال الدلیلی اسانید کتاب
 العروس لابن الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن
 علی بن الحسین اھیة لا یعتقد علیہا واحادیثہ
 قلت من القواعد کلیة ان نقل الاحادیث النبویة
 والمسائل الفقہیة التفاسیر القرآنیة لا یجوز الا من
 الکتبا المتداولة لعدم الاعتماد علی غیرہا ان
 وضع الرزاد وروایا الحق للملاحدة بخلاف کتب
 فان نسخها یكون صحیحة متعددة وقد حکم السیوطی
 عن ابن الجوزی ان من وقع فی حدیثہ الموصیغ الذکا
 والقلب انواع منهم من غلب علی الرزاد ففعل
 المحفوظا وصابته لحدیث عن حفظه فغلط فی نقله
 ومنهم قوم ثقات لکن اخطأ عقولهم واخرا عا
 ومنهم من رد الخطا سوا فلما رد ای الصواب
 ایقن لم یرجع انفة ان ینسبوا الی الغلط ومنهم
 وضعوا قصدا الی افساد الترویج وایقاع الشک
 والتلاعب بالدری قد کان بعض الرزاد قد
 التیج فیدرس فی کتابہ ما لیس عن حدیثہ و
 من یضع لنصرة مذهبہ منهم من یضع حسیة
 ترغیبا وترہیبا ومنهم من یجاز وضع الاسانید لکل
 حسن فمنهم من التقریب السلطان ومنهم القضا
 لانهم یریدون احادیث ترفیق وتنفیق اتی ورو
 عن مالک قال دخلت علی الماسی ووالجلیس
 باهله فاذا باین الخلیفة والوزیر ورجل فلیست
 بینہما احد تنه مرفوعا الذم صاق المجلس حلة
 کل سیدین مجلس عالم فی الذیل هم منکر ومالک

جریح وروایا کی ہر ذریعہ تو امام جلیل القدر ہر اور کہا دلیلی نے کتاب
 العروس کی ابی الفضل جعفر بن محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین
 سندین: اس بات میں اون پر کچھ اعتماد نہیں ہے اور حدیثین ان کی منکر کرا
 میں کہتا ہوں قاعدہ کلیہ یہی کہ بیان اگر کسی حدیث کا یا سند فقہی
 کا یا فقہی سر کن کا سو کہ کتب متداولہ کی جائز نہیں اسلئے کہ بعض
 زنا بیچے اور الحاق طاصہ کی سو کہ انکی کسی پر اعتماد نہیں ہے بخلاف
 کتب محفوظہ کی اسلئے کہ انکی نسخی صحیحہ اور پت موجود ہیں اور سیدو علی
 ابن جوزی سے حکایت کی ہر کچھ حدیث میں وضع اور کذاب اور
 قلب آتے ہوا ہر کچھ تسمین میں بعض اونسوہ میں جہر زہد غالیہ
 و تحفظ غلط ہو گیا تائین جاتی ہیں تو یا دسی حدیثین بیان
 کرنی گئے تو نقل میں غلطی کی اور بعض ثقی لوگ میں لیکن آخر
 عمر میں انکے عقل مختلط ہو گئے اور بعض جگہ سے خطا ہوا
 پہر جابا دسے صواب معلوم کیا بسبب حیت کی نہ لوٹ سکا تا کہ
 لوگ اسکو غلطی کی طرف منسوب کریں اور بعض اشرف زندقہ میں جنوں
 نے ترویج میں نا روا کیلئے اور میں میں شکلا وکیل کر کے لئے
 قصدا حدیثین بنائیں اور بعض مذہبوں نے شیعہ کہانے کیلئے ایسی
 بیان کہیں جو کتاب میں نہ تھیں اور بعض ایس میں جنہوں نے ایسی
 کی نفرت کی لہذا حدیثین بنائیں اور بعضوں نے حسین کلام کر کے لئے
 سندین وضع کیں اور بعضوں نے بادشاہ کا تقریب کرنی لئے اور بعض
 قصدا خزانوں فی ایسی حدیثیں جنہیں نرمی اور خرچ کا ذکر تھا وضع کیں
 اور مالک سی روایت ہو کہ کہا اوس نے میں امون پر داخل
 ہوا اور مجلس اسوقت خاص اپنے اہلون سے تھی نا کا خلیفہ
 اور وزیر کے درمیان کچھ جگہ غالی تھے میں انکے درمیان تھا
 اور میں اونی برفوع حدیث بیان کے کہ جب مجلس میں غالی
 ہو تو دوسرا دروہ درمیان عالم کی جگہ ہے ذیل میں کہ یہ منکر

المیرق الاذن الماسون فی الذیل اخر جرح الحدیث
بن اسامة فقصده عن اودیر المحدث بن عامر
ثلاثین حدیثا قال العقل لا کلها موضوعة
ان الاحق یصیب بحقده اعظم من فحود الفاجر
افا یرفع العباد غدا فی الدنجا وینالون الزلفی
من رهم علی قد یعقوبهم ومنها فضل الناس عقل
الناس من هاقیل یارسول الله ما عقل هذا
النصر فخره فقال له ان العاقل من علم بطاعة الله
ووضع سلیمان بن عیسیٰ بضعا وعشرون حدیثا
منها فیل لعلمة ما عقل النضای فقال فان
ابن سعد کان ینہانا ان نسبی الکافر عاقل
منها رکعتان من العاقل فضل من سبعین رکعة
الحاھل ولو قلت سبع مائة رکعة لکان کذلک
ومنہا ان عبد بن ابی شحاطی اباه وذرکون
وشرفه وعقله فقال علیه السلام ان الشرف
السود والعقل فی الدین والاخرة للعامل بطاعة
الله فقال یارسول الله انه کان یقری الضیف وطعم
الطعام ویصل الارحام یمین النواک یمعل
یمعل فیل ینفع ذلك شیئا قال لان با الیم
یقل قطر زبا غفر خطی یم الدین فی الدن
ایضا ان قصه رجیل بالاثم رجوعا الی المدینة
بعد رؤیته علیہ السلام فی المنام اذ انه ھما
وارتجبا اھل المدینة لا اصل له وہی نبیه التو
انتی کان ابن حجر المکی ما اطلع علیہ ذکرہ لثا
الزیادة فی الذیل ایضا انه علیہ السلام

ناسون کے زمانہ تک جیتا نہیں ہوا اور ذیل میں ہے کہ حارث بن اسامہ
مسند میں داؤد بن الجحر سے تین چھ حدیثیں روایت کی ہیں کہا
عسنادی سب کے سب موضوع ہیں بعض ایسے ہیں کہ اسحق اسب
حق کے فاجر سے بڑا گناہ کرتا ہے قیامت دن آدمی ملے دوزخ
اپنے رب اپنے عقل کے موافق حاصل کرینگے۔ بعض ان سے
افضل آدمیوں کا وہ ہے جو سب زیادہ عاقل ہو اور بعض ان سے
نے پوچھا یا رسول اللہ نظر میں کون زیادہ عاقل ہے فرمایا تہ عاقل
وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کی موافق عمل کرے۔ اور سلیمان بن عیسیٰ
نے بیس زیادہ حدیثیں بنائی ہیں بعض انہیں ہر علم سے پوچھا
کیا نصرتی کون زیادہ عقلمند ہے کہا اوس شخص چاہے اسے کابن
مسعود ہو کہ منہم کہتا تھا کہ کافر کو عقل مند کہیں اور بعض ان سے دو رکعت
عاقل کے تہہ میں مبالغہ کے ستر رکعت سے اگر میں سات رکعت کہتا
البتہ ایسا ہے اور بعض ان سے عدی بن عامر نے اپنے باپ کے صفت
کے اور اس کی شراعتی و شرافت و عقل کا بیان کیا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شرافت و شراعتی و عقل دینا اور اہل
دین کے لئے ہے جو اللہ کی اطاعت کرے پھر کہا اوس نے یا رسول
اللہ وہ ہمارے ان کی ضیافت کرتا تھا اور صدی رحم کرتا تھا اور عقلمند
میں لوگوں کی اعانت کرتا تھا اور ایسے ایسے اور کام کرتا تھا
اسکو اس کے کچھ نفع ہوگا فسند یہاں نہیں سلیکے کہ تیری بات کچھ
کلمہ نہ کہا تھا یا امیر گناہ خوش ہو اور پی ذیل میں مبالغہ کی حالت کا
قصہ یہ اسکا مدینہ کی طرف لوٹنا بعد دیکھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خواب میں اور مدینہ میں اسکا اذان دینا اور مدینہ کو حکم کا کہنا۔
اس کا کچھ اصل نہیں اور اسکا موضوع ہونا ظاہر ہے
انتھے اور ابن حجر کی سہرہ اقص نہیں ہو اور اس نے
اسکو کتاب الموضوع میں ذکر کیا ہے۔ اور بعد ذیل میں اس کا تحریف

لما رآه ان يبني مسجد المدينة اتاه جبرائلا عليه السلام فقال انبه سبعة اذرع طولاً في السماء من خرفة ولا منقش لم يوجد وفيه ايضا انما عليه السلام اذا كان يصلي ظن الظان انه جبرائلا روح فيه في الخضر ورجلان من امتي ليقومان الى الصلوة وركوعهما وسجودهما واحد وانما بين صلواتهما كما بين السماء والارض موضع وفيه ايضا كان عليه السلام لا يجلس احد يصلي الا خفف صلواته واقبل عليه فقال لا تك حاجتك فاذا فرغ من حاجتك عاد الى الصلوة لم يوجد فيه ولا يصح في صلوة الاسبوع شئ وفي ليلة الجمعة عشرة ركعة بالاخلاص عشرون ركعة باطل الاصل وكذا ركعتان باذا انزلت خمسة عشرة مرة في رواية خمسين مرة والكل منكربا طل ويوم الجمعة ركعتان والاربع الاثنا عشر والاصل الوكيل الجمعة ركعات بالاخلاص خمسين مرة الاصل وكذا صلوة عاشوراء وصلوة لرغائب موضع بالا كذا ابقية صلوات ليا الى حب ليلة السابع عشر من ليلة النصب من شعبا مائة ركعة في كل ركعة عشرون بالاخلاص لا تعتبر ذكرها في قوت القلوب احياء العلوم ولا يذكر التعب في تغيير كذا في شرح الاورد ثم في المواهب يذكر القصص من ان الفهر دخل في جيب النبي عليه السلام وخرج من كفا فليس له اصل كما حكاه الشيخ بدالدين كنه عن شيخه العماد بن كثير في حيوة السيوف للشيخ وقال القرطبي يقال للصلوة الصلوات وروينا في مجمع

جب مسجد بننے کی بنا فی شرع ہو گئی تو کسی پاس جبرائیل علیہ السلام
آئی کہا اسکو بناؤ سات گر لہی جگہ آسمان میں جو مقتض نہیں ہے
نہیں پائی گئی اور مجھ میں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے تھے تو پہلے
والا گمان کرنا کہ بدن بلامرجہ ہے۔ اور مختصر میں کہ دو آدمی سر
پر ایسے ہیں جب نماز کی طرف کھڑی ہوتی ہیں تو کوئے و سجود
الکاحیکسان معلوم ہوتا ہے حالانکہ دونوں کی نماز زمین آسمان میں
نافصل ہے۔ اور بھی اس میں ہے کہ جب آنحضرت نماز پڑھتے اور کوئی
آدمی دوسرا کو پاس جا بیٹھا تو نماز میں تخفیف کرتی اور اوکی طرف
مستوجہ ہوتی اور پوچھتا کہ کیا تعجب کہ حاجت ہے جب اوکی حاجت سی
فارغ ہوتی تو نماز کی طرف عود کرتے۔ نہیں پائی گئی اور بھی تنبیہ
ہے کہ کوئی حدیث ان آیام کی نماز میں صحیح نہیں ہے اور وجہ کے
میں ہر ایک رکعت میں ہر ایک رکعت میں دس مرتبہ صلاصحت چاہئے بل
ہے اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسی طرح اور رکعت ہر ایک میں پندرہ مرتبہ اذان
پڑھنا اور ایک رات میں سچاس مرتبہ نکر یا طل ہے۔ اور مسجد میں رکعت
اور بار بار وہ الفاظ اصل نہیں اور پہلی جمعہ کی چار رکعت ہر ایک میں
پچاس مرتبہ صلاصحت ہے۔ اسکا کچھ اصل نہیں ہے اسی طرح شافعی کا مذکور
رنگ کے نماز بالاتفاق موعین ہے اور اسی طرح باقی نمازیں جس کے متعلق
رنگ کے اور شعبان نصف میں رکعات ہر رکعت میں دس مرتبہ صلاصحت
یا یعنی واخذاذکرۃ القلوب و احیاء العلوم میں اور تبلی کے
تفسیر میں دیکھ کر ذہنیست ہونا چاہئے اور اسی طرح جو شرح
اور اور مواہب میں کہ قصہ خوان ذکر کرتے ہیں کہ چنانچہ حضرت
کے حبیب میں داخل ہو کر استین سے خارج ہوا۔ اس کا
کچھ اصل نہیں ہے۔ جیسا کہ شیخ بدرالدین نے کشمی شیخ
عماد بن کثیر سے حکایت کی ہے اور حیات الحیوان میری میں
ہے کہ ہمارے طبی پر یون کے لئے روزی نام رکھا جاتا ہے۔ اور

عبد الباقي ابن قانع عن ابی غلیط امیة بن خلف
الحجۃ الی رافی رسول اللہ علیہ السلام وعلی ید
صرد فقال هذا اول طار صام یوم عاشوراء و
الحجۃ مثل اسمہ غلیط فقد قال الحاکم ہون
الاحادیث التي وضعها قتلة الحسین رضی اللہ
وہو متحد باطل ورواہ محمد بن ابی ہاشم
بین العلماء زمان الروای فی یام الوحی کان
اشہر فقد صرح التوریشی بانہ لیس له اصل و
النووی فی شرح مسلم واما الخرج لہ دلوکی
عن الحسین بن علی قال کان اسر رسول اللہ علیہ
السلام فی حجر علی وھو یجئ الیہ فلما سر عنہ یا
علی صلیت العصر قال لا قال اللہ انک تعلم انہ
کان فی حاجتک حاجۃ رسولک فرم علی بن النضر
فرم ہا علی صلی و غابت الشمس فقد قال العلماء
حدیث موضوع ولم ترد الشمس لحدوث حاجتک
بن نون کذا فی ریاض الضمیر فی مناقب العترة
انہ ذکر فی الشفاء من الروایۃ الطحاوی وبعید
فی شرحہ وکذا فی الشیر علی وجہ الاستیفاء و
الشیخ الجوزی فی شرح المصابیح واما ما یزاد
قوله اللهم انت السلام ومنک السلام من وجود
الیک یرجع السلام فیمینار بنا بالسلام وختنا
دارک دار السلام فلا اصل له بل ہو مختلف
النقصا وحکی الشیخ العلامة الزین العراقی اشہر
بین العوامان من قطع صلوة الضحیٰ بترکھا
بیسے حضار کثیر منهم بترکھا اصلا لذلک و

عبد الباقي بن قانع عن ابی غلیط امیہ بن خلف جمعی سے ہر کہا
اوس نے مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذکیہا اور میرا ہاتھ پر چڑھا
تھی سہرا یہ پہلا جانور جن میں فی عاشوراء کی دن وزہ کہا تھا یہ اس کے
نام کی طرح غلط ہے۔ کہا حاکم نے یہ ان حدیثوں کے جو احادیث میں تامل
نے بنائی ہیں یہ حدیث باطل ہے اور راوی کے محمد بن ابی ہاشم اور ان
میں شہور ہے کہ زمانہ خواب کا وحی کے وقت میں چہرہ مہینہ تاک ناگوار
پشتے فی تصریح کے ہے کہ ہر کچھ اصل نہیں ہے اور نووی
شرح مسلم میں اسی کا تابع ہو ہے لیکن جو دولابی نے حسین بن
علی سے روایت کی ہے کہ سہرا کہ آنحضرت کا علی کی گود میں تھا ان
آنحضرت کی طرف اس وقت وحی ہو رہا تھا جب آنحضرت سے وحی پہل
گیا فرمایا ابی علی تو فی نماز عصر کی پڑھی ہے کہا نہیں اس وقت ان
حضرت فی دعا کی یا بعد تو جانتے کہ یہ شخص تیری حاجت و تیر
رسول کے حاجت میں تھا اللہ کھانے سورج لوٹا یا پھر غار بڑھی اور
سورج غروب ہو گیا عالموں کے یہ حدیث موضوع ہے اور سورج
گئے نہیں لوٹا یا گیا مگر یوش بن نون کے لئے بندر کہا گیا تھا ایسا کہ
الریاض النضر فی مناقب العترة میں ہے اگر شفاء میں روایت تھا اس
مذکور ہو اور وجہ کے میں شرح میں بیان کی ہے۔ اور پھر حدیث ک
سیرین اور کہا شیخ جوزی نے شرح مصابیح میں لیکن یہ زیادتی
کہ بعد اس قول کی ہے (یا اللہ تو سلام اور تیرے طریق سلامتی سے
اس طرح سے اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے یہ حدیث
ہم کو اسے ہماری رب ساتھ سلام کے اور ہم کو دار السلام میں
درجہ حاصل کر اس کا کچھ اصل نہیں ہے بلکہ یہ بعض قصہ خوار
کے بناوٹ ہے۔ اور شیخ علامہ زین عسراقی نے حکایت
کے ہے کہ عوام الناس میں مشہور ہے کہ جو شخص نماز یا نیت
کو جان بوجھ کر توڑ دے تو خدا ہوا کا اسے بہت لوگ مکر پر پڑھیں

لما قاله اصل بل الظاهر انه مما القاہ الشيطان
 استنهم لتحرهم الخیر الكثير قلت من هنا نزل
 النساء صلوة الضحیٰ وغیرها بحدوث الحيض
 وقد تقدم بطلان تحذ نارك الورد ملعون
 قال ابن امير الحاج وفي ذی الحلیفة آبا یسهم
 العرام آبا علی انه قال الجن فی بعض تلك الابواب
 وهو كذب من قاله **فصل** وقد سئل ابن قیم
 الجوزية هل یكمن معرفة الخلد الموضوع بضابط
 من غیر ان یظهر فی سنده فقال هذا سؤال العظیم
 القدوا ما یعرف ذلك من تطلع فی معرفته من
 للصحة وخطت بلحمه ودمه وصار له فیها
 ملكة واختصاص شديد بمعرفة السنن والآثار
 ومعرفة سيرة رسول الله علیه السلام وهذا فیما
 به ویبني عنده یخبر عنه یدعو الی الرجعة و
 ویشرع للامة بحیث كانه خالطه علیه السلام
 بین اصحابه الكرام فمن هذا یعرف من احوالهم
 وكلامه اقراله واطعاه وما یجوز ان یخبر به وما
 لا یجوز الا یعرف غیره وهذا شأن كل متبع مع
 تابع فان لاخص به لحویص علی تتبع اقراله افعاله
 من العلم بهما والتمیز بین ما یصح ان یسئل به وما
 یصح لیس یسئل به لا یكون كذلك وهذا شأن المقلد
 مع اعظم یعرفون من اقرالهم ونصوصهم و
 مذاھبهم واسالیبهم ومستادھم مالا یعرفون
 من ذلك ما ذكره جعفر بن حسن عن ابيه عن
 عن ابن رافع من قال سبحان الله وبحمده غفر الله

اسکا کچھ اصل نہیں بل ظاہر ہے کہ یہ بات شیطان کی زبان سے نکلا
 تھے تاکہ خیر کثیر سے محروم رہیں۔ میں کہتا ہوں اسے لکھو عورت نے
 نماز چاشت وغیرہ کی بسبب حیض کے چھوڑ دی ہے اور حدیث
 تارک رو کا ملعون کا بطلان گذر چکا ہے اور کہا امیر ابن الحجاز
 نے ذی الحلیفہ میں کوئین بن جنہین عوام الناس علی ما کی کوئین
 مشہور کرتی ہیں اور کہتے ہیں کہ اوس نے جنوں ان کوئین پر مقابلہ
 کیا ہے یہ کذب ہے اس کے قائل کا **فصل** ابن قیم جو رہی سوال ہوا
 کہ معرفت حدیث موضوع کی کسی ایسی قاعدہ سے معلوم ہو سکتے ہیں جنہیں
 اس کے سند کی کہنے نہ پڑے جواب کیا یہ بڑا عظیم القدر سوال ہے اس سے
 وہ شخص اطلاع پاسکتا ہے جو معرفت سنن صحیحہ میں مہارت کامل
 رکھو اور وہ سنن صحیحہ کے گوشت اور اسکو اینٹن ملکہ اور خصوصیت
 معرفت سنن اور آثار اور معرفت ان حضرت کی سیر اور امرونی کا
 نیز دعوت اور محبت اور کہتے حضرت کا اور مشروریت آنحضرت
 امت کی لئے وغیرہ چیزوں کا کامل طور سے ہوجائے اس طرح کے گویا
 ان حضرت کی اصحابوں میں لمجاہو ایسا شخص آنحضرت کی احوال
 ہدایت اور کلام اور اقوال اور افعال اور مدہ ورجح خبر دینی جانے ہے
 اور جنکی نہیں معلوم کر سکتا ہوا اس کی غیر نہیں کر سکتا ایسا ہی حال ہے
 ہر شیئہ کا اپنے تابع سے اس لئے کہ اسکو اپنے پیشوا کی اقوال
 اور افعال کے تتبع کی حرص ہوتی اور کمون پیشوا کی اقوال صحیحہ میں
 ایسے تیز ہوتے ہیں جو غیر کو نہیں ہوتی یہی حال مقلدین کا اپنے
 اماموں سے ہے ان کے اقوال اور نصوص اور مذاہب اور شارحان
 اسالیب و شارحان ایسا پہنچتے ہیں جو غیر نہیں پہچان سکتے ہیں
 بعض اس طریق سے یہ ہے جو جعفر بن حسن نے اپنے
 باپ سے اوس کے ثابت سے اوس نے اس سے عرفہ و توفیق
 کے ساتھ کیا ہے جسے ہا میں نے کہا کی باکی اور کما تارک اور کما

اور اس کے لئے

الف الف تحلة في الجنة اصلها ذهب فبحر هذا
هو جعفر بن حسن بن فرقد ابوسليمان القضاة المعروف
قال ابن عبد احدية منكر وقال الازدى يكرهون
واما ابو فقال يحيى بن صدين لاشئ ولا يكتسب
قال الفسائي والدارقطني ضعيف وقال ابن حبان
خرج من حد العلالة وقال ابن عبد عامر
غير محفوظ ومن ذلك ما رواه ابن منده وغيره
من شاذ احمد بن محمد بن الله الجوباري الكذا
عن شقيق عن ابراهيم بن ادهم عن يزيد بن
اويس القرني عن عمرو بن علي عن ابني عليل السلام
دعا بهذا الاسماء الام انت حي لا موت غالب
تغلب بصير لا ترتاب سميع لا تشك وصادق لا
تكذب محمد لا تقم وعالم لا تغلب الى ان قال
فوالله بعثني بالحق لودعي هذه الدعوات على
صفائح الحديد لذات علي ما احبارا سكر من دعا
عند منامه بها بعت بكل حرف منها سبع مائة الف
ملك يسبحون له ويستغفرون له وتابعه كذا
آخر سليمان بن عيسى عن الثوري عن ابراهيم
ادهم وهذا وامثاله ما لا يرتاب من له ادنى
معرفة بالنبي عليه السلام وكلامه انه موضوع
مختلف وافاك مغفري عليه من ذلك ما رواه
عباس بن ابي صفاك البلخي كذا ابان شرع عمر بن
الصفاك يجهل لا يعرف عن ابن معاوية عن
صالح عن ابني هرون عن النبي عليه السلام كذا
باسم الرحمن الرحيم لم يقيم الهاء التي في الله

دس لاکھ کچھ اور جگہ اصل جنت میں ہو تجا رہی تھی شخص جعفر بن حسن
فرقد ابوسليمان القضاة المعروف کہ ابن عبد احدی کی حدیث میں منکر ہیں
کہا از رخ لوگ اسمین کلام کہتے ہیں لیکن باپ کا کہنا بھی بن
سعید کی کچھ شے نہیں اور اس کے حدیث مذکور جادو کی کہانسی
اور دارقطنی نے یہ ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے یہ حدیث کذا
نقل کیا ہے اور کہا ابن عدی نے حدیثیں اس کی محفوظ نہیں ہیں یہ
اسے قسم ہے جو ابن منده وغیرہ نے احمد بن عبد اللہ الجوباری
کذاب اس کے شقیق سے اس نے ابراہیم بن اہم سے اس نے
یزید بن اویس قرنی سے اس نے عمرو بن علی سے اور بنو ج
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جو شخص ان اسموں سے دعا
کرے گا اس کو قذف ہو نہیں سکتا اور غالب مغلوب نہیں ہو سکتا اور
سمیع قوت نہیں کرنا اور صادق کہ کذب نہیں ہوتا اور کج نیا نیک
کہا نہیں اور عالم وغیرہ وغیرہ یہاں تک کہ ہر قسم سے مجھ اور اس کی
جتنے بھی جو کچھ کے ساتھ بھیجا ہے اگر کوئی دن کلموں کو اس کے کلموں
پر دعا کرے تو کبیل جائیگے اور گناہی جاری پر کر تو ہر ایک
کے ساتھ سات لاکھ شتر سے اوٹھایا جائیگا جو اس کے کلموں سے
گئے اور بخشش جائیگی۔ اسے کا ایک اور کذاب یعنی سلیمان
بن عیسیٰ ثوری سے وہ ابراہیم اہم سے تابع ہے یہ
حدیث اور جو اور اس کے مثل ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
معلوم کر گیا کہ یہ موضوع ہے اور آنحضرت پر اقرار ہے اور اسے قسم
ہے جو عباس بن صفاک بلخی کذاب شریعت عمر بن
سے اس نے ابن معاویہ سے اس نے عباس سے اس
نے ابی صالح سے اس نے ابی ہریرہ سے اس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص اسم
الرحمن الرحیم کہے اس کو اس کی لئے ہائے کہنے سے پہلے

جو شخص اس نام کو

جو شخص اس نام کو

جو شخص اس نام کو

الکتاب لله له العالف حسنة ومعا عنه الف
الف سبعة وورفع له العالف درجة ومن ذلك
ما رواه ابو العلاء نافع عن ابن عمر رفعه من
كفن ميتا فان له بكل شعرة يصيب كفنه عشر
حسنا و ابو العلاء هذا يروى عن نافع ما ليس
تحدث ولا يجوز الاحتجاج به وهذا الحديث
قد رواه الحسن بن سفيان حدثنا ابو الربيع
حدثنا الصلت بن الحجاج حدثنا ابو العلاء
قال ان الدارقطني يقول ان ابا العلاء هو الخفاف
الكرفي واسمه خالد بن طه انتهى قال يحيى
معين هو ضعيف خلط قبل موته بعشرين
كان قبل ذلك ثقة وكان في تخطيطة كتابا
به يقرؤه ومن ذلك تحدث برويه محمد بن عبد
بن بين البيهقي عن ابن عمر عن النبي عليه السلام
من صاب يوم صبيحة يوم الفطر بكافا صام الله
وهذا حديث باطل موضوع على رسول الله عليه
وابن البيهقي يروي الناكير قال البخاري و ابو حاتم
الرازي النسائي هو منكر الحديث وقال يحيى بن
معين ليس بشئ وقال الدارقطني الحديث ضعيف
قال ابن حبان حدث عن ابيه نسخة سردين ما
حدثنا كلها موضوع لا يجوز الاحتجاج به ولا
ذكره الا على وجه التعجب ومن ذلك تحدث عن
يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة
ابا طير رويه حبيب بن ابي حبيب عن ابراهيم
عن عيون بن عمران عن بن عباس عن عبد الله

بن ابي شيبي لکھتا ہے اور لکھ برائی اوس دور کرتا ہے اور لکھ درجہ
اوس کے لکھ بلند کرتا ہے اور اسی قسم سے جو ابو العلاء نے نافع سے اوس
ابن عمر سے مرفوع روایت کی ہے جو شخص میت کو کفن سے توجہ دے
اوس شخص کا میت کی کفن سے لکھ اوس کے بدلے اسکے دس نیکیاں
ملیں گی یہ ابو العلاء نافع سے ایسی روایت کرتا ہے جو اوس سے مروی
ہیں اور اوس حجت پر کافی جائز نہیں اور یہ حدیث حسن بن سفيان
روایت کی ہے کہا اوس حدیث کی ہم سے ابو الربیع زہرانی نے کہا کہ
کی ہر صلت بن حجاج نے کہا اوس حدیث کی ہر ابو العلاء نے کہا
دارقطنی نے یہ ابو العلاء خفاف کو فی ہر اوزام اسکا خالد بن طه ان
انتہی اور کہا یحییٰ بن معین نے ضعیف ہے دس برس موت سے پہلے
اسکو ملط کیا گیا تھا اور پہلے اسے فقہ تھا اور غلطی کی وقت جو چیز
اوسکی بابت آتی پڑھتا قسم کی یہ حدیث ہے جو محمد بن عبد الرحمن
یلمانی نے ابن عمر سے اوس بنی صمد علیہ وسلم سے روایت کی کہ
جس نے عید فطر کی صبح کو روزہ رکھا گویا وہ صائم اللہ ہے ہوا
حدیث باطل موضوع ہے اور ابن البیہقی حدیث میں منکرہ روایت
کرتا ہے کہا بخاری اور ابو حاتم رازی و نسائی نے یہ منکر ہے اور
کہا یحییٰ بن معین نے یہ کفر ہے نہیں ہے اور کہا دارقطنی و حاکم
نے ضعیف ہے اور کہا ابن حبان اوس نے اپنے باپ سے ایک نسخہ
ظاہر کیا ہے جس میں اس حدیث میں سب کے سب موضوع
ہیں ان سے حجت پر کافی اور انکا ذکر کرنا جائز نہیں مگر وہ جو
اور اسی نسخہ سے یہ حدیث ہے جو شخص عاشورہ کی دن روزہ رکھے
امداد اوس کے لئے ساتھ ہر کسی عبادت لکھتا ہے یہ
باطل ہے اسکو حبيب بن ابي حبيب نے ابراهيم سے اوس
یسون بن مسهران سے اوس نے ابن عباس سے
روایت کی ہے یہ حبيب وہ + + + + -

حبیب کان یضع الاحادیث ومن ذلك به
یرویه ذکر ابن ویل الکندک الکذاب لا یشرع
حمید الطویل عن انس عن النبی علیہ السلام من
داوم علی صلوۃ الضعیف لم یقطعها الا من علة
کنت انا و هو فی الجنة فی ذوق من نور فی غیر
من نور حتی نزول رب العالمین من ذلك به
یرویه عن ابن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن سلمة
عن ابی هريرة قال قال رسول الله علیہ السلام
صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم ینین شی
عدلن لم عبادة اتی سنة وعمره قال فی الاما
احمد ویحیی بن معین لا یقضی ضعیف قال
ایضا لایسا و حدیثه شینا وقال القناد هذا
الحق منکر وضعف محبدا وقال ابن جابر لا یجوز ذکر
الاعلی سبیل القدر فانه یضع الحدیث علی الک
ابن ابی ذیہ غیرهما من الثقات من ذلك به
من صلی یوم الاحد اربع رکعات بقسلیمة و
یقرب فی کل رکعة الحمد و آمن الرسول فی آخرها کت
له الف حجة والف عمرة والف غزوة و کل رکعة الف
الف صلوۃ و جعل ینموی بین النار والف خندق
فقیم الله واضعها اجر اعلی الله ورسوله ومن ذلك
حدیث من صلی لیلۃ الاحد اربع رکعات یقرافی
کل رکعة فاتحة الكتاب مرة وقره هو الله احد خمس
عشرون اعطاه الله یوم القیمة ثواب من قرأ الف
عشرون و عمل بما فی القرآن و ینجز یوم القیمة فیکبر
ووجهه مثل القمر لیلۃ البدر و یعصب الله بکر

حبیب نہیں جو حدیثیں بنایا کرتا تھا یہ حدیث بھی اوس سے منکر ہے
کندی کذاب شریزی حمید طویل سے اوس نے انس سے اوس شیبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص نہ سمجھے ہمیشہ کے لئے
اوس کو سو کسی علت کی قطع نہ کرے تو میں اور وہ دونوں کسی شتی میں شکر
نور کے درمیان مدت کے کی زیارت کریں گے اور اسی سے یہ حدیث
بن رشید بن یحیی بن ابی کثیر سے اوس ابی سلمہ سے اوس شیبی
ابن ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ وسلم کی جو رکعات
بعد مغرب کے چار رکعات تھیں اور ان میں کلام نہ کرے تو دوبارہ سال
کی عبادت کی برابر ہونگے۔ اس عمر کے تین امام احمد اور یحیی بن
معین اور دارقطنی نے کہا ہے کہ ضعیف ہے اور یحیی کہ امام احمد نے
اسکی حدیث کسی شے کی برابر نہیں ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث
منکر ہے اور وہ بیت ضعیف ہے اور کہا ابن جابر نے اسکا ذکر کر
و جس سے جائز نہیں مگر بطور قطع کے اسلئے کہ یہ شخص اکابر و
ابن ابی ذریب وغیرہ اماموں کے ذمہ حدیثیں بنا کر لگاتے تھے اور
اسی سے یہ حدیث جو شخص ایک شب کے میں چار رکعات
پڑھے اور ایک رکعت میں الحمد اور من رسول آخر تک پڑھے
اوس کے لئے ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار طواف کا ثواب لکھا
جاتا ہے اور ہر رکعت کی بدلے لاکھ ناز اور اس کے اور آگ کی
درمیان ہزار خندق کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ وسع دامن کو خوا
گری اوس شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک کی پیروی کی ہے۔ او
اسی سے یہ حدیث جو شخص یک شب کے دن چار رکعات
پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور ہر مرتبہ قل ھو اللہ
فیرشد اللہ اسکو قیامت کے دن اوس شخص کے برابر ثواب کا جس نے
وس مرتبہ قرآن ختم کیا ہو اور وہ پر عمل کیا ہو و قیامت کی دن اوسکی قبر
اور نہ ہی چاند کی مثل روشن ہوگی اور اللہ تعالیٰ و سکون ہر رکعت کا بدلہ

ہزار شہر موتیوں سے دیکھا ہر شہر میں ہزار محل زبردست ہر محل میں
 ہزار گہری باقوت سی ہر گہر میں ہزار کوٹہری ستوری سے ہر کوٹہری
 میں ہزار تخت ہوگا اس کذاب فی اس کے آگے بھی کچھ بڑا کہیگا
 اور اسی سے ہر یہ حدیث جو شخص دوشنبہ کی دن چیرہ گفت
 پڑے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور ہمیں مرتبہ قل ہو اللہ احد
 بعد اسکے دس مرتبہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ
 قیامت کی دن ہزار صدیق اور ہزار عابد اور ہزار زاہد کا ثواب
 اوسکو دیکھا اللہ تعالیٰ اوسکے واضح کو خواہرے یہ کام جو نیار
 نہایت کا ہے اور اسی سے ہر یہ حدیث جو شخص ہر شنبہ کے
 رات میں چار رکعات پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور
 ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک مرتبہ قل ہو اللہ احد اور ایک مرتبہ
 قل اعوذ برب الفلق اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس اسکے سب
 گناہ بخشے جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اوسکو ایک محل جنت میں سفید
 موتی سے دیتا ہے اور ہر محل میں سات گہر ہیں طول اور عرض کا
 گہر کا تین ہزار گز ہے اس کذاب فی بہت لمبی حدیث بیان کی ہے
 اور اس میں اسطرح کے وایات باتیں بیان کیں ہیں یہ کام ہیں
 بن براہیم کذاب جال کا ہے محمد بن طاہر سے روایت کرتا ہے
 اس قسم کی اوس کتب حدیثیں بنائی ہیں کتب نہ کندن اور
 روایت میں اور دوشنبہ کے دن اور رات میں اسی طرح
 اس نے ساتون و نون اور ساتون راتوں میں نمازین
 بنائی ہیں یہ باب بہت فساد ہے ہنہ تھوڑی
 سے بیان کر دین تاکہ ایسے حدیثوں کا حال جنہیں
 وایات تمہیں باتیں ہیں معلوم ہو جائے یہ سب
 آن حضرت پر کذب ہے + + + + +
 + + + + +

الف مدينة من لؤلؤ في كل مدينة الف قصر من
 زبرجد كل قصر الف دار من الياقوت في كل دار الف
 من المسك في كل بيت الف سرير واستمر هذا الكذا
 الاثر على الالف ومن ذلك + خذ من صلوات
 الاثني عشر ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب
 مرة وعشرين مرة قل هو الله ويستغفر الله بعد
 عشر مرات اعطاه الله يوم القيامة ثواب الف صلاة
 والفق عابد والفق زاہد فقبح الله واضع محمد
 على رسول الله عليه السلام وهو من عمل الجونار
 الخبيث من ذلك + خذ من صلوات ليلة الاثنين
 اربع ركعات يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب مرة
 وآية الكرسي مرة وقل هو الله احد مرة وقل اعوذ
 برب الفلق مرة وقل اعوذ برب الناس مرة كفت
 ذنوبه كلها واعطاه الله قصر في الجنة من قدره
 في جن القصر سبعة ايات طول كل بيت ثلاث
 الف ذراع وعرضه مثل ذلك واستمر هذا الكذا
 الخبيث على خذ طويل فيمن هذه المجازفات
 هو من عمل الحسين بن ابراهيم كذاب جال
 يرو عن محمد بن طاہر وضع من هذا الضر
 احاد صلوة يوم الاحد وليلة الاحد يوم الا
 وليلة الاثنين ويوم الثلاثاء وليلة الثلاثاء و
 هكذا في سائر ايام الاسبوع وليلاته وهذا با
 واسع جدا وانما ذكرنا من جزء يسير التعريف
 هذه الاحاديث وامثالها مما فيه هذه الحما
 القبيحة الباردة كلها كذب على رسول الله

باضافہ مثل هذه الكلمات اليه ومنها تكذيب
الحسن له كحديث الباذنجان لما اكله وحديث
الباذنجان شفاء من كل داء قيم الله واضعها
لوقاله بعض جملة الاطباء يستعمل الناس ولو اكل
الباذنجان للحم والسوداء البالغة وكتب الامام
لميزدها الاشدة ولو اكله فقير ليستغنى لم يفت
الغنى واجاهل ليتعلم لم يفتد العلم وكذلك
حدث اذا عطس الرجل عند الخش فهد صدق
هذا وان صح بعض الناس سنداً فالحسن تشهد
لاننا شاهد العطاس والكذب يعمل عمله ولو
مائة الف رجل عند خذ يروى عن النبي عليه السلام
يحكم بصحته بالعطاس ولو عطسوا عند بشها
رجل لم يحكم بصدقه قلت قد روى ابو يعقوب عن
ابي هريرة رضي الله عنه بلفظ العطاس عند الدعاء شأ
صدق لكان في الجامع الصغير ولا يخفى انه اذا ثبت
شي في العقل فلا عجباً بخالفه الحسن من العقل
وكذلك حدث عليكم بالعدس فانه مبارك في
القلب يكثر الدعة قدس فيه سبعون نبياً
سئل عبد الله بن مبارك عن هذا الحديث وقيل
انه يروى عنك فقال دعني ما ارفع شيئاً في
العدس انه شهوة اليهود ولو قدس فيه نبى
واحد لكان شفاء من الادواء فكيف بسبعين
وقد سماه الله تعالى ذى وقم على من اختار من
الناس والصلوى وجعله قهرم النور والبصا فكل
النبيا جنى اسرائيل قدسوا فيه لهذه العلة والفضل

شان من نقصان كبرنا چاہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حسن کلمہ
کے تذبذب کرتی ہے مثل اس حدیث کی بیگن جس چیز کے لئے
کہا یا جائے اس کے لئے کافی ہے اور یہ حدیث بیگن میں
درست و شفاء ہے اندھا انکے واضح کو غور کری اس لئے کہ اگر بعض
جامل طبیب بھی ایسا کہیں تو بھی دمی اور کورہنہ کر تہ میں کون
بیگن اگر تپا و رسوا اور باقی مریضوں کیلئے کہا یا جائے تو ان کو
زیادہ کر تہ ہے اگر قریب غنا کی لئے کہا ہی تو اس کو غنا حاصل نہیں
اگر جامل علم پرستے کیلئے کہا ہی تو اس کو علم فائدہ نہیں دیتا اور
ایسے ہی یہ حدیث اگر کوئی حدیث چھپک کر یہ تو وہ حدیث
ہے اگرچہ اس حدیث کی سند کو بعض لوگوں فی صحیح کہا ہے لیکن
جمل کے وضع پر شہادت دیتی ہے اس لئے کہ ہم چھپک کر فی حدیث
اور کا ذب کو ایسا عمل کرتے دیکھتے ہیں اگر لاکہ دمی حدیث کی تو
جو ان حضرت سید بیان کیجاتی ہے چھپک کر یہ تو اس پر حکم صحت کا
نہیں ہو سکتا اگر مستند دمی کسی دمی کی شہادت پر چھپک کر یہ
تو اس پر حکم صدق کا بھی نہیں ہو سکتا۔ اور ابونعیم نے الی
سے اس طرح روایت کی ہے صحیحاً اور وقت چھپک کر گواہ صادق ہو گیا
جامع صغیر میں پر شہید نہیں کہ جب کوئی شخص عقل میں ثابت ہو جائے
اگر حسن عقل کے مخالف ہو تو اس کا کچھ اعتناء نہیں کرنا ہی ہے حدیث
لازم ہو و مسو کہ سلو کہ دیکھو کہ ہم نے در السنون بیت بہائی میں
نیموں کے انوکھا کیا ہے کسکی یہ حدیث عبد بن مبارک سے ہو چکی اور کہا
کہ یہ آپ سے مروی ہے فرمایا مجھ پر دیکھیں گے کہ ابین کوئی شخص فروغ
یا نہیں کہتا یہ ہونے کی شہادت ہے اگر ابینی بھی انکو بلا کلمہ منہ آتا
تو ہرگز شفاء ہو گا چہ جائز کہ جب تہی ان کو یا کہیں حالہ کہ اندھا کی انکا
نام انی کہا ہو اور ان کو کوئی نیت کی ہے جنہو میں اس کو کچھ کر اور انی
کہ اور انکوں سے کیا کہانہ نہیں کیا کہ تو کہتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبیوں سے

التي فيه من تصييم السوداء والنهم والرياح الغليظة
وضيق النفس والدم الفاسد غير ذلك من المضاعفات
ويشبه ان يكون هذا الخش من صنع الذين اختاروا على
المرق السلوي واشباههم قلت قد تقدم ما يققو كذا
وكذلك **خشد الله الموت والارض يوم عاشوراء**
لكذلك خشد الشرب على الطعام تشبعا فان الشرب
الطعام يفسده ويمنع من استقراره في المعدة ومن كمال
نضجه وكذلك حديث الكذب بالناس الصباغون
الصواعون فالخش وهذا الخش فان الكذب في غير
اضعا فيه من كماله فانه الكذب خلق الله الكفا
والطريقه والمنجوس وقد تاوله بعضهم على ان المراد
بالصباغ الذي يزيد في الخش الفاظا تزينة والصواع
الذي يصوغ الخش ليس له اصل وهذا تكلف بارد
الخش باطل قلت وهذا غريب منه فان الخش بعينه
رواه احمد ابن ماجه عن ابي هريرة كافي الجمع الصغير
فصل منها سماحة الخش وكونه مما ينمو من خش
لو كان رزمجلا كان حليما ما اكله جايح الا شبع
من السهم البار الذي يصان عنه الفضلاء فضلا عن
سيد الانبياء وخشد الجوزد والحب جاء فاذا دخل
في الجوف صانفا فلعن الله واضع على رسول الله
عليه السلام **وتحد** لويعلم الناب في الحليمة
لا شربها وبزها ذهابا **وتحد** اخضر المراتك
البقل فانه مطرد للشياطين **وحديث ما**
من دقة الهنداء اعلمها فقرة من ماء الجنة **وتحد**
بمست البقلة الجرجير من اكل منها ليلالات ونفسه

سودا ورنح اور ریح غلیظہ اور ضیق النفس اور خون کا
وغیرہ ضرر پیدا کرتا ہے شاید یہ حدیث ان لوگوں نے
بنائی ہوگی جنہوں نے انکو من سہوی پر اختیار کیا ہے یا انکی
اور متون نے میں کہتا ہوں جو چیز اس کلام کو تقویت دیتی
ہے جیسے گندرجلی اور ایسی حدیث استدکائی آسمان کو عا
کے دن پیدا کیا اور ایسی ہی یہ حدیث طعام کہا کر پٹ ہرنیکے
لئے پانی یہ واسطے کہ پانی طعام کو خراب کرنا ہی اور معدہ میں نہیں
نہیں دیتا اور کمال طر سے نفع نہیں بخود دیتا اور ایسی ہی یہ حدیث
سیناری اور نیداری سب جو میں حسن اس حد کو رو کر
ہے اسلئے کہ کذب و فرین اسے دگنا ہے جیسے افی اور کابن اور
نعمی یہ سب خلق کذب جو میں اور بعض نے اس حد کے اس
طرح تاویل کی ہے کہ مراد صباغ سے وہ ہے جو حیث میں اس لفظ
زیادہ کر ہے جس سے اسکی زینت ہو اور مراد صواع سے یہ کہ حرجی
حدیثوں کو کہ اگر یہ تکلف ایسی باطل حد کیلئے دہائی میں کثرت
ہوتی اس سے غریب بات ہے اسلئے کہ یہ حدیث بعینہ احمد اور ابن
نے ابو ہریرہ روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں **فصل بعض**
ان مروی ہے کہ حدیث قبیح ہو اور لوگ دیکھ کر اسکو استہزا کر
جیسے یہ حدیث میں حدیث اگر چاہا دل مروتا تو نرم دل نہ ہو کہ
انکو کہا تا ہی انکا پٹ پر جاتا ہی ایسی قبیح بات ہے جس سے فاضل زکریا
پر سہ کرتی ہیں جو جائز کہید لابناری حدیث اکبر و دایرہ
ہے لیکن جب حدیث میں داخل ہو جا تو خفا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے واضع
پر لعنت کرے حدیث اگر جانے آدمی جو علیہ میں ہی تو خیر ہے اسکو
اسکو برہم ہونا دیکر حدیث اپنے دست خوان سال کہہ سکتے کہ یہ
شیطانوں کو انکسار حدیث ایسا کہ شیخ ہند باہکاہین جرح حدیث
پانی کا قطرہ زہر حدیث برساگہ جریکا ہی جو شخص نہ کیسوت

و ان الترتیب علی الطعام فیصلہ

تحدیث

تحدیث

تنازعہ ویضرب عرق الجنام من انفر فكلوها
 نهارا وكفوا عنها ليلا وتخذ فضل من البصيص على
 الادها كفضل هذا البيت على سائر الخلق وحديث
 فضل الكراث على سائر البقول كفضل البر على الجبوب
وحدیث الکماث الکرفط طعام الیاس
الیسع **تخذ** ما من مان الا ویلقح بحبته من ثمار
 الجنة وتخذ ربيع امتی العنب البطم **وتخذ** علیکم
 بمدامة اکل العنب مع الخبز وحديث علیکم بالمیر
 فان فیہ شفاء من سبعین داء **وتخذ** من اکل فوله
 بقشرها الخرج الله منه من الداء مثلها عن الله
 واضعها قلت ورده ابن حبان فی الضعفة صحیح
عائشة مرفوعا **وتخذ** لا تسیر الدلیک فانه صدق
 ولو یعلم بنو آدم ما فی صفة لا شتر واریثه ولحمه فالد
 قلت لکن صدرا لحد ثابت فقد رواه داود و
 بسند حسن عن زید بن خالد بلفظ لا تسیر الدلیک فانه
 یوھظ للصلاة وروى ابن قانع عن ایوب بن عبید
 بسند ضعیف الدلیک لا یبض صدق زاد ابوبکر
 عن ابی زید الانصاری صدیق صدیق وعد
 عد الله و فی رواية الحارث عن عائشة وانس
 بلفظ وعد وعد و زاد الحارث عن ابی زید
 الانصاری یخرج ارضاحه وقسع دور حو لها
 ومرواه البغوی عن خالد بن سعد ارج قال یسبع
 جمع دار و فی رواية العقیلم و ابی النثیر فی العظيمة
 عن انس لفظه الدلیک لا یبض الا فوق هجیم
 جبریل یخرج من یتیم و سنة عشر بیتا من جبرانه

سریب
 صحیح
 صحیح
 صحیح

صحیح
 صحیح
 صحیح

اس سے سنا زعت کرتا رہتا ہے اور آگ جذام کی اس کے بال
 سے نکلتی ہے چاہئے کہ دن کو کھاؤ اور رات میں بند رہو
 روغن نمفتہ کا تمام روغن غیر فضیلت رکھتا ہے جیسے فضل المیر
 تمام خلقت پر حدیث گندن کو تمام سال کو غیر فضیلت
 جیسے فضیلت کیوں کہ ہر تمام غلو غیر حدیث کہنہ کی درگزیں
 اور الیسع کا طعام ہے حدیث کوئی ایسا نادر نہیں جکا ہر زمانہ
 کے آثار صحیح نہ ہو **حدیث** میرے اس کتابچہ انگور اور زرد پوس
 حدیث ہمیشہ لازم پڑھو کہانا انگور کا بعد حدیث کے حدیث
 کا وہم کو اسلیم کا سین ستر درود سن حدیث جو
 جتنے بعد اذکی جیلون کہانی اسدوس عصبین اذکی برابہ
 کرتا ہے۔ اعد نکال کے باواہی پرعت کر میں کہتا ہوں ابن
 حبان کے ضعیفین عائشہ مرفوع روایت کی ہر حدیث مرغ
 کو کالین دوسلے کو دہ میرا دوست اگر نبی دم جاتم جو اسکی
 میں ہے تو اس کے پر اور گوشت کو کسو کر خرید میں کہتا ہوں تبار
 اس حدیث کا ثابت ہو ابو داؤدی مرفوع سند زید بن ثابت
 اس طرح روایت کی ہر مرغ کو کالی تو دوسلے کر یہ نماز کیلئے اوصاف
 ہے اور ابن قانع فی ایوب بن عبید سند ضعیف روایت کی ہے
 سفید مرغ میرا دوست ہو۔ ابوبکر بقی فی ابی یزید انصاری نے یاد
 کی ہر کبیر دوست کا دوست و اسکی دشمن کا دشمن ہے اور حارث کے
 روایت عائشہ اور انس ان لفظوں کے اور میرے دشمن کا دشمن ہے
 حارث ابی یزید انصاری نے زیادتی روایت کی ہے کہ ابی صاحب کہہ
 اور وہ کہہ گویا تو گھر کی پاسبانی کرتا ہے اور بوجہی خالد بن سعد
 اس طرح روایت کی ہے کہ کتاب لکھی ہو روایت عقیلی و ابی النثیر
 میں انس بن لفظوں کے بہت سفید مرغ میرا دوست و میرا دوست
 کا دوست ہے میرا نسل علیہ السلام کا اپنی گہری اور اپنی مسایون

نہی کہ حجۃ الوداع سے لڑی نہ لڑے کہ نہیں

انہ فعل امر اظہر بحضرت من الصفا کلامہم انہم
 اتفقوا علی کتمانہ ولم یفعلوه کما یزعمہ کذب الطوائف
 انہ علیہ السلام اخذ ید علی بحضرت الصحابہ کلامہم
 ہم راجعون من حجۃ الوداع فاقامہ بینہم حتی
 الجمیع ثم قال هذا وصی اخي الخليفة من بعدی
 فاسمعوا له واطيعوا له ثم اتفق الكل علی کتمان ذلك
 وتغييره ومخالفته فلعنة الله علی الکاذبین کذا
 روایتم ان الشمس دلت له بعد العصر والناس
 یسعدون فيها ولا یشتر هذا اعظم اشتہار
 ولا یرمزہ الام سلمة **فصل** ومنها ان یکون
 الحجة باطلا فی نفسه فیدل بطلانه علی انه
 لیس من کلامہ علیہ السلام کحدیث الحجۃ التي
 فی السماء من عرق الافعاء التي تحت العرش
وحدیث اذا غضب الرب نزل الوحي
 بالفارسية واد ارضی انزلہ بالعربية **وحدیث**
 ست خصال نور الثیاب سور الفار والقاء
 القمل فی النار والبول فی الماء الراکن ومضع
 واکل التفاح الحامض **حدیث** المحجاة علی القفا
 نور الثیاب **حدیث** یا حمیراء لا تغتسلی
 بالماء الشمس فانه یورث البصر کل حجة فیہ حمیراء
 او ذکر الحمیراء فهو کذب مختلف وکذا ایامیر
 لا تاکی الطین فانه یورث کذا وکذا **وحدیث**
 حذوا شطردینکم عن الحمیراء قلت قد تعقبه
 الشیخ جلال الدین السیوطی بانه جاء فی حجة صحیحہ یا
 حمیراء وهو ما رواه الحاكم شاعبد الحبان الورد

ایک کام سب صحابہ کی رو برو کیا اور انہوں نے اس کام کو پوشیدہ
 نہ کیا یہ اتفاق کیا جیسا کہ جو ہٹا کر وہ یہ بات کہنا ہی کہ حضرت
 سب صحابہ کی رو برو حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور سب درمیان
 کھڑا کیا حتی کہ سب ان کو دیکھ لیا یہ فرمایا یہ میرا وصی اور ہمایوں
 اور میرے بعد خلیفہ ہو اسکی بات سنو اور اسکا حکم مانو
 یہ سب کے اس بات کی جیسا ہے اور اسکی مخالفت پر
 اتفاق کیا لغت ہوا اسکی کا دوبہرہ اور ایسے ہی یہ روایت
 انکی کہ سورج بعد عصر کے حضرت علی کے کمر روکیا گیا تھا اور
 دیکھ رہے تھے اور یہ بڑا اشتہار ظاہر ہو کر کرام سلمہ سے **فصل**
 بعض ان امور کے یہ کہ حدیث فی نفسه باطل ہو اسکا بطلان
 ہی دلالت بنا کر کہ یہ کہ حدیث کی کلام نہیں ہے مثلاً ان
 احادیث کی حدیث وہ دریا کہ آسمان میں ہو ان سانپوں
 کا پسینہ جو عرش کے نیچے میں - حدیث جب اسکی
 غصے ہوتا ہے فارسی میں وحی کرتا ہے اور جب ارضی ہو
 ہے تو عربی میں نازل کرتا ہے - حدیث چہ خصلتین
 میں جو نسیان پیدا کرتی ہیں - چوہے کا جو ہٹا اور جو کا
 آگ میں ڈالنا اور کھڑکے پانی میں پیشاب کرنا اور
 وندہ کا سینا اور ترش سیدک کہنا اور گردن پر چھنی کا
 نسیان پیدا کرتی ہے حدیث ای حمیراء جو وہ پ سے
 پانی گرم ہو اس سے نہ نہاؤ اسلئے کہ برص پیدا کرتا ہے - اور
 جس حدیث میں یا حمیراء کا لفظ یا حمیراء کا ذکر ہو وہ کہتے
 اور ایسے ہی ہے یہ حدیث ای حمیراء نہ کہا اسلئے کہ
 یہ ایسی ایسے چیزیں پیدا کرتی ہے حدیث نصفین
 حمیراء سے پڑو میں کہتا ہوں جلال الدین السیوطی اسکا اسطر
 حمیراء کہ صحیح حدیث میں حمیراء کا لفظ آیا ہے جو حاکم نے تو اسکی

اور اس حدیث میں حمیراء کا لفظ آیا ہے جو حاکم نے تو اسکی

فی الحلیۃ عن جابر وحّد علیکم بالوجه الملاحم و
 الحدق السوفان لله یتحی ان یعدن علیہا
 بالنار فلعنة الله علی اضعه الخبیث **وحد**
 النظر الی الوجه الجلیل عبادة قلت وقد تقدم
 ضعیف لا موضع **وحد** یت ان الله طهر
 قوما من الذنوب بالصلعة فی رؤسهم وارجع
 لا ولهم **وحد** بنات الشعر فی الاضامان من
 الجذام فقد سئل عن الامام احمد فقال لیمن
 شی قلت واه ابو یعلی الطبرانی فی الاوسط ^{ضعیف}
 عن عائشة رعتی لله عنها کما فی الجامع الصغیر
 حدیث من تاه لله وجه احسن واسما احسن ^{جند}
 فی موضع غیر شان فهو من صفة الله فی خلقه وکر
 حدّ فیہ مدح حسن الوجه والثناء علیهم او الامور ^{انظر}
 الیهم والتماس الحوائج منهم او ان النار لا تمسهم ^{فکت}
 مختلف واکل مفتری فی هذا الباب حاویة کثیر
 فاقرب فی الباب **حد** اذا بعثتم الی یرید فای
 حسن الوجه الاسم و فی عمر بن زاید قال ابن حبه
 کان یضع الحد و ذکر ابو لقرح هذا الحد فی الموضع
 قلت اسلحد اطلبو للتبیر عند حسن الوجه فراه
 البخاری فی تاریخہ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج
 و ابو یعلی والطبرانی عن عائشة زوال الطیرانی و البیهقی
 عن ابن عباس ابن عمک و ابن عساکر عن اسد
 الطبرانی فی الاوسط عن جابر و تمام و الخطیب و ^{رواه}
 مالک عن ابی هريرة و تمام عن ابی بکر و رواه
 الدارقطنی فی الاخر ^{رواه} عن ابی هريرة و لفظه

علیہ بن جابر و ایک ہی حدیث لازم ہو کر دلچ منہوں
 اور یہ کہ انہوں کو اسلحد کہ اسلحد کا بیج کو آگ میں عذاب ہو
 شرم کرنا ہے۔ لعنة ہو اسلحد ایسی خبیث و اضع پر حدیث
 حسین نے کہ طیرف و کینہ عبادت ہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جگہ
 کہ یہ حدیث ضعیف ہو موضع ہند ہے حدیث اسلحد کا ایک
 قوم کو گناہوں سے سبب کی کہ یہ کسی کی پاک کیلئے
 علی پیدا اور یہ حدیث ناکہ میں یا تو گناہ کا جدام و ان
 بام احمد کی ثابت سوال ہو اور یہ حدیث جواب پاک کی حدیث
 میں کہتا ہوں ابو یعلی و طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند سے
 سے روایت کی کہ جیسا کہ جامع ضعیف حدیث جبکہ
 تعالیٰ حسین نے اور نیک نام و درکان عن ضعیف کر کے
 یہ ایک صفت تعالیٰ کی ہے یہی خلعت میں جس حدیث میں
 خوب شکل جیروں کی روح اور تباہی او کی طرف دیکھنے کا اثر
 اونے حاجات طلب کر لیا حکم یا او کو آگ نہ گھر کا ذکر
 ہے وہ کو کہے اور اس حضرت پر فرسے غرض اسباب میں بہت حد
 میں درستی قریب اسباب میں حدیث جب میں طرف کوئی قاضی
 تو خوب شکل او چہ نام الیہ جو ایسی حدیث میں عمر بن زید کہتا ہے
 نے یہ حدیث بنایا کرتا تھا اور ابو الفرج نے حدیث موصوفین کی کہ
 میں کہتا ہوں لیکن ایسی حدیث کو طلب کر و تو خوب شکل کو قریب
 بخاری تاریخ میں و ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج میں و ابو یعلی
 و طبرانی فی عاصی و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس سے اور
 عدی و ابن عساکر نے انس سے و طبرانی نے اوسط میں
 سے اور تمام و خطیب نے اور مالک فی ابی ہریرہ سے
 اور تمام فی ابی بکر سے روایت کی اور دارقطنی نے انرواہ
 ابی ہریرہ سے ان الفاظ سے روایت کی کہ طلب کر و

الخیر عند حسن الوجه كما ذكره السيوطي في جامع
الصغير فالحديث اقل مراتبه ان يكون حسنا و
ضعيفا واما كونه موضوعا فلا وكلا **فصل**
ومنها ان يكون في الحديث تاريخ كذا او كذا مثل
قوله اذا كان سنة كذا وكان وقع كيت وكيت
اذا كان شهر كذا او كذا وقع كيت وكيت كقول
الکذاب لا شر اذا انكشف القمر في المحرم كان الغلاء
انقтал وشغل السلطان و اذا انكشف في سفر كذا
كذا وكذا واستمر الكذا في التمهيد كلها واحاديث
هذا كلها كذب **مقتن** **فصل** ومنها ان يكون
الحديث يوصف لاطباء والطريقه اشبه واليق كحديث
الصرية تشد الظهر وحديث اكر اسمك يذهب
الحديث حسنا لذي شكي الى النبي عليه السلام قلنا
الولد فامره ان يأكل البيض والبصل **وحديث**
اتاني جبرائيل هربيت من الجنة فاكنها فاعطيت
قوة اربعين رجلا في الجماع **وحديث** المؤمن جلوا
يحب الحلاوة ورواه الكذاب لا شر بلفظ المؤمن
حلو والكافر خمرى قلت وقد تقدم الكلام عليها
وحديث بيت كلوا التمر على الرين فانه يقتل
الدود قلت اخرجه ابو بكر في الغيلاني والذ
في سند افراد من عن ابن عباس رضي الله عنهما
ما في الجامع الصغير **وحديث** اطعموا نائمكم في
نفا من القرنتل هذا لا يصح فقد اخرجه ابو
وابن ابى حاتم وابن السني ابو نعيم هما والطبراني
النبوي والعقيلي وابن عبد وابن مردويه وابن

خبر بکل مروت جیسا کہ سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر
کیا ہے پس کم سی کہ یہ حدیث حسن ہوگی یا ضعیف لیکن موضوع
ہرگز نہیں ہے **فصل** بعض ان مروت یہ کہ حدیث میں
ایسی ایسی تاریخ مذکور ہو مثلاً جب فلان سال ہوگا تو سمیرا
ہوگا جب فلان مہینہ ہوگا تو اوسین یہ ہوگا۔ جیسا کہ یہ کہ
کاذب شریک قول ہے کہ جب محرم میں چاند کو گہن لگے گا تو جنگ
یاوشا ہوگا کاشغل اور غدران ہوگا اور جب غریب گہن لگے گا تو
ایسا ہوگا سطرہ ہر مہینہ میں اس کا زب کھا یہ یہ سب شین کذب
اور آنحضرت پر افتراء ہے **فصل** بعض ان مروت یہ کہ
کہ حدیث طبعیوں کی وصف یہ ہو جیسے یہ حدیثین ہیں۔
حدیث ہر یہ بیٹھ کو قوت دیتا ہے حدیث
پہلی کا کہا تا تیزی دور کرتا ہے حدیث جس نے آنحضرت
طرح کی ولاد کا شکوہ کیا اپنے اسکو آدمی اور پاز کہا نیکام
کیا ہے حدیث میں کہ میں اس جبرائیل علیہ السلام جنت
ہر یہ لیکر آئی جس کے سینے اس کو کہا با اوس وقت قوت جماع
کی چالیس آدمیوں کی دیا گیا ہوں حدیث مومن میٹھا ہو
مستحس کدو دہشت کہتا ہے اور کاذب شری نے ان الفاظ کو
روایت کیا ہے مومن جلوی ہے اور کاذب شری نے ہی میں کہتا
ہوں جو کلام اس پر گذر چکی ہے حدیث تہوک پر جو جو
کہا وہ اس کے کہ یہ کیڑوں کو قتل کرتین میں کہتا ہوں اسکو بوجہ
نے غیلا نیات میں اور ویلی نے فردوس میں ابن عباس سے ذکر کیا
ہے جیسا کہ جامع صغیر میں حدیث اپنی عورت کو نکاح کی
کہو میں کہلاؤ میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں۔ ابو یعلیٰ اور ابن
ابی حاتم اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طیب ندوی میں
اور عقیلی اور ابن عساکر اور ابن مردودہ اور ابن عساکر

عن علی قال قال رسول الله عليه السلام اطعموا
 فساء لكم الولد الوطبان لم يكن طب فتمزق فلبس
 الشجر شجرة اكرم على الله من شجرة نزلت تحتها امر
 بنت عمران اخرج ابن عساکر عن سلمة بن قیس قال
 اطعموا نساکم فی نفاسهن التمر فانه من کما طعامها
 فی نفاسها التمر خرج ولدها ولدا حلیمافانکما
 طعام مریحین لدت عیسى لوعلم الله طعاما
 هو خیر الهامس التمر لا طعامها اياه واخرج عبد
 حمید عن شقیق قال لوعلم الله ان شئنا
 للنفسا مخیر من الوطبان مریح به واخرج
 عمر بن میمون قال لیس للنفسا شئ خیر من
 والتمر وقر الاثر (وهزی علیک بجمع الخلة
 تساقط علیک وطاب منیا) کذا فی الدال المستور
 حدیث من لم اخاه لقة حلوة فضر الله عنه
 الموقف قد من اخذ لقمه من حجر الغائط او
 البول فغسلها ثم اكلها غفر له **وحدیث النفخ**
 فی الطعام یدهب البرکة قلت واه احمد بسند
 عن ابن عباس ان علیا السلام نفخ فی الطعام
 والشراب **وحدیث** اذا طنت اذن احدکم فلیقل
 علی ویقل ذکر الله من ذکر فی بخیر فکذا حدیث فطین
 الاذن کذب قلت واه الحکیمه وابن السنی و
 الطبرانی والعقیلی وابن عساکر عن ابی ذر افغ کذا
 الجامع الصغیر للسیوط التزم ان لا یكون فیروعه
 و ذکره الجزری ایضا فی المحصر التزم ان لا
 یكون فی الاصحیح **فصل** فی منها احادیث العقل

علی سے روایت کی ہے کہ اوس شخص فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فی جنہ والی غور تو کہو تم کجورین کہ اہل او اگر ترہنوں تر
 نکسا سلسلے کہ کسی رشت کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ ہو
 عزت کی نہیں جسکے نیچے حضرت مریم بنت عمران آئیں اور ان
 نے سلمہ بن قیس سے مروی ہے کہ اسی غور تو کہو نفاس میں نہ
 کہلوا واسلئے کہ جس عزت کا طعام نفاس کے وقت کجورین نہ
 تو اوسکی اولاد عظیم پیدا ہوگی طعام مریم کا تھا جب حضرت
 عیسیٰ کو بنا کر اللہ کے رسول کوئی اور طعام اوسکے بہتر نہ تھا تو
 وہی اوسکو کہلوا اور عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی ہے اگر کسی
 نفاس الیونک لہو کجور روئے کوئی اور طعام بہتر جانا تو مریم
 کو اوس کا حکم موات اور عمر بن میمون سے روایت کی ہے نفاس
 والیونک لہو کجورین یا نکسا وروئی شہر بہرین
 اور انہوں نے آیت پر بھی راوی طر شاخ کجور کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمائی ایسا ہر روز افشور میں سے حدیث جو کوئی اپنے ہاں ایک
 میٹھا لقمہ کہلایا اللہ تعالیٰ اوسکے کسی وقت کی تنگی دھڑکا
 حدیث جو کوئی اپنے ہاں یا پیشانی کی گت سے پھر لہاں اور دہانہ کا
 اشک اوسکو بخش دے یا ہر حدیث طعام میں ہو گناہ نہ کرے
 ترہو میں کہتا ہوں جہنم سے جس ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان آیت میں جہنم سے منع کیا ہے
 جسے کا کان اواز دے تو پھر دیکھ اور کہ اللہ تعالیٰ اگر تیرا ہر روز کا
 جو چھوٹکی سو کر کرے جس حدیث میں کا کوئی اور کذا کرے فکذا
 ہے میں کہتا ہوں عظیم اجر الہی اور طبرانی اور عقیلی اور ابن
 عدی ابی ذر سے روایت کی ہے ایسا ہی سیدھی کی جامع صغیر میں
 ہے اور اوس التزم کیا ہے کہ میں مروی ہے ذکر نہ کذا اور اسکو جز
 حصہ میں نہ لیا کہ جو حالہ ہے التزم کیا ہے کہ میں بھیجہ حدیث کی سو کر

راویان حدیث

کہا کہ کذب بقولہ لما خلق الله العقل قال له اقبل
 فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال لما خلقت خلقا
 اكرم على منك بلك اخذ وبل اعطى قلت قد
 عن العراقي انه اخبره الطبرانی في الکبیر والاول
 و ابو نعیم باسنادین ضعیفین انتہی و رواه عبد
 بن الامام احمد زوائد زهد عن الحسن مرفوعا
 بسند جيد كما ذكره بعض المتأخرين قال رحمه
 الله
 لكل تخد معدن معدن التقوى قلوب العاذرين
 قلت واه الطبرانی عن ابن عمر واليهقي عن عمر بن
 في الجامع الصغير وحدث ان الرجل ليكون من
 اهل الصلوة والجهاد وما يحزى الا على قلة
 عقله قلت رواه الترمذي الحكيم في النوادر ما
 يروى عنه من خذ انس انتی قوم على رجل عند
 عليه السلام حتى بالغوا في لئاء فقال كيف
 عقل الرجل ثم ذكر ابن القيم عن الخطيب ثنا
 التورق قال سمعت المحافظ عبد الغني يقول اخبرنا
 الدارقطني بان كتابا لعقل وضعه اربعة ايام
 ميسرون عبد ربه ثم سرق منه داود بن
 و زکیر باسناد و سرقه سليمان بن عيسى الشجري
 باسناد من اخر قلت يريد كتابا لعقل لا و
 المختلق الكذاب هو سقر وقال ابو الفتح الاذني
 لا يصح في العقل خد قاله ابو جعفر العقيلي و ابو
 بن جابر اتهموا بالحج كما قال السجستاني و ليس بكتاب
 ولا يلزم من عدم العقدة وجود الوضع كما لا يخفى
 فصل ومنها الادب التي يذكر فيها الخضر

کتاب جو طبری بن حبیبہ یہ جو باعد تعالیٰ فی عقل کو پیدا کیا
 فرمایا آگے ہو دو آگے ہو دو آگے ہو دو فرمایا میں نے کسی خلقت سے کبھی تیری بہتر
 پیدا نہیں کی تیری سب سے مواخذہ کی اور تیری سب سے بخشش کی
 کہتا ہوں مجھے عراقی سے گذر چکا ہے اسکو طبرانی کبیر و در وسط
 اور ابو نعیم نے سند دون ضعیفوں سے روایت کی ہے اور عبد اللہ بن جعفر نے و
 الزہد میں جس سے جو سند مرفوع روایت ہے جیسا کہ بعض تاجرین ذکر کیا
 ہے کہ اسکو اسے ہر حدیث کہا کہ اتقوا عارفو کما دل ہے میں کہتا
 ہوں یہ طبرانی نے ابن عمر سے اور سیقی نے عمر سے روایت کی
 ہے جیسا کہ جامع معیئرین حدیث بعض آدمی ایسی میں خواند
 اور جلد میں برقی مشغول ہیں حالانکہ انہیں بدلہ ساگر قدر عقل اس
 کے میں کہتا ہوں ترمذی حکیم نے نوادر میں اس طرح انیس حدیث
 کی ہر ایک قوم نے ایک شخص کے آنحضرت کی و بہت ببالغہ سی
 کے فرمایا آنحضرت نے عقل اسکا پسایا پھر ابن قیم نے خطیب سے
 ذکر کیا ہے کہا اسے حدیث کی ہمسے صوری نے کہا سند میں
 حافظ عبد الغنی سے کہتے ہو کہ داود قطنی نے اس طرح خبر دی کہ اس
 کی کتاب کو چار آدمیوں نے بنایا ہے پہلا اسے میرے سر بن عبد
 پھر اسے داود بن الجبر نے چورس کی ہے اور اسکو کسی سندوں کے
 کیا اور سلیمان بن عیسیٰ بخاری نے کئی سند کے پیرا میں کہتا ہوں
 کتاب العقل ادوی کذاب کی ایک کتاب سالہ ہے اور کہا
 ابو الفتح ازادی نے عقل کے باب میں کوئی حدیث
 صحیح نہیں ہے - یہ ابو جعفر عقیلی اور ابو حاتم ابن
 جابر نے کہا ہے انتہی اور ابن الحجبر کہا سخاوی نے
 کاذب نہیں ہے اور عدم محمت سی وجود و قطع کا لازم
 نہیں آتا جیسا کہ پیشہ نہیں ہے فصل
 بعض ان سے یہ حدیثیں ہیں جنہیں خضر اور +

وحیاتہ کماکان لا یصح فی حیوۃ حدیث واحد
 کحدیث ان رسول اللہ علیہ السلام کان فی المسجد
 فسمع کلاما من رثائه فذہبوا ینظرون فاذہم
 الخضر یحدث یلین الخضر الایاس کلاما یحدث
 یجمع بعرفۃ جبریل و میکائیل الخضر الخضر المعتبر
 الطویل قلت اما الخضر الثانی فقد سبق انہ الخضر
 العقیل فی الدار قطنی فی الافراد و ابن عساکر عن
 عبا مرفوعا و اما الخضر الثالث فکذا لہ اصل ذ
 فی سالتی المسماة بکشف الخضر عن امر الخضر
 الرد علی ما ذکرہنا من الادلۃ النقلیۃ علی عدم
 بقائہ **فصل** منہا ان یکون الحدیث مما تقو
 الشواہد الصحیحۃ علی بطلانہ کحدیث عروج عقیق
 الطویل الذی قصد اصنعه الطعن اخبارا
 فان فی هذا الخضر ان طولہ کان ثلاثۃ الف راع
 ثلثمائة وثلاث وثلثین ان نوحا لما خوف العرق
 قال الحسن فی قصتک هذا و ان الطوفان لم یصل
 کعبہ و انہ خاص البحر فوصل الی حجرۃ و ادکان
 الحود من قرار البحر فیشوبہ فی عین الشمس و انہ
 فلع صخرة عظيمة علی قد عسکرموسے و اردان
 یرضخهم بها فقفور ہا اللہ علی عنقہ مثل الطوق و
 العجب جرة مثل هذا الذکاء علی اللہ اعما العجب
 بدخل هذا الخضر فی کتب العلم من التفسیر وغیرہ
 بین امر و هذا عندنا لیس ذریۃ نوح و قد لا
 تعالی (و جعلنا ذریۃ ہم الباقین) فاخبر
 من بقی علی جہ الارض فهو من ذریۃ نوح فلوکا

اوسکی حیاتی کا ذکر سے سب جوشی ہیں انکی حیاتی میں کو سے
 حدیث صحیح نہیں ملے گی مثل ان حدیثوں کحدیث رسول
 علیہ السلام و علم سجدین بیٹھے ہوئے اور بھیجے کلام نئی اور لوگ
 ویکہرگی تو وہ حضرت ہا حدیث خضر و ایاس ہر سال ایک مرتبہ
 شہر میں حدیث جبریل و میکائیل الخضر ہر مین جم ہر ہر
 یہ حدیث لمی ہے اور اتر ہے مین کہتا ہوں لیکن دوسر حدیث کا حال
 بھیجے گزیرکا کہ کہو عقلی اور واقفی نے افراد میں ولید عساکر نے عبا
 سے مرفوع روایت کی ہے اور تیسر حدیث کا کچھ اصل میں ہے مینی یہ حدیث
 رسالہ کشف الخضر عن امر الخضر میں لکھی ہے بعد روان لایل عقلی و عقلی
 کے خضر کے مرنی پرین **فصل** بعض دن سے یہی حدیث
 ایسی ہو جو شواہد اس کے بطلان پر قائم ہوں مثل حدیث عروج عقیق
 کی جسکے واضح فی اخبار انیا میں مھن کا قصد کیا ہے اس حدیث
 اسکے طول کا یہ ذکر ہے کہ قدامت کا تین ہزار تین سو تیس گز تھا اور
 جب کہ نوح علیہ السلام نے سکودرایا تو کہا بھیج اس پالہ میں اوٹھا
 لے اور طوفان و سکی گشتوں تک پہنچا اور جب وہ دریا میں داخل
 ہوا تو پانی اسکے ٹخنوں تک آیا اور وہ دریا کے نیچے سے
 بکرتا تھا اور اسکو سورج سے ہوتا تھا اور اس کا ایک ہاتھ
 حضرت موسیٰ شکر کے انداز میں پراوٹھا یا اورادہ کیا کہ انکو اسکے
 نیچے زرہ زرہ کر ڈالی اسکا مانی اوس تپہ کو سکی گردن میں طوق
 کے طرح بنا دیا اس کا ذک و لیری سے تعجب نہیں آتا لیکر عجیب
 ان شخصوں جو ایسی حدیث کتب تغیر غیرہ میں اعل کرتی ہیں اسکا
 حال بیان نہیں کرتے اور یہ شخص اسکے نزدیک نوم علیہ السلام کی یاد
 سے نہیں ہے اور اسکا مانی فرمایا ہے اور پھٹا سکی اولاد کو باقی رکھا
 اسکا مانی فرمائی ہے کہ جو شخص بوسے زمین پر باقی رہا ہے
 وہ حضرت نوح علیہ السلام اولاد سے تھا اگر + + +

العروج وجوہ یبق بعد نوح وایضا فان البقی علیہ
 السلام قال خلق الله ادم وطلو فی السماء ستم
 ذراعا فلم یزل الخلق ینقص حتی الان وایضا فان
 بین السماء والارض خمسمائة عام وسمکها کذا
 واذ كانت الشمس فی السماء الرابعة فبیننا و بین
 المسافة العظيمة فیکف یصل الیها طول ثلاثة الاف
 ذراع حتی یشوی فبینها الحوت والاریاب هذا
 وامثاله من وضع زنادقة اهل الکتاب اللذین قصد
 السخریة والاستهزاء بالرسول واتباعهم قلت و
 تفسیر للعالم للبغوی ان صح الاقاول وبل باتفاق
 العلماء ان عوج بن عنق قتله مع علی علیه السلام
 ولم یزد علی هذا الکلام فدل علی ان لوجوده صلا
 فی الجملہ عند العلماء الاعلام غایت ان الکتابین
 زادوا ونقصوا ترویجا لغرضهم الفاسد عند
 من الانام ثم نقل عن ابن عباس فی قوله (واذ
 قلنا ادخلوا هذه القرية) هی اریحاهوی قرية فی الجبل
 کان فیها قوم من بقیة عاد یقال لهم العالقذو
 واسمهم عوج بن عنق وفي الدلائل المتشعبة فی تفسیر
 للشیخ اخرج ابن جریر وابن المنذر عن قتادة فی
 قوله تعالى (ان فیها قوم ماجارین) قال ذکر لنا
 کانت لهم اجساما وخلق لیست لغيرهم واخرج
 عبد الرزاق وعبد بن حمید عن قتادة هم اطولنا
 اجساما واشد قویة واخرج ابن عبد الحکم فی
 فتوح مصر عن ابن حجر قال استخلف یحیی بن حلام
 من قوم مثنیٰ فی محف عظم راس جل من العالیق

عوج کا اور سو قیت وجود تھا تو بعد نوح کے باقی نہیں رہا اور
 بھی آنحضرت فی فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آدم آسمان پر پیدا کیا طول
 انوکھا سا تھا کہ نہ تا کہ خلقت ایک گھنٹی گھنٹی چلی آئی چھوڑا
 ولیل یہ کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو برس کا رستہ ہی
 اور مائیں اور مکی جس کی قدر ہی اور جب چو قھی آسمان پر ہوا تو یہ
 زمین سے سو برس تک کس قدر نشا ہو پس کس طرح میں ہزار گز کا طول
 اور جگہ تک پہنچ سکتا ہو تاکہ اوس جگہ پہنچا اور اس میں کچھ شک
 نہیں کہ یہ حدیث اور اسکی امثال اہل کتاب کے نزدیک تو کینا
 ہے ہی جو یہ یحییٰ بن جریر اور انکو متبعین ستمہارنے کا قصد کرتے تھے
 میں کہتا ہوں تفسیر بغوی میں کہ کچھ بات جو اتفاق علما ثابت
 ہے یہ ہو کہ عوج بن عنق کو موسیٰ علیہ السلام قتل کیا ہے اس سے زیادہ
 کلام اوس نہیں ہے اس معلوم ہو کہ کچھ قد عالموں کے نزدیک اسکا
 اصل ہے غایت یہ کہ مذکور ہے اپنی غرض فاسک ترویج کیلئے اسکی
 نقصان کیا ہو اور ابن عباس اس آیت تفسیر میں منقول
 (اور جب یہی کہہا کہ اس گلہ کن میں داخل ہو جاؤ) اس گلہ کن
 کا نام اریحاہ ہے میں ایک قوم سرکش عادی کی نسل سے یہی
 تھے اوسکو غارت کیا جاتا تھا اور سردار اور کاعوج بن عنق تھا
 اور شیخی در المنثور فی تفسیر الماتور میں اس طرح ذکر کیا ہے
 کہ ابن جریر و ابن مندہ فی قتادہ سے اس آیت کی تفسیر بیان کی
 ہے تحقیق اس میں ایک قوم سرکش ہی کہہا اوس نے ہماری بات
 ذکر کیا کیلئے کہ انکو ایسے جسم قوی تھ کہ غیر کہ ایسے تھے اور عبد الرزاق
 اور عبد بن حمید اوس سے نقل کیا ہے کہ وہ جسے جسم میں بہت تھ
 قوت میں بہت سخت تھے اور ابن عبد الحکم نے فتوح مصر میں ابن
 حجر سے روایت کیا ہے کہ ستم آدمی موسیٰ علیہ السلام
 کی قوم کی ایک مرد کی مگر کچھ سایہ میں جو عالیق کی قوم تھا یہ

واخرج البیهقی فی شعب الایمان عن زید بن اسلم قال بلغنی انه رقیب صنع واولاده اربصۃ فی فجاج عین جمل من العاقلۃ واخرج ابن ابی حاتم عن انس بن مالک انه اخذ عصا قد ریع فیها شئ ثم قال فی الارض خمیس وخمس وخمیس ثم قال هکذا طول النعالمیق واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابن عباس قال لموسی ان یدخل مدینۃ الجبارین فسا من معه حتی نزل قریبا من المینۃ وهی اریحیا فبعث الیهم اثنی عشر عینا من کل سبط عین لیا توہ بنحیر القوم فدخلوا المدینۃ فوراوا امر اعظیما من هیئتہم وجسمہم وعظمہم فدخلوا حائط البعضہم فجاءوا الحائط ليجتنبوا النار حائطہ فجعل یجتنب النار فینظر الی النار فیتبعہم فکلما استأوا احدا منهم اخذہ فجعلہ فی کمرہ مع الفاکہۃ حتی لفظ الاثنی عشر کلہم فجعلہم فی کمرہ مع الفاکہۃ فوذہب ملککم فترہم بن یزید الخدی قال ومن هذا الحد ان قاف جیل من زمرۃ خضر محیطہ بالدنیا کا حادۃ الحائط بالسماء السامۃ واضعۃ اکنافہا علیہ فترہم تہامنہ قلت قد بلغنی فی معاملہ عن عکرمۃ والضحاک ووالد النور اخرج عبد الرزاق عن مجاہد قال قاف جیل محیط بالارض اخرج ابن المنذر وابو النضر فی العظۃ والحاکم وابن مردویہ عن عبد اللہ بن بکر فی قولہ تعالیٰ (ق) جیل من زمرہ محیط بالدنیا علیہ کفساء السماء قال ومن هذا الحد ان لاد

اور یسعی شعب الایمان میں بن زید بن سلم سے نقل کیا ہے کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک جو مجاہد اپنی اولاد کو ایسے ایک نر کی گھونٹ کو بی بی میں ڈالتا تھا اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت ہے کہ اوس نے ایک عصا پکڑا اور اوس کو کسی شئی سے پایا پھر اوس سے زمین کو پچاس یا پچیس مرتبہ اندازہ کیا پھر کہا کہ اس عالمیق کا طول تھا۔ اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہا اوس نے موسیٰ علیہ السلام کو مکرشون کے شہر میں داخل ہویکا حکم ہوا اور ہونچ اپنی قوم کو ساتھ لیکر گیا اور راجا کے قریب تری اور ان کی طرف بارہ دمی ہر ایک کو روئے ایک ایک کی خبر کے جاسوسی کیلئے روانہ کئے جب شہر میں داخل ہوئی تو انہوں نے بڑی بڑی کام جو ان کی حیثیت اور جسم پر دلالت کرتے تھے دیکھے اور ایک باغ میں داخل ہوئے بعد اسکے مالک باغ کا میوہ چھنے کے لئے اپنے باغ میں آیا اور میوہ چھنی لگا جبا و سنی او کے پاؤں کے آثار دیکھ کر تو ان کے پیچھے لگا اور ہر ایک کو پکڑ کر میوہ کی چکر میں جاتا جبا و سنی بارہ دمی کو میوہ کی چکر میں لے لیا تو باغشاہ کے پاس آیا اور اسکے روبرو ان کو چوڑیا لگا اور اس قسم سے یہ حد ہے کہ قاف بن زمرہ سے ایک پہاڑ پر اوس سب نیا کو گھر ہوا جسے دیوار باغ کو گھیرتی ہے اور آسمانچ اپنی طرف اوپر کہی ہوئی ہیں اور اسی لئے سیاہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بخود ہی عالم میں عکرمہ و ضحاک سے ذکر کیا ہے اور وینشور میں کہ عبد الرزاق نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اوس قاف ایک پہاڑ ہے جس پر تمام زمین کو گھیرا ہوا ہے اور ابن منذر اور ابو النضر فی عظمت میں اور حاکم اور ابن مردویہ عبد امین بن بکر سے اس آیت کی تفسیر کے ہر راق ایک پہاڑ ہے جسے دنیا کو گھیرا ہوا ہے ابوسیرکان کناری میں کہ اس سے قسم ہے یہ حد ہے کہ کناری میں

على صخرة والصخرة على قرن ثور فاذا حرك الثور
قرنه تحركت الصخرة قلت اخرج ابوالدنيا وابوشخ
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خلق الله جبلا يقال
له قات محيط بالعالم وعروقه الى الصخرة التي
الارض فاذا اراد الله ان يزلزل القرية امر ذلك
الجبلي فحرك العرق الذي يلي تلك القرية فيزلزل
ويحركها فن ثم تحرك القرية دون القرية
قال ومن هذا حديث كان جنيبه قال
النبى عليه السلام فابطأت عليه فقال لما ابطلت
قالت ماتت ميتة بالهند فذهبت تعزيتة
فرايت في طريقى ايليس يصلى على صخرة فقلت ما
على ان اصلت آدم قال دعى عنك هذا قل
تصلوات انت قال يا فارغة انى لارجو من ربي
اذا برقحه ان يغفر لى فرايت رسولا لله عليه
صلى الله عليه وسلم قال بن عبد بن احمد حدثنا
عبد المؤمن بن احمد حدثنا ابن هبيرة عن ابيه
ابى الزبير عن جابر بن كره الله اعلم مما دس كتب
ابن هبيرة واكافوا علم بالحدث من ان يروج عليه
مثله هذا ومن هذا اخذ هامة بن الهيثم بن ابي
بن ايليس الخث اللطويل ونحوه وحديث زمر بن
بهر قالا بن الجوزى اخذ زمر بن باطل
فصل في منها مخالفة الحديث لصريح القرآن
كحديث مقدار الدنيا وانها سبعة آلاف سنة
فمن في آلاف السابعة وهذا من ابي الكلداني
لو كان صحيحا لكان كل احد علم انه قد بقى للقباء

زمین ایک پتھر پر ہے اور پتھر پر کے سنگوں پر چیل پڑے گئے
سنگ کو ہلاتا ہے تو وہ پتھر چل جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں ان کے
اور ابو شیخ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اوس نے اس کے کھانی کی کیا
مید کیا ہے جسکو قات بولتے ہیں اوس کو مہجیان کو کہتے ہیں کہ ہے اور کثیر
اوسکی اوس پتھر تک میں جہیز میں کہی ہوئی ہے جب اس کے کھانی کا
میں زلزلہ ڈالنا چاہتا ہے تو اوس پہاڑ کو حکم کرتا ہے اس پہاڑ
کو کہ گرجاؤں کی طرف سے ملتی ہوئی ہو وہ گاؤں کا تباہی اور
حرکت میں آتا ہے یہی ہے کہ ایک گاؤں دو گے گاؤں کو سوا
ہوتا ہے۔ کہا اسی قسم یہ حدیث ایک شیخ سے مروی ہے علیہ السلام اس
آتی تھے ایک دن اوس پر لگا تو چاہا افسوس کے لئے تو فریاد کیا
ہے کہا اوس پر لگا کہ اسی ہند میں کیا گیا اوسکی تعزیت کے لئے تو فریاد کیا
رشتہ شیطانی تیر پر ہمارے تیرا کو کہا میں اوس کو کہا کہ ہے تجھے برا بھلا کیا
کہ تو فریاد کو کہ یا کہا یہ قصہ چھوڑ دے یہ کہتا تو ہمارے تیرا
ایسا جواب یا اوس نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے
بھی تجھے میں نے اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتے نہیں دیکھا کہا
ابن عبدی کمال بن عبد المؤمن سے حدیث کہ حدیث کی کتب میں
ہے ایسا جواب یا اوس نے فرمایا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے کہا کہ میں نے اس سے
کی کتابوں میں پڑھیں گے ورنہ وہ حدیث کو چاہا جاتا ہے کہ اس سے
ترویج کی جائے۔ اور اسی قسم حدیث ہمارے بن الہیثم بن ارقیس بن ابی
ہے اور اس قسم سے حدیث زمر بن بہر قلا کے
کہا ابن جوزی حدیث زمر بن بہر کے باطل ہے **فصل**
بعض ان مروی ہے کہ حدیث صریح نص قرآن کی مخالف
ہو مثل اس حدیث کی مقدار دنیا کا سات ہزار برس
اور ہم ساتویں ہزار میں ہیں۔ یہ صریح کذب اس لئے
کہ اگر صحیح ہوتا تو ہمارا ایک جانتا ہے +

حَدِيثُ مَقْدَارِ الدُّنْيَا فِي آخِرِهِ وَهَذَا مِنْ أَيْدِي الْكَلْبَانِ

من وقتہا ہذا ما شان واحد خمسون سنة والله
 يقول (يستلونك عن الساعة ايان مر بها) الاية
 تحقيق هذا الحد قد تصد الجلال السيوطي في رسالہ
 سماها الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف و
 انه يستفاد من الحد اثبات قرب القیامت ومن یثاب
 نفی تعیین تلك الساعة فلا منافاه وزبد منه لا
 يتجاوز عن الخمسمائة بعد الالف قاله وقد جاهر
 بالکذب بعض من يدعی فی زماننا العلم وهو
 بما لم یعط رسول الله کان يعلم متى تقوم الساعة
 قيل له فقد قال في خبرين ما السؤل عنها با علم
 السائل فرفع من موضعه قال معناه انا وانت نعلمها
 وهذا من اعظم الجهل فاقم التحريف والنبی اعلم
 من ان يقول من کان یظنه لعراييا انا وانت نعلم
 الساعة الا ان يقول هذا للجاهل انه کان يعرفه
 جبریل فرسول الله علیه السلام هو الصادق فی قول
 والذي نفسي بيده ما جاءني فی سورة الا عرفتكم
 هذه الصفة وفي اللفظ الآخر ما شبه على غير هذه
 المرة وفي اللفظ الآخر ما و اعلى الاعرابي قد هبوا
 قالتمو ا فام يجدوا شيئا واعلم النبي صلى الله عليه
 وسلم انه جبریل بعد مد كما قال عرفقتكم مليا
 علیه السلام با علم انهم من السائل والمرح يقول علم
 وقت السؤال انه جبریل ولم يخبر الصريح بذلك
 الا بعد مد ثم قول في الحد ما السؤل عنها
 با علم من السائل يعلم كل سائل ما السؤل على است
 هذا شأنها ولكن هو لا العلاء عندهم ان

اس وقت سے قیامت تک دوسو کاون برس ہ گزریں اور
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قیامت پہنچے وہیں اسکا کیا وقت ہو میں لکھا
 ہوں تحقیق اس حدیث کی جلال الدین السیوطی نے رسالہ الکشف عن
 مجاوزة هذه الامة الالف میں لکھی ہے حال اسکا یہ حدیث ہے معلوم
 ہوتا ہے کہ قیامت قریب اور آیات نفی تعیین کی ثابت ہوتی ہیں
 ان ہون میں کچھ شکات نہیں اور خدا صہ سکایہ ہے کہ قیامت
 ایک ہزار یا پانچ سو سے تجاوز نہ کرگی ایک شخص نے ہمارے
 میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ حاصل
 نہیں ہے دعویٰ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت
 کے قائم ہونے کا علم تھا اسے کسی کہا حدیث جبرائیل میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں جانتا تو اسکی تحریف کر دے
 اور کہا میں تو تم جانتے ہیں یہ بڑی حیالت اور قبیح تحریف ہے اور
 صلی اللہ علیہ وسلم ممکن نہیں کہ ایک شخص کو عربی جانکام بدین
 میں اور قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جان کہہ سکے جانتے کہ یہ خبر
 ہے تو اسکو جواب دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق
 صادق میں قسم اوس وقت کے جبکہ باقی میں میری جان بجز موت
 میں میرے پاس کیا بیٹھے اسکو بیان لیا سو اس صورت کے اور وہ
 روایت میں ہے کہ محکم اسکی صورت پر کبھی متشابہ نہیں ہوا سو اسکا اثر
 کے اور وہ صورت روایت میں اس عربی کو میرے پاس آکر لوگ گھومے
 تو وہ اسکو حضرت عیسیٰ کے معلوم کیا کہ یہ جبرائیل تھا جسکا کہنے کہا میں
 تمک فہمرا باجہ فرمایا انحضرت نے اسکو جواب دیا کہ یہ سو کہوں تھا اور تعریف
 فرمایا کہ کتابہ کہ انحضرت سوال کی وقت سے کہ یہ جبرائیل ہے اور جواب
 کو خبر نہ دی مگر بعد کے پہر یہ قول کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جبرائیل کو اسکو شام میں میں سائل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 حال ہے لیکن ان غالیوں کے نزدیک ***

علم رسول الله مطبق على علم الله سواء بسواء
 فكل ما يعلمه الله يعلمه رسوله والله تعالى يقول
 ومن حولكم من الاعراب منافقون ومن اهل
 الدينه مردوا على النفاق لا تعلمهم وهذا
 برأيه وهي من واخر ما نزل من القرآن هذا
 المنافقون جبرانه في الدينه انهم من اعتقد
 تسوية علم الله ورسوله بغير اجماع كما لا يخفى
 ومن هذا خدع عقد عائشة لما ارسل في طلبه
 فاذا رد الجمل اى وما يؤيد ما تقدم ويظهر قول القائل
 خدع عائشة فقد ذكر العاد بن كثير في تفسيره
 من اكل بالحدتين قال البخاري خدعنا عبد الله بن
 اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن
 عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام
 في بعض سفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذي
 انقطع عقد فاقام رسول الله عليه السلام على
 القماسة واقام الناس معه وليسوا على ماء ولير
 معهم ماء فاتي الناس الى بي بكر فقالوا الا ترى
 ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس
 ليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول
 الله واضع رأسه على فخذي قد نام فقال اجست
 رسول الله والناس ليسوا على ماء وليس معهم ماء
 قالت فعاتبتني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول
 وجعل يطعن بيباء في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك
 الا مكان رسول الله على فخذي فقام عليه السلام
 اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فقال

علم الله تعالى اور رسول کا برابر ہے جسے جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتا ہے میں حال اگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے
 (اور بعض انس جو کہ وہاں جو ہیں منافقون سے ہیں اور اہل
 سرکش ہیں اور نفاق کے نہیں جانتا تو ان کی یہ آیت
 سورہ بات میں ہے اور یہ آیت نازل ہوئی اور مدینہ میں منافقین
 کے ہمایہ تھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم پر کسی شک
 کر دے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں کہا اس کی حاشیہ
 بار کی حدیث جب حضرت کے اسکی تلاش کی تو بھیجی اسے ٹھہرا لیا
 اور کوئین جو بھی گدرا ہو اس کے اللہ تعالیٰ کی حدیث کرتی ہو اور اس
 قائل کے قول کو باطل کرتی ہو عادی بن کثیر نے جو اکابر محدثین سے ذکر
 کیا ہے کہا بخاری حدیث کی جسے عبد الرحمن بن یوسف نے کہا خبر
 سے مالک نے عبد الرحمن بن قاسم سے اور ابن ابی شیبہ
 اور ابن ابی شیبہ نے کہا اور ابن ابی شیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا
 کسی غیر میں نکلی جب ہم پیدا یا ذات الجیش میں پہنچے میرے اہل کا
 ہر ایک بڑا بڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈونڈی کیلئے تھے
 اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہری رہتے نہ وہ پانی پارتی اور ان
 پاس پانی تھا یہ لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو زمین
 کہ جو عائشہ نے کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں
 کو ٹھہرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر میں اور نہ ان کو پاس ہے اور ابو بکر
 طرف آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پاس لے کر گئے اور
 کہا تو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تو کون کو ایسی حالت میں نہ کیا
 ہے کہ نہ وہ پانی پارتی ہیں اور نہ پانی ان کو پاس ہے کہا عائشہ
 نے مجھے ابو بکر نے ڈانڈا اور جو کہ نہ میں یا کہا اور میری بیویوں نے انکی
 چہوئے لگا اور میرے بیٹے سو بات منع کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 راؤ تو یہ تھا (خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھ کر پانی نہ تھا

اسعد بن الخضر بن مہدی باولہ برکت کرمہ الابی
بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا
العقد تحتہ قال ومن ہذا ای من ہذا القبیل
تحد تلقیم القمرو قال ما اری لو ترکتہ ولا یضرب
شیدا فترکہ فجاہ شیعنا فقال انتم اعلم بدینا کم
رواہ مسلم عن عائشہ وقد قال ثعلبہ (قل لا اقولہ
لکم عندک خرائش اللہ ولا اعلم الغیب) **فقال**
ولو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر وایا
جری لام المؤمنین عائشہ ماجرک و ماھا اھل الہ
لم یکن یعلم حقیقۃ الاخر حق جبار الوحی من اللہ
ببرائتھا وعندہ ہوا الفلاۃ انہ علیہ السلام کا
یعلم الحال انہ غیر ہا بلاریب استشار الناس
فراخھا وادعاریا نہ فساألھا فھو یعلم الحال و
قال لھا ان کنت الممتدین فاستغفری اللہ و
یعلم علم یقینا لھا فہو تلمذ ذنب لا یریان الحال
ھو لا علی ہذا لعلوا اعتقادہم انہ یکفر عنہم
تشیاقہم ویدخل الحنۃ وکما غلو کا نوافر الذین
واخص بہ فھم اعظم الناس لامرہ وانشاء ہم لھا
لستہ وھو لا فہم شبه ظاہر من النصائح
علی السیخ اعظم الغلو وخالقوا شرعہ ودينہ
الحماقة المفسد ان ھو لا یصدقون بالاثبات
الکذب ویرتد الصریحہ ویرفون الاحادیث الصحیحہ
اللہ ولی دینہ فیقلیم من یقوم لہ بحق النصیحۃ
فصل ویشبہ ہذا ما وقع فیہ الغلط من
تحد ابی ہریرۃ خلق اللہ التریۃ یوم السبت

اسعد بن الخضر بن مہدی فی امر الابی بکر کی یہ تمہا کوئی پہلی برکت ہے کہ
کہا عائشہ بنی ہنزل اس دنٹ کو اوشا یا جیسے میں تم تو بارادہ کی ہے کہ
نکلا کہا اور میں قبیل سے یہ حدیث کہ جو روزہ کی جتنی کرانیکہ فرمایا حضرت
نے میں نہیں جانتا اگر تم کو جو روزہ دو تو کچھ ضرر ہو یہ لوگوں کو جو روزہ
اور حال اتبر فرمایا تم دنیا کی کاموں کو چھوڑنا زیادہ جانتی ہو مسلم
نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اسد لکھا فی فرمایا ہے کہ میں نے کہا
لئے نہیں کہتا کہ میرے پاس اس کی خزانہ میں میں میں عیب نہیں جانتا
اور فرمایا (اگر میں غیب جانتا تو میں خیر بہت جمع کرتا) اور جہاں اللہ
عائشہ سے واردات گذری وہ اہل فکھ کی حق میں طعن نہیں کیا
حضرت حقیقت مکی نہ جانتی تھے کہ وہی اسکی برارت کا امتداد
نازل ہوا اور علیوں کی نزول کا حضرت حال طہر ہے اور اسکو
تیکر دیا اور آویس سے اسکی فراق کی بابت مشورہ لیا اور انکو
(لو نڈی) ریحاء کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اوکھا اگر تونے
گناہ کیا ہے تو اسد تعالیٰ تجھ سے طلب کر اور خود یقینا جانتے تھے
کہ اسے گناہ نہیں کیا اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد
باوجود اس غلو کے یہی کہ ہماری برائیاں و دوسوئی میں اجرت
میں داخل ہونگے اور جبکہ ہم غلو کریں گے اس قدر قریب اور
مخصوص تہوں کو ملائکہ وہ اس امر میں سب آویس سے زیادہ فرما
میں اور سنت کی بہت مخالف ہیں اور میں نصاریٰ کا شبہ ظاہر ہے
اسلئے کہ انہوں نے عیسے علیہ السلام پر بہت غلو کیا ہے اور اسکو شریعت
دین بہت مخالف ہو گئے مقتضی یہ ہے کہ لوگ اسکی تہاں حدیثوں سے
کریں میں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں اعلیٰ دین کا
ہے قائم رہے اسکو جو حق نصیحت کریں گے اسکو کٹر اسوے **فصل**
اسکے مشابہہ ہے وہ جس میں غلطی واقع ہوئی ہے جسے حد
ابو ہریرہ کہ اسد تعالیٰ نے شبہ کی دن خاک کو پیدا کیا ہے

الحديث هو في صحيح مسلم ولكن وقع فيه الغلط
في رفعه وانما هو من قول كعب الاحبار كذا قال
امام هذا الحديث محمد بن اسمعيل البخاري في تاريخه
الكبير وقاله غيره من علماء المسلمين ايضا
كما قالوا لان الله اخبر ان خلق السموات والارض
وما بينهما في ستة ايام وهذا الحديث يتضمن ان
مدة الخلق سبعة ايام ومن ذلك الحديث الذي
يروى في الصغرة انها عرش الله تعالى
عن كذب المفتري لما سمع عرفة بن الزبير هذا
قال سبحانه الله تعالى (الذي وسع كرسيه السموات
والارض) وتكون الصغرة عرشه الا ان في الحديث
في الصغرة فهو كذب مفتري في القدم الذي فيها
كذب موضوع معاملة ايد الزبير في دفع شئ
في الصغرة انها كانت قبلة اليهود وهي في مكة
كيوم السبت الزمان ابد لا الله بهال هذه الامة
الكعبة البيت الحرام ولا اراد امير المؤمنين ع
الخطاب رضي الله عن ان يبنى المسجد الاقصى
استشار الناس هل يجعله امام الصغرة او خلفها
فقال لكعب يا امير المؤمنين ابنه خلف الصغرة
خالف يا ابن اليهود يتوخا الخطأ اليهودية بل انبه
امام الصغرة حتى لا يستقبل المصلون فبناء
حيث هو اليوم وقلا اكثر الكذا ابون من الوضع
في فضائلها وفضائل بيت المقدس والذي
في فضله قوله عليه السلام لا يشد الرحال الا الى
ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصى

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے لیکن غلطی اس میں سبب مرفوعی کے
کے واقع ہوئی ہے یہ قول کعب الاحبار کا ہے ایسا ہی امام محمد
محمد بن اسمعیل بخاری نے تاریخ کبیر میں لکھا ہے اور سیوط
ہے بطرح ابن کعب کہ اسے سننے کے بعد تعالیٰ نے آسمان
اور زمین اور برج کی اشیا کو چھ دن میں پیدا کیا ہے
اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مدت پیدائش کے سات دن
ہے سیوط یہ حدیث ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کا چہرہ عرش سے
اٹھ کر ایسے اوتاروں سے چھ دن میں چہرہ عرش سے نیرنے یہ حدیث
سنی کہ کہا پاک ہوا اللہ (جسکی کرسی آسمانوں اور زمین کو فراغ ہے)
اس سے کہ اوتار پھر اوسکا عرش ہوا اور جو حدیث چھ کے باقی
آئی ہے وہ کذب ہے اور قدام کا اسم جو بنا ہے جی جیو
لوگوں کی بنا و شہی اور مرفوعی روایت پھر کے ابن
یہی کہ یہ پہلی قبلہ ہو گا تھا پھر حیا کہ اور تعالیٰ نے شنبہ
کی جگہ جمعہ کو بدل دیا ایسا ہے اسکی جگہ کعبہ کو بدل دیا
اور جب امیر المنین عسبر بن خطاب فی مسجد اقصی کے
بنائے کا ارادہ کیا تو لوگوں سے مشورہ کیا کہ کیا اسکو
آگے پھر کے بنایا جاوے یا پیچھے۔ کعب نے کہا اسی امیر
المومنین اسکو پھر کے پیچھے بناؤ ورنہ اسی یسوی
کے بیٹے حجہ یسویت غلط ہو گئی بلکہ میں اسکو
آگے پھر کے بنانا ہوں تاکہ نازی اسکا استقبال کریں
پھر اوسمجہ بنا کیا جسکو وہ آج ہے۔ اور کذا ابون نے
اسکی فضیلت میں اور بیت المقدس کی فضیلت میں
بہت حدیثیں بنائی ہیں اور جو اسکی فضیلت میں صحیح
روایتیں ہیں وہ یہ ہیں منہ یا بنی علیہ السلام کو جہنم
کیا بنا کر تین مسجدوں کی طرح بنا لیا مسجد حرام اور مسجد

وسجد، هذا وهو الصحيح من قوله من خد
ابی ذر وقد سئل ای مسجد وضع فی الارض اول
فقال المسجد الحرام قال ثم ای قال المسجد الاقصی
الحق وهو متفق علیه بخد عبد الله بن عمر لما
بنی سلیمان لبيت سال ربہ ثلاثا ساله حکما
بیضار ف حکمہ فاعطاه اياه وسالہ ملک لا ینبغ
لا حرام من بعد فاعطاه اياه وسالہ ان لا یومر
هذا البيت لا یزید الا الصلوة فیہ الا رجح ^{حظ}
کیوم ولدته امه وانا ارجوان یکون قد اعطاه
وهو فی مسند احمد وصحیح الحاکم فی الباب
اربع ذون هذه الاحادیث رواه ابن ماجه
وهو بخد مضطربا ز الصلوة فیہ فیصل فیہ
الف صلوة وهذا محال لان مسجد سؤل الله
افضل من الصلوة فیہ فیفضل علی غیره بالف صلوة
وقدر فی مسجد بیت المقدس لتفضیل یحسنا
وهو شبهه وصحانه علی السلام اسرى الیہ ان
صلی فیہ واما المرسلین فی تلك الصلوة وربط الب
بعلاقة الباب عرج منه وصح عنه ان المؤمنین
به من یاجح وما جرح هذا الجمع ما یصح فیہ
من الاحادیث قلت کذا ثبت ان المہکم مع المؤمنین
یتحصنون به من الذجال ان عیسیٰ علیہ السلام
یزل من منارة مسجد الشام فیکافقت الذجال
یدخل المسجد فذا قیم الصلوة فیقول المہکم
تقدم یا روح الله فیقول انما هذه الصلوة اقیمت
فتقدم المہکم ویقتد بعیسیٰ علیہ السلام

میسری یہ مسجد یہ صحیحین میں ہے اور قول آنحضرت کا
جو ابو ذر نے روایت کیا ہے ابو ذر نے پوچھا کون سے
مسجد پہلے زمین میں بنائی گئی ہے فرمایا مسجد حرام کہا
پھر کونسی فرمایا مسجد اقصیٰ الخ یہ متفق علیہ ہے اور حدیث
عبد اللہ بن عمر کی جب سلیمان علیہ السلام وہ کہہ بنایا تو اللہ تعالیٰ
سے تین سوال کئے ایک حکم جو تیری حکم کے موافق ہوا اللہ تعالیٰ
نے سکودید یا دوسرا ایسا ملک کہ کسی کو میرے پیچھے نہ ملی تو اللہ تعالیٰ
نے سکودید یا تیسرا یہ کہ جو شخص قصد نماز میں گھر میں آست کرے
گناہوں کا ایسا ہوگا گویا آج ہی اسکو اسکی گناہوں میں سے ایک گناہ
ظن کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ بھی سکودید یا ہے یہ حدیث سنہ
امام محمد اور صحیحہ حاکم میں بھی ہے اور سنن ابن ماجہ اور
چوتھی حدیث ہے جابن جابر سنن میں روایت کی ہے اور مضطرب
نماز میں بجائے نماز پروردگار یا وہ و جگہ نماز پروردگار فضیلت کہتی
ہے اور یہ محال ہے کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے
اور اس میں ایک نماز پروردگار مسجد پیر فضیلت کہتی ہے اور مسجد
بیت المقدس کے فضیلت پانچوں کی برابر ہے اور روایت
ہے اور صحیحہ جو چاہے کہ آنحضرت کے معراج کی ات میں ہر طرف
ہے اور وہ جگہ نماز پروردگار و سب سولوں کی امامت کراچی اور عراق
کے حلقہ سے باندھا اور وہ جگہ سے آسمان کو نشتر پھیل گئی اور صحیحہ
ہے کہ موسیٰ مسجد یاجوج باجوج پہنچا یہ کہنے کے مجموعہ اور صحیحہ
کا جو ایک فضیلت میں ہے کہ موسیٰ میں کہتا ہوں اس طرح نہایت
ہے کہ امام ہمدی ہمدی و منک و جال سے جگہ نہایت کور
علیہ السلام شام کی مسجد کسراچی میں ہے اور وہ جگہ کہ کہی مسجد
داخل ہو اور جب نماز کا وقت ہوگا تو کہہ کہیں کہ میں نے اللہ امامت
کراچی کہیں کہ میں نے نماز کی گئی ہے تکیہ کہی گئی ہے تکیہ امام اور

بائے من جملة الاثثة فخری صلی علیہ السلام فی
 سائر الايام **فصل** ومنها احادیث صلوات
 الايام واللیالی کصلوة یوم الاحد وليلة الاحد
 ویوم الاثنين ليلة الاثنين الى اخر الاسبوع کل
 احادیثہا کذب قد تقدم بعضہا لکن لکن لکن
 احادیث صلوة الرغائب ولا جمعة من کلها
 کذب استلھما رواه عبد الرحمن بن مند
 وهو صدوق عن ابن جهمضم هو واضع الحدیث
 حدثننا علی بن محمد بن سعید البصری حدثننا
 حدثننا خلف بن عبد الله الصغیر عن حمید بن
 انس بن فہر عن حبیہ بن الولید عن شعبان بن
 شہر امتی الحدیث ولا تغفلوا عن ولا جمعة من
 رجب فانها لیلۃ تسببہا الملائكة الرغائب
 ذکر الحدیث لکن وب بطوله قال ابن الجوزی
 انصوابہ ابن جهمضم ونسبہ الی لکن قال
 عبد الوہاب الحافظ یقول رجالہ مجهولون
 علیہم جمیع الکتب فما وجدتم قال بعض
 الحفاظ بل لعلمہم لم یخلقوا قلت اما صدق الحدیث
 وهو قوله رجب شهر الله وشعبان شہری و
 رمضان شہر امتی فقد ذکرہ ابو الفتح بن ابی
 الفوارس اما لہ عن الحسن مرسل کما ذکرہ
 السیوطی فی جامع الصغیر واما قوله وکل شہر
 فی ذکر صوم رجب صلوة بعض الیالی فیہ
 کذب منقروی فنیہ بحثا قد ورد فی صیا
 جملة احادیث متعدده ولو كانت ضعیفة

اس میں اشارہ کیا کہ یہ خاص سی امت کا بعد کسی علیہ السلام ہے
 و نوین با مت کرائیگی **فصل** بعض اور سنائیں
 اور دن میں شل کیشہ کی دن و رات کی نماز اور دن
 کے دن و رات کی نماز آخر نمونہ تک۔ یہ سب حدیثیں کذب
 ہیں و کچھ حال انکا یہ بھی گزر چکا ہے اور اس طرح رغائب
 نماز کی حدیثیں جو اول جمعہ رجب میں پڑھتے ہیں یہ کذب
 ہیں و روکی مثلاً روایت ہے جو عبد الرحمن بن مند
 (اور یہ صادق ہے) ابن جهمضم سے (یہ حدیث کا بنانی والا ہے)
 روایت کی ہے کہ اس حدیث کی مسے علی بن محمد بن سعید
 بصری کہ حدیث کے مسے خلف بن عبد الله صغیر فی سعید بن
 سے اس نے مرفوع کیا ہے رجب شہر کا مہینہ اور شعبان مہینہ
 اور رمضان میر کا مہینہ ہے الحدیث درمیں ہے کہ اول جمعہ
 میں غافل نہ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ ایسی بات ہے جس کو شہر رجب
 میں اور یہ کرا حدیث کا اس کی حدیث میں بیان کیا کہ اب
 جو رجب اس حدیث کی تہمت ابن جهمضم کو لگاتی ہیں اور کذب کہ
 او کو فتنہ کر رہے ہیں کہا اس نے مرفوع کیا ہے شہر کا مہینہ
 روایت کے مجھول میں نیز بہت کتابیں انکی تائید میں ہیں
 لیکن انکو کہیں یا کہا بعض حفاظ فی شاید کافینہ میں
 میں کہتا ہوں لیکن اب اس حدیث کا کہ رجب شہر کا مہینہ
 اور شعبان میر کا مہینہ اور رمضان میر کا مہینہ اسکو ابو الفتح اور ابن
 ابی الفوارس نے ابی میں حسن مرسل روایت کیا ہے جس کا مرسل
 فی جامع صغیر میں ذکر کیا ہے لیکن اسلئے اس قول میں کہ رجب
 روزی کہنے میں اور بعض تو ک نماز میں کوئی روایت صحیح
 اس میں بحث ہے اسلئے کہ رجب روزی بہت حدیثوں سے ثابت
 ہیں اگرچہ ضعیف ہیں + + + + +

لکنہا یقینی بعضہا بعض قد اور مدت نبذا
 منها فی رسالة الادب فی رجب فی القوام المصنوع
 ایضاً ہم بعض ما ورد فیہ موضوع کا اپنے بقولہ
 کحدیث من صلی بعد المغرب ولیلۃ من رجب
 عشرون رکعتہ جاز علی الصراط بلا حصار و حقل
 من صام یوما من رجب صلی رکعتین یقرأ فی کل
 رکعة مائتہ مرة آیتہ الکرسی فی الثانیۃ مائتہ مرة
 قل هو اللہ احد لم یمیت حتی یرتفع من الجنة
 قال وافرط جاء فیہ مار واد بن ماجہ فی منینہ
 ان رسول اللہ علیہ السلام لم یمن صیام رجب
 وهو محمول علی اعتقاد وجوبہ کما کان فی الجاہلیۃ
 والا فام یقل احد من العلماء بکراهۃ صومہ
 فصل من فی الشا حدیث صلوة لیلۃ النصف
 شعبان کحدیث یا علی من صلی لیلۃ النصف
 شعبان مائتہ رکعة بالف قل هو اللہ احد قضی
 لہ کل حاجتہ طلبہا تلك الیلۃ وساق خرافات
 کثیرۃ واعطى سبعین الف حوزۃ لکل حوزۃ
 الف غلام وسبعون الف ولدا الی ان قال و
 یشفع والدہ کل واحدہما فی سبعین الفا و
 العیب من شہم راحة العلم بالسنة ان یعتقد
 هذا الحدیث ان ویصلیہا وھذه الصلوة وصفت
 الاسلام بعد الاربع مائۃ وثمان من بیت
 فوضع الہا عدد احادیث منها من قرأ لیلۃ
 النصف الف مرة قل هو اللہ احد الحدیث بطول
 و فیہ یعیش اللہ الیہ مائۃ الف ملک یشہرون

لیکن بعض کہ بعض سے قدرت ہو جائے اور میں کہ یہ کیا بیان کیا
 اور جب جب میں و قوام الصوام میں کیا ہے ان بعض حدیث میں
 موضوع میں کیا کہ او سربان کیا ہے مثل اس حدیث کی جو مختصر
 بعد مغرب رجب کا اول آیت میں میں رکعت پڑھے بل صراط
 بلا حساب گذر گیا حدیث چوتھی ایک ن جبہ و
 رکھ اور دو رکعت نماز پڑھی ہر ایک میں سو مرتبہ آیت الکرسی
 اور صی دومین سو مرتبہ قل هو اللہ احد نہیں ترا جکت
 جبکہ جنت میں دیکھنی کہا اسکے قریب یہ زیادت کہ رسول
 صلوات اللہ علیہ وسلم فی رجب کے روز میں منع کیا ہے میں کہتا ہوں
 یہ اسکے لئے حکم ہے جو عقاد و وجوب کہتا ہوں جیسا کہ جاہلیت میں تھا
 ورنہ کسی عالم فی ان ورنہ مذکورہ نہیں فصل اسی قسم
 سے یہ حدیثیں ہیں حدیث شعبان کی نصف
 رات میں نماز پڑھنی حدیث اسی علی جو کوئی شعبان
 کی رات میں سو رکعت پڑھے ہر رکعت میں ہزار مرتبہ قل
 هو اللہ احد تھا او کسی حاجت کو جو اسے مانگے پوری کرتا
 ہے تاکہ اسے بہت خرافات نہ کہے اور اسے ستر ہزار جو کہ
 ساٹھ ستر ہزار غلام اور لڑکے دیئے جتنی کہ کہا اسے ان کا
 اس کے ستر ہزار کی شفاعت کریں گے اور تعجب اس
 شخص سے جو کہ علم کی بو کہتا ہو پھر ایسے ہدیان با توئیر
 فرغیت ہوا اور ایسی نمازین پڑھیں - یہ نماز اسلام میں
 چار سو برس کے بعد بنائی گئی ہے اور پچھلے
 بیت المقدس میں پیدا ہوئی ہے اسکے فضیلت میں
 بہت حدیثیں مروی ہیں بعض انہی سے جو شخص نصف ان میں پڑھے
 میں ہزار مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھے اس میں ہے او کسی طرف
 اللہ تعالیٰ ہزار ستر سو تو بخیر کیلئے بھیجتا ہے

وحدیث من صلی لیلۃ النصف من شعبان
ثلث عشر رکعتہ یقرأ فی کل رکعۃ ثلاثین مرة
قل هو اللہ احد شفع فی عشر قد تجعوا اللہ
و غیر ذلک من الاحادیث القل لایصح منها شیء
فصل و منہار کالۃ الفاظ الحدیث سماعتہا
بحیث یجہا السمع و یدفعہا الطبع و کحدیث
اربع لایشیع من اربع انبی من فکر و ارض من
مطر و عین من نظر و اذن من خبر قلت مرواہ
ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ و ابن عبک
الطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا کما فی الجامع
الصغیر لانیہ قالہ و عالم من علم بدل و اذن من
خبر فالحدیث ضعیف لا موضع و قد ارحموا
عزیز قوم ذل و غنی قوم افتقر و عالم بلا غیب
قلت و قد الحاکم و الاساکفہ و الصواعیر و
صنعون الصنائع المباحۃ فکذب علیہ سوا اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذ لم یدیم اللہ و رسوله الصنائع
قلت قد یدیم لما فیہا من الامور المکروہۃ و المفسدۃ
لیجتنب عنہا کما بینتہ فی شرح عین العلم من ہر
المکاسب قالہ من ذلک **و حدیث** من فارق اللہ
و ہو سکران دخل القبر سکران و بعث سکران
امر بہ الی النار سکران الی جبل و ہر یقالہ سکران
و حدیث ان اللہ ملک اسمہ عمادۃ علی فرس من یافق
طولہ مد بصرہ تدور فی البلدان و یقف فی الاسواق
ینادی لیغلو اکن و اکن و لیرخص کن و اکن
و **و حدیث** ان اللہ ملک یقالہ عمارۃ ینزل علی جمل

اجزئ النبی یہ ہر چوتھ نصف شعبان کی رات میں تیر و رکعت
پڑھے ہر ایک رکعت میں تیس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے و
اور میں نے شفاعت کر لیا جو آگ کی لائق ہو کر اور اس باب میں
اور حدیث میں بھی ابن صمیم انہی کوئی نہیں **فصل** بعض
اوسنی یہ کہ حدیث کی الفاظ ایسے رکیک ہوں جو آدمی کی
طبیعت اور کان و کمو بر جانین مثل ان حدیث کے **حدیث**
چار چیزوں کا چار چیزوں کا پٹ نہیں بہر تا عورت کا سر و نیز
بارش سے آنکھ کا نظریے کان کا خبر سے میں کہتا ہوں کہ
ابو نعیم نے حلیۃ میں ابی ہریرۃ اور ابن عدی و طبرانی نے
عائشہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ جامع صغیر میں ہے مگر اسے
بہلی کان خبر سے یہ کہا ہے کہ عالم علم سے پس حدیث ضعیف ہے
سو صنوع نہیں ہے **حدیث** رحمت کرو عزیز قوم پر جو دلیل
جائی اور غنی قوم پر جو محتاج ہو جائی اور عام پر جسکے ساتھ رکے
کہیلین میں کہتا ہوں حدیث جو لام اور و جی اور سیا
اور کسی مباح صنعت کی سبب آنحضرت پر کذبہ اسلئے کہ اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مباح صنعت کی مذمت نہیں
کرتا میں کہتا ہوں کہ یہی مذمت کی جاتی ہے اسلئے کہ میں ابو جعفر
اور کروہہ کہتے ہیں تاکہ اسے پسیر لیا جائے جیسا کہ میں نے شرح عین العلم میں
بیان کیا ہے کہ اسے اوسے سے قسم ہے یہ حدیث جو شخص
دیکھو کہ حالت مستی میں چھوڑے قبر میں اسی حالت سے داخل ہوگا
اور مستی کی حالت میں اوٹھا یا جائیگا اور و حالت میں اسلئے
آگ کا حکم ہمارے کی طرف کیا جائیگا جیسا کہ نام سکران ہے **حدیث**
اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نام اس کا عمارہ یا قوت کی کہوڑی پر سوار
کر دیکھا طوائف رانی لڑکے برابر جو شہر میں من پہنچا اور بار بار وہیں
کہوڑی پر سوار وازہ کا ہونے فانی خلا فی شہر میں گرو اور خدا فانی

و حدیث ان اللہ ملک یقالہ عمارۃ ینزل علی جمل

من حجارة كل يوم فيسعر فصل منها اخلا
 ذم الحبشة والسوان كلها كذب كحديث دعو
 من السودان انما الاسود ليطنه وفرجه وقد
 الذنجي اذ اشبع زنى واذا جاع سرق قلت دام
 ابن عكا بسند ضعيف عن عائشة وزاد فيه
 ان فيهم لماعة ونجدة كما في الجامع الصغير
 تخذ اياكم والزنجي فانه خلق مشوه وخدا
 طعاسا فقال لمن هذا قال العباس للحبشة
 اطعمهم قال لا تفعل ان جاعوا سرقوا واشبعوا
 زونا فصل منها احاديث ذم التروا واخذ
 ذم الخصيان واحاديث ذم المالك كحديث
 لو علم الله في الخصيان خيرا لافترجهم من ضل
 ذرية يعبدوا الله قلت وقد تقدم وحديث
 شرب الال في اخر الزمان المالك قلت واه
 بسند لا باس به عن ابن عمر كما في الجامع الصغير
 اما حديث تركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستقر
 كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة فواه
 ابوداود والحاكم في مستدرکة عن ابن عمر وكذا
 حديث تركوا الترك ما تركوكم فان اول من يسيب
 امتي ملكهم وما خولهم الله بنو قنطورا
 عن ابن مسعود كذا في الجامع الصغير وقنطورا
 جارية ابراهيم الخليل ولدت له اولاد منهم
 الترك والصين كذا في النهاية فصل منها
 ما يقترن بالحديث من القرائن التي يعلم بها
 انه باطل مثل حديث وضع الجوزية عن اهل

من حجارة كل يوم فيسعر فصل منها اخلا

اور ہاؤ بناتا ہے فصل بعض اونسی حدیثیں غریبست جتنا اور
 سودان کی میں سب کذب ہیں حدیث میرا گے سوا
 کا ذکر نہ کرو اسلئے کہ یہاں بیٹا اور فرج کے لئے ہوتی ہے حدیث
 رنگی کا جب بیٹا پہر جائے زنا کرتا ہے اور جب ہو کہ ہاں چوری
 کرتا ہے میں کہتا ہوں ان عدلی سند ضعیف عائشہ سے روایت
 کی ہے اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ امین جو انور دی اور دیر سے
 حبیب کہ جامع صغیر میں ہے حدیث بچو تم زنگیوں سے اسلئے کہ
 انکی بدیش قیم ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام دیکھا فرمایا اسکا
 کہا عباس میں جشیون کو دیتا ہوں فرمایا جب تک کہ تم میں جو کر سکتی
 اور جب میرے کو تم میں کرتی میں فصل بعض النہر ترک وخصیون غلام
 کے حدیثیں حدیث اگر اسد تعالیٰ خصیون میں نیکی جاتا تو
 اونکی بیٹیوں سے اولاد پیدا کرتا جو اسکی عبادت کرتے میں کہتا
 ہوں اسکا حال پیچھے گزر چکا ہے حدیث برمال آخر زمان
 میں غلام میں میں کہتا ہوں ابوعلی نے سند لا باس ابن عمر
 روایت کی ہے حبیب کہ جامع صغیر میں لیکن یہ حدیث چھوڑ
 حبشہ کو جب تک کہ تمکو چھوڑیں اسلئے کہ یہ کھانا کوئی نہیں کالیکا
 مگر جشیون ذو سويقتین اسکو ابو داود اور حاکم نے مستدرک
 میں ابن عمر سے روایت کیا ہے اور سیمطرح ہے یہ حدیث کہ
 کرو ترکوں کو جب تک تمکو ترک کریں اسلئے کہ انکا بادشاہ چلو
 میری امت کو دور کر گیا اور اسد تعالیٰ نے بنو قنطورا کا ملک نہیں
 کیا یہ بطریق فی ابن مسعود روایت کی ہے یہاں جامع صغیر میں
 اور قنطورا ابراہیم خلیل اسکی لونڈی کا نام ہے اس سے اولاد
 پیدا ہوئی جو ترک اور چین میں رہتی ہیں فصل بعض النہر
 حدیث کی ساتھ ایسے قرآن مجید میں جیسے معلوم ہو جائے کہ یہ باطل
 ہے مثل اس حدیث کی اہل نہیں یہ خبر یہ اتارا گیا +

فہذا کذب من عدۃ وجہ حد ہا ان فیہ
 شہادۃ سعد بن معاذ وسعد قد توفی قبل
 ذلک فی غزوۃ الخندق ثانیہا ان فیہ وکتب
 معاویۃ بن ابی سفیان ہکذا او معاویۃ انما
 اسلم من الفتح وکان من الطلقاء وقالہا
 ان الجزیۃ لم تکن نزلت حیثن ولا یعرفہا
 الصحنی ولا العربی انما انزلت بعد عام تبوک
 وحیثن وضعہا النبی علیہ السلام علی صاحب
 نجران وھیود المین لم یؤخذ من یہود المذنب
 لانہم ادعوا قبل نزولہا ثمة قتل من قتل
 منہم واجلی بقیہم الی خیبر الی الشام وصالہ
 علیہ السلام اہل خیبر قبل فرض الجزیۃ فلما
 نزلت آیۃ الجزیۃ استقر الامر علی ما کان علیہ
 ابتداء ضربہا علی من لم یتقدم لہ معہ علیہ
 السلام صلح من ہنا وقعت الشبہۃ فی اہل
 خیبر وادبہا ان فیہا نہ وضع عنہم الکلف
 السفر ولم یکن فی زمانہ علیہ السلام لا کلف ولا
 سخر ولا مکوس خاصہا انہ لم یجعل ہم عہد
 لانما بل قال الفقہ کہ ما شئت فیکف یضع عنہم
 الجزیۃ التي یصیب لہا الذمۃ تبعا عہد لازم
 مؤبد بل لا یشبہ لہم اما انما لازم مؤبد سادسہا
 ان مثل ہذا مما یتوہم الذمۃ اعی علی نقلہ
 فکیف یکون قد وقع ولا یکون علیہ عند جمیع
 السنۃ من الصحابۃ والتابعین ائمۃ الحدیث
 یفرح ببلہ ونقلہ الیہود سابعہا ان اہل خیبر

یہ کاذب کسی جو کہ ایک ایسی ہی اس میں شہادت سعد بن معاذ
 کی ہے اور سعد پہلے اس جنگ خندق میں فوت ہو گئے وہ کسی سے
 اس میں ہے کہ معاویہ بن سفیان نے اس طرح لکھا۔ حالانکہ معاویہ بعد زمانہ
 فتح مکہ کی اسلام لایا اور طلقاء سے تھا تیسری یہ کہ جزیرہ سوقت
 اترا ہی نہیں تھا اسکو صحابہ و عرب نہیں جانتے تھے یہ بعد سال
 تبوک کے نازل ہوا ہے اور اسوقت آنحضرت نے نصار
 نجران اور یہودین پر یقر کیا اور مدینہ کے یہود یوں سے
 لایا اسلئے کہ انہوں نے پھلے نزول کے اسکو چھوڑ دیا تھا
 پہر مقتول ہوا جو ہوا اور باقیوں کو خیبر اور شام کی طرف روانہ
 کر دیا اور آنحضرت نے اہل خیبر سے قبل فرض ہونی جزیرہ
 صلح کی یہ جزیرہ کی نازل ہوئی پھر کیا امر جبراب
 ہے اور پھلے جزیرہ اسپر لگایا جو آنحضرت کی پاس مل
 کے لہذا آیا اسی جگہ سے اہل خیبر کے حق میں شبہ
 واقع ہوا ہے جو معنی وجہ یہ ہے اس میں ہے کہ ان سے
 تکلیف اور فرمانبرداری رکھی گئی تھی اور آنحضرت کے
 زمانہ میں تکلیف اور فرمانبرداری اور گمن ساری نہ تھے
 پانچویں وجہ یہ ہے کہ انکے ساتھ کوئی اقرار لازم نہ کیا گیا
 تھا بلکہ یہ تھا جب تک چاہیں ہم تمکو رکھیں پس کس طرح
 اونسے عذر دے دو ہو سکتا ہے جس سے اہل جزیرہ کی ساتھ
 ہمیشہ کا عہد ہو جاتا ہے چھٹی وجہ یہ ہی ایسی خبر کے بہت
 ناقل ہوتے ہیں کس طرح ممکن ہے کہ یہ خبر واقع
 ہوئی ہو اور کوئی صحابہ اور تابعین اور امامان
 حدیث سے نہ جانتا ہو اسکی ناقل اور عالم فقط یہ
 ہے تخلیق۔ ساتویں وجہ یہ ہے کہ اہل خیبر نے
 + + + + + + + + + +

قال لا يجب الجزية على الخبارة ولا في التابعين ولا في الفقهاء بل قالوا اهل خيبر وغيرهم في الجيوش سواء وقد صرحوا بان هذا الكتاب كذب مكذوب كما شيعني حامد والفاضل الى الطبيب الفاضل الى علي وغيرهم وذكر الخطيب بغدادى هذا الكتاب وبين انه كذب من عذ وجوه (فصل) في جوامع وضوابط كلية في هذا الباب منها احاديث المحامد بالتخفيف لا يصح منها شئ بحديث كان يعجبه النظر الى الحام وحديث كان يعجبه النظر الى الحضرة والخرج الطبراني وابن السني وابو نعيم عن علي وابو نعيم عن عائشة انه عليه السلام كان يعجبه النظر الى الانبياء وكان يعجبه النظر الى الحام الاحمر وروى ابن السني وابو نعيم عن ابن عباس كان يعجبه النظر الى الحضرة والامام الجواد كذا في الجوامع الصغير وحديث رجل الى رسول الله الواحد فقال له لو اتخذت زوجا من حمام فاستك واصبحت عن فرأخه وحديث اتخذ والحمام المقاتل فانما تلهي الجن عن صباكم قلت رواه التبراني في الاقباب والخطيب والديلمي عن ابن عباس و ابن عدي عن ابن بلفظ اتخذ واهذه الحمام المقاتل في بيوتكم فانها تلهي الجن عن صباكم كذا في الجوامع الصغير وقال ذكرى ابن عيسى الساجي بلغني ان ابا بصير دخل على الرشيد وهو يطير الحمام فقال له لم تحفظ في هذا شيئا فقال حدثني هشا عن ابيه عن عائشة ان النبي عليه السلام كان

جسي خيبر لوان پر جزیه کو وجوب کا حکم کیا ہوا اور نہ کوئی بائیسوں اور پچاسوں میں ہے بلکہ سب کو کہا ہے کہ اہل خيبر غیرہ جزیرہ میں برابر ہیں۔ اور لوگوں نے تصریح کی ہے کہ یہ کتاب کاذب پریش شیع اے حامد اور ابی الطیب اور قاضی ابی یعلیٰ وغیرہ اور خطیب بغدادی نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم کئی وجہوں سے اس کتاب کو کاذب ہے (فصل) اس باب کے قواعد کلیہ کو بیان میں بعض اوں سے یہ ہے کہ کبوتر کے باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی مثل اس حدیث کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبوتر کا دیکھنا بہت پسند آتا تھا آنحضرت سبزی اور تربیج اور کبوتر سرخ کا دیکھنا دوست کہتے تھے عین کہتا ہوں طبرانی اور ابن السنی اور ابو نعیم طب میں ابی کتبہ سے اور ابن السنی اور ابو نعیم علی سے اور ابو نعیم عائشہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت کو تربیج کا اور کبوتر سرخ کا دیکھنا بہت پسند آتا تھا۔ اور ابن السنی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت سبزی اور پانی چار کا دیکھنا بہت پسند کرتے تھے ایسا جامع الصغير میں ہے حدیث ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا کیا کہ میں اکیلا ہوں فرمایا ایک کبوتر کبوتر کا لہو جبہ الغت کی لنگوٹ اپنے پیر پہن جائیگے حدیث کبوتر کو کھو اسلئے کہ ہم تمہاری رکھو جن کو کھو گیل میں تھائی ہیں عین کہتا ہوں بیشیز لڑی والے قاب میں اور خطیب در دیلمی نے ابن عباس سے اور ابن عدی نے عائشہ سے ان الفاظ سے روایت کی کہ ان کبوتر کو کہا گیا میں رکھو اسلئے کہ ہم تمہاری رکھو میں ان کے میں ایسا ہو جاوے الصغیر میں جو اور کہا کہ ان میں پیر لنگوٹانے بھی ہو پانی جو کہ ابا بصیری شیعہ داخل ہوا اور وہ کبوتر اڑا رہا تھا کہا کیا تو اومیں کوئی حدیث دیکھتا ہے کہا میری پاس ہشام بن ابی ہریرہ ہے اوس نے عائشہ سے حدیث کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یطیع الحاکم فقال الرشید اخرج عنی ثم قال لولا
انه من قریب لعرلته یعنی من القضاء قلت
هذا عند ربارد فانه اذا ثبت عند کذبہ لا
على رسول الله عليه السلام مسقط حد لا واثق
قال وهو الذي هذا المحدث فوجده يلعب بالحمام
فروى له حديث لاسبق الا في خف وافضل او حفا
او حجاب فلما خرج قال شهد ان قفاك قفا كذاب
ثم امر بذب الحمام وقال للسب كذب هذا على رسول
الله عليه السلام قال وارجع شئ مما اخذ انه
لا رأى رجلا يتبع حمامة فقال شيطان يتبع شيطانہ
قلت هذا ليس بموضوع كما قال الحافظ العسقلانی
بل يرتقى الى الحسن وله شواهد (فصل)
ومنها احاديث اتخذ الدجاج ليس فيه ما قد
صحیح کحدیث الدجاج عثم فقراء امتی و
حدیث امر الفقراء بانخاذ الدجاج ولا غنیاً
بانخاذ الغنم قلت روی ابن مساحه من حدیث
ابی هريرة ان النبی علیہ السلام امر الاغنیاء
بانخاذ الغنم و امر الفقراء بانخاذ الدجاج وقال
عند اتخاذ الاغنیاء الدجاج یا ذن الله به
القری قال الد میری وفي اسنادہ علی بن
عمرو قال مشقی قال ابن حبان کان یضع
الحديث اقول والنظار ان الحديث ضعیف
لا موضوع وقد شروحت معناه في محبة
الانسان في محبة الحيوان (فصل) ومنها
احاديث ذم الدجاج كذبحها كذب من اولها

کبوتر اڑتے ہیں کہا رشید نے اس جگہ سے نکال دیا اگر ہم تیرے
سے نہ ہوتا تو میں اس کو قصاص سے غرول کر دیتا میں کہتا ہوں یہ حد
بارد ہے اس لیے کہ جب کذب کا ثابت ہو گیا خصوصاً انحضرت
پر عدالت اس کو ساقط ہو گئی اور غرولی کا مستحق ہو گیا کہا یہ حد
ہو جو مہدی پر داخل ہوا اور وہ کبوتر دن سے کھیل رہا تھا
اس کو ہم حدیث سنائی ہمیں جابر منسا البت لکھ اور ثار اور
گھر کے دو چوہائی میں جب وہ نکلا کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا
پیشہ کاذب ہو گا یہ کبوتر کو ذبح کا حکم دیا اور کہا اسی بابت انحضرت
کذب ہوا یہ اور موضوع حدیث اسباب میں یہ مروی ہے کہ انحضرت
نے ایک آدمی کو کبوتر کے پیچھے جا تو دیکھا فرمایا شیطان کے پیچھے شیطان
لکھا ہوا میں کہتا ہوں یہ موضوع نہیں ہے کیا کہنا عسقلانی
کہا ہے بلکہ حسن کرتہ کو پہنچتی ہے اور اس کی شواہد میں (فصل)
بعض ائمہ مروی رکھنے کے حدیث میں انہیں کوئی حدیث صحیح نہیں
یہ مروی ان کے حدیث کو فقیروں کے بکریاں حدیث میں فقیروں کو
مروغوں کے رکھنے کا حکم دیتا ہوں اور غنیوں کو بکریوں کے رکھنے کا یہ کہتا
ہوں ابن ماجہ نے ابی ہریرہ روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام غنیوں کو
بکریوں کے رکھنے کا حکم دیا ہوا اور فقیروں کو مرغیوں کے رکھنے کا اور
فرمایا غنیوں کو بکریاں رکھنے سے اللہ تعالیٰ کا نون کے ہاگ کرے گا
حکم دیتا ہے۔ کہا میری اس کے سند میں علی بن عروہ
دستی ہے کہا ابن حبان نے یہ حدیث بنایا کرتا تھا
میں کہتا ہوں ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے
موضوع نہیں اور میں نے اس کے معنی ہجرت الانسا
نے ہجرت الحیوان میں بیان کیے ہیں (فصل)
بعض ائمہ سے اولاد کے مذمت کے حدیثیں
اول سے آخر تک سب کو اسب کذب ہیں

الی اخرھا کحدیث لوی بی لحد کہ بعد الشین
ومائة جروکب خیر له من ان یربی ولدا و
حدیث اذا کان الولد غیظا والطرفی
حدیث لا یولد بعد ستمائة مولود ولله
حاجة (فصل) ومنها احادیث التوایخ
المستقبلة وقد تقدمت الاشارة اليها
کل حدیث فیہ اذا كانت سنة کذا وکذا اهل
کذا وکذا کحدیث یكون فی رمضان هذة
توقظ النائم وتقعده القائم وتخرج العواتق
من خداهما فی شوال مهممه وفی ذی القعدة
تمیز القبائل بعضهما من بعض وفی ذی الحجة
تراق الدماء وحدیث یكون صوت فی رمضان
اذا كانت لیلة النصف منه لیلة الجمعة یصعق
له سبعون الفا ویضیم سبعون الف الفقتل روا
ابو نعیم عن شہر بن حوشب ہر سلا ان
علیہ السلام قال یكون فی رمضان صوت
وفی شوال تمهمة وفی ذی القعدة تتعذاب
القبائل وفی ذی الحجة ینتھب الحاج وفی الحار
ینادی مناد من السماء الان صغوة الله من
خلقه فان یعنی المہمات فامعواله واطیعوا و
دوا لہما کما وغیرہ عن عمرو بن شعیب عن
ابیہ عن جده عن عوفی ذی القعدة تتعذاب
القبائل وعامئذ ینھب الحاج فیکون ملجئ
حتی یمرب صاحبهم فیابیع بین الرکن والمقام
وهو کاد یمایعه مثل حد اهل مد یرضی عنه

حدیث ایک سو اٹھ سال کے بعد تم میں سے ہر ایک کی اولاد
پانچ سے کتنی کا بچہ پالنا بہتر ہے حدیث جب اولاد ضروری
اور بارش سننا امید سے حدیث چہ سہرس کے بعد کوئی لڑکا
پیدا نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو اس کے حاجت ہو (فصل)
بعض اذن سے وہ حدیثیں ہیں جنہیں تاریخ آئینہ کا ذکر ہو
کچھ حال اور کچھ پیچھے گزر چکا ہے وہ ایسی حدیث ہیں جن میں ذکر ہو
کہ جب فلان سال ہوگا تو اس میں پیدا ہوگا حدیث رمضان
میں ایک آواز ہوتا ہے سوئی سوئی کو جگا تا ہے اور کڑی
سوئی کو بھٹاتا ہے اور کو روک پور دوسری نکالتا ہے اور شوال
میں جنگل اور زقیدین قبیلہ ایک دوسرے سے متمیز ہو جاتی
ہیں اور ذی حرمین خون چھپن حدیث جس رمضان کے
انصف میں جمعہ کی رات ہو تو اس میں آواز ہوتا جو ستر ہزار ہین
بہوش ہو جائیگے اور ستر ہزار اسپین بھائیگے میں کہتا ہوں
ابو نعیم نے شہر بن حوشب سے مرسل روایت کی ہے کہ حضرت
نے فرمایا ہے رمضان میں آواز ہوگا اور شوال میں جنگل اور
زقیدین قبیلہ اسپین جنگ کریں گے اور ذی حرمین حاجی کو
جائیں گے اور محرم میں آواز دینے والا آواز دینگا
خبردار برگزیدہ آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فلان ہے یعنی
حمادی اوس کے بات سنو اور اوس کے اطاعت
کرو۔ یہ جاکم وغیرہ نے عمر بن شعب سے اور
باپ سے اوس دادا سے مرفوع روایت کی ہے اور
ذی القعدة میں قبیلے پہنچ جائیں گے اور اسے سال
حاجی لوٹے جائیں گے اور جنگ ہوگا ناگہانک انکا
ہاگ جائیگا پرمیت اوس کے رکن اور مقام کے درمیان
ہوگی حالانکہ بیعت کو کرہ جائیگا مثل تداہن کی راہ ہوگی یعنی جنگ

ساکن السماء وساکن الارض یعنی الملائک وحدثنا
عندنا اُس مائۃ یبعث اللہ رجلاً باردة یقبض الله
فیها روح کل مؤمن وحدثنا اذا كانت سنة
ثلاثین ومائۃ کان الغریب قرآن فی جوف ظالم
ومصحف فی بیت قوم لا ینفرون فیہ ورجل
صالح بین قوم سوء وحدثنا اذا كانت سنة
خمس وثلاثین ومائۃ خرجت شیاطین
جسمہم سلیمان بن داؤد فجنوا بالعرفۃ و
منہم تسعة اعشارهم الی العراق یجادلونهم
بالقرآن وعشرہ بالشام وحدثنا اذا كانت
سنة خمسین ومائۃ فنجوا اولادکم البنات وحدثنا
اذا كانت سنة ستین ومائۃ کان کذا وکذا
وحدثنا اصحابی اهل ایمان وعمل الی الی
واهل یرتقوی الی الثمانین واهل تواصل و
تواحم الی العشرین ومائۃ واهل تبدل برونق
الی الستین ومائۃ ثم الی المخرج وحدثنا
بعد المائین وحدثنا اذا انت علی امتی ثلاث مائۃ
وستون سنة فقد حلت لهم اخبۃ والزہب
علی رؤس الجبال (فصل) ومنها الکفایۃ
یوم عاشوراء والتین والتوسعة والصلوة فیہ
وغیر ذلک من فضائلہ لا یمح منها شیء ولا
تحد واحد غیر لحدیث صیامہ وما عداھا
فباطل وامثل ما فیہا حدیث من وسع علی
عیالہ یوم عاشوراء وسیع الله علیہ سائر سنتہ
قال الامام احمد لا یصح هذا الحدیث قات لا یلزم

اسمان اور زمین کے رہنے والے حدیث سو سال کے
سر پر اللہ تعالیٰ سر پر ہوا پیچھا اسمین ہر مومن کا روح قبض کر لیگا
حدیث جب ایک سو تیس سال گزریں گے تو غریب قرآن کے مانند
پیٹ ظالم میں ہوگی اور قرآن کی طرح اوس قوم کی گہر میں جو اسکو
پڑھتے اور درو صالح کی طرح جو برے قوم میں ہو حدیث جب
ایک سو پینتیس ہوگا تو وہ شیطان نکلیں گے جیسو سلیمان بن داؤد
علیہ السلام نے جزائر بحر میں قید کیا ہے تو نو حصہ عراق کی طرف
جا کر قرآن کے ساتھ اون سے جنگ کریں گے اور ایک
شام کی طرف جائیگا حدیث جب سن ایک سو پچاس
ہوگا تو ہندو لا دتمہاری اس وقت لڑکیاں میں حدیث
جب سن ایک سو ساٹھ ہوگا تو یہ ہوگا حدیث میرے
اصحاب چالیس سن تک ایمان والے اور اعلیٰ دالے ہیں اور
اسی سن تک صاحب برادر تقویٰ کے ہیں اور ایک سو پچاس
تک صاحب توصل اور تراحم کی ہیں (یعنی پچاسین سال
اور تراحم کریں گے) اور ایک سو ساٹھ تک صاحب تدابر اور
تقاطع کے ہیں (یعنی پچاسین قطع کریں گے) بعد ازیں کے جنگ
ہے حدیث آفات دو سو برس کے بعد میں حدیث جب
ایک تین سو ساٹھ سال گزریں گے تو اذکو مسافر اور پھاڑوں
پر اکلی ہنا حلال ہوگا (فصل) النہر عاشوراء کے دن
سرمہ لگانا اور زینت کرنے اور فرائض کرنے اور ایسا
ناز پڑھنے وغیرہ اور نہ کوئی شے صحیح نہیں ہے اور کوئی
حدیث صحیح نہیں سوائے روز کو حدیث نکو اور ما سوائے
ان کے سب باطل ہیں اور اچھی تراویح سے یہ روایت
پر جو شخص سوین محرم کو اپنے خیال پر زانی کریگا اور پندرہ تک امام بر
زانی کریگا کہہ امام حسن بن علیؑ پچاسین میں ہیں کیا ہوا جو حدیث ثبوت

من عدم صحته ثبوت وضعه وغلبه انه
ضعيف فقد رواه الطبرانی فی الاوسط و
البیهقی عن ابی سعید كما فی الجامع الصغير
وفيه ايضا من الكتل بالامند يوم عاشوراء
لم يمد ابدادوا البیهقی عن ابن عباس
انتهى قال واما احاديث الاكتمال والادهان
والطيفين وضع الكذابين وقابلهم اخرون
فالتخذ يوم تالم وحزن والطائفتان مبتدعا
خافجان عن السنة ولهل السنة يفعلون
ما امر به النبي عليه السلام في الصوم ويحسبون
ما امر به الشيطان من البدع قلت فينبغي ان يكتفى
في يوم عاشوراء ان يكون تبعاً للمحدث لا ان يخلط
اللفظ والخزن كما هو طريق الخواص المضادة
للروافض وقد اشتهر عن الروافضة في بلاد
العجم من الخراسان وعراق بل في بلاد ما وراء
النهر منكرات عظيمة من لبس السواد والادوية
في البلاد وجرح رؤسهم وابدا نهم بالوقوع
من الجراحة ويدعون انهم محبوا اهل البيت
وهم بريئون منهم (فصل) ومنها ذكر
فضائل السور وثواب من قرأ سورة كذا فله اجر
كذا من اول القرآن الى اخره كما يذكر في التعليل
والوحد في اول كل سورة والتمشيرة في اخرها
وكذا تبعه البيضاوي وابو السعود المفتي قال
عبد الله بن المبارك اظن الزنادقة وضعوها
انتهى قد عترف بوضعها وقال قصصنا شغل

نهایت یہ ہے کہ ضعیف ہوگی طبرانی نے اوسط میں اور
بیہقی نے البوسید سے روایت کی ہے جیسا کہ جامع صغیر میں
ہے۔ اور یہی اسے میں ہے جو شخص عاشورہ کو دن سرمہ لگا
تو اس کے آئینہ شہیدانین ہویت۔ یہ بہت سی نئے
ابن عباس سے روایت کی ہے انتہی کہا اس نے خیر
سرمہ اور تیل اور خوشبو کی کدالوں کے بناوٹ میں
اور دوسروں نے اسکا مقابلہ کر کے اسکو غم اور حزن کا دن
مقرر کر لیا یہ دونوں گروہ بدعتی ہیں سنت سے خارج
ہیں اہل سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو روزن کی بات
بجالاتے ہیں۔ اور بدعتوں سے جو شیطان کا حکم ہے جتنے
ہیں میں کہتا ہوں اس شخص کو جو عاشورہ کی دن سرمہ لگا
حدیث تابعی ہونی ظاہر ناخوشی اور تم کا جیسا کہ طریق خوار
اور روافض کا ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں اور خراسان
اور عراق بلکہ ماورالنہر کے شہروں میں یہی ہے رافضیوں کے
بہت برے کام شہر میں جیسے کپڑے اور دیواریں کو سیاہ
اور مراد میں برسم تم کے زخم لگانے اور دھولے کرتے ہیں
کہ ہم اہل بیت کو محب ہیں حالانکہ وہ اسے برے ہیں۔
(فصل) بعض اون سے سورتوں کے فضیلت کا
ذکر اور بیان ثواب اس شخص کا جو تلا فی سورت پڑھے
اول قرآن سے لیکر آخر تک جیسا کہ ثعلبی اور واحدی ہر سورت
کے اول میں بیان کرتے ہیں اور زنجشیری آخر میں
اور ایسا ہی بیضاوی اور مفتی ابوالسود اس کا تابع ہیں
ہیں۔ کہا عبدالمعین مبارک بن من ظن کرتا ہوں شاید یہ
زندقہ کی بناوٹ ہے نہ تو اور انکی وضع کا یقین کر لیا ہے اور کہا
میرا قصد یہ ہے کہ آدمی قرآن کا فضائل رکھیں

الناس بالقرآن عن غيره وقال بعض
 جهلاء الوضاعين في هذا النوع نحن نكذب
 الرسول الله عليه السلام ولا نكذب عليه ولم
 يعلم هذا الجاهل انه من قال عليه ما لم يقل
 فقد كذب عليه واستحق الوعيد الشديد
(فصل) وما وضع جهلة النسب
 الى النسبة في فضل الصديق حديث ان الله
 يتجلى للناس عامة يوم القيمة ولا يبي بكر
 وحديث ما صاب الله في صدق شيئا الا حبه
 في صدق ابى بكر وحديث كان اذا اشتياق الى
 قبل شيبة ابى بكر وحديث انا وابى بكر كثر
 رها ن وحدث ان الله لما اختار الارواح
 اختار دوح ابى بكر وحديث عثمان دسولا الله
 عليه السلام وابى بكر يتحدان وكنت كالزنجي
 بين يديه ما وحديث لو حدثتكم بفضائل عمر
 عمر نوح في قوم ما فئت وان عمر حسنة
 من حسنات ابى بكر وحديث ما سبقكم ابوبكر
 بكثر صوم وكصلوة واما سبقكم شئ وتوفي
 صدقه وهذا من كلام ابى بكر بن عياش ثقات
 وقد سبق بلفظ ما فضلتم والكلام عليه
 قال واما وضع الرافضة في فضائل علي فاذا
 من ان يمد قال الحافظ ابو يعلى قال الخليلي
 في كتاب الارشاد وضعت الرافضة في فضائل
 علي واهل البيت نحو ثمانية الف حديث في
 يستعمل هذا فانك لو تتبعته ما عندكم

اور بعض جہال وضاعون نے کہا ہے حضرت کی نفع
 کے لئے جو کچھ بولتے ہیں نہ ضرر کے لئے۔ اور اس جاہل
 نے یہ نہیں معلوم کیا کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جو کچھ بولے خواہ کسی عرض سے بولی وہ مستحق سخت عذاب
 کا ہوتا ہے **(فصل)** بعض اون سے جو جاہلون نے جو
 سنت کی طرف منسوب ہیں حضرت ابوبکر صدیق کو فضیلت
 میں حیثین بنا کی ہیں **حدیث** اللہ تعالیٰ آدمیوں کو
 لئے عموماً ظاہر ہو گا اور ابوبکر کے لئے خصوصاً **حدیث**
 جو تھے اللہ تعالیٰ نے میرے دلیں ڈالی ہے میں نے وہ لوگو
 کے دلیں ڈال دی ہے **حدیث** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جب جنت کی مشتاق ہوتی ابوبکر کے دائرہ میں برسرہ **حدیث**
 میری اور ابوبکر کے مثال دو گھنٹہ مرمون کی ہے **حدیث**
 اللہ تعالیٰ نے جب وجہ کو پسند کیا تو ابوبکر کا مرجع پسند کیا **حدیث**
 حضرت عمر کا قول ہے جب رسول اللہ اور ابوبکر آپس میں باتیں کرتے تو
 میں رنگی کی طرح ان دونوں میں ہوتا تھا **حدیث** اگر میں
 عمر کی فضیلتیں بزم عمر کی عمر کی برابریاں کرتا چوں تو نام نہ ہوگی اور
 عمر ابوبکر کی نیکیوں ایک نیکی ہے **حدیث** ابوبکر تیرے بہت ناز
 روز و شب سبقت نہیں لیکیا لیکن اس شے سے جو اس کے دلیں
 ثابت ہوئی ہے یہ کلام ابوبکر بن عیاش کے ہے میں کہتا ہوں
 کلام ادبہ (ما فضلکم) میں گزیر چکی ہے کہا اس نے لیکن علیکے
 فضائل جو رافضیوں نے بنا دی ہیں تمہارے اکثر ہیں کہا حافظ
 ابو یعلیٰ نے کہا غلیبی نے کتاب الارشاد میں رافضیوں
 نے علی اور اہل بیت کی فضیلت میں تین لاکھ حدیث بنا
 ہے۔ اور یہ ہمید نہیں ہے اگر تو ان کے کتابوں
 کے بتم کرے۔ + + + +

من ذلك وجدته لا هركما قال ومن ذلك ما وضع
بعض جهلة اهل السنة في فضائل معاوية قال
اصحق ابن داھویة لا یعم فی فضل معاویة بن
ابی سفیان عن النبی علیہ السلام شیء ومن
ذلك ما وضعه لکنا بنون فی مناقب ابی حنیفہ
والشافعی علی التخصیص علی اسمیہما وکذا
ما وضعه لکنا بنون ایضاً فی ذمہما ومن ذلك
الاحادیث فی ذم معاویة وذم عمر بن العاص
وذم بنی امیہ وصدق المنصور والسفاح وکذا
ذم یزید والولید ومروان بن الحکم وکذا کل
حدیث فی بغداد ودمها والبصرة والكوفة
ومرو وقزوین وعسقلان ولاسکندریة
ونصیبین وانطاکیة فهو کذب وکذا کل حدیث
فی تحریم ولذالعباس علی النار وکذا حدیث فی
ذکر الخلافة فی ولذالعباس وکذا کل حدیث فی
مدح اهل خراسان الخلیجین مع عبد اللہ
علی وولذالعباس وکذا حدیث عن الخلفاء
من اکمل العباس وکذا حدیث ان مدینة کذا
وکذا امن مدن الجنة او من مدن النار وکذا حدیث
ذم لى موسى من اقم الکذب حدیث نظر لى
اللہ علیہ السلام الی معاویة وعمر بن العاص
وقال لکسهما فی الفتنة کسا ورحمهما الی الناس
ده الکذب وکذا کل حدیث فیما ان الايمان لا یزید
ولا ینقص فکذب قابل من وضعها طائفة
اخری فوضعوا احادیث الايمان یزید ینقص

تو معلوم کر لیا کہ امرایا ہی ہے جیسا کہ اوسو کہا ہے۔ اور اسی
قسم سے میں جو اہل سنت سے بعض جاہلون معاویہ کی فضیلت
میں بنائی ہیں۔ کہا اس بن راہویہ نے معاویہ کی فضیلت میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت ثابت نہیں ہے
اور اوسے قسم سے میں جو بعض کذابوں نے ابو حنیفہ اور شافعی کے
تمام لیکروں کے مناقب بنائے ہیں اور اسی ہی میں جو کذابوں
نے اُنکی مذمت میں بنائی ہیں اور اسے قسم سے میں جو
اور عمر بن العاص اور بنی امیہ کی مذمت کی چیزیں
اور منصور اور سفاح کی صفت کی۔ اولیٰ یہی ہے یزید اور
ولید اور مروان بن الحکم کی مذمت اور اسی طرح بغداد اور
اور سکی مذمت اور بصرہ اور کوفہ اور مرو اور قزوین اور عسقلان
اور اسکندریہ اور نصیبین اور انطاکیہ کی حدیثیں سب جھوٹ
ہیں۔ اور اسی قسم کی ہیں وہ حدیثیں جنہیں عباس کے
اولاد آگ میں جانیکی حرمت کا بیان ہے اور وہ حدیثیں
جن میں عباس کے اولاد کی خلافت کا ذکر ہے اور وہ حدیثیں
جو اہل خراسان کی مدح میں ان لوگوں کے حتمین جو عبد اللہ
بن علی اور عباس کے اولاد کے ساتھ نکلے ہیں وار دہم بن
اور وہ حدیثیں جنہیں عباس کے اولاد طیفیوں کی عتدا
اور وہ حدیثیں جن میں ذکر ہے کہ فلان فلان شہر جنت کو
شہر دن سے ہے یا دوزخ کے شہر دن سے یہ سب جھوٹ ہیں
ابو موسیٰ کی مذمت یہ کذب ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے معاویہ اور عمر بن العاص کو دیکھا اور کہا ان دونوں کو فتنہ میں آجائے
اور دن کو آگ میں ڈال دے اور اس طرح وہ حدیثیں جو کہیں کہیں
کتاب ہمارے دوسرے گروہ نے لکھا تھا کہ کہ حدیثیں بنائی ہیں کہ ایمان
گہتا بڑھتا ہے + + + + +

وقال وهذا كلام صحيح وهو اجماع السلف حكاية
 الشافعي وغيره ولكن هذا اللفظ كذب قلت
 ومعنى اللفظ الاول ايضا صحيح عند المحققين
 في المتأخرين وانما الكلام في ثبوت سند هافيق
 الحديث الاول وما رواه احمد والبوداؤدو
 الحاكم والبيهقي عن معاذ بسند صحيح قال
 وهذا مثل اجماع الصحابة والتابعين وجميع
 اهل السنة على ان القرآن كلام الله منزل غير
 مخلوق وليس هذا اللفظ حديثه عليه السلام
(فصل) وكل خد في التنشيف بعد الوضوء
 لا يصح وكذا خد مسح الرقبة في الوضوء باطل قلت
 ثبت في خد واما عليه السلام مسحه ظاهر قنبر
 الترمذي واستحجبه علماء ناقلا لحديث الذكر على
 الوضوء كذا باطله واقرب ما دوى فيها الحديث
 على الوضوء وقد لا يحل لا يثبت التسمية على الوضوء
 انتهى لکنما اتاح حسادنا ذکا الاحادیث حسنا فلفظ
 یقال انما لا یثبت التسمية على الوضوء لعله اراد بها على اعضا
 ولا نفی ابتداء ثبوت اجماعا فاندسته هو
 عند الجمهور ووجه عند الامام احمد
 في رواية ابی داود لا صلوة لمن لا وضوء له
 ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه وفي رواية
 ابن ملحة اقتصر على الجملة الثانية رقم اعلم
 ان لا يلزم من كون اركان الوضوء غير ثمانية
 عنه عليه السلام ان يكون مكرهنا وبئس عتبه
 مذمومة بل انها مستحبة استحبها العلماء

اور کہا یہ کلام صحیح ہے اور سہرلف کا اجماع ہر پہ حکایت شافعی
 وغیرہ کی ہے لیکن یہ الفاظ کذب ہیں میں کہتا ہوں منقول
 لفظ کی ہے پہلے محققین کے نزدیک صحیح میں لیکن کلام تو
 ثبوت سند میں ہے۔ پہلی حدیث کی مویہ یہ حدیث ہے جو احمد
 اور ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی نے معاذ سے ساتھ ساتھ
 کے روایت کی ہے کہا اوس نے اور سہر اجماع صحابہ اور تابعین
 اور جمیع اہل سنت کا ہے کہ کلام اللہ منزل ہے مخلوق نہیں ہے
 حالانکہ یہ الفاظ حضرت نبی **فصل** جس حدیث میں مذکور
 کی اعضا کو بیانی خشک کرنا ذکر ہے وہ کوئی صحیح نہیں ہے
 اور باطل و ضعیف گردن کے مسح کی حدیث باطل ہے میں کہتا ہوں
 حدیث اول کی ثابت ہے کہ حضرت گردن کو اوپر کی طرف مس کیا
 ہے یہ نزدیکی نے روایت کی ہے اور ہمارے عالموں نے اسکو مستحب قرار
 دیا ہے۔ کہا پیشین ذکر کے بعد وضو پر کسب باطل میں ہے
 قریب تر انسویث بمسح التذکی ہے اور کہا امام احمد وضو پر مسح
 پیشین کوئی حدیث ثابت نہیں لیکن حدیثیں جن میں میں کہتا
 ہوں جب حدیثیں جن میں میں تو انکو طرح کہا جائیگا کہ وہ ثابت نہیں
 وضو پر مسح البشیر ہے ہکا ارادہ شاید اعضاؤں پر پیشین کا گردن
 ابتداء میں تو اجماعا ثابت ہے اسکو کہہ ہو کہ نزدیک سنت مکرہ
 اور امام احمد کے نزدیک جب ہے اور ابی داؤد میں ہے جسکا وضو
 نہ ہو اسکی نماز نہیں ہوتی۔ اور نہیں اس شخص کا
 جو اس پر مس اللہ نہ پڑے۔ اور ابن ماجہ نے
 دو مسرے جملہ پر ہے اقتصار کیا ہے۔ جاننا
 چاہیے کہ عدم ثبوت ذکر سے اعضا وضو پر لازم
 نہیں آتا کہ وہ مکروہ یا بدعت سیئہ ہو۔ بلکہ یہ
 مستحب ہے بڑے بڑے عالموں + +

الاعلام والمشايخ الكرام لمناسبة كل عضو
يليق في المقام وقال وحديث التشهد بعد
الافراغ من الوضوء وقول المتوضئ اشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من
التوابين اجعلني من المطهرين وفي حديث
الخر واه تقى بن مخلد في مسنده سبحانك
اللهم ربنا وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت
استغفرك والتوب اليك فهذا الذكر بعد
التمتية قبله هو الذكر واهل السنن المشاهير
قلت وقد ثبت طرقة في شرح حصن الحصين
(فصل) وكذا التقدير اقل الحيض ثلثة
ايام واكثره بعشرة باطل قلت وله طرق متقدمة
رواه الدارقطني وابن عدي في الكامل والعقيلي
وابن الجوزي وتعداد الطرق ولو ضعفت
يرقى الخشدا الى الحسن فالحكم عليه بالوضع
لا يتحسن قال وكذلك حديثه لا صلوة لمن عليه
صلوة قال ابراهيم الحربي سألت احمد بن
حزب عن هذا الحديث فقال لا اعرفه قال
الحربي ولا سمعت انا بهذا في حديث رسول
الله قلت ولا تمتناني وجوب الترتيب بين
القضاء والاداء احاديث ثابتة غير ذلك
(فصل) ومن الاحاديث الباطلة
من بشرى بخروج نيسان ضمنت له على الله
الحنة وحديث من اذى ذميا فقد اذاني

اور شايعون نے ہر اعضا کے لایق کوئی دعا دیکھا اور سب کو
قرار دیا ہے اور کہا حدیث تشہد کے وضو کی فراغت
کے بعد اور وضو کرنا اسے کا یہ قول گواہی دیتا ہوں میں نے
بات کی کہ میں نے کوئی لایق عبادت کو گواہی دیکھا اور سب کو
نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں نے کچھ بندہ اسکا اور رسول اسکا یا اللہ تعالیٰ
کریم الامون سے کہ اور چھو پاک لوگوں سے کہ اور دوسری حدیث میں جو تقی
بن مخلد نے سندین روایت کی ہے پاک ہے گواہی رب ہمارے
اور تیری صفات کرتے ہیں میں نے گواہی دیتا ہوں نہیں کوئی تیرے
عبادت کو گواہی دیتی ہے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے وجود کو ثابت کرتا ہوں
اس روایت کو یعنی یہ ذکر کرنا بعد وضو کی اور بسم اللہ پر وضو کرنے
کی اہل سنن اور سائنسین ذکر کیا ہیں کہ ہمارے میں اسکی طرقت حسن
حصین ہیں کہ دوسری **فصل** اقل حیض کے تین دن تک مت قر
کرنی اور اکثر کی دس دن تک باطل ہیں کہ ہمارے اسکی طرقت ہیں
جنگو دارقطنی اور ابن عدی نے کمال میں اور عقیلی اور ابن جوزی نے
روایت کیا ہے اور بہت طرق اگرچہ ضعیف ہوں حدیث کو حسن
کر دیتی ہیں پس اس پر وضع کا حکم کرنا اچھا نہیں ہے کہا اس نے اس پر
بہ حدیث ہے نہیں نماز ہوتی اس کے جسکے ذمے کوئی دوسری
نماز ہو کہا ابراہیم حرمی نے شیخ احمد بن حنبل سے اس حدیث
کی نسبت سوال کیا جواب دیا کہ میں اس کو نہیں جانتا کہا حربے
نے میں نے ہی یہ حدیث کہیں نہیں سنی اور ہماری الامور
کے پاس قضاء نمازون کے وجوب ترتیب کے لئے اس کے
سوا اور بہت حدیثیں ہیں **(فصل)** یہ احادیث
باطلہ ہیں **حدیث** جو کوئی مجھے نیشان کے نکلنے کی
بشری دے میں اس کے بجز جنت کا ضامن ہوں **حدیث**
جس نے ذمے کو ایذا دے اس نے مجھے ایذا دے

سَمِعْتُ طَلِيبَ الْخَبَرِ مِنَ الرِّجَاءِ وَمِنْ حَسَّانِ الرَّجْعَةِ قَالَ الْعَقِيلُ لَيْسَ فِي هَذَا السَّابِ
شَيْءٌ يُثَبِّتُ عَيْنَ ابْنِ عِلْيَةَ السَّلَامِ وَمِنْ ذَلِكَ إِحَادِيثُ الْخَفْضِ وَمِنْ الثَّبَرِ

زینب بنت العذراء

قلت وفي رواية الخطيب عن ابن مسعود ومن
أذى نفعيا فإنا خصمه ومن كنت خصمه فقد
خصته يوم الواقعة قال وحدث يوم صومكم
يوم نحركم قلت وقد سبق الكلام عليه وحدث
للسائل حق وإن جاء على فحسن قلت قد تقدم
الكلام عليه مستوفى قال ومن ذلك محمد بن
نور لأنك بالسؤال ما أفهم من رد ذلك العقبى ليس
في هذا الباب شئ يثبت عن النبي عليه السلام
قلت سبق الكلام عليه أيضا ومن ذلك أخذ
التحذير من التبرم بمجاولي الناس ليس في هذا
شئ صحيح قال العقبى قد روى في هذا الباب
أحاديث ليس فيها شئ يثبت وكذلك أخذ
السعي قريبي من الله قريبي من الناس قريب
من الجنة والتخيل عكسه قال الدارقطني ثبت
فيها حديث بوجه قلت دواهل الترمذي
عن أبي هريرة والبيهقي عن جابر والطبراني
في الأوسط عن عائشة كما في الجامع الصغير
ومن ذلك (حاشا) التحذير السراري فأنه
مباركات الأوامر قال العقبى لا يصح في السراري
عن النبي عليه السلام شئ (فصل)
ومن هذا الحديث مدح العزوبة كلها باطل
قلت حديث خبيركم في المأتين كونه خفيضا لا
لاهل له ولا ولد ولا ابوعلي عن خيفة فرفعوا
قال السجادي وفي معناه لأحاديث كثيرة منها
ما رواه الحارث بن أبي أسامة عن محمد بن مسعود

میں کہتا ہوں خطیب نے ابن مسعود سے روایت کی ہے جس کو
لوایذا سے میں اسکا دشمن ہوں اور بکا میں دشمن ہوا
کے دن اُسے جھگڑو کا کہا اور حدیث تمہاری ردیہ کا ہوں
خبر کا دن ہے میں کہتا ہوں کلام اوپر پہنچو گند چکی ہے حدیث
سوالی کا حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آدمی میں کہتا ہوں کلام
اوپر پہنچو گند چکی ہے کہا اوس نے اسی قسم کے بہ حدیث
ہے اگر سوالی جو ٹھنڈے بولے تو نہ خلاصی پائے جو اسکو رد کر
کہا عقیلی نے اس باب میں کوئی ایسے نئے نہیں جو حضرت
ثابت ہوں کہتا ہوں اوپر بھی کلام پہنچے گند چکی ہے اسی
سے حدیث میں جنہیں بچہ ذکر ہو کہ حسین بن ہون اور رحم والوں سے
خیط طلب کرنے چاہی کہ عقیلی نے اسباب میں کوئی نئے انحضرت
ثابت نہیں اسی قسم کی بہ حدیث جنہیں ذکر ہے نخل سے ڈرنا
ساتھ حاجات لوگوں کی۔ اسباب میں ہے کوئی حدیث صحیح
نہیں کہ عقیلی نے اسباب میں بہ حدیث مروی میں
صحیح کوئی نہیں کہ ایسی ہی بہ حدیث میں تھے قریب ہے آدمیوں کا
قریب ہے جنت سے انجیل اور اس کے عکس ہے کہا اوطقی نے اس میں کوئی حدیث
ثابت نہیں کہتا ہوں اسکو ترکہ اور پرکار اور نفعی ہے جابر طبرانی نے
میں عائشہ سے روایا ہے جیسا کہ جامع صغیر میں کہ اسی قسم کی حدیث روایت کیا
مسکو اور انکی حدیث میں نکتہ کہ عقیلی نے روایت کیا اب میں انحضرت سے
کوئی حدیث ثابت نہیں فصل اس قسم کی بہ حدیث جنہیں میں
کہیں کہ ذکر ہے سب کے سب نخل میں میں کہتا ہوں اس حدیث کو رقم میں
بہتر دو سو میں وہ ہو جیسا عیال کہ ہو ابوعلی نے خدیفہ سے روایا
بیان کیا کہ کہا سخاوی نے اسکو سننے میں بہ حدیث میں
بعض اہل علم سے یہ ہے جو حارث بن ابی امامہ
نے ابن مسعود سے مروی ہے روایت کی ہے

مرفوعا سیاتی علی الناس زمان یجل فیہ
 العزوبۃ الخ ^{نفت} وہ نہا ماروالا دیلی عن خذ
 بن الیمان مرفوعا خیر نساء کم بعد سنتین و
 مائة العواتر و خیر اولاد کم بعد اربع و خمسیں
 النبات۔ مسمی امامی الترمذی عن ابی امامۃ
 مرفوعا عن اخیطہ و یبائی عن دی المؤمن
 خفیف الحدیث وقد اخرجہ احمد البیہقی
 فی الزهد و الحاکم فی مستدرکہ و قال ہذا السنۃ
 للشامیین صحیح عندہم ولم یخرجہ انہمقی
 و دراہ ابن ماجہ ایضا فی طریق اخر عن ابی
 امامۃ و من شواہد ما للحطیب و غیرہ من
 حدیث ابن مسعود دفعہ اذا حب اللہ العبد
 اقتناہ لنفسہ ولم یشغلہ بزوجۃ ولا ولد و
 اللہ یلمی عن انس دفعہ یا آتی علی الناس
 زمان لان یبئی احدکم جر و کلب خیل
 من ان یری ولدا من صلبہ قال ومن ذلک
 احادیث البیہقی عن قطع السد قال العقیلی
 لا یصح فی قطع السد شیئ و قال احمد لیس فیہ
 حدیث صحیح قلت وقد واہ ابوداؤد و بسند
 صحیح و الضیاء عن عبد اللہ بن حبشی
 من قطع سد تصوب اللہ رأسہ فی النار
 و فی روایۃ الدیلمی عن علی مرفوعا سلب الشجر
 السد قال ومن ذلک ما تقدمت الاشارة
 الی بعضہ من احادیث ملحد العدس البرز
 والبیا قال عز الدان بخان والومان والزنیب

آیدون پرایک ایسا زمان آئے گا جس میں رائے نہا حلال ہے اہم
 بعض اوشی ہم ہر جو دیلی نے فیض بن الیمان سے مرفوع روایت
 کی ہے ایک سو ساٹھ سال کے بعد تمہاری عورتیں وہ ہیں جو
 نہ خین اور بعد چار سال کے تمہاری بے بہتر اولاد بیان میں
 بعض اوشی جو ترمذی میں ابی امامہ سے مرفوع تحقیق پسندیدہ میرے نزدیک
 میرے دوستوں سے وہ وہ من چرکا خیال کم ہوا لہذا و احادیث بہرہ
 زمین اور حاکم نے مشک میں بھی روایت کی ہے اور کہا ہم
 اسناد شامیوں کی جو ان کے نزدیک صحیح ہے اور ان دونوں نے
 اسی روایت نہیں کی انتہی اور ابن ماجہ ہی دوسرے طریق سے
 ابی امامہ سے روایت کی ہے اور اسکا شاخ طیب وغیرہ میں ابن مسعود
 سے ہے جیسا کہ تعالیٰ کسی آدمی کو دوست کہتا اور سکوا نفس کے لہ
 چن لیتا ہے اور سکوا واد پروری میں مشغول نہیں کرتا اور دیلمی
 نے اس سے مرفوع روایت کی ہے لوگوں پرایک نام ایسا آئے گا کہ
 اوس میں کتے کا بچہ پالنا بہتر ہے حقیقی اولاد پالنے سے کہا اور
 اسی قسم کو یہ حدیث میں جنہیں میرے کے قطع کرنے کی
 مخالفت ہے کہہنا عقل نے یہ لہو کو کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں
 ہوئی اور کہا اس نے اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے میں کہتا
 ہوں ابوداؤد نے سند صحیح سے اوضیہ رانی عبد اللہ بن
 حبشی سے روایت کی ہے جو کوئی میرے لہو کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ
 اسکو گم میں کے بل اٹھا کرے گا۔ اور دیلمی میں
 غلط سے مرفوع روایت ہے سردار وقتوں سے
 میرے ہے کہ اوس نے اسے قسم کے میں
 وہ حدیث میں جبکا اشارہ پیچھے گزر چکا ہے جن میں
 ذکر سرور اور چاول اور باقلے اور انار اور انگور

واللهمدباء والكراث والبطيخ والجوز والمجن
والهرسية وفيها جزء كذب من اوله الى آخره
واقرب ملجاء فيها حديث افضل طعام الله
والاخرة اللحم وقال العقبلي لا يصح في هذا المتن
عن النبي عليه السلام شئ قل قد نقض
سيد طعام الدنيا والكرام عليه مبسوطا
وقال ومن هذا حديث النهي عن قطع
الحكم بالسكين فانه من صنع الاعا جم
قال الامام احمد ليس بصحيح وكان رسول
الله عليه السلام يبخ من لحم الشاة وتأكل
قلت وفي المتن انه عليه السلام قطع اللحم
بالسكين وبسطت الكرام عليه في شرح
شمائله قال ومن ذلك احاديث النهي عن
الاكل في السوق كلها باطله قال العقبلي لا
في هذا الباب شئ عن النبي عليه السلام من
ذلك احاديث البطيخ وفضله وفيه جزء قال
الامام احمد لا يصح في فضل البطيخ شئ الا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يأكله قلت وفي
لجامع الصغير البطيخ قبل الطعام ليغسل البطن
غسل ويزيد هب بالداء اصله رواه ابن عسا
عن بعض عمات النبي عليه السلام وقال
شاخا لا يصح اتقى وهو يفيد انه غير موضوع
كما لا يخفى **فصل** ومن ذلك احاديث
فضائل الارها الحديث فضل النرجس والورد
والمرزنجوش والنفساء والبان كلها كاذب من

فصل في
الطعام

اورنبہ اور گندما اور تربوز اور اکروٹ اور پیسہ اور
برسیہ کا ہے ان کے حال میں ایک کتاب ہوا دل سے
آخر تک کذب ہے اور ان سے عمدہ حدیث یہ ہو گیا اور آخر
کی تمام بات افضل گوشت ہو کہا اس میں آنحضرت سے کوئی
روایت صحیح نہیں اور میں کہتا ہوں کہ کمال اور اس پر کلام فقہی
بھی گزرتی ہے اور کہا اسی قسم کی یہ حدیث ہے چہرے گوشت
کا شانس ہے اس لئے کہ عجمیوں کا کام ہے۔ کہا امام احمد
نے صحیح نہیں ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکریوں کا گوشت کھاتے تھے اور کہتے تھے میں کہتا ہوں
ترندے میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرے گوشت
کا نام اور میں نے کلام اوپر شرح شمائل ترندی میں تفصیلاً
کے ہے کہا اسے قسم کی ہیں حدیثیں جنہیں بازار میں کہتے
سے منع کیا ہے سب باطل ہیں۔ کہا تھیلے نے اسباب
میں کوئی شے آنحضرت سے ثابت نہیں ہے اسی قسم کی چیزیں
تربوز کی جنہیں اوکی فضیلت کا ذکر ہے اس میں ایک سالہ
ہے کہا امام احمد نے تربوز کی فضیلت میں آنحضرت سے کوئی
شے ثابت نہیں مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کھاتے
تھے میں کہتا ہوں جامع صغیر میں ہے کہ تربوز قبل
طعام کی عمدہ کو دہودیتا ہے اور عیاری کو بالکلہ و دیکھتا
ہے ابن عباس نے آنحضرت کی بعض یہ بیہوشی روایت کی ہے
اور کہا شاذ ہے صحیح نہیں انتہے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ یہ موضوع نہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔
فصل اسے قسم سے گوشتوں کے فضیلت کی چیزیں
جنہیں نرگس اور نگلاب اور مرزنجوش اور نبث
اور البان کے فضیلت کا ذکر ہو سب کذب ہیں۔

ذلك احاديث فضائل الديك وقد تقدم

(فصل) ومن ذلك احاديث الزمري

اربع من سنن المرسلين السواك والطيب

الحنة فسمعت شيخنا الحاج المری يقولها

خاط من بعض الرواة وانما هو الختان بالنون

لكن كذلك رواه المحامی عن شيخنا الزمري قال

والظاهر ان اللفظة وقعت في اخر السطر

منها النون فرواه بعضهم الخناء وبعضهم

هو الختان قلت وهذا بعيد لان مدارك الایة

على تحقيق الرواية ومدار الرواية على الفاظ الشا

لاهي كتابة ما في الكتاب والله الملمم بالصواب

قال وصح حديث الخضاب بالخناء والكم

قلت كما في الشاغل للزمري وغيره وفي رواية

الطبرانی والخطيب عن ابن عمر مرفوعا سيد

ريحان اهل الجنة الخناء قال ومن ذلك التقام

بالعقيق قال العقيق ثبت في هذا شيء عن

النبي عليه السلام قلت تقدم حديث تختم

بالعقيق والكلام عليه ومن ذلك خد النعمي

ان نقص الرواية على النساء قال العقيق لا يحفظ

من وجه ثبت ومن ذلك احاديث انه لا يدخل

الجنة ولد ذی قال ابو الفرج ابن جوزي قد

في ذلك احاديث ليس فيها شيء يصح وهو

بقوله (ولا تزود ذرة وذر اخرى) قلت ليست

معارضه لها ان صحت فانه لم يحرم الجنة لغير

ابويه بل لان النطفة الخبيثة لا تتخلق منها طيب

اسی قسم سے ہیں مرغی کے فضیلت کی حدیثیں اور انکا حال بھیجے کہ

چکا ہر فصل اسے قسم سے ہیں یہ حدیثیں جنہیں مہندی اور اسکی

فضیلت اور صفت کا ذکر ہے اس میں ایک سالہ کی کوئی نئی اسکی

نہیں ہے اور محمد زید شایب میں ترمذی ہے چار چیزیں نہیں فرمائی

مستور ہیں سوک اور شہودی اور مہندی میں شہنشاہ سے سنہ

کہ وہ کہتا تھا حجاج سے کہ کہ ہے بعض راویوں نے غلط ہے یہ لفظ

ختان ہے جسکے معنی ختنہ کو ہیں لیکن محامی نے شیخ ترمذی اس طرح

روایت کی ہے کہ ما معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ آخر طبرستان ہوگا اسلیک

نوں اگر گیا ہے بعض نے خنار کہا ہے بعض نے خنار کہا ہے میں کہتا ہوں

یہ بیحد مدخل کا روایت ہے اور مدار و ت کا الفاظ مشایخ پر نہ

کے کتابت پر اللہ صواب پر الہام کرنا لا ہے کہا حدیث خضاب کی مستند

اور وہی صحیح ہے میں کہتا ہوں جیسا کہ شامل ترمذی وغیرہ میں ہے

اور طبرانی اور خطیب میں اربع سے مرفوع روایت ہے سرور خوشبو

اہل جنت سے کہتا ہے اور اسی قسم سے حدیث عقیق کے الگوئی ہوئے

کی کہا عقیق نے اس میں عفت سے کوئی نئی ثابت نہیں میں کہتا ہوں

اس حدیث پر کام و پیچہ گند چکی ہے اسی قسم سے ہے حدیث جبین ذکر

ہے کہ عورت کو خواب نہ بتانا چاہئے کہ عقیق نے یہ کہہ

وہ سے محفوظ نہیں ہے اسی قسم کی یہ حدیث ولد الزنا

جنت میں داخل نہ ہوگا کہ ابو الفرج ابن جوزی نے

ایسی بہت حدیثیں آئے ہیں ان میں صحیح کہ کوئی نہیں

اور یہ اس آیت کی معارض ہے ہے (کوئی ایک دوسرے کا

بوجہ نہ اٹھائیگا) میں کہتا ہوں اگر یہ صحیح ہو جائے

تو مجھے معارض نہیں ہے اس لیے کہ ان باپ کے فضل

سے اجرت حرام نہیں ہو بلکہ اسلیک کہ نطفہ خبیثہ سے غالباً

ایک نر پیدا نہیں ہوتے

الخاء وفضلها والثناء عليها وفيه جزء لا يجمع منه شيء لا يجوز ما وجدناه

فِي الْغَالِبِ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ طَيِّبَةٌ
فَإِنْ كَانَ فِي هَذَا الْخَبَرِ طَيِّبَةٌ فَخَلَّتْ الْجَنَّةَ وَ
كَانَ الْحَدِيثُ مِنَ الْعَامِ الْخَصُوصِ وَقَدْ وَدِدْتُ
فِي زَمَانِهِ شَرَّ الثَّلَاثَةِ وَهَرَجَ بَيْتُ حَسَنِ وَ
مَعْنَاهُ صِيحْمٌ فَهَذَا لِعَبَّادٍ فَإِنْ شَرَّ الْأَبْوَابِ عَاضُ
وَهَذَا نَظْفَةٌ خَبِيثَةٌ فَتَرَاهُ مِنْ أَصْلِهِ وَشَرَّ الْأَبْوَابِ
مِنْ فَعْلِهِمَا انْتَهَى وَتَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلَيْهِ فِي لَفْظِ
وَلَدِ ابْنِي لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَمَّا حَدِيثُ وَلَدِ ابْنِي
شَرَّ الثَّلَاثَةِ فَرَوَاهُ لِحَمْدٍ وَابُودَاؤُدْ بَسْنَدٍ صَحِيحٍ
وَالْحَاكِمِيُّ مُسْتَدْرَكُهُ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَزَادَ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبِيهِ وَفِي النِّهَايَةِ
قَبْلَ هَذَا لِحَاءٍ فِي رَجُلٍ بَعِيْدٍ كَانَ مُوسِمًا
بِالشَّرِّ وَقِيلَ هُوَ عَامٌ وَأَمَّا صَادِقُ وَلَدِ ابْنِي شَرَّ
مِنْ وَلَدِي لِأَنَّهُ شَرُّهُمْ أَصْلًا وَنَسَبًا وَكَلَامُهُ
لَا يَخْلُقُ مِنْ مَاءِ الزَّائِي وَالزَّائِيَةُ هِيَ مَاءُ خَبِيثَةٍ
وَقِيلَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَلَيْهِمَا فَيَكُونُ تَخِيصًا
لَهُمَا وَهَذَا لَا يَدْرِي مَا يَفْعَلُ بِهِ فِي ذَنْبِهِ
فصل من ذلك حديث لبس لفاسق
غيبته قال الدارقطني والخطيب قد ورد من
طرق وهو باطل قلت رواه الطبراني بسند
ضعيف عن معاوية بن حيدرة بهذا
اللفظ ويؤيد حديث اترعون عن ذكر
الفاجران تذكروه فاذا ذكروه يعرفه الناس
رواه الخطيب في رواية مالك عن أبي هريرة

اور جنّت میں نہ داخل ہوگا اگر نفس پاک اگر اس شخص میں کوئی
نفس پاک ہو اور جنّت میں نہ داخل ہوگا پیر بہ عام مخصوص البعض
ہو جائیگی اور اسکی بدست میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ پیر بزرگ
سے شیر پر یہ حدیث حسن ہو اور معنی اسکو صحیح میں پس اس تقریر
پر کچھ رہنمائی ہے اسلیکے کہ شرمان باپ کا عارضی ہے اور یہ
نقطہ ہمیشہ ہے اسکا شر اصل ہے اور ان باپ کے فعل کا یہ شر ہی
انتہی اور اسکا حال پیچھے گزر چکا ہے لیکن حدیث الدارقطانی و
شر یہ ہے کہو احمد اور ابو داؤد نے صحیح میں ہو اور حاکم نے مستدرک
میں اور بیہقی نے ابی ہریرہ روایت کی ہے اور طبرانی نے ابی ہریرہ
نے ابن عباس سے یہ زیادتی کہ ہے جب اپنی ماں باپ کے عمل کی
اور نہایت میں ہے بعضوں نے کہا ہے یہ خاص ایک مرد کے حقیر
ہے جبکہ نام شر تھا اور بعضوں نے کہا ہے عام ہے اور ان باپ
سویلیکے زیادہ برا ہو کر برائے اسکی اصلی اور ولادت کی ہے
کیونکہ رائے اور زانیہ کے پانے سے پیدا ہوا ہے اور
وہ پانے خبیث ہے اور بعضوں نے کہا ہے اس لیے کہ حد
ان دونوں پر قائم کی جاتے ہے۔ پس انکی آزمائش
ہو اور یہ معلوم نہیں کہ یہ جب گناہ کے اس کے ساتھ
کیا ہوگا **فصل** اسی قسم کی ہے یہ حدیث
فاسق کے غیبت نہیں ہے کہا دارقطنی اور خطیب نے کئی
طرق سے آئی ہے اور باطل ہے میں کہتا ہوں یہ
طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کی مساویہ بن حیدرہ
ان لفظ سے روایت کی ہے اور یہ حدیث اس کے
موسید ہے کیا تم فاسق کے ذکر کے رعایت کرتے ہو اسکا
ذکر کرو تاکہ لوگ اسکو معلوم کر لیں یہ خطیب نے مالک سے
اس نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے

وفي لفظ اخر عون عن ذكر الفاجرم متى يعرفه
الناس اذكر والفاجر بما فيه يخذل الناس
ودوا بن ابي الدنيا في ذم الغيبة والحكيم في
نواذير الاصول والحاكم في الكسبي والشراذبي في
الانقلاب وابن عكا والطبراني والبيهقي والخليل
عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده كذا في
الجامع الصغير وقد يستفاد هذا المعنى من
قوله تعالى (لا يحب الله الجهر بالسوء من القول
الا من ظلم) قال ومن ذلك احاديث النهي
عن سب البر اعني قال العقبلي لا يصح في
البر اعني عن النبي عليه السلام شئ قلت
وهذا عريب منه فقد روي احمد والبخاري
في الادب والطبراني في الدعوات عن انس
ان رسول الله عليه السلام سمع رجلا يسب
برغوثا فقال لا تسبه فانما بقطن نبي الصلوة
الفجرو من ذلك احاديث اللعب بالشرطيخ
اباحة وتحريمها كذا في علي رسول الله عليه
السلام وايضا ثبت فيه المنع عن الصحابة قلنا
قد تقدم حديث من لعب بالشرطيخ والكلاب
عليه من ذلك حديث لا تغتزل المرأة اذا اردت
قال الدارقطني لا يصح هذا الحديث عن رسول
الله عليه السلام قلت صح لغيره عليه السلام
عن قتال النساء قال ومن ذلك حديث من يهتك
اليه هدية وعنده جماعة فهمه شرعا و
قال العقبلي لا يصح في هذا الباب شئ وقال

دوسرے روایت میں ہے کیا تم فاجر کے ذکر کے کو لوگ اسکو
معلوم نہ کریں رعایت کرتے ہو ذکر فاجر کا تاکہ لوگ اس خوف
کریں۔ اسکو ابن ابی الدینا نے ذم الغیبة امین اور حکیم نے
نواذیر الاصول میں اور حاکم نے کئی میں اور شیرازی نے القاب
میں اور ابن عساکر و طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم سے
اوس نے باپ سے اوسن و اوسے روایت کی ہے ایسا ہی
جامع صغیر میں ہے اور اس آیت سے بھی یہ معنی مستفاد ہو سکتا
ہے میں رہیں دوست رکھنا اللہ تعالیٰ اپنی آواز میں کو ساتھ رکھنے کی مگر
اسی جو ظلم ہو گناہ منی تم کی میں یہ حدیث جنہیں یہوں کو گالی
دینے کے مانع کا ذکر ہے کہا عقیلہ نے پسوئے حقین آنحضرت
سے کوئی روایت ثابت نہیں ہے میں کہتا ہوں یہ روایت
ہے اسلئے کہ احمد ابو داؤد بخاری نے ادب میں اور طبرانی نے
دعوات میں اس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک کو گالی دینے سے منع فرمایا اسکو گالی
نہ دے اسلئے کہ اس ایک کو صبح کی نماز کے لیے اٹھایا تھا۔ اسی
قسم کی میں حدیثیں شرطیخ کے ساتھ ہوتے اور مست
کے سب کذب میں ہاں صحابہ سے اسکو منع عیت ثابت ہے
اور یہ حدیث اور اسیر کلام بھیجے گند چکی ہے جو شخص شرطیخ
سے کہیں اسی قسم کی ہے جب عورت مدت ہو جاوے اور اسکو
قتل نہ کرنا چاہیے کہا اور قطفی نے یہ آنحضرت سے ثابت
نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث صحیح ہے کہ عورت کو
قتل نہ کرنا چاہیے کہا اسی قسم کی ہے یہ حدیث جسکو
طرف ہدیہ پہنچا جاوے۔ اور اوس کے پاس کہیں
آدمی ہوں تو وہ اوس کے ساتھ ایک میں کہا
عقیلہ نے اسباب میں کو جو شے نامت مند ہے کہ

البخاری فی صحیحہ باب اہلکۃ ہدیہ وعندہ
جلساؤہ فہو لحق قال ویدکر عن ابن عباس ان
جلساءہ شرکاء ولم یصح قلت وقد تقدما لک
علیہ فی حرف الیم ومن ذلک حدثنہ عبد الرحمن
بن عوف یدخل الجنتۃ حبوا قال شیخنا لا یصح
عن رسول اللہ علیہ السلام قلت اراد شیخہ
ابن تیمیۃ ومن ذلک لحادیث الابدال والقطاب
والاخوات والنقباء والنجماء والاولاد کلہا باطلۃ
عن رسول اللہ علیہ السلام واقرب ما فیہا حدیث
لا تشبوا اهل الشام فان فیہم البداء کلمات
اجازتہم ابدال اللہ مکانہ وجعل الخرد کبر احمد
ولا یصح ایضا فانہ منقطع قلت قد وردت
الاحادیث والاثار مرفوعہ وموقوفہ علی الصحابۃ
الابرار والتابعین الاحیاء جمعہا الحافظ السیوطی
فی رسالۃ مستقلہ سماھا الخبر اللہ علی وجود
القطب والاولاد والنجماء والابدال (فصل)
ومن ذلک لحادیث المنع من رفع الیدین فی
الصلوۃ عند الركوع والرفع منہ کلہا باطلۃ لا
منہا شئی کحدیث ابن مسعود کلاصلی کبر صلوۃ
رسول اللہ علیہ السلام قال فصلی فلم یرفع یدہ
الا فی اول مرۃ قال ابن المبارک قد ثبت حدیث
سالم عن ایہ یعنی فی الرفع ولم یثبت ابن مسعود
کحدیثہ الاخر صلیت مع رسول اللہ علیہ السلام
والی بکر وعمر فلم یرفعوا الا عند افتتاح الصلوۃ
وهو منقطع لا یصح قلت حدیث ابن مسعود

بخاری نے صحیح میں باب جسکطرف کچھ ہدیہ کیا جاوے
اور اوسکی پائیں اوسکے ہنشین ہوں تو وہی اوسکو لایا ہے کہنا اور
ابن عباس سے مروی ہے کہ جلسیں اوسکو اسدین شریکین
اور یہ صحیح نہیں میں کہتا ہوں کلام اوپر حرف میں میں گذر چکے
ہے اسی قسم کے ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن عوف جنت میں
گھٹن پر ڈھل ہوگا کہنا ہماری شیخ نے یہ حضرت ثنابت نہیں
میں کہتا ہوں مراد شیخ ابن تیمیہ کی قسم مدینیں ابدال اور قطاب
اور عورتاں و نجباء و نجماء اور اولاد کی سب باطل ہیں اور
اقریب سے یہ حدیث ہر اہل شام کو کالین نہ واسلو کہ انہیں ابدال
ہوتی ہیں جب کوئی اونسے مرنا ہی اللہ تعالیٰ اوسکی جگہ دوسرے کو کھڑا
کرنا ہی اوسکو امام احمد نے ذکر کیا ہے اور صحیح نہیں اسلئے منقطع ہے
میں کہتا ہوں بہت حدیثیں اور آثار مرفوعہ و موقوفہ صحابوں اور
تابعین کے وارد ہوئی ہیں حافظ السیوطی نے ایک سالہ
مستقل میں جگانام الخمر الدال علی وجود القطب الاولاد والنجماء
والابدال ہے سب کو جمع کیا ہے (فصل)
قسم کے ہیں جتنے نماز میں رکوع اور سجود کے وقت رفع
یدین کرنا منقطع ثابت ہو تلمہ ہے سب سب باطل ہیں انسے
کوئی ثابت نہیں ہے مثل حدیث ابن مسعود کے کیا
نکیرین نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ کہلوان کہنا اور
اوس نے نماز پڑھی تو رفع یدین نہ کیا اگر پہلے دفعہ کہنا ابرا
مبارک فی حدیث سالم کے اپنے پاس رفع یدین کے حق میں
ثابت ہو اور ابن مسعود کی حدیث ثابت نہیں مثل اوسکی دوسرے حدیث
کی سینے آنحضرت اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھے
اور نہ ہی رفع یدین نہیں کیا مگر شروع کی وقت یہ منقطع ہے صحیح نہیں
میں کہتا ہوں حدیث ابن مسعود کو + + +

رواہ ابو داؤد والترمذی قال الترمذی
حدیث حسن واخرجه النسائی عن ابن
البارک بسند ما نقل عن ابن البارک
غیر ضائر بعد ما ثبت بالطریق التي ذکرناھا
ومناظرۃ الاوزاعی مع الامام ابی حنیفۃ
رحمہ اللہ مشہودۃ وروی الطحاوی ثم
البیہقی بسند صحیح عن الاسود قال رأیت
عمر بن الخطاب رفع یدیه فی اول تکبیر
ثم لا یعود وروی الطحاوی ان علیا رفع
یدیه فی اول التکبیر ثم لم یعد قال وقد
یزید بن ابی زیاد عن ابی لیلی عن البراء
رسول اللہ علیہ السلام کان اذا افتتح الصلوۃ
رفع یدیه المقرب اذنیہ ثم لا یعود قال
الشافعی ذهب بعض الناس الى تغلیطین
وقال الامام احمد هذا حدیث واہ قلت
اذ ثبت من طرق اخری لا یضر ضعف
بل یصلح للفقوی بہ قال وحديث وکیع عن
ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن
عباس عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ علیہ السلام یرفع الایدی عند سبع
مواطن عند افتتاح الصلوۃ واستقبال
القبلة والصفا والمروة والموقفین والجرین
لا یصح رفعه والصحیح رفعه عن ابن
عمر وابن عباس قلت وعلى تقدیر عدم صحیح
رفعہ کیفینا صحیح وقفہ لاسیما وهو حکم المرفوع

ابو داؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اور کہا ترمذی
نے یہ حسن ہے۔ اور نسائی نے ابن مبارک سے دونوں
سندوں سے روایت کی ہے۔ پہرچو ابن مبارک
سے منقول ہے وہ ضرر نہیں دیتا جب دوسرے طریق
سے ثابت ہو چکی جو یہی ذکر کیا ہے اور مناظرہ او زاعی کا
ابو حنیفہ کے ساتھ مشہور ہے۔ اور طحاوی نے اس کے بیہقی نے
صحیح سے اسود سے روایت کی ہے کہا اوس نے
میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے رفع یدین
پہلی تکبیر کے وقت کیا پہر نہ کیا۔ اور طحاوی نے
روایت کی ہے کہ علی نے پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا
پہر نہ کیا۔ کہا اوس نے حدیث ابن ابی زیاد کے الی سید
سے اوس نے برابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
شروع کرتے رفع یدین کا نون تک کرتے پہر کہتے کہا شافعی
نے بعض آدمیوں نے زید کو غلطی کی طرف منسوب کیا
ہے اور کہا امام احمد نے یہ حدیث اسی ہے۔ میں کہتا ہوں
جب یہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہو چکی تو اس کا ضعف
کچھ ضرر نہیں دیتا بلکہ قوت کی صلاحیت رکھتا ہے کہا اوس نے
حدیث وکیع کی۔ ابن ابی لیلی سے اسنو حکم سے اوسنی قسم سے اونکو
ابن عباس سے اور نافع سے اوسنی ابن عمر سے کہا دونوں
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سات
جگہ میں ہاتھ اٹھائے جائیں پہلی تکبیر کے وقت اور قبل اور
صفا اور مروہ کے استقبال کے وقت اور دو نون موقوف
اور جرین کے وقت اگر ارفع کرنا صحیح نہیں۔ بلکہ ابن عمر
اور ابن عباس سے یہ روایت مرفوعاً ثابت میں کہتا ہوں
اگر کافر ہو نہ ثابت ہو تو اس کی توفیق ہو گا کہ اس کو حکم فرما

اذ لا يقال مثل هذا من قبل الراى كيف وقد
 روى عليه السلام لا يرفع الايدي الا في سبع مواطن
 حين يتفطر الصلوة وحين يدخل المسجد
 فينظر الى البيت حين يقوم على الصفا والمروة
 حين يقف مع الناس عشية عرفة ويجمع و
 المقامين حين يرمى الجمرة وذكرا البغار محلقا
 في كتابه المفرد في رفع اليدين فقال وقال
 عن ابن ابى لیلی عن الحكم عن مقسم عن ابن
 عباس عنه عليه السلام لا يرفع الايدي الا في
 سبع مواطن في فتاح الصلوة واستقبال
 الكعبة وعلى الصفا والمروة وبعرفات ويجمع و
 المقامين عند الجمرة قال وحده او رده
 البيهقي في الخلافيات من رواية عبد الله بن
 الجزار حدثنا مالك عن الزهري عن سالم عن ابيه
 ان النبي عليه السلام كان يرفع يديه ثم لا يعود
 قلت فحد صرح عنه خلاف ذلك فيحمل على
 نسخ الاول فتأمل فقول ابن القيم من شتم روى
 الحديث على بعد شاهد بالله انه موضوع
 مدفع قال وحديث ابن الزبير كان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في اول الصلوة
 ثم لم يرفعها هو موضوع قلت هذا مدفع
 بانه يوافق ما ثبت عن ابن مسعود وغيره
 فالحكم المطلق بوسعه من غير علة في سند
 غير مشروع قال وحديث وضع محمد بن عثمان
 النكاحي عن انس موقوف من رفع يديه في الركعة

اسلے کہ اس طرح فکر سے نہیں کہا جاتا کہ اس طرح ہو گا لاکھ طبرانی نے ابن
 ابی لیلی سے اونٹو حکم سے اونٹو مقسم سے اونٹو ابن عباس سے
 اونٹو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے رفع یدین کیا جائے
 مگر سات مکانوں میں جب نماز شروع کیا جائے اور جب مسجد حرام میں داخل ہو
 اور بیت اللہ کو دیکھو اور جب صفا مروه پر کھڑا ہو اور جب عرفہ کی رات
 آویں گے ساتھ کھڑا ہو اور جمع کرو دو مقاموں میں جب جمرہ کو رمی کرو
 اسکو بخاری نے تعلیقا کتاب المفرد میں رفع الیدین میں ذکر کیا ہے
 کہا اونٹو کہا کہ ابن ابی لیلی سے اونٹو حکم سے اونٹو مقسم سے
 اونٹو ابن عباس سے اونٹو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
 مگر سات مکانوں میں شروع نماز میں اور استقبال قبلہ
 میں اور صفا مروه پر اور عرفات میں اور جمع میں اور دو موقع
 میں دو وجہوں کے پاس کہا اونٹو اس حدیث کو بیہقی خلافت
 میں عبد الباقی بن الجزار سے کہا اونٹو نے حدیث کی جس میں مالک نے
 زہری سے اونٹو سالم سے اونٹو نے اپنے باپ سے
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے پہر دوسری مرتبہ
 میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح ہو چکا ہے اب پاؤں
 سنچ چھل کیا جائیگا پس قول ابن قیم کا کہ جو دور سے
 حدیث کی برسرِ تخت ہے کہیگا کہ یہ موضوع ہے مدفع ہے کہا
 اونٹو اور حدیث ابن زبیر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نماز میں رفع یدین کرتے پہر نہ کرتے موضوع ہے میں کہتا ہوں
 یہ قول درست نہیں اسلے کہ ابن مسعود وغیرہ کی حدیث سے جو
 ثابت ہو چکی ہے موافق ہے پھر سوائے کسی علت کو
 اور برطریقاً وضع کا حکم کرنا شرعاً نہیں کہا
 اونٹو نے اس حدیث کو محمد بن عکاشہ کہہ کر
 نے بنایا ہے جو انس سے موقوف ہو چکی جو شخص رفع یدین کرے

فلا صلوة له فبحم الله واضعه قلت ولو صح
يحمل على انه لا صلوة كاملة له **فصل**

ومن ذلك حدث ان الناس يوم القيمة
يدعون بامهاتهم لا بابائهم هو باطل قلت
قال محمد بن كعب بامامهم قبل بامهاتهم قيل
وفيه ثلاثة اوجه من الحكم احدها لاجل
عيسى عليه السلام الثاني لشرف الحسين
الثالث لئلا يفتضح اولاد الزنى ذكره البغوي
في تفسيره معالم التنزيل قال والا حاديث
الصحيحة بخلافه قال البخاري في صحيحه باب
يدعى الناس يوم القيمة بابائهم ثم ذكر محمد
ينصب لكل عاقل لواء يوم القيمة بقدر رغبته
يقال هذ مغدرة فلان بن فلان وفي الباب
احاديث غير ذلك قلت ويمكن الجمع باختلاف
المواقف والله سبحانه اعلم **فصل**
من ذلك حضر رسول الله صلى الله عليه
سليم معا عار قص حتى شق قصصه فلعن
الله واضعه ما اجرأه على الكذب في حديث
لواحسن احدكم ظنه بحجر لنفعه هون
وضع المشركين عباد الاوفان انتهى وقد
تقدم **وحدیث** التحد وامع الفقراء
اي ادى فان لهم دولة يوم القيمة موضوع
قلت ليس كذلك كما تقدم وحدث من عشق
فجعف وكتم ومات فهو شهيد مومنون
قلت ليس كذلك كما سبق وحدث من كل

اوسكى نماز نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اوسكى بنائى کو کھڑا
کرے اگر صحیح ہو جائے تو مسیح مکرول ہوگی کہ نماز کمال نہیں ہوتے
فصل اسی قسم سے ہر یہ حدیث کہ آدمی قیامت کو دے
اپنی نین کے نام سے بکارسى بایونگ کو نہ بایونگ کے نام سے بلان سے
مین کہتا ہوں کہا محمد بن کعب باؤن کے نام سے پہلے مالک
کے نام سے بکارسى بایونگ بعضوں نے کہا ہے اوسمین قرین تہیہ
حکم ہو سکتی ہے ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا بشر افتالم
حسن حسین کے تیسرا ایلیک کہ زانیون کی اولاد ذوالنہو وینہو
نے تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا ہے کہا اوس نے احادیث صحیحہ
اوسكى خلاف پر مین بخاری نے صحیح مین لکھا ہے باطلت
کے دن آدمی اپنے اپنے بایونگ کے نام سے بکارسى جائیگے ہر
اوس نے یہ حدیث ذکر کی ہے ہر فریضی کے لئے قیامت کو دے
جہنم اسواق اوسكى نسیب کہہ کر کیا بایونگ کہا جائیگا یہ
فلان بن فلان کا فریب اور بایون اوسکو سوا اور جیشین بہتیز
مین کہتا ہوں کہے تطبیق طرح ہو سکتی ہے کہ تفاوت وہاں ہے
محل کیا جاوے اللہ جانہ اعلم **فصل** اسی قسم سے ہر کوئی مالک
علیہ السلام راگ پر حاضر ہوئے اور کو دے تاکہ آپ کا لفظ پہلے لگایا
اوسكى بنائى والی بر اعنت کرے کیسے اوسى جہنم پہلے دیرى کی ہے
حدیث اگر کوئی شے پہن کر کیا تہہ اپنا یقین درست کرے تو
اسکو وہ نفع دے گی جیسے کنون کی بناٹ ہے جو بتون کی عبادت
کرتے مین انتہی کا حال بھیجے گا کہ **حدیث** فقیر و سوز و فاقہ تباہ و
کہ قیامت کے دن انکا غلبہ ہوگا مومنون مین کہتا ہوں بطرح مین
بسیا پیچھے لگا چکا **حدیث** جو شخص عاشق ہو اور دیر باقی
(سے) بجا اور (اوسنى عشق کو) چھپا یا اور مریا تو وہ شہید ہوگا
بیش کہتا ہوں اس طرح نہیں بیا کہ پیچھے نہ رہے **حدیث** جو شخص

مع مغفولہ غفرلہ موضوع قلت وهو كذا
 كما تقدم قال وغاية ما روى فيه انه منام راه
 بعض الناس قلت روى المنام لا عبرة به في
 اثبات الحديث عنه عليه السلام وحديث
 من قصل ظفاره مخالفا لغيره في عينه مدله
 من اقبح الموضوعات قلت قد تقدم وحديث
 اذا دعت احدكم امره وهو في الصلوة فليج
 اذا دعاه ابوہ فلا يجيب برويه عبد العزيز
 بن امان القرشي لا موى قال البخاري تركي
 وقال ابن معين وغيره كذاب روى حاذ
 موضوعه وعديت جابر في التثني وفي
 بسم الله التحيات لله رويه حميد بن الربيع
 عن ابي عاصم عن ابن جريح عن ابي الزبير
 قال ابن معين حميد هذا كذاب وقال
 النسائي ليس بشئ قلت هذا يقتضي
 لا وضعه كيف وقد رواه الطبراني في الكبير
 والاوسط عن ابن الزبير عن عواشم الله
 وبالله حمد الامم التحيات لله الحديث
 ذكره العلامة الجوزي في الحسن مع التز
 ان يكون جميع ما فيه صحيحا

کے جسے ہونے کیساتھ کہا نا کہا ہو وہ بھی بخشا جائیگا
 کہتا ہوں یہ اس طرح ہے جیسا کہ پیچھے گزرا ہے کہا اور نہ
 یہ کہ یہ خواب ہو جو بعض آدمیوں نے دیکھی ہو میں کہتا ہوں
 خواب سے حدیث ثابت نہیں ہو سکتے حدیث جو شخص اپنے
 نام نہ بخالف تباری اپنے آنکھوں میں بیماری دیکھ گیا
 یہ موضوع ہے میں کہتا ہوں مجھ گندے کے حدیث جس کے
 تسمیہ کی مان نہ از پرستہ وقت بارے تو جیسا کہ جوابی اور
 جب باپ یا کو نہ بولی رہے روایت عبد العزیز بن امان قرشی
 نے کی ہے کہا بخاری نے لوگوں نے اس کو ترک کر دیا ہو کہا ابو
 معین وغیرہ نے کذاب ہوا وہی بہت حدیثیں موضوع روایت
 کی ہیں حدیث تہجد جابر کے جس کے اول میں بسم اللہ التحيات
 الہی حمید بن الربیع نے ابی عاصم سے اوس نے ابن
 جریج سے اوس نے ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے روایت
 کی ہے کہا ابن جریج یہ حمید کذاب ہوا کہ انسانی نے
 یہ کچھ کہتے نہیں میں کہتا ہوں اس سے اسکا ضعف ظاہر
 ہے نہ واضح ہوتا یہ کہ طرح ہو مانا نہ طبرانی نے فی
 میں ابن الزبیر سے مرفوع روایت کی ہے نہ شیخ کہتا ہے
 اس وقت نام اللہ کے اور ساتھ نام اللہ کے جو بت ناموں سے
 عبارت الہی اللہ تعالیٰ کے یہی ہے کہ اسکو علامہ جوزی نے
 ذکر کیا ہے باوجودیکہ اسو التزاد یہ ہے کہ اسکو جو شیخ
 نے

یہاں پر اس حدیث میں کذاب لفظ ہے اس لیے اس حدیث کو روایت کرنے میں احتیاط ہے

فارغ ہوگا اس کتاب کا ترجمہ دوسری فصل میں مشہور فضل احمد صاحب الشانک موضع دلاور ضلع گوردوارا نے کیا ہے اور سبب
 نہ ہونے فرست کی خواہش کا ترجمہ نہیں کیا جاوے گا یہ دوسری فصل میں خاص پنجاب کے رہنے والے ہیں اور اکثر ہندوستان میں مقیم ہیں
 اسلام آباد میں ہے کہ اس کے ترجمہ میں غلطیوں سے بھرا ہوا ہے ہندوستان کے ہندو بہت طلب کتابت نہیں دیکھا۔ دہلی میں الدین محمد صاحب